

جلد 6

اللہ والوں کی باتیں



مؤلف: امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی المتوفی ۴۳۰ھ



تابعین کے اَقوال واَحوال اور زُہد و تقویٰ کا بیان

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء

(جلد:6)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

امام اَبُونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

پیش کش: **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَه**

(شعبہ تراجِمِ کُتُب)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ　　　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:6)

ترجمہ بنام : **اللہ والوں کی باتیں**

مُصَنِّف : اِمام اَبُونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجم کُتب)

پہلی بار: ربیع الاول ۱۴۳۹ھ، دسمبر 2017ء　　تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ　　　　حوالہ نمبر: ۲۱۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:6)" کے ترجمہ بنام "**اللہ والوں کی باتیں**" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کُتُب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

20 – 02 – 2017

WWW.dawateislami.net,E.mail:ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اِجمالی فہرست



مریض کی عِیادت کرنے کا ثواب

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر 75 ہزار ملائکہ کے ذریعہ سایہ فرماتا ہے، وہ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور جس نے مریض کی عیادت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر 75 ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔"

(معجم اوسط، ۳/ ۲۲۲، حدیث: ۴۳۹۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”ہمیں اولیا سے محبت ہے“ کے 17 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”17 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ (۶) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، (۷) جہاں جہاں کسی ”صحابی“ کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور (۸) جہاں جہاں کسی ”بزرگ“ کا نام آئے گا وہاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑھوں گا۔ (۹) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا۔ (۱۰) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے فاتحہ پڑھ کر اس کے مؤلف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۱۱) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنْدَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۱۲) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۳) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۴) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (۱۵) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۶) اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (موطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دے کر اور اس کتاب کا مطالَعہ کر کے اس کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۷) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔



المدینۃُ العِلمیہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت　(۲) شعبہ تراجِمِ کُتُب　(۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اِصلاحی کُتُب　(۵) شعبہ تفتیشِ کُتُب　(۶) شعبہ تخریج[1]

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

---

[1] ... تادمِ تحریر (ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ) شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہُ (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا و عُلَما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) عربی تراجم۔ (**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ**)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

کسی بھی عمارت کی تعمیر کے لئے اچھے خام مال کے ساتھ ساتھ ماہر معمار کی ضرورت ہوتی ہے ایسے ہی انسانی شخصیت کی تعمیر کے لئے حُسنِ اخلاق، زہد و تقوٰی، صدق ووفا، پاکیزگی وطہارت، خوف وخشیت، عبادت وریاضت، سخاوت وقناعت، عدالت ودیانت، معرفت ولِلّٰہیت، سچائی، صبر، شکر، توکل وغیرہ ایسی اخلاقی خوبیوں کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام جیسے ماہر معماروں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر بدلتے دور میں نفس وشیطان نت نئے حیلوں، وسوسوں، فتنوں اور خواہشات کے ذریعے بندوں کو بے دینی وسرکشی اور گمراہی ومعصیت کے اندھیروں میں دھکیلتے رہتے ہیں ایسے میں اولیائے کرام اپنی پاکیزہ سیرت کی شمعیں جلا کر اُن اندھیروں کو دور کرکے بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کرتے اور ان کے لئے بلندیِ کردار کی راہیں ہموار کرتے ہیں اور ان نفوسِ قدسیہ کی صحبت عام انسانوں کو روشنی کا مینار بنا دیتی ہے۔ اسی لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ (پ۱۵، الکھف:۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے۔

اور ارشاد فرمایا:

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (پ۱۱، التوبۃ:۱۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: سچوں کے ساتھ ہو۔

اور ان حضرات کی صحبت کے متعلق حدیثِ قدسی ہے: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ یعنی وہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں ہوتا۔[1]

اللہ والوں کی صحبت ومعیت دو طرح سے ملتی ہے: ایک حسی وجسمانی طور پر دوسری معنوی وروحانی لحاظ سے۔ حسی وجسمانی صحبت یہ ہے کہ اللہ والوں کی خدمت میں حاضری دی جائے اور معنوی وروحانی صحبت یہ ہے کہ ان کے احوال، واقعات، کمالات، فرامین وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے۔ اللہ والوں کی پاکیزہ سیرت وہ مقدس نصاب ہے جسے پڑھ کر تعلیماتِ نبوی کا ذوق تازہ اور نورِ ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور بندوں کو ان محبوبان

[1] ...بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ۴ / ۲۲۰، حدیث: ۶۴۰۸

بارگاہ کا چرچہ کرنے کی سعادت ملتی ہے۔

انہی فوائد و منافع اور برکتوں کے حصول کے پیشِ نظر اسلام میں اولیائے کرام وصالحین عظام کی سیرت نگاری کو مستقل باب کی حیثیت حاصل ہے، ہر زمانے کے مسلمان قلم کار اور سیرت نگار آنے والی نسلوں کے لئے صالحین کے تذکرے قلمبند کر کے ان کی اصلاح کا سامان کرتے رہے، انہیں مولفین میں سے ایک حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ الله اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی بھی ہیں جنہوں نے اُمّت مسلمہ کو "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء" کا عظیم الشان تحفہ عطا فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! المدینۃ العلمیہ کے شعبہ تراجم کتب (عربی سے اُردو) سے اس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں "**اللہ والوں کی باتیں**" کے نام سے زیورِ ترجمہ سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ اس وقت کتاب کی چھٹی جلد کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ جلد 63 بزرگوں کے تذکرے پر مشتمل ہے جن میں 30 شامی تابعین، 31 عبادت گزاروں اور 2 تبع تابعین کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام شامل ہیں۔ اس جلد پر ترجمہ، تقابل، نظرِ ثانی، پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ کے کام میں شعبہ کے تمام ہی اسلامی بھائی شریک رہے بالخصوص 4 اسلامی بھائیوں نے بھرپور کوشش فرمائی: (۱)... **ابو علی محمد گل فراز عطاری مدنی** (۲)... **محمد امجد خان تنولی عطاری مدنی** (۳)... **کاشف اقبال عطاری مدنی** (۴)... **محمد خرم ناصر عطاری مدنی** سَلَّمَہُمُ الْغَنِی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دار الافتاء اہلسنت کے نائب مفتی حافظ **محمد حسّان رضا عطاری مدنی** سَلَّمَہُ الْغَنِی نے فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ عظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور **ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کے لئے مَدَنی اِنعامات** پر عمل کرنے کی توفیق اور **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے!

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجمِ کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ)

بقیہ تذکرہ: **حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبَار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار**

دو آیتوں کی وُسْعَت:

﴿7616﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہونے والے قرآن کریم میں دو آیتیں ایسی ہیں جو توریت وانجیل کی تمام تعلیمات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ کیا تم یہ آیات نہیں پاتے؟

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ؑ (پ۳۰، الزلزال: ۷، ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

حاضرین نے جواب دیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: بے شک ان دو آیتوں نے توریت وانجیل کے مضامین کا احاطہ کر رکھا ہے۔

اجر وثواب اور عذاب کا مدار:

حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر تم دیکھنا چاہو کہ کسی بندے کی موت کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کے لئے کیا ہے تو اس کی وراثت کو دیکھ لو، اگر اس نے وراثت میں سچائی واچھائی چھوڑی ہے تو اس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس وراثت سے بڑھ کر اجر وثواب ہے اور اگر اس نے وراثت میں بُرائی چھوڑی ہے تو اس کے لئے اس وراثت سے بڑھ کر عذاب ہے۔ انسان کے ساتھ خیر وشر جُڑا ہوا ہے۔ بندہ جہاں بھی رہے اپنے ساتھی کے ساتھ ہو گا۔ پس اگر وہ صالحین سے محبت رکھے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صالحین کے ساتھ ملا دے گا اور اگر شریروں اور نافرمانوں سے محبت رکھے گا تو اسے انہیں کے ساتھ ملا دے گا۔ تم ساری امتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہو اور تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تم پر گواہ بنائے گئے ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ (پ۲، البقرۃ: ۱۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

بیت المقدس کی عظمت و شان:

﴿7617﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توریت شریف میں بیتُ المقدس کو یوں مخاطب فرمایا: تُو میرا چھوٹا عرش ہے، تیرے ہی پاس سے زمین کو پھیلایا[1] اور آسمان کی طرف بلندی کا آغاز کیا، پہاڑوں کی چوٹیوں سے بہنے والے میٹھے چشمے تیرے ہی نیچے سے بہتے ہیں، جو تیرے اندر فوت ہوا گویا آسمان میں فوت ہوا اور جس نے تیرے اِرد گرد وفات پائی گویا تیرے اندر وفات پائی، میں ہر دن اور رات آسمان سے تیری جانب ایک آگ بھیجتا ہوں جو بندوں کے ہاتھ پاؤں (سے صادر ہونے والے گناہوں) کے آثار و نشانات کو کھا جاتی ہے، میں عرش کے نیچے سے پانی بھیج کر تجھے غسل دیتا ہوں حتّٰی کہ تو سورج کی طرح صاف وشفاف ہو جاتا ہے، تجھ پر بادلوں کا ایسا سائبان بناتا ہوں جس کی موٹائی بارہ میل کی مَسافت کے برابر ہوتی ہے، تجھ پر اپنے دستِ قدرت سے بنایا گیا ایک گنبد رکھوں گا، تجھ میں قیامت تک روحُ الْاَمین عَلَیْہِ السَّلَام اور اپنے فرشتے اُتارتا رہوں گا جو تجھ میں تسبیح کریں گے اور وہ تیرے گنبد کی روشنی کو دور سے ہی دیکھ کر پکارتے ہیں: سعادت مند ہے وہ چہرہ جس نے تیرے اندر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سجدہ کیا۔

مرغ اپنی بانگ میں کیا کہتا ہے؟

﴿7618﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مرغ کی شکل پر ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے، اس کے قدم زمین کے نچلے حصے میں اور سر عرش کے نیچے ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلّی فرما کر ارشاد فرماتا ہے: "ہے کوئی سائل کہ اسے عطا کیا جائے؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ اُس کی طلب پوری کی جائے؟" یہ سن کر وہ فرشتہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و تسبیح بیان کرتا ہے پھر اپنی آواز کو اس قدر بلند کرتا ہے کہ اس کے سبب عرش کے ارد گرد والے

1... اس حوالے سے معروف یہ ہے کہ مکۂ مکرمہ سے زمین کو پھیلایا گیا ہے، ارشاد باری تعالٰی ہے: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ (پ۴، اٰل عمران: ۹۶) اس کے تحت علامہ فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: مکۂ مکرمہ کو اُمُّ القُرٰی اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ تمام شہروں کی بنیاد ہے اور اسی سے زمین کو پھیلایا گیا ہے۔ (تفسیر الرازی، پ۴ اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۹۶، ۳/ ۲۹۶)

لرز جاتے ہیں اور سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و تسبیح کرنے لگتے ہیں۔ پھر بالترتیب دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں اور اِس آسمانِ دنیا والوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ زمین والوں میں اس بات کا علم سب سے پہلے مرغوں کو ہوتا ہے پس سب سے پہلے مرغ کی آواز بلند ہوتی ہے، وہ پہلی بانگ میں کہتا ہے: اے عبادت گزارو! اُٹھو۔ دوسری میں کہتا ہے: اے تسبیح کرنے والو! اُٹھو۔ تیسری میں کہتا ہے: اے فرمانبردارو! اُٹھو۔ چوتھی میں کہتا ہے: اے نمازیو! اُٹھو۔ پانچویں میں کہتا ہے: اے ذکر کرنے والو! اُٹھو۔ پھر جب صبح ہو جاتی ہے تو اپنے پروں کو جھٹک کر کہتا ہے: اے غافلو! اُٹھ جاؤ۔ پس جو شخص صبح ہونے سے پہلے دس آیات کی تلاوت کرتا ہے وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، جو 20 آیات کی تلاوت کرتا ہے وہ ذکر کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے، جو 50 آیات کی تلاوت کرتا ہے اُسے نمازیوں میں لکھا جاتا ہے، جو 100 آیات کی تلاوت کرتا ہے اُسے فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے اور جو 150 آیات کی تلاوت کرتا ہے اسے ایک قِنطار اجر دیا جاتا ہے۔ ایک قِنطار 100 رطل کا اور ایک رطل 72 مثقال کا اور ایک مثقال 24 قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہوتا ہے (یعنی 150 آیات تلاوت کرنے والے کو ایک لاکھ 72 ہزار آٹھ سو احد پہاڑوں کے برابر اجر دیا جاتا ہے)۔

عرش کے نیچے تذکرہ:

﴿7619﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: "ذِکْرُ اللہ" شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی شکل میں عرش کے نیچے پہنچ کر ذکر کرنے والے کا تذکرہ کرتا ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں مقام و مرتبے کی پہچان:

﴿7620﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کسی بندے کا مقام و مرتبہ جاننا چاہو تو دیکھو کہ پیٹھ پیچھے اس کی کیا تعریفیں ہوتی ہیں۔

دنیا دار کی مِنّت سَماجت نہ کرو:

﴿7621﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! جب مال و دولت کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو: کسی لغزش پر عتاب جلدی

ہو گیا۔ اور جب فقر کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو: صالحین کی علامت کو خوش آمدید۔ اے موسیٰ! میرا قرب پانے کے لئے تمہارا سب سے بہتر عمل میری تقدیر پر راضی رہنا ہے اور تمہاری نیکیوں کو سب سے زیادہ برباد کرنے والا عمل تکبر ہے۔ جب کوئی دنیادار تم سے منہ پھیر لے تو اس کے سامنے گڑگڑانے اور مِنَّت سَماجت کرنے سے بچو اور ان کی دنیا کے لئے اپنا دین قربان مت کرنا ورنہ میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دوں گا، فقرا سے قریب رہو اور ان کی ہم نشینی کو لازم کر لو، دنیا کی محبت میں ہر گز مبتلا نہ ہونا کیونکہ میری بارگاہ میں حاضری کے وقت کسی کبیرہ گناہ سے بھی بڑھ کر تمہیں نقصان پہنچانے والا عمل دنیا کی محبت ہے۔ اے موسیٰ بن عمران! نادم و شرمندہ گناہ گاروں سے فرما دو کہ تمہارے لئے خوشخبری ہے اور غفلت میں پڑے خود پسندوں سے فرما دو کہ تمہارے لئے خسارہ ہے۔

بھلائی سیکھنے سکھانے کی فضیلت:

﴿7622﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! بھلائی کی بات سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو منور کروں گا تاکہ انہیں اپنی قبروں میں وحشت محسوس نہ ہو۔

عقل کی فضیلت:

﴿7623﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: تم کسی شخص کو دیکھو گے کہ وہ مختلف نیکیوں میں اضافے کا خواہش مند رہتا، بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا اور شب بیداری و گرمی کے روزوں کی مَشَقَّت برداشت کرتا ہے مگر ان سب کے باوجود شاید اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ہاں اس کی قدر و قیمت مرے ہوئے گدھے جتنی بھی نہ ہو۔ عرض کی گئی: اے ابو اسحاق! یہ کس وجہ سے؟ فرمایا: کم عقلی اور بُری خواہش کی وجہ سے۔ اور تم کسی شخص کو دیکھو گے کہ رات کو سوتا ہے، دن کو روزہ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی نیکی اور اچھے کاموں سے مشہور ہوتا ہے مگر شاید اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک وہ مُقَرَّبین میں سے ہوتا ہے۔ عرض کی گئی: وہ کس لئے؟ فرمایا: اس لئے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اسے عقل کی دولت سے نوازا ہوتا ہے۔ بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے بندوں پر فرض کر دیا ہے کہ "وہ اس کی معرفت حاصل کریں، اس کی اطاعت بجالائیں اور اس کی عبادت کریں۔" اور

اس کے بندوں میں عقل والے ہی اس کی معرفت حاصل کرتے اور اطاعت و عبادت بجالاتے ہیں اور جاہل وہ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بے خبر ہیں تو انہوں نے اس کی معرفت حاصل کی نہ ہی اس کی اطاعت و عبادت بجالائے۔

سفید موتیوں کا شہر:

﴿7624﴾... سیِّدُنا کعب اُلاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جنّتِ عدن میں سفید موتیوں کا ایک شہر ہے جو آنکھوں کو خیرہ کردے، کسی نبیِ مُرسل اور مُقرَّب فرشتے نے بھی اسے نہیں دیکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ باہمت رسولوں، شُہدا اور مجاہدین کے لئے تیار فرمایا ہے کیونکہ یہ ہستیاں عقل، حِلْم وبُردباری اور سمجھ بوجھ میں دوسروں سے اَفضل ہیں۔

عقل کی سواری کو اختیار کرو:

﴿7625﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا! گونگا عاقل بن جانا مگر بہت بولنے والا جاہل نہ بننا، تمہاری رال سینے پر ٹپک رہی ہو اور تم اپنی زبان کو فضول باتوں سے بچائے ہوئے ہو تو یہ تمہارے لئے عمدہ اور اس بات سے بہتر ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر فضول و بے فائدہ باتیں کرو۔ ہر عمل کی دلیل ہوتی ہے، عقل کی دلیل غور و فکر ہے اور غور و فکر کی دلیل خاموش رہنا ہے۔ ہر چیز کی سواری ہوتی ہے، عقل کی سواری تواضع ہے، تمہاری جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ تم عقل کی سواری کو اختیار نہ کرو اور تمہاری عقل مندی کے لئے یہی کافی ہے کہ لوگ تمہارے شر سے محفوظ رہیں۔

سیِّدُنا کعب اُلاَحبار عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا قبولِ اِسلام:

﴿7626﴾... ایک فقیہ عالِمِ دین بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے اَوَّلاً امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے دعوتِ اسلام قبول نہ کی مگر پھر آپ ہی کے دورِ خلافت میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک روز کسی صحابیِ رسول کے پاس سے گزرے جو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کر رہے تھے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ

ترجمۂ کنز الایمان: اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق فرماتا قبل اس کے

وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (۴۷) (پ۵، النسآء: ۴۷)

کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی طرف یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر اور خدا کا حکم ہو کر رہے۔

اسے سن کر آپ نے اسلام قبول کر لیا اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر غزوۂ روم کے لئے اجازت طلب کی، آپ نے اجازت دے دی۔ دورانِ سفر آپ ایک راہب کے پاس پہنچے جس نے خود کو 40 سال سے ایک عبادت خانے میں قید کر رکھا تھا، آپ نے اسے آواز دی تو اُس نے عبادت خانہ سے آپ کی طرف جھانک کر پوچھا: تم کون ہو؟ آپ نے کہا: (یہود کا) عالم کعبُ الْاَحبار ہوں۔ راہب نے کہا: میں نے آپ کے بارے میں سن رکھا ہے، فرمایئے کیسے آنا ہوا؟ آپ نے فرمایا: میں تمہاری حالت کے متعلق دریافت کرنے آیا ہوں، میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے اس عبادت خانے میں خود کو صرف توریت کی اس آیت کی وجہ سے قید کر رکھا ہے: ”اِنَّ اَصْحَابَ رُءُوْسِ الصَّوَامِعِ الْبِيْضِ هُمْ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی بے شک سفید عبادت خانوں والے، یہی لوگ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہترین بندے ہوں گے۔“ اس نے کہا: جی ہاں! یہی وجہ ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے توریت کی یہ آیت پڑھی ہے: ”اِنَّهُمُ الشُّعْثُ الْغُبْرُ الَّذِيْنَ اَوْلَادُهُمْ يَتَامٰى لِغَيْبَةِ اٰبَائِهِمْ وَلَيْسُوْا يَتَامٰى وَنِسَاؤُهُمْ اَيَامٰى لِغَيْبَةِ اَزْوَاجِهِمْ وَلَسْنَ بِاَيَامٰى اَزْوِدَتُهُمْ عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ تَحْمِلُهُمْ اَرْضٌ وَّتَضَعُهُمْ اُخْرٰى يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هُمْ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ یعنی بکھرے بال اور گرد آلود جسم والے لوگ جن کے موجود نہ ہونے کے سبب ان کی اولاد یتیم ہے حالانکہ وہ یتیم نہیں اور جن کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے ان کی بیویاں بیوہ ہیں حالانکہ وہ بیوہ نہیں، ان لوگوں کا زادِ راہ ان کے کاندھوں پر ہوتا ہے، یہ لوگ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے کبھی ایک زمین تو کبھی دوسری زمین میں ہوتے ہیں، یہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہترین بندے ہیں۔“ راہب نے کہا: ہاں! میں نے پڑھی ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: بے شک تمہاری پیش کردہ آیت ان عبادت خانوں کے بارے میں نہیں بلکہ حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُن امتیوں کے خیموں کے بارے میں ہے جو راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور جس عبادت خانہ میں تم نے خود کو قید کر رکھا ہے یہ وہ نہیں ہے۔ یہ سن کر راہب عبادت خانے سے

باہر نکلا اور حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے ساتھ حق کی گواہی دیتے ہوئے اسلام قبول کر لیا پھر ان کے ساتھ غزوۂ روم میں شرکت کی اور بعد میں امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں بھی حاضر ہوئے۔ آپ نے ان دونوں کے قبول اسلام پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ پس رَہبانیت بنی اسرائیل کی ایجاد کردہ ہے۔[1]

﴿7627﴾... حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ آیتِ مقدسہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ

ترجمۂ کنز الایمان: اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق فرماتا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی

---

[1]... صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی رہبانیت کے بارے میں فرماتے ہیں: پہاڑوں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہلِ دنیا سے مُخالَطت (میل جول) ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھا لینا، تارک ہو جانا، نکاح نہ کرنا، نہایت موٹے کپڑے پہننا، ادنٰی غذا نہایت کم مقدار میں کھانا (رہبانیت ہے)۔

(خزائن العرفان، پ۲۷، الحدید: تحت الآیۃ: ۲۷)

رہبانیت ان کی اپنی ایجاد کردہ تھی۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا (پ۲۷، الحدید: ۲۷) ترجمۂ کنز الایمان: اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اُسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا۔ صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بلکہ (انہوں نے) اس (رہبانیت) کو ضائع کر دیا اور تثلیث و الحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے دین سے کفر کر کے اپنے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دینِ مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانۂ پاک حضور سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا، اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے، اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہئے ایسی بدعت کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بُری بات نکالنا بدعتِ سیئہ کہلاتا ہے، وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعتِ سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلافِ سنّت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنّت اٹھ جائے۔ اس سے ہزار ہا مسائل کا فیصلہ ہو جاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امورِ خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ: ۲۷)

رہبانیت کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 866 صفحات پر مشتمل کتاب "اصلاحِ اعمال" جلد اول صفحہ 672 تا 677 کا مطالعہ کیجئے۔

كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ (پ۵، النسآء: ۴۷) طرف یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر اور خدا کا حکم ہو کر رہے۔

پڑھی تو میں نے اس خوف سے اسلام قبول کر لیا کہ کہیں میرا چہرہ میری گدی کی طرف نہ پھیر دیا جائے۔

چند صفاتِ باری تعالیٰ:

﴿7628﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: بے شک میں ہی ہوں اللہ اپنے بندوں پر غالب اور میرا عرش تمام مخلوقات سے اوپر ہے، میں اپنی شان کے لائق عرش پر زمین و آسمان میں اپنے بندوں کے معاملے کی تدبیر کرتا ہوں، میرے اور بندوں کے درمیان اگرچہ پردہ ہے مگر میرا علم انہیں گھیرے ہوئے ہے، میری ہی طرف تمام مخلوق کو پھرنا ہے پھر انہیں وہ ثواب دوں گا جو میں نے ان سے چھپا رکھا ہے، ان میں سے جسے چاہوں گا بخش دوں گا اور جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔

زمین مچھلی کی پشت پر:

﴿7629﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا خضر بن عامیل عَلَیْہِ السَّلَام اپنے چند اصحاب سمیت کشتی میں سوار ہوئے حتّٰی کہ چین کے سمندر "بحر صر کند" تک پہنچ گئے، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: مجھے سمندر میں اتار دو۔ انہوں نے حکم پر عمل کیا، آپ کچھ دن اور رات اندر ہی رہے پھر اوپر تشریف لائے۔ ساتھیوں نے پوچھا: اے خضر! آپ نے کیا دیکھا؟ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کا اکرام فرمایا اور سمندر کی گہرائی میں بھی آپ کی حفاظت فرمائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک فرشتہ ملا، اس نے مجھے کہا: اے راستہ بھول جانے والے! کہاں کا ارادہ ہے اور کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: سمندر کی گہرائی دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: اللہ کے نبی حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں ایک شخص اس سمندر میں گرا تھا، 300 سال گزرنے کے باوجود وہ اب تک اس کی گہرائی کے تیسرے حصے کو بھی نہیں پہنچا۔ میں نے اس سے کہا: مجھے سمندر کے مدوجزر یعنی اُتار چڑھاؤ کے بارے میں بتاؤ۔ فرشتے نے کہا: جس مچھلی کی پشت پر زمین ہے جب وہ سانس کھینچتی ہے تو پانی اس کے نتھنوں میں چلا جاتا ہے یہی جزر یعنی سمندر کا اُترنا ہے اور جب وہ دوبارہ سانس باہر نکالتی ہے تو پانی اس کے نتھنوں سے نکل جاتا ہے اور یہ مد یعنی سمندر کا چڑھنا ہے۔ میں نے کہا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواباً کہا: اُسی مچھلی

کے پاس سے، مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس مچھلی کو سزا دینے کے لئے بھیجا تھا کیونکہ سمندر کی دیگر مچھلیوں نے بارگاہِ الٰہی میں شکایت کی تھی کہ اس بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلیاں بہت زیادہ کھانا شروع کر دی ہیں۔ میں نے کہا: مجھے یہ بتاؤ کہ زمین کس چیز پر ٹھہری ہوئی ہے۔ فرشتے نے کہا: ساتوں زمینیں ایک چٹان پر واقع ہیں، چٹان ایک فرشتے کی ہتھیلی پر ہے، فرشتہ پانی میں موجود ایک مچھلی کی دُم پر بیٹھا ہے، پانی ہوا پر ہے اور وہ بے بارش ہوا فضا میں ہے اور زمین کے اطراف عرش سے جڑے ہوئے ہیں۔[1]

شیطان، مچھلی اور چوپایا:

﴿7630﴾... حضرت سَیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس مچھلی کی پُشت پر ساری زمین ہے شیطان نے اس کے پیٹ میں داخل ہو کر اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ ”اے لوثیا! تجھے خبر بھی ہے کہ تیری پیٹھ پر کسی قدر مخلوقات، درخت، چوپائے، لوگ اور پہاڑ ہیں؟ اگر تو انہیں جھاڑ دے تو سب کو اپنی پیٹھ سے نیچے گرا سکتی ہے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوثیا مچھلی نے ایسا کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی طرف ایک چوپائے کو بھیجا جو اس کے نتھنوں میں داخل ہو کر دماغ تک پہنچ گیا۔ پس مچھلی نے اس سے نجات کے لئے بارگاہِ الٰہی میں اِلتجا کی تو چوپایہ باہر نکل آیا۔ حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ مچھلی اس چوپائے کو دیکھ رہی ہے اور چوپایہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر اس نے دوبارہ اس بات کا ذرا سا بھی ارادہ کیا تو چوپایہ پہلے کی طرح اس کے نتھنوں سے داخل ہو کر دماغ تک پہنچ جائے گا۔[2]

”صندیائیل“ فرشتہ:

﴿7631﴾... حضرت سَیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا نام ”صندیائیل“ ہے۔ تمام سمندر اس کے انگوٹھے کے گڑھے میں ہیں۔[3]

---

1 ...اس روایت کی سند پر کلام ہے۔

2 ...اس روایت کی سند پر کلام ہے۔

3 ...اس روایت میں ایک راوی ”مجاشع بن عمرو“ ہے جسے امام یحییٰ بن معین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ”احد الکذابین“، امام عقیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ”حدیثہ منکر“ اور امام بخاری نے ”منکر مجہول“ کہا ہے۔ (لسان المیزان ۵/ ۲۰۱، ۲۰۲)

تین بزرگوں کی تین مقبول دعائیں:

﴿7632﴾... حضرت سَیِّدُنا کعبُ الاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے تین عبادت گزار ایک صحرا میں جمع ہوئے، ان میں سے ہر ایک کے پاس اَسمائے الٰہیہ میں سے ایک اسم تھا، ایک نے کہا: مجھ سے مانگو، تم جو چاہو گے میں تمہارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی دعا کروں گا۔ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لئے اسی جگہ ایک بڑا چشمہ اور سرسبز وشاداب باغات ظاہر فرمادے۔ اس نے دعا کی تو ایک بڑا چشمہ اور سرسبز وشاداب باغات ظاہر ہوگئے۔ پھر دوسرے نے کہا: مجھ سے مانگو، تم جو چاہو گے میں تمہارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی دعا کروں گا۔ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں جنت کے پھلوں میں سے کچھ کھلائے۔ اس نے دعا کی تو ان پر کھجوریں اتاری گئیں، انہوں نے اُس میں سے کھایا، کھجوروں کو پلٹا جاتا تو ان میں نئی قسم نظر آتی پھر وہ اٹھالی گئیں۔ تیسرے نے کہا: مجھ سے مانگو، تم جو چاہو گے میں تمہارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی دعا کروں گا۔ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو کہ وہ ہم پر دسترخوان نازل فرمائے جو اس نے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل فرمایا تھا۔ اس نے دعا کی تو دسترخوان نازل ہوگیا، انہوں نے اپنی ضرورت اس سے پوری کی پھر وہ اٹھالیا گیا۔ اب وہ کہنے لگے: ہماری دعائیں قبول ہوئیں اور جو ہم نے مانگا وہ عطا کر دیا گیا، آؤ اب ہم میں سے ہر شخص اپنا سب سے بڑا گناہ بیان کرے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: ہم بنی اسرائیل میں سے اگر کسی شخص کا پیشاب جسم کے کسی حصے پر لگ جاتا تو وہ اُس حصے کو کاٹ دیتا تھا، ایک بار میرے جسم پر پیشاب لگ گیا تو میں نے اس حصے میں سے کچھ کاٹ دیا اور کچھ چھوڑ دیا، یہی میرا سب سے بڑا گناہ تھا۔ دوسرے نے کہا: میں اور میرا ایک دوست کہیں سے گزر رہے تھے کہ ہمارے درمیان ایک درخت آگیا پس میں آگے بڑھ کر اچانک اس کے سامنے ہوا تو وہ مجھ سے ڈر گیا۔ میرے دوست نے کہا: میرے اور تیرے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ فیصلہ فرمائے گا۔ یہی میرا سب سے بڑا گناہ تھا۔ تیسرے نے کہا: ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے ہوا کے رُخ پر کھڑا ہونے سے منع کیا مگر میں نہ مانا تو وہ ناراض ہو کر مجھے کنکریوں سے مارنے لگی، میں چھڑی لے کر آیا تاکہ والدہ کے سامنے بیٹھ جاؤں اور وہ مجھے اس سے مار کر راضی ہو جائے۔ ماں نے جب میرے پاس چھڑی دیکھی تو ڈر کر بھاگی اور ایک درخت سے ٹکرائی جس سے ان کا چہرہ زخمی ہوگیا۔ یہی میرا سب سے بڑا گناہ تھا۔

نافرمانی کا وبال اور فرمانبرداری کا انعام:

﴿7633﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اولاد آباؤ واجداد کا قرض چکاتی ہے، بے شک میں نافرمانی کرنے والے شخص کی پے در پے تین نسلوں تک پکڑ فرماتا ہوں اور فرمانبرداری کرنے والے شخص کی لگاتار 10 نسلوں تک حفاظت فرماتا ہوں۔

﴿7634﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ایک سفید انسانی کھوپڑی کے پاس سے گزرے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں اس کھوپڑی کی حقیقت جاننا چاہتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: اپنا رُخ دوسری طرف پھیرو۔ آپ نے ایسا ہی کیا، پھر جب مُڑ کر دیکھا تو وہاں سبزی کی گٹھڑی پر ایک بوڑھا شخص ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اس نے آپ سے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! مجھے اٹھایئے تاکہ میں بازار تک جاسکوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے بتا کہ تیرا مُعاملہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا: میں نے اس کھیت سے یہ سبزی کاٹی تھی اور اسی نہر میں اسے دھویا مگر پھر مجھے نیند آگئی۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو خیال گزرا کہ وہ اس حالت میں کب سے ہے تو آپ نے اس سے اس کی قوم کے بارے میں اِستِفْسار فرمایا، معلوم ہوا کہ اس کے اور آپ کے زمانے میں 500 سال کا عرصہ حائل ہے۔

سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا کھوپڑی سے مُکالمہ:

﴿7635﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ایک بار جمعہ کی شام عصر کے وقت وادیِ قیامہ یعنی وادیِ صخرہ سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک سفید بوسیدہ کھوپڑی پر نظر پڑی، یہ کھوپڑی والا شخص 94 سال پہلے مرچکا تھا، آپ تعجب کرتے ہوئے وہیں ٹھہر گئے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اس کھوپڑی کو اجازت دے تاکہ یہ زندہ شخص کی طرح مجھ سے بات کرسکے اور مجھے بتائے کہ یہ کس عذاب میں گرفتار ہے؟ اسے مرے ہوئے کتنا عرصہ بیت چکا؟ یہ کیا کیا دیکھ چکا ہے؟ اسے موت کس طرح آئی؟ اور یہ کس کی پوجا کرتا تھا؟ چنانچہ آسمان سے آواز آئی: اے رُوْحُ اللہ! آپ اس کھوپڑی سے جو کچھ پوچھیں گے، یہ آپ کو بتائے گی۔ چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام دو رکعت نماز پڑھ کر اس کے قریب ہوئے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر ''بِسْمِ اللہِ وَبِاللہ'' کہا تو اس کھوپڑی نے کہا: آپ نے بہترین نام پکارا اور ذِکرِ الٰہی سے مدد طلب

کی۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے بوسیدہ کھوپڑی! تو وہ عرض گزار ہوئی: لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ! آپ کے ذہن میں جو بھی آئے مجھ سے پوچھئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِسْتِفْسار فرمایا: تجھے مرے ہوئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے؟ اس نے کہا: نہ تو کوئی جان ایامِ زندگی شمار کر سکتی ہے اور نہ ہی کوئی روح سالوں کو گن سکتی ہے۔ اس وقت آسمان سے آواز آئی: اسے مرے ہوئے 94 سال ہو چکے ہیں۔ آپ نے استفسار فرمایا: تجھے موت کس طرح آئی؟ اس نے کہا: میں ایک دن بیٹھا تھا کہ اچانک آسمان سے تیر جیسی کوئی شے میری طرف آئی اور شعلے کی مانند میرے پیٹ میں گھس گئی، اس وقت میری مثال اس شخص جیسی تھی جو حمام میں داخل ہوا اور اُسے حمام کی تپش پہنچی تو وہ اپنی جان پر ہلاکت کے خوف سے بھاگنے کا راستہ تلاش کرنے لگا۔ پھر میرے پاس ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے مُعاوِن فرشتے آپہنچے، ان فرشتوں کے چہرے انتہائی ڈراونے، دانت لمبے اور شعلے برساتی نیلی نیلی آنکھیں تھیں اور ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے گُرز تھے، انہوں نے مجھے گرز مارے پھر میری روح نکال کر میرے جسم سے علیٰحدہ کر دی پھر ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے روح کو جہنم کے انگاروں میں سے ایک انگارے پر ڈال دیا پھر معاون فرشتے اسے جہنم سے لائے گئے ایک ٹاٹ میں لپیٹ کر آسمان کی طرف لے گئے مگر وہاں مقرر فرشتوں نے انہیں آسمانوں میں داخل ہونے سے روک دیا اور میری روح کے لئے آسمان کے دروازے بند کر دیئے۔ پھر میں نے ایک نِدا سنی کہ "اس خطاکار روح کو اس کے ٹھکانے کی طرف لوٹا دو۔"

حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تجھے قبر کی تاریکی اور تنگی زیادہ سخت محسوس ہوئی یا جہنم کا عذاب؟ کھوپڑی نے کہا: اے رُوْحُ اللہ! جسم سے روح نکلنے کے بعد آنکھوں میں کوئی نور باقی نہ رہا جو تاریکی اور روشنی کو پہچانتا اور دل میں کوئی شعور نہ رہا جو تنگی اور فراخی کو سمجھتا، البتہ میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ جب میرے جسم میں روح لوٹا دی گئی اور میں قبر میں پہنچ گیا تو میری قبر میں انتہائی ڈراونی شکل والے دو بڑے فرشتے داخل ہوئے، ان کے پاس لوہے کے گُرز تھے، انہوں نے مجھے بٹھا کر ایک ضرب ماری تو مجھے لگا کہ ساتوں آسمان زمین پر گر پڑے ہیں پھر انہوں نے مجھے ایک تختی دے کر کہا: تجھ سے سَرزَد ہونے والا ہر عمل اس میں لکھ۔ میں نے لکھنا شروع کیا، جب لکھ چکا تو انہوں نے میرے لئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا پس ایک آگ نے آکر میری قبر کو بھر دیا پھر بھیڑیوں کی مانند بڑے بڑے سانپ میری طرف بڑھے جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی

مثل تھیں، انہوں نے میرا گوشت نوچ ڈالا اور میری ہڈیاں ریزہ ریزہ کردیں پھر میرے پاس ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں ایسا گُرز لے کر آیا جس کے اوپری حصے میں خطرناک اژدھے تھے اور نچلے حصے میں کالے خچروں کی مثل سیاہ بچھو، ان گرزوں کے 360 منہ تھے اور ہر منہ پر 360 قسم کی آگ تھی جب انہوں نے وہ گرز مجھے مارا تو آگ میرے جسم میں سرایت کرگئی اور اژدھے اور بچھو میری جانب بڑھنے لگے۔ اتنے میں ایک آواز آئی کہ اس خطاکار روح کو میرے پاس لاؤ تو مجھے ایسے فرشتوں نے پکڑ لیا جن کی شکل و صورت بیان سے باہر ہے، صرف یہ بتایا جاسکتا ہے کہ ان کے دانت مرغ کے پنجوں کی طرح، آنکھیں بجلی کی مانند اور انگلیاں سینگوں جیسی تھیں، وہ مجھے ایک فرشتے کے پاس لے کر آئے جو کرسی پر بیٹھا تھا، اس نے کہا: اس گناہ گار روح کو جہنم میں اس کے ٹھکانے پر پہنچادو۔ تو فرشتے مجھے جہنم کی طرف لے کر چل دیئے۔

جب وہ مجھے لے کر جہنم کے پہلے دروازے پر پہنچے تو مجھے تنگ راستے اور تیز ہوا کا سامنا ہوا اور زوردار گرج والی آوازیں سنائی دیں۔ وہاں ایسی آگ تھی جو اس دنیاوی آگ جیسی نہ تھی بلکہ وہ انتہائی سیاہ تھی اور اس کی تپش دنیاوی آگ سے 60 گنا بڑھ کر تھی۔ پھر مجھے دوسرے دروازے پر لایا گیا تو وہاں موجود آگ پچھلی آگ کو کھا رہی تھی اور اس کی تپش پچھلی سے 60 گنا زیادہ تھی۔ پھر مجھے تیسرے دروازے میں داخل کیا گیا تو وہاں کی آگ تپش میں دوسری سے 60 گنا زیادہ تھی اور وہ دوسری آگ اور پتھروں کو کھا رہی تھی۔

ناحق یتیموں کا مال کھانے کا انجام:

پھر مجھے چوتھے دروازے سے داخل کیا گیا تو وہاں والی آگ تیسری آگ کو کھا رہی تھی اور وہ تیسری سے 60 گنا زیادہ سخت تھی۔ پھر ایک درخت دیکھا جس سے آگ کے نوکیلے سیاہ پتھر گر رہے تھے اور یہ پتھر ایک گروہ کو کھِلا کر عذاب دیا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جواب ملا: یہ ناحق یتیموں کا مال کھاتے تھے۔

سود خور کا انجام:

پھر مجھے پانچویں دروازے پر لایا گیا، وہاں میں نے سخت تاریکی اور ایسی آگ دیکھی جس کی تپش پچھلی تمام آگوں سے 60 گنا بڑھ کر تھی پھر ایک درخت دیکھا جس پر شیاطین کے سروں کی مانند بڑے بڑے شگوفے تھے اور

ان میں 100،100 گز لمبے کیڑے تھے جو کچھ لوگوں کو بطورِ عذاب کھلائے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا: شَجَرَۃُ الزَّقُّوْم یعنی یہ زَقُّوم کا درخت ہے۔ میں نے پوچھا: اور یہ لوگ کون ہیں؟ بتایا گیا: یہ سود خور ہیں۔

زنا کا عذاب:

پھر مجھے چھٹے دروازے پر لایا گیا وہاں والی آگ پیچھے دیکھی گئی تمام آگوں سے تپش و تاریکی میں 60 گنا زیادہ تھی اور وہاں ایک کنواں دیکھا جس کی گہرائی نہیں جانی جا سکتی۔ وہاں موجود لوگوں کے منہ سے ایسی پیپ بہہ رہی تھی کہ اگر اس کا ایک قطرہ زمین پر گر جائے تو تمام زمین والوں کو بدبودار کر دے اور وہاں ایسی سخت ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں جن کی ٹھنڈک آگ کی تپش پر بھی غالب ہو رہی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: زمہریر۔ میں نے پوچھا: یہ سخت تر عذاب کس کے لئے ہے؟ انہوں نے کہا: زانیوں کے لئے۔ پھر مجھے ایسے شخص کے پاس لایا گیا جو کرسی پر بیٹھا تھا اور اس کے ارد گرد فرشتے کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں آگ کے گُرز تھے۔ اس نے پوچھا: یہ کس کی پوجا کرتا تھا؟ فرشتوں نے کہا: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھوڑ کر بچھڑے کی پوجا کیا کرتا تھا۔ یہ سن کر اس نے حکم دیا: اسے اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دو۔

حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے کھوپڑی سے پوچھا: تم کس طرح سے بچھڑے کی پوجا کیا کرتے تھے؟ اس نے جواب دیا: ہم اسے سجدہ کرتے تھے، چنے کھلاتے اور خالص شہد پلاتے تھے۔ آپ نے استفسار فرمایا: تمہارے نبی کون تھے؟ اس نے کہا: حضرت اِلیاس عَلَیْہِ السَّلَام۔

جمعرات اور جمعہ کے دن عذاب میں تخفیف:

کھوپڑی نے مزید بتایا کہ پھر مجھے ساتویں دروازے سے داخل کیا گیا، وہاں میں نے آگ کے 300 خیمے دیکھے، ہر خیمہ آگ کے 300 محلات پر مشتمل تھا، ہر محل میں آگ کے 300 مکان تھے، ہر مکان میں آگ کے 300 کمرے تھے اور ہر کمرے میں عذاب کی 300 قسمیں تھیں۔ اُس میں بچھو اور زہریلے سانپ تھے۔ پھر مجھے طوق ڈال کر میرے ساتھیوں کے ساتھ ان کمروں میں پھینک دیا گیا۔ اب آگ ہمیں جلاتی ہے، زہریلے سانپ ہمارے پیٹوں کو کھاتے ہیں، دوسرے سانپ ہمیں ڈستے ہیں اور فرشتے گُرزوں سے مارتے ہیں۔ مجھے عذاب میں 94 سال گزر گئے مگر پلک جھپکنے کی مقدار بھی میرے عذاب میں کمی نہیں کی جاتی۔ ہاں! جمعرات اور جمعہ کے

دن اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے تخفیف فرماتا ہے تو ہم عذاب کی اس کمی سے جمعرات اور جمعہ کو پہچانتے ہیں۔

مُردہ زندہ ہو گیا:

ابھی میں اسی حال میں تھا کہ مجھے آواز آئی: فرشتو! اس خبیث روح کو وادیِ قیامہ میں پڑی اس کی کھوپڑی کی طرف نکال دو کیونکہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اس کی سفارش وشفاعت کریں گے۔ پس مجھے نکال دیا گیا، اے رُوْحُ اللہ! اے کَلِمَۃُ اللہ! اب میں آپ کی خدمت میں التجا کرتا ہوں کہ بارگاہِ الٰہی میں میری سفارش کہ وہ مجھے معاف فرمادے اور میرے حق میں آپ کی شفاعت قبول فرمائے۔ چنانچہ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا کی: اے میرے معبود! اے میرے خالق! اس خطاکار جان کو میری خاطر زندہ فرمادے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے زندہ فرمادیا۔ پھر وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ہی رہا یہاں تک کہ آپ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس شخص کو وفات دے دی۔

بے برکتی کا زمانہ:

﴿7636﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ رحمت اور امانت اٹھالی جائے گی اور عنقریب سوال (یعنی مانگنے) کی کثرت ہوگی اور مانگی گئی شے میں کسی کو برکت نہ دی جائے گی۔

﴿7637﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے درہم و دینار بنائے اور فرمایا: ان دونوں کے بغیر زندگی اچھی نہیں ہو سکتی۔

﴿7638﴾... سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نیسان (اپریل) کی پہلی رات زمین کی طرف تجلی فرماتا ہے اور کھیتیوں کی جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے: تمہاری ابتدا تمہاری انتہا سے ضرور ملائی جاتی رہے گی۔

﴿7639﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: عرب کے پانیوں میں سے جس پہلے پانی سے دجّال کا گزر ہوگا اس کی ایک جانب سنام نامی پہاڑ ہے جس کے دامن میں بصرہ شہر واقع ہے۔

سیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر مبارک:

﴿7640﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اسماعیل ذَبِیْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام

کی قبر مبارک مقام ابرٰہیم، حجرِ اسود اور زم زم کے درمیان ہے۔

﴾7641﴿... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: دنیا کی عُمر چھ ہزار سال ہے۔[1]

﴾7642﴿... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: توریت شریف کی سب سے پہلے 10 آیتیں نازل ہوئیں اور وہی سورۂ انعام کی آخری 10 آیات ہیں۔

سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی صفات:

﴾7643﴿... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: "ہم (توریت شریف میں) آپ کو شہید اور عادل امام پاتے ہیں اور یہ کہ آپ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔" آپ نے فرمایا: جب بات یہ ہے کہ میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتا تو مجھے شہادت کہاں سے ملے گی؟

﴾7644﴿... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جو شخص آخرت میں عزت و مرتبے کا خواہش مند ہے وہ کثرت سے (اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نشانیوں میں) غور و فکر کرے، عالم بن جائے گا۔

طالب علم کا مقام و مرتبہ:

﴾7645﴿... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جو شخص علم کی جستجو میں نکلتا ہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ زمین و آسمان کو اس کے رزق کا ضامن کر دیتا ہے۔

﴾7646﴿... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسٰی! بھلائی کی بات سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کو قبروں میں نور عطا فرماؤں گا تاکہ انہیں وہاں وحشت نہ ہو۔

بدہضمی سے حفاظت کا وظیفہ:

﴾7647﴿... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر تم عذاب کی کسی قسم کو یاد کرو گے تو

[1]... پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا کی عمر سات ہزار سال بیان فرمائی ہے۔ (انظر: معجم کبیر، ۸/ ۳۰۲، حدیث: ۸۱۲۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس کے عوض 10 نیکیاں عطا فرمائے گا، تمہارے 10 گناہ مٹا دے گا اور تمہارے 10 درجے بلند فرمائے گا اور اگر تم جنت کی کسی نعمت کو یاد کرو گے تو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اسی کی مثل عطا فرمائے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: جسے کھانے یا پینے کی کسی شے سے بدہضمی کا ڈر ہو تو وہ یہ آیت پڑھ لیا کرے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؕ﴿۱۸﴾ (پ۳، ال عمرٰن: ۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بدہضمی نہیں ہو گی۔

﴿7648﴾... نوفل بن مُسابق نے حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے پوچھا کہ آپ کتابُ اللہ میں والد کی نافرمانی کے بارے میں کیا پاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: سنو! جب والد اولاد پر کوئی قسم کھائے تو اولاد اس کی قسم پوری نہ کرے، جب کچھ مانگے تو اُسے نہ دے، جب اولاد کو کچھ رکھنے کو دے تو واپس نہ لوٹائے اور والد اُس سے پہنچنے والی تکلیف کی شکایت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کرے۔ یہ سب نافرمانی میں داخل ہے۔

جنتیوں کی 12 صفیں:

﴿7649﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے حضرت سیِّدُنا ابوموسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا کہ کیا آپ کو جنتیوں کی تعداد معلوم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پھر پوچھا: کیا یہ جانتے ہیں کہ جنتیوں کی صفیں کتنی ہوں گی؟ فرمایا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا یہ علم ہے کہ ہر دو صفوں کے درمیان فاصلہ کتنا ہو گا۔ جواب دیا: نہیں۔ پھر حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: جنتیوں کی بارہ صفیں ہوں گی جن میں سے آٹھ صفیں اُمَّتِ محمدیہ کی ہوں گی[1] اور ہر دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

---

[1]... یہاں 12 اور 8 صفوں کا ذکر ہے جبکہ حدیث مرفوع میں 120 اور 80 صفوں کا ذکر آیا ہے چنانچہ سیِّدُنا بریدہ اسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کی 120 صفیں ہوں گی ان میں سے 80 صفیں اس اُمّت کی جبکہ 40 دیگر امتوں کی ہوں گی۔ (ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی کم صف اھل الجنۃ، ۴/ ۲۴۴، حدیث: ۲۵۵۵)

مومن دو نیکیوں کے درمیان ہوتا ہے:

﴿7650﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مہینوں میں رمضانُ المبارک کو، شہروں میں مکۂ مکرّمہ کو، دنوں میں جمعۃُ المبارک کو، راتوں میں لیلۃُ القدر کو اور وقتوں میں نماز کے اوقات کو چُن لیا ہے۔ مومن دو نیکیوں کے درمیان رہتا ہے، ایک وہ جسے کر چکا ہوتا ہے اور دوسری وہ جس کا منتظر رہتا ہے (یعنی نماز)۔

محبوب ترین ساعتیں:

﴿7651﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شہروں کو منتخب فرمایا تو اس کے نزدیک سب سے محبوب حُرمت والا شہر مکہ مکرمہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمانے کو منتخب فرمایا تو اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ زمانہ حرمت والے مہینوں کا زمانہ ہے اور سب سے پسندیدہ مہینہ ذُوالحجہ ہے اور ذُوالحجہ میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہلا عشرہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنوں کو چُنا تو اس کے نزدیک سب سے پیارا جمعہ کا دن ہے، راتوں کو چُنا تو اُسے سب سے پیاری شب قدر ہے اور دن اور رات کی ساعتوں (یعنی گھڑیوں) کو منتخب فرمایا تو اس کے نزدیک محبوب ترین ساعتیں فرض نمازوں کے اوقات ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کلام کو منتخب فرمایا تو اُسے سب سے بڑھ کر محبوب کلام یہ تسبیح ہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہ۔

﴿7652﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رات دن کی کچھ ساعتوں کو منتخب فرمایا اور ان میں نمازوں کو رکھا۔ اس نے زمانے میں سے چار حرمت والے مہینوں کو، مہینوں میں سے ماہِ رمضان کو، دنوں میں سے جمعہ کو، راتوں میں سے شب قدر کو اور زمین میں سے مساجد کی جگہوں کو منتخب فرمایا۔

﴿7653﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ایک حج دو عُمروں سے افضل ہے اور ایک عُمرہ بیتُ المقدس جانے سے افضل ہے اور ضرور لوگوں کو بیتُ المقدس سے کعبہ کی طرف پھیرا جائے گا کیونکہ وہاں مقامِ ابراہیم اور میزابِ رحمت ہے۔

مسجد میں کس نیت سے آنا چاہیے؟

﴿7654﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جو مومن بندہ مسجد میں صبح و شام اس لئے

جاتا ہے کہ وہ خیر (بھلائی کی باتیں) سیکھے گا اور سکھائے گا یا ذِکْرُ اللّٰہ کرے گا یا کروائے گا کتابُ اللّٰہ میں اس کی مثال راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں جیسی ہے۔

حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ جو شخص صبح و شام مسجد میں لوگوں کی خبروں اور قصے کہانیوں کے لئے آتا ہے کتابُ اللّٰہ میں اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کسی شے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے مگر وہ اس کی نہیں ہوتی۔ وہ بھلائی سیکھنے والوں کو دیکھتا ہے مگر ان میں سے نہیں ہوتا اور ذکر کرنے والوں کو دیکھتا ہے مگر ان میں سے نہیں ہوتا۔

﴿56-7655﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جو شخص نماز پڑھنے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے اور خیر سیکھنے یا سکھانے کے لئے مسجد آتا ہے وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جو مسجد میں خبروں اور قصے کہانیوں کے لئے آتا وہ اس شخص کی طرح ہے جسے کوئی ایسی شے خوش کرے جو اس کی نہ ہو۔ وہ نیکوں کو دیکھتا ہے مگر ان میں سے نہیں ہوتا اور ذکر کرنے والوں دیکھتا ہے مگر ان میں سے نہیں ہوتا۔

ماہِ رمضان کے فضائل:

﴿7657﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی فرمائی کہ اے موسیٰ بن عمران! میں نے رمضان کے مہینے میں اپنے بندوں پر روزے فرض کئے ہیں۔[1]

اے موسیٰ بن عمران! جو قیامت کے دن اپنے نامۂ اعمال میں 10 رمضان لے کر آئے گا وہ عاجزی و انکساری کرنے والوں میں شمار ہوگا، جو 20 رمضان لے کر آئے گا وہ نیکوکاروں میں سے ہوگا اور جو 30 رمضان لے کر آئے گا وہ میرے نزدیک شہیدوں سے افضل ہوگا۔

---

❶... تفسیر کبیر واحمدی میں ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک ہر امت پر روزے فرض رہے، (صاحبِ تفسیر کبیر نے فرمایا کہ عیسائیوں پر ماہِ رمضان کے روزے فرض تھے چونکہ قمری مہینے موسموں میں گھومتے رہتے ہیں اور گرمی کے روزوں میں انہیں تکلیف ہوتی تھی اس لئے انہوں نے شمسی مہینے سے موسم بہار کے روزے لازم کئے تاکہ گرمی سے بچیں رہیں اور بدلنے کے عوض بیس روزے بڑھا کر بجائے تیس کے پچاس بنا دیئے۔ ایسے ہی یہودیوں پر بھی رمضان ہی کے روزے فرض تھے جنہوں نے یہ چھوڑ کر ایک عاشورہ کا روزہ اختیار کیا۔ (تفسیر نعیمی، ۲/ ۱۹۴تا۱۹۵، ملتقطاً)

اے موسیٰ بن عمران! میں نے حاملین عرش کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ رمضان میں عبادت سے رک جائیں اور جب جب رمضان کے روزے دار دعا مانگیں تو وہ ان کی دعا پر اٰمین کہیں اور میں نے اپنے کرم سے خود پر لازم کیا ہے کہ میں رمضان کے روزے رکھنے والے کی دعا کو رد نہیں کروں گا۔

اے موسیٰ بن عمران! میں رمضان کے مہینے میں آسمانوں، زمین، پہاڑوں، درختوں اور چوپائیوں کو الہام کرتا ہوں کہ وہ رمضان کے روزہ داروں کے لئے استغفار کریں۔

اے موسیٰ بن عمران! رمضان میں روزے رکھنے والے تین اَفراد تلاش کرو اور ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، ان کے ساتھ نماز پڑھو اور ان کے ساتھ کھاؤ پیو کیونکہ میرا انتقام اور عذاب ایسی جگہ نازل نہیں ہوتا جہاں رمضان کے روزے رکھنے والے تین افراد ہوں۔

اے موسیٰ بن عمران! کیا تم جانتے ہو کہ مخلوق میں میرا سب سے مُقرَّب بندہ کون ہے؟ سنو! ہر وہ مومن جو غصے کے وقت لَعن طَعن نہ کرے اور ہر وہ مسلمان جو والدین اور رشتے داروں کی قَطع تعلقی کے باوُجود ان سے بغض نہ رکھے۔ میں نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اپنے کرم سے خود پر لازم کرلیا کہ جو ماہِ رمضان میں پیاس برداشت کرے گا میں بروزِ قیامت اسے سیراب کروں گا۔

اے موسیٰ بن عمران! اگر تم بیمار ہو جاؤ تو روزے داروں کو حکم دو کہ وہ تمہیں ساتھ لے جائیں اور اگر تم سفر میں ہو تو واپس آجاؤ اور حیض و نفاس والیوں، بچوں اور روزے سے عاجز بوڑھوں سے کہو کہ میرے ساتھ وہاں چلو جہاں رمضان کے روزے دار ہیں کیونکہ اگر میں زمین و آسمان کو اجازت دوں تو وہ انہیں سلام کریں اور ان سے کلام کریں اور انہیں اس اجر و ثواب کی بشارت دیں جو میں انہیں دوں گا اور میں آسمان و زمین سے کہتا ہوں کہ میرے جن بندوں نے رمضان میں میرے لئے روزے رکھے انہیں سنادو کہ تم اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں نے تمہارے لئے روزوں کا ثواب یہ رکھا ہے کہ تمہیں آگ سے آزاد کر دوں گا، تم سے آسان حساب لوں گا، تم جب تک دنیا میں رہو گے تمہارے رزق میں وسعت و فراخی دوں گا، تمہارے خرچ کا بہترین بدلہ دوں گا، تمہاری لغزشوں کو معاف کروں گا، اقتدار والوں کے سامنے تمہیں رسوا نہیں کروں گا۔ میری عزت کی قسم! رمضان کے روزے اور ان فضائل کو جمع کرلینے کے سبب آج کے بعد تم

اپنی آخرت سے متعلق مجھ سے کچھ بھی مانگو گے میں تمہیں عطا کروں اور اگر تم اپنی دنیا سے متعلق سوال کرو گے تو اس میں تمہاری بھلائی پر نظر فرماؤں گا۔

اے موسیٰ بن عمران! مومنوں سے فرما دو کہ جب مجھ سے دعا مانگیں تو جلدی مچائیں نہ ہی مجھے بخیل سمجھیں، کیا نہیں جانتے کہ میں بخل کو ناپسند رکھتا ہوں تو پھر خود کیونکر بخیل بنوں گا۔

اے موسیٰ بن عمران! رمضان میں سحری کرتے وقت دنیا و آخرت کی جس شے کا مجھ سے سوال کرو گے عطا کروں گا کیونکہ میں اس وقت مانگنے والے کو خالی نہیں لوٹاتا۔ مجھ سے بڑی شے کا سوال کرنے میں میری طرف سے بخل کا اندیشہ نہ کرو، نہ چھوٹی شے کا سوال کرنے میں حیا کرو، حتّٰی کہ بوقتِ دھلائی کپڑے کوٹنے والا ڈنڈا اور اپنی بکری کا چارہ بھی مجھ سے مانگو۔

اے موسیٰ بن عمران! کیا تم جانتے نہیں کہ رائی کا دانہ اور اس سے بڑی چیزوں کو میں نے پیدا کیا اور میں نے جو کچھ بھی بنایا ہے میں جانتا ہوں کہ مخلوق کو عنقریب اس کی ضرورت پڑے گی۔ پس جس نے اس یقین کے ساتھ مجھ سے کچھ مانگا کہ میں دینے اور نہ دینے پر قادر ہوں تو میں اس کی مانگ بھی پوری کروں گا اور اس کی مغفرت بھی فرما دوں گا اور اگر میں اُسے دوں تب بھی اور نہ دوں تب بھی وہ میرا شکر ادا کرتا ہے تو میں اُسے (جنت میں) ”دَارُالْحَامِدِیْن“ میں ٹھہراؤں گا اور ایسا بندہ جس نے مجھ سے کسی شے کا سوال نہ کیا پھر میں نے اُسے عطا کر دیا مگر اُس نے میرا شکر ادا نہ کیا تو اس پر حساب کے وقت سختی کی جائے گی۔ پھر اگر میں اُسے دوبارہ دوں اور وہ پھر شکر ادا نہ کرے تو میں اسے حساب کے وقت عذاب دوں گا۔

اُمّتِ محمدیہ پر نوازشاتِ الٰہی:

﴿7658﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار علیہ رحمۃ اللہ الغفار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توریت شریف میں حضرت سیِّدُنا موسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی: اے موسیٰ! حضرت محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اُن کی اُمّت سال میں ایک مہینہ روزے رکھے گی اور وہ ماہِ رمضان ہے۔ میں انہیں اس ماہ کے ہر دن کے روزے کا بدلہ یہ عطا کروں گا کہ وہ ہر دن جہنم سے 100 سال کی مسافت دور کر دیئے جائیں گے۔ انہیں ہر نفلی عبادت کا اجر فرض کے

برابر دوں گا۔ میں اُس امت کے لئے اس مہینے میں ایک ایسی رات رکھوں گا کہ اس میں جس نے ایک مرتبہ بھی سچے دل سے مغفرت طلب کی اور اسی رات یا اس مہینے میں انتقال کر گیا تو اسے 30 شہیدوں کا اجر عطا فرماؤں گا۔

زکوٰۃ و حج کی فضیلت:

اے موسیٰ! حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی امت میرے حرمت والے شہر میں حج کرے گی، پس وہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح حج کریں گے اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت کو ادا کریں گے تو انہیں وہ دوں گا جو میں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو عطا فرمایا اور انہیں منتخب کرلوں گا جیسے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو منتخب فرمایا۔ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (نفلی صدقہ) اوران کی امت زکوٰۃ دے گی تو میں اس کے عوض ان کی عُمروں میں اضافہ فرمادوں گا اور آخرت میں انہیں بخشش اور جنت میں ہمیشگی عطا فرماؤں گا۔

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جیسی جزا:

اے موسیٰ! میں بہت زیادہ عطا کرنے والا ہوں، اپنی عبادت کرنے والے کو آسان عمل بتاتا ہوں مگر اسے جزا بہت زیادہ دیتا ہوں۔ اے موسیٰ! میں کیا ہی اچھا مولا ہوں، میں پہلے انہیں بطور عطا دیتا ہوں پھر قرضِ حَسَن کے طور پر ان سے مطالبہ کرتا ہوں اور جیسا میں کرتا ہوں دنیاوی آقا اپنے غلاموں کے ساتھ ایسا نہیں کرسکتے۔ اے موسیٰ! میری عطاؤں کو کوئی بیان نہیں کرسکتا۔ اے موسیٰ! میری رحمت حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی اُمّت کے لئے ہے۔ اے موسیٰ! ان کی امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو ہر بلندی پر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کی گواہی دیں گے۔ میرے پاس ان کے لئے حضراتِ انبیائے کرام جیسی جزا ہے، ان پر میری رحمت برستی رہے گی اور میرا غضب ان سے دور رہے گا، میں قبر میں ان پر کیڑے مکوڑے اور ڈرانے کے لئے منکر ونکیر کو ان پر مُسلّط نہیں کروں گا۔ اے موسیٰ! میری خاص رحمت امت محمدیہ کے لئے ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے معبود! مجھ پر اِنعام فرما۔

حُسنِ اخلاق کی فضیلت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مزید ارشاد فرمایا: ان میں سے اگر کوئی تنہائی میں بھی اپنے دل اور زبان سے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ''

کہے گا میں اس سے توبہ کو نہیں چھپاؤں گا یعنی اُسے توبہ کی توفیق عطا فرماؤں گا۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سجدے میں گر گئے اور عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بھی اس امت میں سے بنادے۔ تو ان سے فرمایا گیا: اے موسٰی! تم ان کا زمانہ نہیں پاؤ گے، اگر تم چاہتے ہو کہ میں بروزِ قیامت تمہیں قرب عطا کروں تو منگتے اور یتیم کو مت جھڑکنا۔ اے موسٰی! اگر تمہیں پسند ہو کہ تم اپنی زندگی میں مجھ سے جو بھی مانگو میں قیامت میں تمہیں وہ عطا کروں تو تم پر حُسنِ اخلاق لازم ہے۔

مسکین کو کھانا کھلانے کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: جو تیری رضا و خوشنودی کے لئے مسکین کو کھانا کھلائے اس کی جزا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں ایک منادی کو حکم دوں گا کہ وہ مخلوق میں اعلان کر دے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں بن فلاں کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

﴿7659﴾... سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے لَیْلَۃُ الْقَدْر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: میں نے کتابُ اللہ میں اسے "حَطُوط" (یعنی گناہوں کو اتارنے والی) پایا ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

بیٹے کو نصیحت:

﴿7660﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! نماز قائم کر کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین میں اس کی مثال خیمے کے بانس کی طرح ہے اور خیمے کی رسّیاں، میخیں اور سایہ اسی وقت نفع بخش ثابت ہوتے ہیں جب بانس سیدھا کھڑا رہے، اگر بانس ٹیڑھا ہو جائے یا خراب ہو جائے تو خیمے کی رسّیاں، میخیں اور سایہ فائدہ نہیں دیتے۔

بیٹا! اچھے طور طریقے کی مثال دیوار میں بنے اس طاق کی مانند ہے جس کے دونوں طرف لکڑی ٹھوک دی گئی ہوں اور اس لکڑی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے طاق کو مضبوط کر رکھا ہے۔ جب کوئی شے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سجدہ کرتی ہے تو اس کی نظر کرم میں رہتی ہے، پھر جب وہ کہے: اے میرے رب! اے میرے رب! تو وہ اس کی پکار سنتا اور اُسے قبولیت کا شرف عطا فرماتا ہے۔

بیٹا! جو تیری مُصاحبت اختیار کرے تو اس کا غلام بن جا وہ تیرا غلام ہو جائے گا اور لوگوں سے اپنا چہرہ مت

پھیر ورنہ وہ تجھ سے بُغض رکھیں گے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بھی بڑھ کر غضب فرمانے والا ہے۔

بیٹا! تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے جو زائد مال تجھے عطا فرمایا ہے اس میں سے صدقہ کر وہ اپنے فضل سے تجھے اور عطا فرمائے گا اور تجھ سے اپنا غضب روک لے گا۔ فقیر پڑوسی، مسکین، غلام، قیدی اور خوف زدہ شخص پر رحم کر اور یتیم کو اپنے قریب کر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر۔ بے شک جب تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں پر رحم کرے گا تو وہ تجھ پر رحم فرمائے گا۔

انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی صحبت و قُربت:

﴿7661﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار فرماتے ہیں: بیوہ اور مسکین کی کفالت کرنے والے کے لئے خوشخبری ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بروزِ قیامت حضراتِ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی صحبت و قربت میں رکھ کر عزت عطا فرمائے گا۔

﴿7662﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار فرماتے ہیں: ہم (آسمانی کتاب میں) یہ پاتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: بے شک میں ہی اللّٰہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں مخلوق کو پیدا کرنے والا ہوں، میں عظیم بادشاہ ہوں، روزِ جزا میں بدلہ دینے والا ہوں، بادشاہوں کا مالک ہوں، ان کے دل بھی میرے قبضے میں ہیں لہٰذا بادشاہوں کے تذکرے میں لگ کر میری یاد، مجھ سے دعا اور میری بارگاہ میں رجوع لانے سے غافل نہ ہونا۔ اگر تم نے اس پر عمل کیا تو میں انہیں تم پر مہربان بنادوں گا اور انہیں تمہارے لئے رحمت کردوں گا اگر تم نے اس بات کو نہ مانا تو انہیں تمہارے لئے سزا و عذاب بنادوں گا۔ یہ بیان کرکے حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار نے فرمایا: اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرو وہ تم پر رحمت فرمائے گا اور جلد توبہ کرلو بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ (پ۲۱، الروم: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: چمکی خرابی خشکی اور تری میں اُن برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ انہیں ان کے بعض کوتکوں (برے کاموں) کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں۔

نیز ارشاد فرماتا ہے:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ

لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید: ۱۶) اُن کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مومنوں کے علاوہ کسی کو عتاب فرما رہا ہے۔

قرآن کو اچھی آواز سے زینت دو:

﴿7663﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے قرآنِ کریم کو اپنی آواز سے زینت دی اسے (جنت میں) ایسی میٹھی آواز عطا کی جائے گی کہ اہلِ جنت اس کی آواز سے اور اس کی زیارت سے ایک لاکھ سال تک بھی نہیں اُکتائیں گے اور ایسے لوگ موتیوں کے خیموں میں ہوں گے اور وہ اپنی بیویوں اور خُدّام کے ساتھ من چاہتی نعمتوں میں رہیں گے۔

﴿7664﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰه عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ لَيِّنْ قَلْبِيْ بِالتَّوْبَةِ وَلَا تَجْعَلْ قَلْبِيْ قَاسِيًا كَالْحَجَرِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے دل کو توبہ کے ذریعے نرم رکھ اور میرے دل کو پتھر کی طرح سخت نہ کرنا۔

14افراد کے سبب عذاب سے نجات:

﴿7665﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللّٰه عَلَیْهِ السَّلَام کے بعد زمین پر ہمیشہ 14 افراد ایسے رہے ہیں جن کے طفیل اللہ عَزَّوَجَلَّ عذاب کو دور فرماتا ہے۔

﴿7666﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین کی جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے: میں تیرے ایک حصے کو اپنے قدمِ قدرت سے مُشرّف کروں گا۔ تو پہاڑ اس کی طرف بلند ہو گئے جبکہ چٹانیں جھک کر زمین کے برابر ہو گئیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا جھکنا قبول فرمایا اور ان پر اپنا قدمِ قدرت رکھ کر ارشاد فرمایا: یہ میرا مقام اور میری مخلوق کے حشر کی جگہ ہے اور یہ میری جنت اور یہ میری دوزخ ہے[1] اور یہ میرے میزان کی جگہ ہے اور میں ہی روزِ جزا میں بدلہ دینے والا ہوں۔

شرک کا ذائقہ چکھنے والا دل:

﴿7667﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْهِ رَحْمَةُ

[1]... غالباً اس سے یہ مراد ہے کہ اس زمین پر کیے جانے والے کام جنت یا دوزخ میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ (علمیہ)

اللہِ الْغَفَّار سے پوچھا: عِلْمِ نجوم کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ نے کہا: اس میں کوئی بھلائی نہیں کیونکہ اس میں پڑنے والا ہمیشہ کچھ نہ کچھ بُرائی دیکھتا ہے۔ (پھر بدشگونی کے سبب سفر سے نہ رکنے والے کے متعلق فرمایا) اگر وہ شخص سفر پر جائے تو یہ پڑھ لے: ''اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا رَبَّ غَیْرُکَ۔'' تو حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس دعا میں یہ اضافہ کیا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ'' حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ان کے اضافے کے بارے میں فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بے شک یہ کلمات توکُّل کا سرچشمہ اور جنت میں بندے کا خزانہ ہیں، اگر کوئی شخص یہ کلمات کہے اور سفر پر چلا جائے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی اور اگر وہ بدشگونی کے سبب سفر ترک کر دے تو اس کا دل شرک کا ذائقہ چکھے گا۔[1]

آٹھ نوروں والے شُہدا:

﴿7668﴾... حضرت سَیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: مشرکین کے ہاتھوں قتل ہونے والے کے لئے دو نور ہیں اور حروریہ (خارجی) فرقے کے ہاتھوں قتل ہونے والے کے لئے آٹھ نور ہیں۔

﴿7669﴾... حضرت سَیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: شہید کے لئے دو نور ہیں اور جسے خوارج قتل کریں اس کے لئے آٹھ نور ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں آپ کے خلاف بھی لوگوں نے بغاوت و خروج کیا تھا۔

بہترین اور بدترین عمل:

﴿7670﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن شَقِیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: بہترین عمل ''سُبْحَۃُ الْحَدِیْث'' ہے اور بدترین عمل ''تَحْذِیْف'' ہے۔ میں نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! ''سُبْحَۃُ الْحَدِیْث'' کیا ہے؟ فرمایا: بندہ تسبیح کر رہا ہو اور لوگ باتوں میں مشغول ہوں۔ میں

[1]... حضرت سَیِّدُنا علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: بدشگونی لینے کو شرک قرار دیا گیا ہے کیونکہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ بدشگونی کے تقاضے پر عمل کرنے سے ان کو نفع حاصل ہوتا ہے ان سے ضرر اور پریشانی دور ہوتی ہے اور جب انہوں نے اس کے تقاضے پر عمل کیا تو گویا انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک کیا اور اسے شرکِ خفی کہا جاتا ہے (جو کہ گناہ ہے) اور اگر کسی نے یہ عقیدہ رکھا کہ فائدہ دلانے اور مصیبت میں مبتلا کرنے والی اللہ تعالٰی کے سوا اور کوئی ذات ہے جو ایک مستقل طاقت ہے تو اس نے شرکِ جلی کا ارتکاب کیا ہے (جو کہ کفر ہے)۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، باب الفال والطیرۃ، ۸/ ۳۴۹، تحت الحدیث: ۴۵۸۴)

نے عرض کی: ”تَحْذِیف“ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: بندے خیر و بھلائی میں ہوں مگر جب پوچھا جائے تو (شکوہ کرتے ہوئے) کہیں: ہم تکلیف میں ہیں۔

﴿7671﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جمعہ کے دن صدقے کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔

﴿7672﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر اس کا عذاب جانتا تو اس کے لئے زمین میں دھنس جانا نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہوتا۔

رحمت کی پکار:

﴿7673﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جہنم کے اوپر چار پُل ہیں، پہلے پر قطع رحمی کرنے والوں کو روکا جائے گا، دوسرے پر مقروضوں کو روکا جائے گا یہاں تک کہ ان کا قرض ادا ہو جائے، تیسرے پر دھوکے بازوں کو روکا جائے گا اور چوتھے پر اپنی شان کے مطابق اللہ جبار و قہار ہوگا جبکہ ”رحمت“ یہ پکار رہی ہوگی: ”رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے میرے پروردگار! سلامتی فرما، سلامتی فرما۔

فرماں بردار کی عمر میں اضافہ:

﴿7674﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر بندہ والدین کا نافرمان ہوتا ہے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے جلدی موت دے دیتا ہے اور اگر فرماں بردار ہوتا ہے تو اس کی عمر میں اضافہ فرماتا ہے تاکہ وہ نیکی اور بھلائی میں اضافہ کر سکے۔ میں نے کتابُ اللہ میں پڑھا ہے کہ اگر والد (یا والدہ) اولاد کو بلائے اور وہ جواب نہ دے تو اس نے ان کی نافرمانی کی، اگر اولاد نے والد کو اپنے خلاف بددعا کرنے پر مجبور کیا تو اس نے ان کی نافرمانی کی، اگر والد اسے کسی معاملے میں امین بنائے اور وہ خیانت کرے تو اس نے نافرمانی کی اور اگر وہ والد سے ایسی شے کا سوال کرے جس پر وہ قادر نہ ہو تو اس نے نافرمانی کی۔

”مُثَلِّث“ کون ہے؟

﴿7675﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب سے بڑا خطا کار مُثَلِّث ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا: ”مُثَلِّث“ کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کی شکایت سلطانِ وقت سے کر کے

خود کو، اپنے بھائی کو اور اپنے حاکم کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

﴿7676﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حکمران اور قرآن باہم جھگڑیں گے تو حکمران قرآنِ کریم کے آسان اَحکام کو پامال کرے گا پس وہ احکام کو چھوڑتا رہے گا حتّٰی کہ یہ احکام بھی اُسے چھوڑ دیں گے۔

بناوٹی عمل کی ناپائیداری:

﴿7677﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: زبردستی خوش اخلاق بننے والا 40 دن تک بناوٹ کر سکتا ہے پھر وہ اپنے اصلی اخلاق کی طرف لوٹ آتا ہے۔

﴿7678﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام ہر روز (قومِ لوط کی) ''سَدُّوم'' نامی بستی میں جا کر فرماتے تھے: ''سَدُّوم والو! تم ہلاک ہوئے یعنی تمہارے لئے تباہی کا ایک دن آنے والا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ایک کمرہ تھا جس میں آپ عبادت کیا کرتے تھے۔

﴿7679﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: عنقریب ایک ایسا فتنہ برپا ہو گا جس میں خون، اَموال اور شرم گاہیں حلال ٹھہرالی جائیں گی پھر فتنۂ دجّال برپا ہو گا۔

﴿7680﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عراق جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ان سے عرض کی: امیر المؤمنین! آپ وہاں نہ جائیے کیونکہ وہاں جادو کے 10 میں سے نو حصے، بد کردار جنات اور لاعلاج مرض ہیں۔[1]

﴿7681﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر آڑ بن کر کھڑے ہیں (تاکہ لوگوں کو اس میں داخل ہونے سے روکیں)، پس اگر آپ کو شہید کر دیا گیا تو دروازہ کھل جائے گا۔

1... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ''لاعلاج مرض'' کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ''دین میں کمینگی۔''

(حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، ۶/ ۳۴۸، رقم: ۸۸۱۸)

﴿7682﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: عنقریب عراق کو چمڑا رگڑنے کی مانند رگڑ دیا جائے گا اور مینگنی کی طرح ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

یاجوج ماجوج کا خروج وانجام:

﴿7683﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: یاجوج وماجوج اپنی کدالوں سے روز دیوار (سدِّ سکندری) کو توڑتے ہیں، جب اسے توڑ کر ختم کرنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ باقی کو کل آکر توڑیں گے۔ اگلے دن جب دیوار کے پاس آتے ہیں تو وہ پہلے کی طرح ہو چکی ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں سے کسی کی زبان پر یہ جاری کر دیا جائے گا: "اِنْ شَآءَ اللہ کل آکر پوری توڑ لیں گے۔" اگلے دن جب آئیں گے تو انہیں اتنی دیوار ٹوٹی ہوئی ملے گی جتنی پچھلے دن توڑ کر گئے تھے پس اُسے پورا توڑ کر باہر نکل آئیں گے۔ ان کا پہلا گروہ بُحَیْرَۂ طَبَرِیَّہ (جس کا طول 10 میل ہو گا) پر سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائے گا۔ دوسرا گروہ گزرے گا تو اس کی ساری گیلی مٹی چاٹ جائے گا اور تیسرا گروہ آئے گا تو حیرت سے کہے گا: یہاں کبھی پانی تھا! پھر وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اور کہیں گے: ہم نے زمین والوں پر غلبہ پالیا اور آسمان والوں پر فتح حاصل کر لی۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر "نَغَف" نامی کیڑے بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں چمٹ کر انہیں ہلاک کر دیں گے اور ساری زمین ان کی بدبو سے بھر جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قسم کے پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ 40 روز تک بارش برسائے گا تو زمین ایسے پھل اُگائے گی کہ ایک انار سے "دَسْکَن" سیر ہو جائے گا۔ عرض کی گئی: "دَسْکَن" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: پورا گھرانہ۔ پھر مسلمان سنیں گے کہ چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی بَیْتُ اللہ کو ڈھانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔[1] چنانچہ مسلمان معلومات کے لئے سات آٹھ افراد پر مشتمل ایک گروہ اس کی طرف روانہ کریں گے مگر وہ گروہ نہ تو اس حبشی تک پہنچ سکے گا اور نہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس لوٹ سکے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دائیں جانب سے ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس

1... مشہور یہ ہے کہ خانہ کعبہ کے نیچے بہت بادشاہوں کا خزانہ مدفون ہے، وہ شخص اس خزانہ کے لیے خانہ کعبہ ڈھائے گا۔ یہ واقعہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کے بعد ہو گا جب قرآنِ مجید کے ورق سادہ رہ جائیں گے اور دنیا میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا یعنی قیامت سے بالکل متصل۔ (مراۃ المناجیح، ۷/ ۲۴۵)

سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی اگرچہ وہ چٹان میں ہو اور بے کار لوگ باقی بچیں گے جو گمان کریں گے کہ وہ درست راہ پر ہیں مگر وہ درست راہ پر نہ ہوں گے۔ پھر حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے گھوڑی سے بچہ جنوانے کا تذکرہ کیا اور آخر میں فرمایا: جس نے اس کے بعد خلافِ مزاج کسی شے کا ذِمّہ لیا وہ ہی ذمہ دار ہے۔

یاجوج ماجوج کی تین اقسام:

﴿7684﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: یاجوج ماجوج تین اقسام پر پیدا کئے گئے ہیں: ایک وہ جو بلخ کی مانند گھٹے ہوئے جسم والے ہیں۔ دوسرے وہ جن کی لمبائی اور چوڑائی چار چار ہاتھ ہے اور تیسرے وہ جو اپنے ایک کان کو بستر بنالیتے اور دوسرے کو لحاف کی طرح اوڑھ لیتے ہیں اور یہ پیدائش کے وقت بچہ کے ساتھ نکلنے والی جھلیاں کھاتے ہیں۔

﴿7685﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اژدھا سانپ ہی ہوتا ہے، جب یہ اہلِ زمین کو ایذا دیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے خشکی سے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیتا ہے۔ پھر اگر سمندری جانور بھی اس سے خوف زدہ ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی (فرشتے) کو بھیجتا ہے جو اُسے سمندر سے اٹھا کر خشکی پر یاجوج ماجوج تک پہنچا دیتا ہے، پس اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس اژدھے کو ان کا رزق بنا دیتا ہے۔

فراخی وخوشحالی کے 10 سال:

﴿7686﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: لوگ یاجوج ماجوج کے بعد 10 سال تک آسائش وخوشحالی میں رہیں گے۔ فراخی کا یہ عالم ہو گا کہ ایک انار یا انگوروں کے ایک خوشے (گچھے) کو دو آدمی مل کر اٹھائیں گے۔ وہ 10 سال یوں ہی گزاریں گے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی۔ اس کے بعد باقی بچ جانے والے لوگ گدھوں کی طرح ایک دوسرے سے جماع کریں گے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم یعنی قیامت آجائے گی۔

﴿7687﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: زمین اپنے بسنے والوں پر ضرور سخت ودشوار ہو گی حتّٰی کہ بار برداری کے سخت گھوڑے کی پیٹھ سے بھی زیادہ سخت ہو جائے گی۔ پھر وہ تمہیں لے کر ایک جانب

تھوڑا جھکے گی تو تم گمان کروگے کہ "یہ اُلٹنے والی ہے۔" پس بہت سے لوگ (ڈر کر) اپنے غلام آزاد کردیں گے۔ پھر زمین ایک عرصے تک پُرسکون ہوجائے گی تو غلام آزاد کرنے والے غلام آزاد کرنے پر افسوس کریں گے۔ مگر زمین ایک بار پھر تمہیں لے کر ایک جانب جھک جائے گی تو اس وقت لوگوں میں سے ایک کہنے والا کہے گا: اے ہمارے رب! ہم آزاد کرتے ہیں، ہم آزاد کرتے ہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تم جھوٹے ہو بلکہ میں آزاد کرتا ہوں۔

سب سے افضل متولی:

﴿7688﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا اسماعیل ذَبِیْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی نسل میں 12 متولی رکھے ہیں جن میں سب افضل و بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق اور حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم ہیں۔

زمین کا پیٹ پُشت سے بہتر:

﴿7689﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس اُمَّت کے آغاز میں نبوت اور رحمت ہے پھر خلافت اور رحمت ہے اور پھر بادشاہت اور رحمت۔ اس کے بعد حکومت اور تکبر ہوگا۔ پھر اگر ایسا ہی ہوا تو اُس وقت (انسان کے لئے) زمین کا پیٹ (یعنی قبر) اس کی پشت سے بہتر ہوگا۔

﴿7690﴾... حضرت سیِّدُنا مُغِیث اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو بُلا کر پوچھا: اے کعب! تم توریت شریف میں میرے کیا اوصاف پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: لوہے کی طرح سخت خلیفہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ پھر وہ خلیفہ ہوگا جسے اُس کی رعایا ظلماً قتل کردے گی پھر اس کے بعد فتنے برپا ہوجائیں گے۔

﴿7691﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: حقیقی طور پر میں ہی علم و فضل والا ہوں اور میں ہر مرض کا علاج کرتا ہوں۔

رحمت کی آس:

﴿7692﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

الْغَفَّار کی بیماری میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے عرض کی گئی: ابو اسحاق! آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ فرمایا: گناہوں میں جکڑا ہوا جسم ہے، اسی حال میں روح قبض ہو گئی تو رحیم و کریم رب تعالیٰ کے سپرد ہے، اگر اُس نے معاف فرمادیا تو جسم کو ایسا کر دے گا جس پر کوئی گناہ نہ ہو گا۔

﴿7693﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام رات اور دن کے آغاز پر تین تین بار یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ خَلِّصْنِی الْیَوْمَ مِنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِی سَھْمًا فِی کُلِّ حَسَنَۃٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج مجھے آسمان سے زمین پر اُترنے والی ہر مصیبت سے بچا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے آسمان سے زمین پر اترنے والی ہر بھلائی سے حصہ عطا فرما۔

خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا غم:

﴿7694﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابرہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے یہ بات غم میں مبتلا کرتی ہے کہ میں زمین پر اپنے سوا کسی کو تیری عبادت کرتے نہیں دیکھتا۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کچھ فرشتوں کو بھیجا جو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ کے ساتھ ہی رہتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ حاکم:

﴿7695﴾... سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: کم بولنا حکمت ہے تو تم پر خاموشی لازم ہے کیونکہ یہ اچھی پرہیز گاری، ہلکے بوجھ اور گناہوں میں کمی کا باعث ہے۔ حکیم و دانا کے دروازے پر رُکے رہو اور اس کا دروازہ صبر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بلاوجہ ہنسنے والوں اور فضول چلنے والوں کو ناپسند فرماتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس حاکم کو پسند فرماتا ہے جو ریوڑ سے غافل نہ ہونے والے چرواہے کی طرح اپنی رعایا سے غافل نہیں ہوتا۔ یاد رکھو! حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے اور اس سے پہلے کہ علم اُٹھالیا جائے تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے اور علم کا اُٹھنا یہ ہے کہ علم والے دنیا سے چلے جائیں۔

﴿7696﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابرہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو جس آگ میں ڈالا گیا اس نے صرف اس رسی کو جلایا جس سے آپ کو باندھا گیا تھا۔

اختیاراتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام:

﴿7697﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمایا کہ ''راتوں رات بنی اسرائیل کو مصر لے جاؤ'' تو انہیں یہ بھی حکم دیا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا جسم اقدس بھی اپنے ساتھ لے جائیں۔ اس وقت حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی قبر کی جگہ معلوم نہ تھی۔ بنی اسرائیل کی ''سِراج'' نامی ایک بڑی بی وہاں رہتی تھی، جب بھی اس کی موت کا وقت آتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عمر بڑھا دیتا یہاں تک کہ اُس نے اس راستے میں حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس نے بارگاہِ مُوسوی میں عرض کی: میں حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر کا پتا اس شرط پر بتاؤں گی کہ آپ مجھے تین چیز عطا فرمادیں۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: وہ کیا ہیں؟ اس نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ وہ میری جوانی لوٹا دے جیسا کہ میں پہلے تھی۔ آپ نے فرمایا: تیری عرض قبول ہے۔ اس نے عرض کی: دوسرا یہ کہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیئے۔ آپ نے فرمایا: یہ بھی منظور ہے۔ اس نے عرض کی: تیسرا یہ کہ بروزِ محشر آپ کے درجے میں آپ کے ساتھ رہوں (یعنی جنت میں آپ کا پڑوس چاہئے)؟ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام رونے لگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ ''جنت میرے قبضے میں ہے، یہ جو مانگ رہی ہے اِس کی بات قبول کرلو۔'' پس آپ نے فرمایا: تیری یہ بات بھی منظور ہے۔ اس پر بڑی بی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر مبارک اسی جزیرہ میں ہے مگر پانی نے اسے چھپا رکھا ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دو پیالے لئے اور دونوں پر ''اسمِ اعظم'' لکھ کر جزیرے کی دونوں جانب ایک ایک ڈال دیا تو پانی وہاں سے ہٹ گیا۔ بڑی بی نے اشارہ کر کے کہا: ان کی قبر شریف اس جگہ پر ہے۔ تو نوجوان اس جانب دوڑے، انہوں نے حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے جسم اقدس کو سنگ مَرمَر کے تابوت میں پایا پس انہوں نے تابوت کو اٹھالیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔

حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: قارون ٹکٹکی باندھے پیالوں کو دیکھتا رہا لہٰذا اس نے وہ پیالے اٹھالئے۔ پھر وہ جس خزانے والی جگہ سے گزرتا پیالے اس پر رکھ دیتا جس سے زمین شَق ہو جاتی اور وہ اس سے خزانہ نکالیتا۔ اسی بارے میں یہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْؕ (پ۲۰، القصص:۷۸)

ترجمۂ کنز الایمان: (قارون) بولا یہ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے پاس ہے۔

اس علم سے مراد یہی دو پیالے ہیں حالانکہ اِس سے پہلے وہ کچھ نہ جانتا تھا۔

بڑے مہمان نواز:

﴿7698﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام بڑے مہمان نواز تھے اور مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ شَفْقَت و مہربانی سے پیش آیا کرتے تھے۔ ایک بار مہمانوں کا سلسلہ رُک گیا تو آپ بے چین ہوگئے اور مہمان کی تلاش میں سڑک کی طرف تشریف لے گئے اور ایک جگہ بیٹھ کر انتظار کرنے لگے۔ اتنے میں حضرت سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ایک مرد کی صورت میں آپ کے پاس سے گزرے، انہوں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر پوچھا: آپ کون ہیں؟ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میں مسافر ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تم جیسے ہی کسی شخص کی تلاش میں یہاں بیٹھا تھا۔ پھر آپ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: آیئے! میرے ساتھ چلیئے۔ لہٰذا انہیں اپنے گھر لے آئے۔ جب حضرت سیِّدُنا اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام نے مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا تو پہچان گئے اور رونے لگے، انہیں روتے دیکھ کر حضرت سیِّدَتُنا سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی رونے لگیں، جب حضرت سیِّدُنا ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی زوجہ کو روتے دیکھا تو آپ بھی رونے لگے اور آپ کو روتے دیکھ کر حضرت سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام بھی رونے لگے اور واپس چلے گئے۔ جب ان کی کیفیت بحال ہوئی تو حضرت سیِّدُنا ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ناراض ہوتے ہوئے فرمایا: تم میرے مہمان کے سامنے روئے تو وہ چلا گیا۔ حضرت سیِّدُنا اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ابا جان! آپ مجھے ملامت نہ کیجئے کیونکہ میں نے آپ کے ساتھ حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ کے وصال کا وقت آگیا ہے لہٰذا آپ گھر والوں کو وصیت فرمادیجئے۔

سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا وصال:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ایک خاص کمرہ تھا جس میں آپ عبادت کیا کرتے تھے۔ جب باہر تشریف لے جاتے تو کمرے کو بند فرمادیتے اور آپ کے علاوہ اس میں کوئی داخل نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ جب آپ نے آکر اپنا

عبادت والا کمرہ کھولا تو اندر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا: تمہیں اندر کس نے آنے دیا اور کس کی اجازت سے داخل ہوئے ہو؟ اس نے کہا: کمرے کے مالک کی اجازت سے داخل ہوا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: کمرے کا مالک اس کا زیادہ حق دار ہے۔ پھر کمرے کے ایک کونے میں حسبِ معمول نماز و دُعا میں مشغول ہو گئے پھر وہ شخص جو حقیقت میں حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام تھے، آسمان کی طرف بلند ہو گئے۔ بارگاہِ الٰہی میں ان سے پوچھا گیا: تم نے کیا دیکھا؟ عرض کی: اے میرے مالک! میں تیرے ایسے بندے کے پاس سے آیا ہوں جس کے بعد زمین میں اس سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ پھر پوچھا گیا: تم نے اس میں کیا دیکھا؟ عرض کی: اس نے تیرے ہر بندے کے دین اور زندگی کے لئے دعائے خیر کی ہے۔

کچھ عرصہ بعد ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے عبادت والے کمرے میں داخل ہوئے تو پھر کسی شخص کو بیٹھے دیکھا۔ پوچھا: تم کون ہو؟ جواب دیا: مَلَکُ الموت۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اگر تم سچے ہو تو مجھے کوئی نشانی دکھاؤ تاکہ میں تمہیں پہچان لوں کہ تم واقعی مَلَکُ الموت ہو۔ انہوں نے عرض کی: اے ابراہیم! آپ اپنا چہرہ دوسری طرف کیجئے۔ پھر کہا: اب دیکھئے۔ پس حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو اپنی وہ صورت دکھائی جس میں مؤمنوں کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ان کے چہرے پر ایسا نور اور خوبصورتی دیکھی جس کی حقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔ حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر عرض کی: آپ اپنا چہرہ دوسری طرف کیجئے۔ پھر کہا: اب دیکھئے۔ اس بار اپنی وہ صورت دکھائی جس میں کفار و فُجّار کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ یہ دیکھ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت زیادہ گھبرائے حتّٰی کہ زمین سے چمٹ گئے، قریب تھا کہ آپ کی روح مبارک پرواز کر جاتی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں پہچان لیا ہے تو اب وہ کام پورا کرو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ الٰہی کی طرف پرواز کر گئے۔ ان سے فرمایا گیا: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نرمی اختیار کرو۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ایک انتہائی بوڑھے شخص کی صورت میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت آپ اپنے انگوروں کے ایک باغ میں تھے۔ آپ نے جب اتنے بوڑھے شخص کو دیکھا تو اس پر رحم آ گیا۔ چنانچہ آپ ٹوکری اُٹھا کر باغ کے اندر گئے، ٹوکری انگوروں سے بھر

کر اُس بوڑھے کے سامنے لا کر رکھ دی اور ارشاد فرمایا: کھایئے۔ تو حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے انگور کھانا شروع کر دیئے اور ان کا رس داڑھی اور سینے پر گراتے جاتے اور یہ ظاہر کر رہے تھے کہ ''وہ کھا رہے ہیں (مگر کھا نہیں رہے تھے کیونکہ فرشتے کھانے پینے سے پاک ہیں)۔'' حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو بڑا تعجب ہوا تو آپ نے پوچھا: تم تو انتہائی بوڑھے ہو چکے ہو، تم کتنے سال کے ہو؟ حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کی عُمر کا حساب لگایا اور کہا: اتنے اتنے سال ہو چکے ہیں۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میں بھی اتنے ہی سال کا ہوں مگر منتظر ہوں کہ کب تمہارے جیسا ہوتا ہوں۔ پھر آپ نے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے پاس بلا لے۔

حضرت سَیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام دنیا چھوڑنے پر راضی ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی۔

﴿7699﴾...[1]

سجدہ شیطان کو رُلاتا ہے:

﴿7700﴾... حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ابلیس، اس کے لشکروں اور چیلوں پر یہ بات سب سے زیادہ سخت اور ان کو زیادہ رُلانے والی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو سجدے میں دیکھیں اور وہ کہتے ہیں: یہ سجدہ کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ہم سجدہ سے رُک کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔

سورۂ اخلاص اور سورۂ فاتحہ کا ثواب:

﴿7701﴾... حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے 10 مرتبہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' (پوری سورت) پڑھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا اور بے شک ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' کا ثواب تورات، انجیل اور قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے اور جس نے چاشت کی دو رکعتوں میں ''اُمُّ القرآن'' (سورۂ فاتحہ) پڑھی اُس کے لئے ہر بال کے عوض ایک نیکی لکھی جائے گی۔

تلاوتِ قرآن کا بے انتہا ثواب:

﴿7702﴾... حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے ایک بار قرآنِ کریم ختم کیا اللہ

1... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

عَزَّوَجَلَّ حورِ عین میں سے ایک لاکھ حوروں کے ساتھ اس کا نکاح فرمائے گا۔ ان میں سے ہر حور کے ساتھ 10 کروڑ خادم اور 10 کروڑ کنیزیں ہوں گی اور جس نے قرآن کریم میں سے تھوڑی مقدار تلاوت کی اُسے اُسی کے مطابق نوازا جائے گا اور جس نے اسلامی سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے قرآنِ کریم کا ختم کیا تو اُس کے لئے 10 کروڑ تک بڑھا دے گا اور اس کے لئے اسی مقدار کے برابر جنت میں شہر، محلّات اور موتی و یاقوت کے کمرے بنائے گا اور یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آسان ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو تلاوتِ قرآن اور ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں۔

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے کسی کو تلاوتِ قرآن کرتے سنا تو فرمایا: اچھا کلام کرنے والے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بہترین بندے ہیں اور گندہ و خبیث کلام کرنے والے بدترین بندے ہیں اور جس نے ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ (پوری سورت) پڑھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم کو جہنم پر حرام فرما دیتا ہے۔

﴿7703﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۶) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بخدا! یہاں عبادت والوں سے پانچ وقت کے نمازی مراد ہیں، ان نمازوں کے سبب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ”عابدین“ کہا۔

﴿7704﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۶) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جس نے پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں اس نے اپنے ہاتھوں اور ان کی مثل کو عبادت سے بھر لیا۔

توریت شریف کی آخری آیت:

﴿7705﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: توریت شریف کا اِختتام اس آیت مبارکہ پر ہوتا ہے (جو قرآنِ مجید میں بھی ہے):

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ

ترجمۂ کنز الایمان: سب خوبیاں اللّٰہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں اور کمزوری

الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ (پ۱۵،بنی اسرآئیل:۱۱۱) سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو۔

﴿7706﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: پیلو کے درخت سے کھا کر بے روزہ رہنا مجھے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے زیادہ پسند ہے۔[1]

﴿7707﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر زمانے میں لوگوں کے دلوں کے موافق حکمران بھیجتا ہے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اصلاح کرنے والا حکمران بھیجتا ہے اور اگر ہلاکت و بربادی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں خوش حال حکمران بھیجتا ہے۔

کاش! میں مینڈھا ہوتا:

﴿7708﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: کاش! میں پالتو مینڈھا ہوتا! میرے مالک مجھے پکڑ کر ذبح کر دیتے تو خود بھی کھاتے اور اپنے مہمانوں کو بھی کھلاتے۔

﴿7709﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی اور حاکم کی بات سن کر اِطاعت کی وہ نصف ایمان تک پہنچ گیا اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے بغض رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے منع کیا اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

﴿7710﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار ایک کنیسہ (یہود کے عبادت خانے) میں داخل ہوئے، اس کی خوبصورتی دیکھ کر فرمایا: کام اچھا کیا مگر قوم گمراہ ہو گئی، میں تو انہیں "فَلَق" کا اہل سمجھتا ہوں۔ عرض کی گئی: فلق کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک کمرہ ہے، جب اسے کھولا جائے گا تو اس کی گرمی کی شدت سے جہنمی چیخ اٹھیں گے۔

[1]... یہودی چونکہ ہفتے کے دن کی تعظیم کرتے ہیں اس لیے حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کو ناپسند فرمایا تاکہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے اس دن کی تعظیم سمجھ میں نہ آئے اور یوں ہفتے کے دن روزہ نہ رکھ کر یہودیوں کی مخالفت ہو جائے اگرچہ یہودی ہفتے کے دن کی تعظیم روزہ رکھ کر نہیں کرتے کیونکہ یہ دن ان کی عید کا دن ہے لیکن وہ اس دن کی دیگر طریقوں سے تعظیم کرتے ہیں۔ مراٰۃ المناجیح میں ایک حدیث پاک کے تحت ہے: اس (یعنی ہفتے کے دن روزہ رکھنے) میں یہود سے مشابہت ہے کہ وہ اگرچہ اس دن روزہ تو نہیں رکھتے مگر اس کی تعظیم بہت ہی کرتے ہیں تمہارے اس (دن) روزے میں ان سے اشتباہ ہو گا۔ جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ یہ (یعنی ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی) ممانعت بھی تنزیہی ہے (مراٰۃ میں آگے چل کر ہے کہ) اگر ہفتہ کے ساتھ اور دن کا بھی روزہ رکھ لیا جائے تو نہ مشابہت رہے گی نہ ممانعت۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۹۲)

عمدہ نصیحت:

﴿7711﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرمایا کرتے تھے: عمل اس بندے کی طرح کر جو یہ سمجھتا ہو کہ بوڑھا ہو کر ہی مرے گا اور ڈر اُس شخص کی طرح جو یہ سمجھتا ہو کہ کل ہی مر جائے گا۔

﴿7712﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بہت سے قیام کرنے والوں کا قیام قبول کر لیا جاتا ہے اور بہت سے سونے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ یہ یوں ہوتا ہے کہ دو شخص خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ پس ان میں سے ایک رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نماز و دعا قبول فرمالیتا ہے اس طرح کہ اس کی دعا میں سے کچھ بھی رد نہیں فرماتا پس وہ شخص اپنی رات کی دعا میں اپنے مسلمان بھائی کو یاد کر کے یوں دعا کرتا ہے: ”اے میرے رب! میرے فلاں بھائی کی مغفرت فرما دے۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے حالانکہ وہ بندہ سو رہا ہوتا ہے۔

راہِ خدا میں ایک روزہ رکھنے کی فضیلت:

﴿7713﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک روزہ رکھنا جہنم سے 70 سال کی دوری پر کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا: جنت میں ”رَیَّان“ نامی ایک نہر ہے جو بروزِ قیامت روزے داروں کے لئے ہوگی اور اس سے صرف روزے دار ہی پئیں گے۔

﴿7714﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے والدین کی نافرمانی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر والدین تجھے حکم دیں اور تو ان کی اطاعت نہ کرے تو تُو نے ان کی نافرمانی کی اور اگر وہ تیرے لئے بد دعا کریں تو ان کی نافرمانی میں تُو حد سے گزر گیا۔

﴿7715﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اذان اور اقامت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس قدر فرشتے نماز پڑھتے ہیں جو آسمان کو بھر دیں اور جو صرف اقامت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کے ساتھ والے فرشتے ہی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے مکالمہ:

﴿7716﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توریت شریف میں حضرت

سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے موسٰی! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں آسمان سے ایک قطرہ برساتا نہ ہی زمین سے ایک دانا اگاتا۔ اے موسٰی! اگر زمین پر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں دنیا والوں پر جہنم کو مُسَلَّط کر دیتا۔ اے موسٰی! اگر مجھ سے دعا کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں لوگوں سے اپنی رحمت کو دور کر دیتا۔ اے موسٰی! اگر میری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں اپنی نافرمانی کرنے والے کو پلک جھپکنے کی بھی مہلت نہ دیتا۔ اے موسٰی! تکبر سے بچتے رہنا کیونکہ اگر میرے پاس حاضری کے وقت میرا کوئی بھی بندہ رائی کے دانے برابر بھی تکبر کے ساتھ آیا تو میں اُسے جہنم میں ڈال دوں گا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ اے موسٰی! غریبوں سے ملو تو ان سے ایسے ہی حال اَحوال پوچھو جیسے مالداروں سے پوچھتے ہو پس اگر تم ایسا نہ کرو تو میں نے تمہیں جو کچھ سکھایا ہے اُسے مٹی میں دفنا دو۔ اے موسٰی! کیا تم چاہتے ہو کہ میں ہر حال میں تمہیں یاد رکھوں؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو پھر غریبوں اور ان کی ہم نشینی کو محبوب رکھو اور گناہ گاروں کو میرے عذاب سے ڈراؤ۔ اے موسٰی! کیا تم چاہتے ہو کہ میں زندگی میں تمہارا دوست اور قبر میں تمہارا مُونِس رہوں؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: پھر کثرت سے میری کتاب کی تلاوت کرو۔ اے موسٰی! کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں قیامت میں تمہاری کوئی پکڑ نہ فرماؤں؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو پھر صبح شام زبان کو میرے ذکر سے تر رکھو۔ اے موسٰی! کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اپنی جنت مباح کر دوں؟ یا فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میری جنت، میرے فرشتوں اور تمام جِن واِنس سے محبت کرو؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو مجھے میرے بندوں کے نزدیک محبوب بناؤ۔

عرض کی: اے میرے پرودگار عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے تیرے بندوں کے نزدیک کیسے محبوب بناؤں؟ ارشاد فرمایا: میرے بندوں کو میری نعمتیں اور عطائیں اس طرح یاد دلاؤ کہ وہ ہر بھلائی کو میری ہی جانب سے یقین کریں۔ اے موسٰی! میں تم سے فرماتا ہوں کہ جو بندہ میری بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوگا کہ وہ نعمت اور اس پر شکر کو میری ہی طرف سے سمجھتا ہو تو مجھے اُسے عذاب دینے میں حیا آتی ہے۔ اے موسٰی! مشرک اور والدین کے نافرمان پر دوزخ کی آگ بھڑکائی اور دہکائی جائے گی۔

عرض کی: میرے معبود! نافرمانی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: نافرمانی وہ ہے جو میرے غضب کو لازم کر دے، یوں کہ

والدین لوگوں سے اولاد کا شکوہ کریں اور اُسے کوئی پروانہ ہو اور وہ خود جو چاہے کھائے مگر والدین کو نہ کھلائے۔ اے موسٰی! نافرمانی کا ایک کلمہ تمام پہاڑوں کے برابر وزن رکھتا ہے۔

عرض کی: اے میرے معبود! وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے والدین کو ''لَا لَبَّیْكَ'' (یعنی میں نہیں سنتا) کہنا۔ اے موسٰی! میری حفاظت، رحمت اور عفو و درگزر کا مستحق وہ شخص ہے کہ اگر والدین خوش ہوں تو یہ بھی خوش ہو، والدین غمگین ہوں تو یہ بھی غمگین ہو جائے اور اگر وہ روئیں تو یہ بھی روئے۔ اے موسٰی! جس سے اُس کے والدین راضی ہوئے میں بھی اس سے راضی ہوں اور اگر والدین اس کے لئے مغفرت کی دعا کردیں تو میں اس کا ہر گناہ معاف کردوں گا اور کچھ پروانہ کروں گا۔ اے موسٰی! کیا تم بروزِ قیامت پیاس سے امان چاہتے ہو؟ عرض کی: ہاں، میرے پروردگار! ارشاد فرمایا: مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہو۔ اے موسٰی! لغزش سے بچتے رہو اور جو تمہارے مال اور تمہاری عزت میں تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو اور جو تمہیں پکارے اسے جواب دو تو پھر میں بھی تمہارے لئے ایسا ہی ہو جاؤں گا۔ اے موسٰی! کیا تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن تمہارے لئے تمام مخلوق کی نیکیوں کی مثل نیکیاں ہوں؟

عرض کی: ہاں، اے میرے رب! ارشاد فرمایا: تو بیماروں کی عیادت کرو اور فقرا کے لباس کا خیال رکھو۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ہر مہینے میں سات دن فقرا اور مریضوں کے پاس جانا شروع کردیا، آپ ان کے لباس کا خیال کرتے اور مریضوں کی عیادت کرتے۔ جب آپ نے ایسا کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں نے تمام مخلوق کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہارے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کریں اور فرشتوں کو قیامت میں حکم دوں گا کہ جب تم قبر سے باہر آؤ تو وہ تم پر سلام بھیجیں۔

شانِ محمدی:

اے موسٰی! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اس سے زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تمہارا کلام تمہاری زبان سے، تمہارے دل کے خیالات تمہارے دل سے، تمہاری روح تمہارے بدن سے اور تمہاری بصارت کا نور تمہاری آنکھوں سے قریب ہے؟ عرض کی: ہاں، اے میرے ربّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تو پھر محمد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرو۔ اے موسٰی! تمام بنی اسرائیل کو یہ پیغام پہنچا دو

کہ جو بھی مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منکر تھا تو میں میدانِ محشر میں اس پر عذاب کے فرشتے مُسلَّط کر دوں گا اور میں اپنے اور اس کے درمیان ایک حجاب حائل کر دوں گا کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے گا، کوئی کتاب اس کی رہنمائی کرے گی نہ کوئی شفاعت اسے پہنچے گی اور نہ ہی کوئی فرشتہ اُس پر رحم کرے گا بلکہ فرشتے اسے گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیں گے۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو یہ بات پہنچا دو کہ جو بھی احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے گا وہ میرے نزدیک مُعزز ترین بندہ ہے۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو یہ بات پہنچا دو کہ جس نے محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی کتاب کی تصدیق کی میں روزِ محشر اس پر نظرِ رحمت فرماؤں گا۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو یہ بھی پہنچا دو کہ جس نے محمد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لائی ہوئی تعلیمات میں سے ایک حرف کا بھی انکار کیا میں اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دوں گا۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو یہ پیغام دے دو کہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رحمت، برکت اور نور ہیں اور جس نے ان کی تصدیق کی خواہ انہیں دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو تو میں اُس کی زندگی میں اُسے دوست رکھوں گا، قبر میں اُسے وحشت زدہ نہ کروں گا، قیامت میں اُسے رُسوا نہ کروں گا، میدانِ محشر میں اس کے حساب میں سختی نہ کروں گا اور وہ پل صراط پر ثابت قدم رہے گا۔ اے موسیٰ! مجھے مخلوق میں وہ شخص سب سے پیارا ہے جو احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ جھٹلائے اور ان سے بغض نہ رکھے۔ اے موسیٰ! میں نے زمین وآسمان اور دنیا وآخرت کو پیدا کرنے سے پہلے ہی خود سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ جس نے سچے دل سے یہ گواہی دی کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔" تو میں اس کی موت سے 20 ساعتیں پہلے اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دوں گا اور مَلَکُ الموت کو یہ حکم کروں گا کہ اس کی روح قبض کرتے وقت اس کے ساتھ ماں باپ اور اس کے دوستوں سے زیادہ نرم ہو جائے اور منکر نکیر کو حکم دوں گا کہ جب موت کے بعد اس کے پاس جائیں اور سوالاتِ قبر کریں تو اُسے ہرگز نہ ڈرائیں۔ میں اسے اَمن دوں گا، میری رحمت اس کے ساتھ رہے گی تو میں اُس کے لئے قبر کی تاریکی کو روشنی سے اور قبر کی وحشت کو اُنسیت سے تبدیل کر دوں گا اور وہ قیامت میں مجھ سے کچھ بھی مانگے گا میں اُسے عطا کروں گا۔ اے موسیٰ! میری حمد کرو کیونکہ میں نے محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کے سبب خاص تم پر اپنے ساتھ ہم کلامی کا احسان فرمایا۔ میری عزت کی قسم!

اگر تم احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لاتے تو میرے جوارِ رحمت میں نہ آتے اور میرے قرب میں نہ ٹھہرتے۔ اے موسیٰ! تمام پیغمبر عَلَیْہِمُ السَّلَام محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے، ان کی تصدیق کی اور ان کے مُشْتاق ہوئے اور اسی طرح تمہارے بعد آنے والے پیغمبر بھی کریں گے۔ اے موسیٰ! اگر کوئی پیغمبر احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لائے، نہ ان کی تصدیق کرے اور نہ ہی ان کا مشتاق ہو تو اس کی نیکیاں رد کردی جائیں گی، میں حکمت کی ذمہ داری اس سے روک دوں اور اس کی قبر میں رہنمائی کرنے والا نور داخل نہ کروں گا اور اس کا نام دفترِ نبوت سے مٹا دوں گا۔

پیارے مصطفٰے اور اُمَّتِ مصطفٰے سے محبت کا انعام:

اے موسیٰ! محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی محبت رکھو جیسی اپنے آپ سے رکھتے ہو اور ان کی امت کے لئے اسی طرح بھلائی پسند کرو جیسا کہ اپنی امت کے لئے پسند کرتے ہو۔ اگر ایسا کروگے تو میں تمہارے اور تمہاری اُمَّت کے لئے ان کی شفاعت میں حصہ رکھ دوں گا۔ اے موسیٰ! مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے اِسْتِغْفار کرو بروزِ قیامت تم جو مانگو گے عطا کیا جائے گا، بے شک احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے ضرور استغفار کریں گے۔

نمازِ فجر ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسیٰ! محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی اُمَّت طلوعِ فجر و طلوعِ شمس کے درمیان (یعنی بوقتِ فجر) دو رکعت ادا کرے گی تو جو کوئی یہ دو رکعتیں ادا کرے گا میں اس کے اس دن اور اس رات کے گناہ معاف فرما دوں گا اور وہ میرے ذِمَّۂ کرم میں ہوگا اور اے موسیٰ! میں حق کے ساتھ تم سے فرماتا ہوں کہ جو شخص موت کے وقت میرے ذِمَّۂ کرم میں ہو اس پر کوئی بوجھ (گناہ) نہ ہوگا۔

نمازِ ظہر ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسیٰ! بیچ آسمان سے جوتے کے تسمہ برابر جب سورج کو زوال ہوگا تو احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت چار رکعات ادا کرے گی۔ پہلی رکعت پر اُن کی مغفرت کردی جائے گی، دوسری رکعت ادا

کرنے پر میں ان کے نامۂ اعمال وزنی کروں گا، تیسری پر اپنے فرشتوں کو حکم دوں گا کہ ان کے لئے استغفار کریں اور چوتھی رکعت کے بدلے ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور میں حورعین سے ان کا نکاح فرماؤں گا جبکہ حورعین ان کی مشتاق ہوں گی۔

نمازِ عصر ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسٰی! محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی اُمَّت شام کے وقت چار رکعت ادا کرے گی تو زمین وآسمان کا ہر فرشتہ اُس امت کے لئے استغفار کرے گا اور جس کے لئے میرے فرشتے استغفار کریں گے میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔

نمازِ مغرب ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسٰی! احمد مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی امت دن کی روشنی غائب ہونے پر تین رکعتیں ادا کرے گی تو ''دن'' اُس اُمَّت کے لئے بخشش طلب کرے گا اور رات انہیں اس حال میں ڈھانپے گی کہ ان کے لئے مغفرت کی طالب ہوگی، پس جس کے لئے مغفرت طلب کی گئی اور اس نے میری نافرمانی نہ کی ہو تو میں اُسے بخش دوں گا۔

نمازِ عشا ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسٰی! محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی امت رات آنے پر چار رکعت ادا کرے گی تو اُن کے سروں کی سیدھ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پس وہ مجھ سے جو مانگیں گے میں انہیں عطا فرماؤں گا۔ اے موسٰی! احمد مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی امت میرے حکم کے مطابق پانی کے ذریعے پاکی حاصل کرے گی تو میں اُس پانی کے ہر قطرے کے بدلے اس اُمت کو ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہوگی۔

ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کی فضیلت:

اے موسٰی! حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی اُمَّت سال میں ایک مہینہ روزے رکھے گی اور وہ ماہِ رمضان ہے تو میں اُس امت کو یہ بدلہ عطا کروں گا کہ اُن کے ہر روزے کے عوض جہنم اُن سے ہزار سال

کی مَسافت کے برابر دور ہو جائے گی اور میں انہیں اس ماہ میں ہر نفلی عبادت پر فرض ادا کرنے والے کا اجر دوں گا اور اس میں اُن کے لئے ایک ایسی رات (شب قدر) رکھوں گا کہ اس میں ایک مرتبہ سچے دل سے استغفار کرنے والا اگر اُسی رات یا اُس مہینے میں فوت ہو گیا تو اسے 30 شہیدوں کا ثواب عطا کروں گا۔

بَیْتُ اللہ کا حج کرنے کی فضیلت:

اے موسٰی! محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی اُمّت میرے شہر حرام (میں بَیْتُ اللہ) کا حج کرے گی، پس وہ امت حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح حج کرے گے اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت ادا کرے گی تو میں اُنہیں آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی شفاعت عطا فرماؤں گا اور انہیں چُن لوں گا جیسے ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو چنا تھا۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسٰی! احمد مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت زکوٰۃ ادا کرے گی تو میں ان کی عُمْروں میں اضافہ کر دوں گا اگر میں ان کے پہلے والے اعمال سے ناراض ہوں گا تو بعد والے اعمال سے راضی ہو جاؤں گا اور آخرت میں ان کو مغفرت اور دائمی جنت عطا کروں گا۔ اے موسٰی! میں بے حد عطا کرنے والا ہوں۔

حضرت سَیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے مالک و مولٰی! مجھ پر اور اِنعام فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں اپنے بندے سے تھوڑا عمل قبول کر کے اُسے کثیر ثواب عطا فرماتا ہوں۔ اے موسٰی! میں کیا ہی اچھا مولا اور کیا ہی اچھا مدد گار ہوں، میں پہلے انہیں بطور عطا دیتا ہوں پھر قرضِ حسن کی صورت میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں اور جیسا میں اپنے بندوں کے ساتھ معاملہ فرماتا ہوں دنیاوی آقا اپنے غلاموں کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔ اے موسٰی! میری عطاؤں کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ اے موسٰی! میری رحمتِ خاصہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت کے لئے ہے۔

حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! مزید انعام فرما۔ ارشاد فرمایا: اے موسٰی! ان کی اُمّت میں ایسے لوگ ہوں گے جو ہر بلندی پر پہنچ کر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کی گواہی دیں گے۔ میرے پاس ان کے لئے انبیا جیسی جزا ہے، ان پر میری رحمت برستی رہے گی اور میرا غضب ان سے دور رہے گا، میں ان کی قبر

میں کیڑے مکوڑے اور ڈرانے کے لئے منکر و نکیر کو ان پر مُسلَّط نہیں کروں گا۔ اے موسٰی! میری خاص رحمت امت محمدیہ کے لئے ہے۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے معبود! مجھ پر مزید انعام فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے اگر کوئی تنہائی میں بھی اپنے دل اور زبان سے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کہے گا تو میں اس سے توبہ کو نہیں چھپاؤں گا یعنی اُسے توبہ کی توفیق عطا فرماؤں گا۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سجدے میں گر گئے اور عرض گزار ہوئے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بھی اس اُمّت میں سے بنا دے۔ تو ان سے فرمایا گیا: اے موسٰی! تم ان کا زمانہ نہیں پاؤ گے۔

اس روایت میں اتنا مزید ہے کہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا خیال ہے: حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سیِّدَتُنا حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے (اپنی خطائے اجتہادی پر) ایک گھڑی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش طلب کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں بخش دیا۔ حضرت سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تین مہینے تک مغفرت مانگی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں معاف فرما دیا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی طرف سے کہی گئی تین باتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِستغفار کیا اور مسلسل 11 مہینے تک توبہ کرتے رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ کی اولاد نے قبولیّتِ توبہ کے ظہور کا مطالبہ کیا تو 20 مہینے کے بعد توبہ کی قبولیت ظاہر کی گئی۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اجتہادی خطاؤں پر ایک سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کا سوال کیا تو باری تعالٰی نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں معاف فرما دیا۔ اس پر آپ نے عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! جب تو نے مجھے معاف فرما دیا، مغفرت کے ذریعے میرے دل کو راحت اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی اور میری سماعت کو اپنے کلام کی لذت سے مشرف فرما دیا ہے تو اب بروزِ قیامت میرے فریق (غیر ارادی طور پر قتل ہونے والے فرعونی) سے میرا سامنا مت کروانا۔ ارشاد فرمایا: اے موسٰی! تم مجھ سے کسی جور (بے جا کرنے) کا سوال کرو گے تو قیامت کے دن حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام آپ کو لے کر میرے سامنے حاضر کریں گے۔ چنانچہ مغفرت کی بشارت سننے کے باوجود حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سات راتیں بے ہوش رہے پھر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آکر عرض کی: اے موسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام)! کیا معافی کا مُژدہ سن کر بھی آپ اپنی امید کو

مُنقطِع فرمائیں گے ؟ارشاد فرمایا: اے جبریل !کیا میرا فریق قیامت میں یہ نہ کہے گا:"اس نے مجھے قتل کیا۔"اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِستِفسار فرمائے گا: کیا تم نے اِسے قتل کیا تھا؟پس اگر میں نہ کہوں تو وہ ارشاد فرمائے گا:"کیا میں تم پر گواہ نہیں تھا؟"اور اگر ہاں کہوں تو وہ ارشاد فرمائے گا: تم نے اِسے کیوں قتل کیا؟"اتنا کہہ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک آہ بھر کے چیخ ماری پھر ایک مہینے تک بے ہوش رہے۔جب افاقہ ہوا تو آپ نے یہ کلام سنا: اے موسیٰ! جو میری ناراضی، میری دوزخ اور میرے حساب کی سختی سے بے خوف رہے گا میں اسے روزِ محشر ضرور ذِلّت میں مبتلا کروں گا۔اے موسیٰ! کیا میں نے اپنی کتاب میں تم پر سلام نہیں فرمایا؟ کیا میرے تمام فرشتوں نے تم پر سلام نہیں بھیجا؟اے موسیٰ! میرے تمام فرشتوں اور تمام رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرح توحید اور میرے لازم کردہ فرائض پر خوش دلی کے ساتھ قائم رہو۔جب تم سے اجتہادی خطا ہوئی اور تم نے مجھ سے معافی مانگ لی تو اب میں قیامت کی گھڑیوں میں تم پر کوئی مُواخذہ نہیں فرماؤں گا اور تم پر کسی بھی دشمن کو ہنسنے کا موقع نہیں دوں گا۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے دن میرا دشمن کون ہو گا؟ ارشاد فرمایا: ابلیس اور اس کا لشکر۔اے موسیٰ! میں سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں۔اے موسیٰ! جو مجھ سے اس یقین کے ساتھ ملا کہ میں اُسے بخش دوں گا اور اس پر رحم فرماؤں گا تو اُس سے کبیرہ گناہ پر حساب نہ لوں گا اور اپنی رحمت سے اس پر احسان کرتے ہوئے صغیرہ گناہ بخش دوں گا۔اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرمادو کہ وہ مجھ سے ڈریں کیونکہ جو مجھ سے ڈرتا ہے میں اُسے دوست رکھتا ہوں۔

نیکی کا حکم اور بُرائی سے منع کرنے کی فضیلت:

اے موسیٰ! جس نے نیکی کا حکم دیا، بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلایا اُس کے لئے دنیا اور قبر میں میرا ساتھ ہے اور قیامت میں وہ میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرمادو کہ وہ میرے فرائض کی ادائیگی خشوع خضوع کے ساتھ کریں۔اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرمادو کہ جب میرے فرائض کا وقت ہو تو دنیا کی کوئی شے انہیں غافل نہ کرے۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرمادو کہ وہ مجھے بھول نہ بیٹھیں (کہ میری اطاعت ترک کر دیں) کیونکہ جو میری بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوا کہ مجھے بھولا ہوا تھا تو میں اس کی روح جسم سے جدا ہونے سے پہلے اُسے آگ کے ایسے خوف میں مبتلا کروں گا کہ اگر وہ

خوف اہلِ دنیا پر ڈال دوں تو وہ پلک جھپکنے سے پہلے مر جائیں۔ اے موسٰی! میں تمہیں حق فرماتا ہوں کہ میری مخلوقات میں سب سے زیادہ مجھ سے جہنم ڈرتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: تیری ذات پاک ہے، مجھ پر مزید انعام فرما۔ ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں نے دوزخ کو پیدا کر کے اس میں یہ رعب ڈال دیا کہ میں تیرا رب ہوں اور میں جو چاہوں کر سکتا ہوں، پس وہ خوف اور رُعب سے بھر گیا۔ اے موسٰی! دوزخ اور اس میں موجود تمام لشکر میرے تابع ہیں۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: تو پاک ہے مولا! مجھ پر اور انعام فرما۔ ارشاد فرمایا: اے موسٰی! جہنم کے شُعلوں اور اس پر مُقَرَّر فرشتوں کے عذاب سے ڈرو اور آسمانوں اور جنت کے بسنے والے اس میں داخل ہوں گے نہ اس کی بھنک سنیں گے۔ اے موسٰی! میرے فرشتوں کے دل ان کے سینوں میں (دوزخ کے خوف سے) پرندوں کے دلوں کی طرح دھڑکتے ہیں۔ اے موسٰی! بے شک میں ہی ہوں اللہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھو۔ اے موسٰی! میں نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے لوگوں پر تمہیں منتخب فرمالیا ہے تو اُسے لو جو میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے اور شکر والوں میں رہو۔ اے موسٰی! بے شک میں ہی ہوں اللہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کرو اور کسی کو میرا شریک نہ بنانا۔ اے موسٰی! جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھائے میں اُسے پاک کرتا ہوں نہ اُس پر رحم کرتا ہوں۔ اے موسٰی! جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو ایسے کرو جیسے اپنے اور گھر والوں کے لئے کرتے ہو۔ اے موسٰی! بے شک جب بندہ مجھ سے ڈرتا ہے تو میں اُس کے نزدیک اُس کی ذات سے زیادہ پیارا ہوتا ہوں۔ اے موسٰی! رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ اے موسٰی! میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر بجالاؤ کہ آخر میری طرف ہی لوٹنا ہے۔

﴿7717﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کے وقت عرض کی: اے میرے رب! تو قریب ہے کہ میں تجھے آہستہ بُلاؤں یا دور ہے کہ تجھے بلند آواز سے پکاروں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں اُس کے پاس ہوتا ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے۔ عرض کی: اے میرے رب! میں بیتُ الخلاء جاتے اور اپنی زوجہ کے پاس آتے وقت تیرے ذکر کو مناسب خیال نہیں کرتا۔ ارشاد فرمایا: تم جس حال میں بھی ہو میرا ذکر کرو۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! اگر تم قیامت کے دن

مجھ سے قریب تر رہنا چاہو تو مانگنے والے کو نہ جِھڑکو اور یتیم کو نہ دباؤ، کمزوروں کے ساتھ بیٹھو، مسکینوں پر رحم کرو، غریبوں سے محبت رکھو، مال کی کثرت پر خوشی نہ کرو کیونکہ مال کی کثرت دل کو سخت کر دیتی ہے۔ اے موسیٰ! اگر مال داری کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو: ”کسی لغزش کی سزا جلد مل رہی ہے۔“ اور اگر غربت کو اپنی جانب آتے دیکھو تو کہو: ”نیک لوگوں کے شعار کو خوش آمدید۔“ اے موسیٰ! اگر تم چاہتے ہو کہ بروزِ قیامت ساتوں آسمان اور زمین کے تمام فرشتے تم پر سلام بھیجیں اور مصافحہ کریں تو ”سُبْحٰنَ اللہ“ اور ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ کی کثرت کرو۔ اے موسیٰ! رات کے اندھیرے میں مجھے توریت سناؤ میں اسے تمہارے لئے آخرت میں ذخیرہ کر دوں گا۔ اے موسیٰ! اگر تم پسند کرو کہ میں آسمان میں اور دنیا کے راستوں پر فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کروں تو مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر، کانٹا وغیرہ) ہٹا دیا کرو۔ اے موسیٰ! میرے لئے عاجزی کرو میں تمہیں بلندی عطا کروں گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ اخلاق:

اے موسیٰ! اگر تم چاہو کہ دنیا میں تم جو بھی دعا مانگو میں قبول کرلوں اور قیامت میں کچھ بھی مانگو تو میں فرمادوں کہ ”ہاں! ٹھیک ہے“ تو تم پر حُسنِ اخلاق لازم ہے۔ اے موسیٰ! لوگوں میں چھوٹے بچے کی طرح گھل مل جاؤ۔ اے موسیٰ! نرم مزاج رہو کیونکہ مجھے مخلوق میں وہ شخص سب سے زیادہ ناپسند ہے جس کے نفس میں غرور و تکبر، زبان میں سختی و شدت اور دل میں بے حسی و بے رحمی ہو اور میرے پسندیدہ ترین اخلاق رحم، لطف وکرم، مہربانی اور نرم دلی ہیں۔ اے موسیٰ! خوش زبانی اور خوش کلامی کو خود پر لازم کرلو۔

رحمتِ الٰہی سے دور:

اے موسیٰ! بندے کے بُرا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جب اسے کہا جائے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔“ تو اسے گناہ کی ضد اور چڑھ جائے اور جو ایسا کرتا ہے اُس پر میری اور میرے فرشتوں کی لعنت ہے اور جس پر میری اور فرشتوں کی لعنت ہو تو اس کے لئے ہلاکت ہے۔ پس جب میری لعنت والے کے لئے ہلاکت ہے تو پھر کون میری لعنت کا سامنا کرے گا۔ اے موسیٰ! جب میں کسی پر لعنت کرتا ہوں تو اُس پر کوئی بھی رَحم نہیں کرتا اور میں اسے اپنی اُس عظیم رحمت سے نکال دیتا ہوں جس میں داخل ہونے والا جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور اُس پر کوئی کیونکر رحم کرے گا جو میری رحمت کے دائرے سے نکل گیا جبکہ میں ہی سب رَحم والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔

رَحم کرو تم پر رَحم کیا جائے گا:

اے موسیٰ! میری مخلوق پر رحم کرو میں تم پر رحم کروں گا۔ اے موسیٰ! میں رحیم ہوں اور رحم کرنے والوں کو دوست رکھتا ہوں، تو خوشخبری ہے رحم کرنے والوں کے لئے، خوشخبری ہے رحم کرنے والوں کے لئے اور خوشخبری ہے رحم کرنے والوں کے لئے۔ اے موسیٰ! جو رحم کرے گا میں اس پر رحم کروں گا اور جس پر میں رحم کروں گا اسے جنت میں داخل فرماؤں گا۔ اے موسیٰ! اگر تمہیں پسند ہے کہ میں روزِ محشر تمہارے کانوں میں خوش کن شے بھر دوں تو چھوٹوں پر رحم کرو جیسے اپنی اولاد پر کرتے ہو، کمزوروں پر مہربانی کرو اور طاقتوروں کی مدد کرو اور بڑوں پر ویسے ہی رحم کرو جیسے چھوٹوں پر کرتے ہو، عافیت والوں پر رحم کرو جیسے مصیبت زدہ پر کرتے ہو، بے علموں پر رحم کرو جیسے علم والوں پر کرتے ہو اور طاقتوروں پر بھی رحم کرو جیسے کمزوروں پر کرتے ہو۔ ہر ایک اپنے حال پر ہے۔

بھلائی سیکھو اور اس پر عمل کرو:

اے موسیٰ! بھلائی سیکھو اور اس پر عمل کرو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کیونکہ میں بھلائی سکھانے اور سیکھنے والوں کی قبروں کو روشن فرماتا ہوں تاکہ انہیں قبروں میں وحشت نہ ہو۔ اے موسیٰ! اپنے علم سے نفع اُٹھانے کے لئے رات کی ساعتوں میں میری خاطر شب بیداری کرو اور دن کی گھڑیوں میں اس علم پر قائم رہو تو میں تم سے آخرت کی سختی اور دنیا کی بلا و مصیبت دور کر دوں گا۔ اے موسیٰ! لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کثرت سے کہا کرو کیونکہ اگر مجھے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سنانے والی آوازیں نہ ہوتیں تو میں دنیا والوں پر جہنم کو مُسَلَّط کر دیتا۔ اے موسیٰ! تم پر میری حمد کی کثرت لازم ہے کیونکہ اگر میرے بندوں میں میری حمد کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں زمین والوں کو ضرور عذاب دیتا۔

ربّ عَزَّوَجَلَّ اور موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مکالمہ:

...حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! سچے دل سے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے کا کیا اجر ہے؟

...اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اس کا اجر یہ ہے کہ میں اس سے راضی ہو جاؤں گا اور وہ جنت میں میرے جوارِ رحمت میں ہوگا اور میں اُسے اپنا دیدار عطا فرماؤں گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کی جزا کیا ہے جو گواہی دے کہ میں تیرا رسول اور تیرا کلیم

(تجھ سے ہم کلام ہونے والا) ہوں ؟

...ارشاد فرمایا: اس کے دنیا سے رخصت ہوتے وقت ملکُ الموت اسے خوشخبری سنائیں گے اور اُس کے لئے موت کو آسان کر دیں گے۔ اے موسیٰ! نماز کی کثرت کرو کیونکہ نمازی مجھ سے باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

...عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کی کیا جزا ہے جو تیری بارگاہ میں نماز کے لئے کھڑا ہو جائے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اپنے فرشتوں کے سامنے اُس کے رکوع و سجود پر فخر و مُباہات فرماتا ہوں اور جس پر میں اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہوں اُسے عذاب نہیں دیتا۔ اے موسیٰ! مَساکین کو کھانا کھلاؤ۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مسکین کو کھانا کھلانے والے کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میں اس کے ساتھ ایسی رحمت سے پیش آؤں گا جس کے متعلق مخلوق نے سنا نہیں ہو گا اور اسے جہنم سے آزاد کر دوں گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کا اجر کیا ہے جس نے کسی یتیم کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ مستغنی (بے پروا) ہو جائے یا اُس نے کسی بیوہ کی کفالت کی؟

...ارشاد فرمایا: میں اسے اپنی جنت میں بساؤں گا اور اسے اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔

...عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! جو کسی غمگین سے تعزیت کرے اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میں اسے لباسِ تقویٰ پہناؤں گا اور رِدائے ایمان اُڑھاؤں گا۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کسی جنازے میں شرکت کرے اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میرے فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوں گے اور میں روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت بھیجوں گا۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اُس کی کیا جزا ہے جو کسی مریض کی عیادت کرے؟

...ارشاد فرمایا: اس کے لئے میرے فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے اور وہ میری رحمت کے دریا میں غوطہ لگائے گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! جو تیرے خوف سے روئے اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میں اسے بڑی گھبراہٹ سے امن دوں گا اور اس کے چہرے کو آگ کی تپش سے بچاؤں گا۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے وضو اور غسل جنابت کے متعلق تیرے حکم پر عمل کیا اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اس کے لئے (دھوئے گئے) ہر بال کے عوض روزِ قیامت ایک نور اور ایک درجہ ہو گا اور ہر نئے وضو و غسل کے بدلے ہر بار مغفرت کی بشارت ہے۔

...عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! اس کی جزا کیا ہے جس نے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کیا؟

...ارشاد فرمایا: میں اسے اپنی جنت میں ٹھہراؤں گا اور اسے اتنا ثواب دوں گا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تو پھر اس کا بدلہ کیا ہے جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی؟

...ارشاد فرمایا: اس کے پلٹنے کی جگہ جہنم ہے اور وہ اُسے کافی ہے۔

صلہ رحمی کا انعام:

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! صلہ رحمی کرنے والے کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میں اس کی عُمر میں اضافہ کر دوں گا، اس کے مال میں برکت دوں گا، اس کے گھر کو شاد و آباد رکھوں گا، اس پر موت کی سختیاں آسان کر دوں گا اور قیامت کے دن جنت کے تمام دروازے اسے پکاریں گے کہ آؤ! ہماری طرف آؤ۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اَذِیَّت پہنچانے سے باز رہنے والے، بھلائی کرنے والے اور پڑوسی کی عزت کرنے والے کی جزا کیا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! قیامت کے دن جہنم اُسے پکار کر کہے گا: مجھے تجھ پر کوئی اختیار نہیں۔ اے موسیٰ! جو یہ چاہتا ہے کہ جہنم اُسے نہ جلائے تو وہ لوگوں کے پاس ایسی شے لائے جس کا اپنے پاس لایا جانا پسند کرتا ہے۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! جو لوگوں کی طرف سے اَذِیّت پر صبر کرے اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اُس سے قیامت کی ہولناکیاں دور کر دوں گا۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کا اجر کیا ہے جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے؟

...ارشاد فرمایا: میں اسے اپنی حفاظت میں رکھوں گا اور اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔

…عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! جو تیرے احکام کا اتباع کرے اس کی کیا جزا ہے؟

…ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! جس دن قدم پھسلیں گے وہ اس دن پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

…عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! جو تیری طرف سے پہنچنے والی مصیبت پر صبر کرے اس کا کیا اجر ہے؟

…ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اسے ہر سانس پر تین سو جنتی درجے ملیں گے اور ہر درجہ دُنْیَاوَمَافِیْھَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہو گا۔

…عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! صبر کرنے والوں میں تجھے سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟

…ارشاد فرمایا: گناہوں پر صبر کرنے (یعنی گناہوں سے رُکنے) والا مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے پھر میرے فرائض پر صبر (یعنی ان کی پابندی) کرنے والا اور اس کے بعد مصیبت وپریشانی پر صبر کرنے والا۔

ہر سانس کے عوض 700 درجے:

…عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تیری حرام کردہ چیزوں سے صبر کرے (یعنی باز رہے) اس کی کیا جزا ہے؟

…ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اس کی ہر خواہش کے بدلے جو وہ ترک کرے گا جنت میں اسے 700 خواہشات عطا کی جائیں گی اور ہر سانس کے عوض جنت میں 700 درجات ملیں گے اور ہر درجہ دُنْیَاوَمَافِیْھَا سے بہتر ہو گا۔

…عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اس کی جزا کیا ہے جو تیرے فرائض پر صبر کرے؟

…ارشاد فرمایا: اس کے ہر سانس پر جنت میں 600 درجے دیئے جائیں گے اور ہر درجہ دُنْیَاوَمَافِیْھَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہو گا۔

رات دن عبادت میں کوشاں رہنے کی فضیلت:

…عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کی جزا کیا ہے جو دن کی روشنی اور رات کے اندھیرے میں تیری اطاعت و فرمانبرداری میں کوشاں رہے؟

…ارشاد فرمایا: جس نے دن کی روشنی میں میری اطاعت کے لئے کوشش کی تو دن اور سورج کی روشنی جس جس شے پر پڑے گی میں ان کی تعداد کے برابر اُسے دَرَجات و حَسَنات عطا کروں گا اور جس نے رات کی تاریکی میں میری اطاعت کی کوشش کی تو میں قیامت کے دن اُسے دائمی نور سے ڈھانپ دوں گا اور دنیا میں اس کے دل

کو ایسے نور سے بھر دوں گا جس سے وہ ہدایت پر قائم رہے گا، آسمان میں اس کے لئے ایک نور رکھوں گا جس سے وہ پہچانا جائے گا اور قیامت کے دن اس کا حشر یوں فرماؤں گا کہ (پل صراط پر) اس (کے ایمان وطاعت) کا نور اس کے آگے اور اس کے دائیں بائیں دوڑتا ہوگا اور رات کی تاریکی اور چاند تاروں کی روشنی جس جس شے پر پڑے گی میں ان کی تعداد کے برابر اُسے دَرَجات و حَسَنات عطا فرماؤں گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کی کیا جزا ہے جو اپنے ملازموں، غلاموں، باندیوں اور جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان سے وہ کام نہ لے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں اس کی نیکیاں قبول فرماؤں گا، اس کے گناہوں سے درگزر کروں گا اور بروزِ قیامت اس پر حساب آسان کر دوں گا۔

...عرض کی: پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اُس کے لئے کیا ہے جو جان بوجھ کر کوئی گناہ کرے پھر توبہ کر لے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ اُس شخص جیسا ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اور اُس کے لئے کیا ہے جو غلطی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر توبہ کر لے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں جیسا ہے اور اس کا مقام وٹھکانا وہی ہے جو فرشتوں کا ہے۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! یہ اُن جیسا کیسے ہے؟

...ارشاد فرمایا: اس لئے کہ وہ بغیر کسی گناہ کے مجھ سے مغفرت چاہتا ہے اور میرے فرشتے بھی بغیر کسی گناہ کے مجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! یہ کیونکر ہوتا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اس لئے کہ میں نے اپنی مخلوق کی غلطی اور بھول کو معاف کر رکھا ہے۔

نوافل سے قرب حاصل کرنے والے کی جزا:

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! نوافل کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرنے والے کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! اس کی جزا میری محبت ہے، میں اُسے اپنی مخلوق کا محبوب بنا دیتا ہوں، میں اُس کی

آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اسے بخش دیتا ہوں اور اگر مجھ سے دعا مانگے تو قبول فرماتا ہوں اور جو شخص اُس سے محبت رکھتا ہے میں اسے پسند کرتا ہوں اور جو اُس سے بُغض رکھتا ہے اُسے ناپسند کرتا ہوں اور جو اس سے تعلق توڑتا ہے میں اُس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! جو شخص گناہ پر ڈٹا رہے اور توبہ نہ کرے اس کے لئے کیا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں قبول نہیں فرماتا، اگر اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہوں تو اس پر رحم نہیں فرماتا اور اُسے قیامت کے دن فائدے سے محروم لوگوں کے ساتھ رکھوں گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کی کیا سزا ہے جو سود کھائے اور توبہ نہ کرے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اسے جہنم کے کانٹے دار کڑوے درخت زَقُّوم سے کھلاؤں گا۔

...عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! امانت ادا کرنے والے کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اس کے لئے قیامت میں اَمان ہے اور اُسے جنت سے نہیں روکا جائے گا۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے دن زانیوں کی کیا سزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اہلِ محشر ان کی چیخ وپکار سے گھبرا جائیں گے اور وہ ان کی (شرم گاہوں کی) بدبو سے اذیت پائیں گے۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کی سزا کیا ہے جو تیری نافرمانیوں سے باز نہ آئے؟

...ارشاد فرمایا: اس کا نامۂ اعمال اس کے اُلٹے ہاتھ میں اور پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو شخص تیرے فرمانبردار بندوں سے محبت کرتا ہے اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! جو میرے فرمانبردار بندوں سے محبت رکھے گا میں اسے جہنم پر حرام فرمادوں گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! جو شخص دعا مانگنے، گڑگڑانے اور عاجزی وانکساری کرنے میں کوتاہی نہ کرے اس کی جزا کیا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میں دنیا میں اس سے مصیبتوں کو دور رکھوں گا اور آخرت میں سختیوں سے بچاؤں گا۔

...عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کی کیا سزا ہے؟
...ارشاد فرمایا: میں اس کے گناہوں کو معاف نہیں کروں گا، قیامت میں اس کی کسی بھی حاجت کے بارے میں اس پر نظرِ رحمت نہیں فرماؤں گا اور اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام کردوں گا۔
...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو شخص کسی کافر کو اسلام کی دعوت دے اس کی جزا کیا ہے؟
...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں اسے بروزِ قیامت شفاعت کا اذن عطا فرماؤں گا۔
...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کی جزا کیا ہے جو کسی مسلمان کو تیری اطاعت کی طرف بلائے اور تیری نافرمانی سے منع کرے؟
...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! ایسا شخص قیامت کے دن مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ ہوگا۔
...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور وقت پر نماز ادا کرے اس طرح کہ کوئی شے اسے نماز سے غافل نہ کرے اس کا کیا اجر ہے؟
...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں اپنی جنت اس کے لئے حلال کردوں گا، وہ جو مانگے گا اسے عطا کروں گا، اس کے مال میں اضافہ کردوں گا اور زمین کو اس کے رزق کا ضامن بنادوں گا۔
...عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کی کیا جزا ہے جو طالبِ ثواب ہو کر تیری رضا کے لئے روزہ رکھے؟
...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! اُسے ایسی جگہ ٹھہراؤں گا جہاں وہ کچھ بھی بُرائی نہ دیکھے گا۔
...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس کے لئے کیا ہے؟
...ارشاد فرمایا: اس کا بدلہ اس شخص کے بدلے کی مانند ہے جس نے روزہ رکھا ہی نہیں۔
...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! جس نے تیرے حکم کے مطابق زکوٰۃ ادا کی اس کی کیا جزا ہے؟
...ارشاد فرمایا: میں اسے ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی جتنی ہوگی۔
...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کا اَجر کیا ہے جو تجھ سے اس حال میں ملے کہ دنیا میں اس کا آخری کلام "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کی گواہی ہو؟
...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں اسے اس قدر دوں گا کہ دل اُس کا مُتَحَمِّل نہیں ہوسکتا اور اسے سن کر یاد

نہیں رکھا جاسکتا وہ خود ہی اس تک پہنچ جائے گا۔

...عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کی سزا کیا ہے جو شک کے ساتھ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کی گواہی دے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اسے ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دوں گا اور اپنی رحمت میں اس کا حصہ نہیں رکھوں گا اور اسے حضرات انبیا، صِدِّیقین، شُہدا اور فرشتوں کی شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تیری رضا کے لئے اِعْتِکاف کرے اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اس کے لئے مغفرت ہے۔

حضرت سَیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: پھر حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دیر تک خاموش رہے اور کچھ عرض نہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! تمہارے دل میں جو ہے کہہ دو۔ عرض کی: الٰہی! میں جو کہنا چاہتا ہوں تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ہاں! میں جانتا ہوں کہ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اے پروردگار! تیری بارگاہ میں وہی شخص ہلاک ہوگا جو گناہ پر اِصرار کرتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ہاں! یہی عرض کرنا چاہتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ بن عمران! میری عزت کی قسم! میری بارگاہ میں وہی ہلاک ہوگا جو گناہ پر اصرار کرتا ہے۔

ہر حال میں ذکرِ الٰہی:

﴿7718﴾... حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! کیا تو میرے قریب ہے کہ میں تجھ سے مُناجات کروں یا دور ہے کہ میں تجھے پکاروں؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے موسیٰ! جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم بعض اوقات ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ اس وقت تیرا ذکر کرنے سے تجھے پاک و مُنَزَّہ سمجھتے ہیں جیسے حالت جنابت اور قضائے حاجت کے وقت۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میرا ذکر ہر حال میں کرو۔[1]

[1]... قضائے حاجت کے وقت چھینک، سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے، اگر چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے، دل میں کہہ لے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/۴۰۹)

ہر نبی کے اہل بیت شفاعت کریں گے:

﴿7719﴾...عَطِیَّہ عَوْفی کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے کھڑے ہو کر حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: میں آپ کے ہاتھ کو اپنے لئے ذخیرہ بناتا ہوں تاکہ یہ بروزِ قیامت میری شفاعت کروائے۔ حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِسْتِفْسار فرمایا: کیا مجھے کسی کی شفاعت کا حق حاصل ہو گا؟ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے کہا: ہاں ضرور بلکہ کسی بھی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے اہل بیت میں سے جو بھی ایمان لائے گا وہ بروزِ قیامت شفاعت کرے گا۔

خون ریزی، وبا اور قحط کی وجہ:

﴿7720﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کہا: "جب دیکھو کہ تلواریں میان سے باہر آگئیں اور خون بہا دیئے گئے ہیں تو جان لینا کہ زمین پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حکم ضائع کر دیا گیا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایک دوسرے کے ذریعے سزا دی ہے اور جب دیکھو کہ بارش روک لی گئی ہے تو جان لینا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی رُک چکی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان سے اپنی نعمت روک لی اور جب دیکھو کہ وبا پھیل چکی ہے تو سمجھ لینا کہ زِنا عام ہو چکا ہے۔

فلق کیا ہے؟

﴿7721﴾... سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کسی گرجا میں داخل ہوئے تو اس کی خوبصورتی سے بہت مُتَعَجِّب ہوئے چنانچہ کہنے لگے: اچھا کام اور گمراہ لوگ، میں ان کے لئے "فَلَق" پر راضی ہوں۔ کسی نے پوچھا: فلق کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک گھر ہے، جب اسے کھولا جائے گا تو اس کی گرمی کی شدت سے جہنمی چیخ اُٹھیں گے۔

﴿7722﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا: کیا آپ خواب میں کچھ دیکھتے ہیں؟ اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے شدید ناراضی کا اظہار کیا تو انہوں نے عرض کی: بے شک میں نے (توریت میں) ایک شخص کے بارے میں پڑھا ہے کہ وہ امت محمدیہ کے مستقبل کے حالات خواب میں دیکھے گا۔

رات کو نماز پڑھنے والوں کی شان:

﴿7723﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: رات کے وقت اپنے گھروں میں نماز پڑھنے والوں کو فرشتے آسمان سے ایسے دیکھ رہے ہوتے ہیں جس طرح تم آسمان کے تاروں کو دیکھ رہے ہوتے ہو۔

﴿7724﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: راہِ خدا میں لڑنے والے، جہاد میں حملے کے وقت آگے آگے رہنے والے اور شکست کے وقت اپنے لوگوں کی حفاظت کرنے والے، اپنی نماز، روزے، صدقات اور ہر نیک عمل جس کا چھپانا مناسب ہو اسے چھپانے والے ایسے افراد ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔

نعمت کی ناشکری پر وعید:

﴿7725﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو دنیا میں جو نعمت عطا کرے پھر وہ بندہ اس پر شکر کرے اور عاجزی کا اظہار کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دنیا میں بھی اس سے نفع عطا فرماتا ہے اور جنت میں اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور جو بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر شکر ادا نہ کرے اور نہ ہی عاجزی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے سے اس کا دنیاوی نفع بھی روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک طبقہ کھول دیتا ہے۔ اب اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔

نیکی باقی رہتی ہے:

﴿7726﴾... امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حُطَیْئَہ شاعر اور حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس حاضر تھے۔ حُطَیْئَہ نے یہ شعر کہا:

مَنْ يَّفْعَلِ الْخَيْرَ لَا يَعْدَمْ جَوَائِزَهٗ   لَا يَذْهَبُ الْعُرْفُ بَيْنَ اللّٰهِ وَالنَّاسِ

ترجمہ: جو بھلائی کرتا ہے اُس کے اجر و انعامات ختم نہیں ہوتے اور نیکی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے درمیان نہیں مٹتی۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: خدا کی قسم! توریت میں یہی بات لکھی ہے کہ بھلائی والے کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے نزدیک نہیں مٹتے۔

﴿7727﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے موت کو پہچان لیا اس پر دنیا کے غم اور مصیبتیں آسان ہو گئیں۔

﴿7728﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے فرمایا: مجھے موت کے بارے میں بتایئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: امیر المؤمنین! وہ کثیر کانٹوں والے درخت کی مانند ہے جو کہ انسان کے پیٹ میں پیوست ہے اور کوئی بھی ایسی رگ اور جوڑ نہیں جس میں کانٹا نہ ہو اور ایک مضبوط بازوؤں والا شخص اسے کھینچ رہا ہے۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آنسو جاری ہو گئے۔

جنت میں رونے والا:

﴿7729﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جنت میں ایک شخص رو رہا ہو گا، جب اس سے پوچھا جائے گا کہ جنت میں داخل ہونے کے باوجود تم کیوں رو رہے ہو؟ تو کہے گا: اس لئے رو رہا ہوں کہ مجھے راہِ خدا میں صرف ایک بار قتل کیا گیا، اب میری خواہش ہے کہ دوبارہ دنیا میں بھیجا جاؤں اور تین بار قتل کیا جاؤں۔

﴿7730﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: مُردہ جب تک قبر میں رہتا ہے موت کی تکلیف اُس سے جُدا نہیں ہوتی، یہ مومن کو پیش آنے والی سب سے سخت اور کافر کو پہنچنے والی سب سے آسان تکلیف ہے۔

موت کی دوا:

﴿7731﴾... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے پوچھا کہ کون سا مرض ہے جس کی دوا نہیں؟ ارشاد فرمایا: موت۔ حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے صاحبزادے نے کہا: میرے والد صاحب نے فرمایا ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا موت کی دوا ہے۔“

شہر قُسْطَنْطِیْنِیَّہ کی بربادی:

﴿7732﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: شہر قُسْطَنْطِیْنِیَّہ نے بیت المقدس شہر کی ویرانی پر خوشی منائی، غرور و تکبر اور فخر کا اظہار کیا، جب اسے مُتَکَبِّر اور سَرکَش کہا گیا تو کہنے لگا: اگر عرشِ الٰہی پانی پر ہے تو میں بھی پانی پر بنایا گیا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے قیامت سے قبل عذاب کا وعدہ کرتے ہوئے

فرمایا: میں ضرور تیری زیب وزینت، تیرے ریشم اور تیری رونق ختم کر دوں گا، تجھے اس حالت میں چھوڑ دوں گا کہ تیرے ہاں مرغا بانگ نہیں دے پائے گا، تیری دیواروں کے پاس کوئی کھڑا تک نہ ہوگا، تجھے آباد کرنے کے لئے صرف لومڑیوں کو چھوڑوں گا، نباتات کے بجائے تجھ میں پتھر ہوں گے اور خشخاش کے پودے، تیرے اور آسمان کے درمیان کچھ بھی نہ ہوگا (یعنی بارش نہ ہوگی)، تجھ پر آسمان سے تین آگیں برساؤں گا: (۱)...تار کول (لُک کا تیل) کی آگ (۲)...قطران[1] کی آگ اور (۳)...تیل کی آگ۔ میں تجھے تباہ وبرباد کر دوں گا اور آسمان تک مجھے تیری چیخ وپکار پہنچے گی، تجھ میں شرک بڑھ جائے گا اور وہ دوشیزائیں تیرے ہاں نہ رہیں گی جن کا حسن سورج کی روشنی کو ماند کر دے۔ حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: تم میں سے جسے بھی یہ خبر پہنچے وہ اس بات سے عاجز نہ ہو کہ اپنے ملک سے بیت بِلاط (قسطنطنیہ کے ایک قصبہ) کی طرف چلا جائے، تم وہاں عنقریب تانبے کے گھوڑے اور گائے کو دیکھو گے جن کے سر پر پانی چلتا ہوگا، اس شہر کے خزانے ڈھالوں میں بانٹے جا رہے ہوں گے اور انہیں کلہاڑیوں سے کاٹا جا رہا ہوگا تم اسی حالت میں ہوگے کہ تم پر وہ آگ آ پہنچے گی جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس شہر سے وعدہ لیا تھا پھر تم سے جتنا ہو سکے گا تم اس شہر کے خزانے اٹھا لو گے اور اسے مقام "فَرقَدونہ" میں تقسیم کرو گے۔ پھر ایک آنے والا یہ خبر دے گا کہ دجّال نکل آیا، یہ سن کر تم سب کو چھوڑ چھاڑ کر شام کی جانب چل پڑو گے، جب تم شام پہنچو گے تو اس خبر کو بے بنیاد بلکہ نرا جھوٹ پاؤ گے جبکہ دجّال اس کے سات سال بعد خروج کرے گا، چھ سال وہ ٹھہرا رہے گا،[2] ساتویں سال میں وہ سمندر کے ساحل کی طرف نکلے گا اور اس کے ساتھ ایک سانپ لٹکا ہوگا۔

---

❶...مثل تار کول ایک سیاہ مادہ جو صنوبر کے درخت سے نکلتا ہے۔

❷...حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت نہ قائم ہوگی حتّٰی کہ روم اعماق یا دابق میں اتریں گے، مدینہ سے ایک لشکر ان کی طرف نکلے گا جو اس دن تمام زمین والوں سے بہترین ہوگا، جب یہ لوگ صف آراء ہوں گے تو روم کہیں گے کہ ہمارے درمیان اور ان کے درمیان جو ہم میں سے قید کر لیے گئے ہٹ جاؤ ہم ان سے جنگ کریں گے۔ تو مسلمان کہیں گے اللہ کی قسم ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان علیحدگی نہ کریں گے چنانچہ مسلمان ان سے جنگ کریں گے تہائی بھاگ جائیں گے اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہ کرے گا اور تہائی قتل ہو جائیں گے وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہید ہیں اور تہائی فتح کریں گے یہ کبھی فتنہ میں مبتلا نہ ہوں گے پھر یہ قسطنطنیہ فتح کریں گے جب کہ یہ غنیمتیں آپس میں تقسیم کرتے ہوں گے اپنی تلواریں زیتون کے درختوں سے لٹکا چکے ہوں گے ان میں شیطان چیخے گا کہ مسیح دجال تمہارے گھروں میں تمہارے پیچھے پہنچ گیا یہ لوگ نکل کھڑے ہوں گے یہ خبر غلط ہوگی پھر جب یہ لوگ شام میں آئیں گے تو دجال ظاہر ہوگا جبکہ یہ جنگ کی ☜

حضرت سیِّدُنا امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وَعظ و نصیحت سے متعلق حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی بہت سی روایات رہ گئی ہیں جن میں عقل والوں کے لئے عبرت ہی عبرت ہے، ہم جو کچھ ذکر کرچکے اسی پر اِکتفا کرتے ہیں اور بہت کچھ جو لکھا ہے اُس سے اعراض کرتے ہیں نیز ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتے ہیں کہ جو کچھ ہمیں بیان کیا گیا اور جو ہم نے لکھا انہیں ہمارے لئے فائدے کا سبب بنادے۔

سیِّدُنا کعبُ الاَحبار عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے اکابر صحابہ مثلاً امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم، حضرت سیِّدُنا صُہیب بن سِنان رومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے احادیث روایت کیں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے ایک سال پہلے وِصال فرمایا۔

سب سے بڑا خطرہ:

﴿7733﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے پیشواؤں کا ہے[1]۔''[2] حضرت سیدنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کہتے ہیں (یہ سن کر) میں نے کہا: خدا کی قسم! میں بھی اس امت پر ان گمراہ کرنے والے پیشوا کے علاوہ کسی سے خوف محسوس نہیں کرتا۔

......تیاری کررہے ہوں گے صفیں سیدھی کرتے ہوں گے کہ نماز قائم ہوگی تو حضرت عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام نازل ہوں گے وہ ان کی امامت کریں گے پھر جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اگر آپ اسے چھوڑ دیتے تو وہ گھل جاتا حتّٰی کہ ہلاک ہوجاتا لیکن اللہ اسے آپ کے ہاتھ سے ہلاک کرے گا تو آپ لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے۔ (مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب فی فتح قسطسطینیة...الخ، ص۱۵۴۸، حدیث: ۲۸۹۷)

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 203 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: علماء فرماتے ہیں کہ تلوار کے فتنے سے علمی فتنہ بڑا ہے، خونخوار ظالم ایک آدمی کی زندگی ختم کردیتا ہے مگر فتنہ گر گمراہ عالم ہزارہا خاندانوں کی روحانی زندگی تباہ کرڈالتا ہے اس لیے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خصوصیت سے ان پر خوف ظاہر فرمایا۔

2... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی الائمة المضلین، ۴/۹۸، حدیث: ۲۲۳۶

بستی میں داخل ہونے کی دعا:

﴿7734﴾...حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ارشاد فرمایا:اُس ذات کی قسم جس نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے دریا کو پھاڑا!حضرت سیِّدُنا صہیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھے بتایا ہے کہ حُضور اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو اس وقت یہ دعا پڑھتے:''اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا اَذْرَیْنَ اِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَنْ فِیْھَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!ساتوں آسمانوں اور جن پر ان کا سایہ ہے ان کے رب!ساتوں زمینوں اور جنہیں انہوں نے اٹھار کھا ہے ان کے رب!شیاطین اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ان کے رب!ہواؤں اور جنہیں وہ اڑائیں ان کے رب!ہم تجھ سے اس بستی اور اس میں رہنے والوں کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس بستی،اس میں رہنے والوں اور اس میں موجود چیزوں کے شر سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔[1]

نماز کے بعد کی ایک دعا:

﴿7735﴾...حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ارشاد فرمایا:اُس ذات کی قسم جس نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے دریا کو پھاڑا!حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّذِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ جَدُّہٗ''یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!میرے دین کو جسے تو نے میرے معاملے کا محافظ بنایا ہے درست کر دے، میری دنیا کو جس میں تو نے میرا کسب ومَعاش رکھا ہے درست کر دے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!میں تیری رضا کی تیری ناراضی سے اور تیرے عفو کی تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں۔جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی نہیں دے سکتا اور تیرے مقابل کسی رُتبے والے کو اس کا رُتبہ نفع نہیں دیتا۔

---

[1]...ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۹۰، ۵/ ۳۱۰، حدیث: ۳۵۳۴، مختصراً

سنن کبری للنسائی، کتاب السیر، الدعاء عند رؤیۃ القریۃ التی یرید دخولھا، ۵/ ۲۵۶، حدیث: ۸۸۲۶

حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار مزید فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا صُہیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے۔[1]

سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک دعا:

﴿7736﴾... حضرت سیِّدُنا صُہیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اِسْتَحْدَثْنَاہُ وَلَا بِرَبٍّ ابْتَدَعْنَاہُ وَلَا کَانَ لَنَا قَبْلَکَ مِنْ اِلٰہٍ نَلْجَأُ اِلَیْہِ وَنَذَرُکَ وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِکُہٗ فِیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ایسا معبود اور ربّ نہیں جسے ہم نے خود بنالیا اور تازہ گھڑ لیا ہو اور نہ تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود تھا کہ اس کی پناہ لے لیں اور تجھے چھوڑ دیں اور ہماری تخلیق میں تیرا کوئی مددگار نہیں ہے کہ ہم اسے تیرا شریک ٹھہرائیں، تیری ذات بابرکت ہے اور تو بلند و بالا شان والا ہے۔''[2]

حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام بھی یہی دعا کیا کرتے تھے۔

انسان کی تعریف:

﴿7737﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے انسان کی تعریف سنی ہے؟ ذرا دیکھئے کہ کیا میری تعریف سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیان کردہ تعریف کے مطابق ہے؟ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: بیان کرو۔ میں نے کہا: انسان کی آنکھیں راہنما، کان محافظ، زبان ترجمان، ہاتھ لشکر کے دو بازو، پاؤں قاصد، جگر رحمت، پھیپھڑے سانس، تلی ہنسی، گردے ذہانت اور دل ان کا بادشاہ ہے کہ اگر یہ درست رہتا ہے تو (جسم کا) پورا لشکر درست رہتا ہے اور اگر یہ بگڑتا ہے تو پورا لشکر بگڑ جاتا ہے۔ یہ سن کر اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انسان کی تعریف کے بارے میں ایسا ہی فرماتے سنا ہے۔[3]

---

1 ... نسائی، کتاب السھو، نوع اٰخر من الدعاء عند الانصراف من الصلاۃ، ص ۲۳۱، حدیث: ۱۳۴۳

2 ... کتاب الدعاء، باب ما کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدعو بہ فی سائر نھارہ، ص ۴۲۷، حدیث: ۱۴۵۰

3 ... مسند الشامیین، مسند ارطاۃ بن المنذر، ۱/ ۴۱۹، حدیث: ۷۳۸

صور پھونکنے پر مامور فرشتہ:

﴿7738﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر تھا اور حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی وہاں موجود تھے کہ انہوں نے حضرت سیِّدُنا اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر کیا تو اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے کعب! مجھے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں کچھ بتایئے؟ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: آپ کو تو ان کا علم ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ہاں لیکن تم بھی کچھ بتاؤ۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: ان کے چار پَر ہیں۔ دو فضا میں ہیں، تیسرے سے خود کو ڈھانپے ہوئے اور چوتھا ان کے کاندھے پر ہے اور عرش بھی ان کے کاندھے پر ہے نیز ان کے کان پر قلم ہے۔ جب بھی وحی نازل ہوتی ہے تو قلم لکھ لیتا ہے پھر فرشتے اسے پڑھ لیتے ہیں۔ صور پھونکنے پر مامور فرشتہ اپنے ایک گھٹنے کو بچھائے اور دوسرا کھڑا کئے، پیٹھ جھکائے صور منہ میں رکھے ہوئے ہے اور حضرت سیِّدُنا اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھے جارہا ہے۔ اسے حکم ہے کہ جیسے ہی وہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو دونوں پَر ملاتے ہوئے دیکھے صور پھونک دے۔[1] یہ سن کر اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔[2]



حضرت سَیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی

خوبیوں اور بلند مرتبے کی رغبت رکھنے والے، آسمانی کتابوں کے عالم، اچھائیوں کی دعوت دینے اور برائیوں سے منع کرنے والے حضرت سیِّدُنا نوف بن ابو فضالہ بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بھی شامی تابعی ہیں۔

1... حضرت سیِّدُنا امام قُرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس روایت کو ذکر کر کے فرماتے ہیں: امام ترمذی اور دیگر محدثین رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی روایت کردہ اَحادیث سے پتا چلتا ہے کہ صاحبِ صور صرف حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور وہی اکیلے صور پھونکیں گے اور ابنِ ماجہ کی ایک روایت کے مطابق حضرت اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ صور پھونکنے میں ایک اور فرشتہ بھی شریک ہوگا۔

(التذکرۃ، باب ذکر النفخ الثانی للبعث فی الصور... الخ، ص ۱۷۶)

2... معجم اوسط، ۶/۲۲۵، حدیث: ۹۲۸۳

منقول ہے کہ ”بلند مقام کے حصول کی طرف راہ نمائی کرنے اور اس میں رُکاوٹ بننے والے اُمور کی طرف اشارہ کرنے کا نام تصوف ہے۔“

اُمَّتِ محمدیہ پہ کرم:

﴾7739﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شَیبانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عمرو بِکالی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وعظ و نصیحت شروع فرماتے وقت کہتے: کیا تم اُس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد نہیں کروگے جو تمہاری غیر موجودگی میں بھی حاضر ہے، اس نے تمہارے حصے کو قبول کیا اور بنی اسرائیل کے وفد کو دیا جانے والا حصہ تمہیں عطا فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ اس لئے فرماتے تھے کہ جب حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیل کے وفد کے ہمراہ (کوہِ طور کی جانب) نکلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے فرمایا: ”بِلاشُبہ میں نے تین مقامات یعنی قبر، حمّام اور بیتُ الخلاء کے علاوہ تمہارے لئے تمام زمین کو قابلِ نماز بنا دیا ہے کہ تم جہاں بھی نماز پڑھو گے قبول کرلی جائے گی اور جو ان تین مقام میں سے کسی میں نماز پڑھے گا میں اس کی نماز قبول نہیں کروں گا۔“ بنی اسرائیل کے وفد نے کہا: ہم گرجا گھروں کے علاوہ کہیں نماز پڑھنا نہیں چاہتے۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ”میں نے تمہارے لئے مٹی کو پاک کرنے والی بنادیا ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو اس سے طہارت حاصل کرلو۔“ بنی اسرائیل کے وفد نے کہا: ہم فقط پانی ہی سے طہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ”میں نے تمہارے لئے یہ مقرر کردیا ہے کہ تم میں سے جو بھی اکیلے نماز پڑھے میں اسے قبول فرمالوں۔“ بنی اسرائیل کے وفد نے کہا: ہم فقط باجماعت نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔

بنی اسرائیل کا تحفہ اُمَّتِ مُحمدیہ کو مل گیا:

﴾7740﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیل کے وفد کے ہمراہ (کوہِ طور کی جانب) نکلے تو ربّ تعالیٰ نے انہیں خطاب کرکے ارشاد فرمایا: ”بِلاشُبہ میں بیتُ الخلاء، حمّام اور قبرستان کے علاوہ زمین کو تمہارے لئے پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنارہا ہوں کہ جہاں بھی وقتِ نماز آجائے تم نماز پڑھ لو اور میں تمہارے دلوں میں سکینہ رکھ رہا ہوں اور تم پر تورات نازل کررہا ہوں کہ تمہارے مرد، عورت اور بچے سب اسے زبانی یاد کرکے پڑھ

سکیں۔" بنی اسرائیل کے وفد نے کہا: ہم گرجا گھروں کے علاوہ کہیں نماز پڑھنا نہیں چاہتے اور نہ ہم اپنے دلوں میں سکینہ اٹھانے کی اِستِطاعت رکھتے ہیں، ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ سکینہ کو ایک تابوت میں رکھ دیا جائے تاکہ وہ بوجھ اُسی پر ہو اور ہم تورات کو بغیر دیکھے پڑھنا نہیں چاہتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۵۶تا۱۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرے گا اور اُن پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اُتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں وزمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جِلائے اور مارے (زندگی اور موت دے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! مجھے ان کا نبی بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کا نبی ان ہی میں سے ہوگا۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب! میرا زمانہ مؤخّر کردے حتّٰی کہ مجھے ان میں شامل فرمادے۔ ارشاد فرمایا: تم ان کا زمانہ ہرگز نہیں پاؤ گے۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب! میں تیرے پاس بنی اسرائیل کا وفد لے کر آیا ہوں تو نے ہمارے

وفد کا تحفہ ہمارے سوا دوسروں کو عطا فرما دیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۵۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی یہ فرمایا کرتے تھے: اس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرو جو تمہاری غیر موجودگی میں بھی حاضر ہے، اس نے تمہارے حصے کو قبول کیا اور بنی اسرائیل کے وفد کو دیا جانے والا حصہ تمہیں عطا فرمایا۔

﴿7741﴾... حضرت سیِّدُنا نُسَیر بن ذُعلوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کو اس فرمانِ باری تعالیٰ: ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ (پ۲۹، الحاقۃ: ۳۲)[1] کی تفسیر بیان کرتے سنا کہ ”ذِراع 70 باع کو کہتے ہیں اور باع تمہارے اس مقام اور مکہ کی درمیانی مَسافت جتنا فاصلہ ہے۔“ آپ نے یہ بات شہر کوفہ میں ارشاد فرمائی۔

دین کے عوض دنیا حاصل کرنے والے:

﴿7742﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی آسمانی کتب کا مطالعہ فرمایا کرتے تھے، (ایک بار) انہوں نے فرمایا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ ایک کتاب میں اس امت میں ایسا گروہ پایا جو دین کے عوض دنیا حاصل کرنے کی چال چلیں گے، ان کی زبان شہد سے زیادہ میٹھی مگر دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے، بھیڑ کی کھال کا لباس پہنیں گے مگر ان کے دل بھیڑیئے کی طرح ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: کیا وہ مجھ پر جرأت کرنا اور مجھے دھوکا دینا چاہتے ہیں؟ مجھے اپنی ذات کی قسم! میں ضرور ان پر ایسا فتنہ مسلط کروں گا جو بُردبار شخص کو بھی پریشان کر چھوڑے گا۔ امام قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے ان کے متعلق قرآن پاک میں غور کیا تو پتا چلا کہ وہ منافقین ہیں۔ (کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (پ۲، البقرۃ: ۲۰۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بعض آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے۔

---

[1] ...ترجمۂ کنز الایمان: پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پرودو۔

(اور فرماتا ہے:)

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّعۡبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرۡفٍ ۚ (پ١٧، الحج:١١)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں۔

کوہ طور پر تجلی فرمانے کی وجہ:

﴿7743﴾... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہاڑوں کی جانب الہام فرمایا کہ میں تم میں سے کسی پہاڑ پر تجلی فرمانے والا ہوں تو کوہِ طور کے علاوہ تمام پہاڑ تکبر سے بلند ہوگئے اور کوہِ طور نے عاجزی کرتے ہوئے کہا: میں تو اسی پر راضی ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے حصہ مقرر فرمایا۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جبل طور ہی پر تجلی فرمائی۔

تین ہزار فرشتوں کی امامت:

﴿7744﴾... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے میرے ربّ! زمین میں میرے سوا کوئی بھی تیری عبادت کرنے والا نہیں ہے۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین ہزار فرشتے نازل فرمادیئے پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے تین دن ان کی امامت فرمائی۔

﴿7745﴾... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو (کوہِ طور پر) ندا دی گئی تو پوچھا: کون ہے جو مجھے پکار رہا ہے؟ ارشاد ہوا: میں ہی ہوں تمہارا عظمتوں اور بلندی والا ربّ۔

﴿7746﴾... سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام جادوگروں پر غلبہ پانے کے بعد 40 سال آلِ فرعون میں ٹھہرے رہے جس میں فرعونیوں نے ٹڈی، جوئیں اور مینڈک کے عذابات دیکھے۔

حضرت سیِّدُنا منجاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی روایت میں 20 سال ٹھہرنے کا ذکر ہے۔

قیامت تک کے لئے آزمائش:

﴿7747﴾... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اس اُمّت کی مثال اس حاملہ عورت جیسی ہے کہ جس سے بچہ جنتے وقت بچے کے سر برابر کشادگی کی امید کی جائے اور اس امت پر جب مصیبت آپڑے گی تو اس

کے لئے قیامت سے پہلے کوئی کشادگی نہ ہوگی۔

دنیا کے دو پر:

﴾7748﴿... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: دنیا کی مثال پرندے جیسی ہے کہ جب اس کے دونوں پر کاٹ دیئے جائیں تو وہ گر جاتا ہے۔ دنیا کے دو پر مصر اور بصرہ ہیں، جب یہ دونوں بازو ویران ہو جائیں گے تو دنیا ختم ہو جائے گی۔

﴾7749﴿...[1]

سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا پالنے میں کلام کرنا:

﴾7750﴿... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدَتُنا مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا لوگوں سے اَلگ تھلگ رہنے والی عبادت گزار لڑکی تھیں اور اپنے خالو حضرت سیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کی زیر کفالت اور انہی کے گھر میں رہتی تھیں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب ان کے پاس آتے تو سلام کرتے، حضرت سیِّدَتُنا مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے پاس گرمیوں میں سردیوں کے پھل اور سردیوں میں گرمیوں کے پھل ہوتے تھے، ایک بار حضرت سیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ایک پھل انہیں پیش کیا تو حضرت سیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:

قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۳۷، ۳۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد۔

حضرت سیِّدَتُنا مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ایک دن گھر میں بیٹھی تھیں کہ اچانک ایک شخص پردے ہٹا کر آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے اسے دیکھا تو کہا:

اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ﴿۱۸﴾ (پ۱۶، مریم: ۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے۔

---

[1]... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

جب آپ نے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا تو حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام خوفزدہ ہوگئے اور کہا:

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ﳓ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ﴿۲۱﴾

(پ۱۶، مریم: ۱۹تا۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا نہ میں بدکار ہوں کہا یونہی ہے تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لیے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ کام ٹھہر چکا ہے۔

پھر حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کے گریبان میں دم کیا تو آپ حاملہ ہوگئیں حتّٰی کہ جب آپ کا حمل ظاہر ہوا تو آپ کو دیگر حاملہ عورتوں کی طرح دَرد اُٹھا۔ درد اُٹھتے وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کاشانۂ نبوت (بیت المقدس کی مشرقی جانب) میں تھیں۔ آپ نے شرم محسوس کی اور اپنی قوم سے نکل کر مشرق کی جانب چلی گئیں۔ آپ کی قوم آپ کی تلاش میں نکل پڑی اور انہوں نے آپ کے بارے میں لوگوں سے پوچھا مگر کسی نے کچھ نہ بتایا۔ دردِزہ آپ کو کھجور کے درخت کے پاس لے آیا جس سے ٹیک لگا کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کہنے لگیں:

یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا ﴿۲۳﴾

(پ۱۶، مریم: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوجاتی۔

تو حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے وادی کے کنارے سے ندا دی جسے قرآن نے یوں فرمایا:

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا ﴿۲۴﴾ وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِیْ وَ اشْرَبِیْ وَ قَرِّیْ عَیْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِیْۤ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ﴿۲۶﴾ۚ

(پ۱۶، مریم: ۲۴تا۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اسے اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔

جب حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ کہا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا حوصلہ بڑھا اور آپ خوش ہوگئیں پھر آپ نے حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی ناف کاٹی اور انہیں کپڑے میں لپیٹ کر اٹھالیا۔ آپ کی قوم کے لوگ آپ کو تلاش کرتے کرتے گائے کے چرواہے سے ملے اور پوچھا: اے چرواہے! کیا تو نے ایسی ایسی لڑکی دیکھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں البتہ گزشتہ رات میں نے اپنی گائیوں میں عجیب چیز دیکھی جو پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ انہوں نے پوچھا: تم نے کیا دیکھا؟ چرواہے نے کہا: میں نے دیکھا کہ تمام گائیوں نے اس وادی کی طرف سجدہ کرتے ہوئے رات گزاری۔ چنانچہ آپ کی قوم اسی وادی کی جانب نکل پڑی جس کے متعلق چرواہے نے بتایا۔ پھر جب انہوں نے حضرت سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ایک بچے کو دودھ پلاتے دیکھا تو کہنے لگے:

یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا فَرِیًّا ﴿۲۷﴾ یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا ﴿۲۸﴾ (پ۱۶، مریم: ۲۷، ۲۸)	ترجمۂ کنز الایمان: اے مریم بے شک تو نے بہت بڑی بات کی اے ہارون کی بہن تیرا باپ بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار۔

یہ سن کر حضرت سیِّدَتُنا مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے بچہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اس سے بات کر لو تو ان کی قوم کے لوگ تعجب کرنے لگے۔

قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ﴿۲۹﴾ (پ۱۶، مریم: ۲۹)	ترجمۂ کنز الایمان: وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے۔

مَہد یعنی پالنا سے مراد حضرت سیِّدَتُنا مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی گود ہے۔ بہر حال جب انہوں نے یہ بات کہی تو حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر یوں کلام فرمایا:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ﳴ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ	ترجمۂ کنز الایمان: بچّہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز وزکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا

وَیَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ (پ۱۶،مریم: ۳۰تا ۳۳) ہو اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

یہ سن کر لوگ آپ کے متعلق اختلاف کرنے لگے۔

سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی نصیحت:

﴿7751﴾... حضرت سیِّدُنا سُلیم بن عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اور مسجد میں وعظ کرنے والے شخص کی جانب یہ پیغام دے کر بھیجا کہ ان سے کہو: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا اور تمہارا لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا اپنے لئے بھی وعظ و نصیحت ہو۔

موبق کی وضاحت:

﴿7752﴾... حضرت سیِّدُنا عامر اَحوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَجَعَلۡنَا بَیۡنَہُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾ (پ۱۵، الکہف: ۵۲) ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان کر دیں گے۔

کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا: ایمان والوں اور گمراہوں کے درمیان ایک وادی کا نام موبِق ہے۔

”بَخۡس“ اور ”ثَمَن“ کی تفسیر:

﴿7753﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَشَرَوۡہُ بِثَمَنٍۭ بَخۡسٍ دَرَاہِمَ مَعۡدُوۡدَۃٍ ۚ (پ۱۲، یوسف: ۲۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے روپوں پر بیچ ڈالا۔

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”بَخۡس“ ظلم کو کہتے ہیں جبکہ ”ثَمَن“ سے مراد 20 درہم ہیں۔

﴿7754﴾...[1]

﴿7755﴾... حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن

[1]... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور حضرت سَیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کہیں اِکٹھے ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے کہا: میں نے تورات میں یہ پڑھا ہے کہ اگر تمام آسمان وزمین اور ان میں موجود تمام اشیاء لوہے کی ایک تہہ بن جائیں اور ایک شخص ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہہ دے تو یہ کلمہ لوہے کی اس تہہ کو پھاڑتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس پہنچ جائے گا۔

زُہد اختیار کرنے والوں کے لئے خوشخبری:

﴿57-7756﴾... حضرت سَیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا کہ آپ باہر نکلے اور ستاروں کی جانب دیکھنے لگے پھر فرمایا: اے نَوف! سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟ میں نے عرض کی: امیر المومنین! جاگ رہا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے نوف! دنیا میں زُہد اختیار کرنے اور آخرت میں رغبت رکھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین اور اس کی خاک کو بچھونا، اس کے پانی کو پاکیزہ (مشروب)، تلاوت قرآن اور دعا کو اپنی پہچان اور شِعار بنالیا اور دنیا سے حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح کنارہ کشی اختیار کرنے پر راضی ہوگئے۔

اے نوف! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی فرمائی کہ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ پاکیزہ دلوں، جھکی نگاہوں اور گناہوں سے پاک وصاف ہاتھ لے کر میرے گھر میں داخل ہوں کیونکہ میں ان میں سے یا اپنی مخلوق میں سے کسی ایسے کی دعا قبول نہیں کروں گا جس نے کسی پر ظلم کیا ہو۔

اے نوف! تم شاعر، قوم کے سردار، سپاہی، (ظلماً) خراج اور ٹیکس وصول کرنے والے، ستار اور ڈھول بجانے والے نہ بننا کیونکہ حضرت سَیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مرتبہ رات کے وقت اُٹھ کر ارشاد فرمایا تھا: ''یہ وہ گھڑی ہے جس میں بندہ جو دعا مانگتا ہے قبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ (ظالم) سردار، سپاہی، (ظلماً) خراج اور ٹیکس وصول کرنے اور سِتار اور ڈھول بجانے والا نہ ہو۔''

مکھیوں کے برابر چیونٹیاں:

﴿7758﴾... حضرت سَیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے کی چیونٹیاں مکھیوں کے برابر ہوتی تھیں۔

سیِّدُنا نَوف عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مرویات

آپ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو اور حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث روایت کیں۔

قربِ قیامت شام میں سکونت:

﴿7759﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ہمیں حدیث بیان کرو کیونکہ ہمیں حکمرانوں نے حدیث بیان کرنے سے روک دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے کہا: میں حدیث بیان نہیں کر سکتا جبکہ قریشی صحابیِ رسول میرے پاس ہوں۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی[1] اور زمین کے بہترین لوگ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی جائے ہجرت (شام) کی طرف ہجرت کریں گے اور زمین میں بُرے لوگ رہ جائیں گے جنہیں ان کی سرزمین پھینک دے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے ناراض ہوگا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بندروں اور سؤروں کے ساتھ جمع کرے گا[2]۔[3]

رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر یہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔ جب بھی ان کی ایک نسل ختم ہوگی دوسری پیدا ہوتی رہے گی حتّٰی کہ ان ہی کی بقیّہ سے دجّال نکلے گا۔[4]

---

❶... اس فرمانِ عالی میں ہجرت بعد ہجرت سے مراد یا تو بار بار ہجرتیں ہیں یعنی اسلام میں آگے پیچھے ہجرتیں ہوتی ہی رہیں گی دیکھ لو آج بھی ہندوستان سے پاکستان کی طرف ہجرت کئی بار ہوئی یا پہلی ہجرت سے مراد ہے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت جو شروعِ اسلام میں ہو چکی اور دوسری ہجرت سے مراد وہ آخری ہجرت جب مسلمانوں کو دنیا میں کہیں پناہ نہ ملے گی اور وہ ہر جگہ سے نکلنے اور وطن چھوڑنے پر مجبور ہوں گے دوسرا اِحتمال قوی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۵۸۱)

❷... بندروں سے مراد کفار کے بچے ہیں اور سؤروں سے مراد بڑے کفار یا ان سے مراد یہ جانور ہی ہوں پہلے معنی کو شارحین نے ترجیح دی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۵۸۲)

❸... ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی سکنی الشام، ۳/ ۷، حدیث: ۲۴۸۲

❹... بخاری، کتاب التوحید، باب قراءة الفاجر والمنافق... الخ، ۴/ ۵۹۹، حدیث: ۷۵۶۲

مسند طیالسی، الافراد عن عبد اللہ بن عمرو، ۴/ ۴۸، حدیث: ۲۴۰۷

فرشتوں کے سامنے فخر:

﴿7760﴾... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن نمازِ مغرب ادا کی تو ہم نے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نمازِ مغرب ادا کی پھر جو (نمازِ عشا کے انتظار میں) بیٹھنے والے تھے وہ بیٹھ گئے اور جو جانے والے تھے چلے گئے۔ عشا کے وقت حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اس تیزی سے) تشریف لائے کہ تیز تیز سانس لے رہے تھے اور ہاتھ سے 29 کا عدد بنا کر شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور کپڑے سمیٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے فرما رہا ہے: اے میرے فرشتو! میرے ان بندوں کو دیکھو جو ایک فرض ادا کر چکے اور دوسرے کے مُنتظِر ہیں۔[1]

حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے تورات شریف سے یہی بیان کیا اور حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے سے مذکورہ بالا حدیث پاک بیان کی۔



حضرت سیِّدُنا جَیلان بن فَرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد جَیلان بن فَرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے مثال واعظ، زبردست قوتِ حافظہ کے مالک، تفصیل کے ساتھ واقعات بیان کرنے میں مشہور، آسمانی کتب کے یاد رکھنے والے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَحوال و نصیحت کو بہترین انداز میں بیان کرنے اور اچھے انداز میں نصیحتیں کرنے والے اور بداخلاقی سے دور رہنے والے تھے۔

[1] ...ابن ماجہ، کتاب المساجد و الجماعة، باب لزوم المساجد و انتظار الصلاة، ۱/۴۳۸، حدیث: ۸۰۱
مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۶۵۸، حدیث: ۶۹۶۴

منقول ہے کہ "معاہدوں کی رعایت کرنے اور موجود شے پر قناعت کرنے کا نام تصوف ہے۔"

ٹال مٹول ابلیس کا لشکر ہے:

﴿7761﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد جیلان بن فروہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: میں نے ٹال مٹول کو ابلیس کے لشکروں میں سے ایک لشکر پایا جس نے کثیر خلق خدا کو ہلاکت میں ڈال دیا۔

﴿7762﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں: میں نے حکمت کی کتاب میں پڑھا ہے کہ جس شخص کا ضمیر اسے نصیحت کرتا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت فرماتا ہے اور جو لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے منصفانہ رویہ اپنائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب اس کی عزت بڑھاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری میں ذلیل ہونا گناہ کر کے عزت حاصل کرنے سے بہت بہتر ہے۔

ذکر الٰہی اور مناجات کیسے ہو؟

﴿7763﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَيْهِ السَّلَام کی جانب وحی فرمائی: "اے موسٰی! جب تم میرا ذکر کرو تو یوں کرو کہ میرے ہیبت و جلال کی وجہ سے تمہارے اعضاء لرز جائیں، میرے ذکر کے وقت تم پر خُشوع اور اطمینان طاری ہو اور جب میرا ذکر کرو تو زبان کے ساتھ تمہارا دل بھی حاضر ہو، جب میری بارگاہ میں کھڑے ہو تو عاجز و ادنیٰ بندے کی طرح کھڑے ہو اور اپنے نفس کی مذمّت کرو کیونکہ یہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور سچی زبان اور ڈرتے دل کے ساتھ مجھ سے مُناجات کرو۔"

زمین آگ کی مانند:

﴿7764﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت زمین آگ کی مانند ہو گی (یعنی اس میں آگ کی سی تپش ہو گی) تم لوگوں نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس فرمانِ باری تعالٰی سے یہی مراد ہے:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گذر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات

الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ (پ۱۶،مریم:۷۱، ۷۲) ترجمۂ کنز الایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈروالوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔

﴿7765﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک کتاب میں یہ بات پڑھی کہ بروزِ قیامت پوری زمین آگ سے بھڑک اٹھے گی۔

بوڑھوں اور نوجوانوں کو نصیحت:

﴿7766﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام بوڑھوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے بوڑھوں کی جماعت! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کھیتی تیار ہو کر پک جائے تو اس کے کٹنے کا وقت آجاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں ضرور۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تو تم تیار ہو جاؤ کہ تمہارے کٹنے (یعنی مرنے) کا وقت قریب ہے۔ پھر جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام جوانوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے جوانوں کی جماعت! کیا تمہیں معلوم ہے کہ کبھی کھیتی کا مالک اسے پکنے سے پہلے ہی کاٹ دیتا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو تیار ہو جاؤ کیونکہ تم اپنے کٹنے (یعنی مرنے) کا وقت نہیں جانتے۔

﴿7767﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک وقت ایسا آئے گا کہ بالخصوص مسلمانوں پر مصیبتیں نازل ہوں گی جبکہ دیگر لوگ امن وآسائش میں ہوں گے حتّٰی کہ ایسی حالت دیکھ کر بعض لوگ یہودی اور نصرانی ہو جائیں گے۔

﴿7768﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! مجھ پر کوئی مُحْکَم آیت نازل فرما تاکہ میں اسے تیرے بندوں میں عام کروں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی بھیجی: "اے موسٰی! جاؤ اور جیسا تم چاہتے ہو کہ میرے بندے تمہارے ساتھ سلوک کریں ایسا ہی تم ان کے ساتھ کرو۔

شکر کیسے ادا ہو؟

﴿7769﴾... سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! میں تیرا شکر کس طرح ادا کروں؟ حالانکہ چھوٹی سے چھوٹی نعمت جو تو نے مجھے عطا کی، میرے

تمام اَعمال بھی اس کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: ”اے موسٰی! اب تم نے میرا شکر ادا کر دیا۔“

﴿7770﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! میں کس طرح تیرا شکر ادا کروں؟ حالانکہ میں شکر بجالانے تک بھی تیری ہی نعمت کے ذریعے پہنچتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی نازل فرمائی: اے داوٗد! کیا تم نہیں جانتے کہ تم پر جو نعمتیں ہیں وہ میری جانب سے ہیں؟ عرض کی: ہاں کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: تمہاری جانب سے شکر ادا کرنے کے لئے میں اتنی ہی بات سے راضی ہوں۔

غم زدہ کو دِلاسہ دینے کی فضیلت:

﴿7771﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! جو شخص تیری رضا کی خاطر کسی غمگین، مصیبت زدہ کو دلاسہ دے اس کی کیا جزا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: جب وہ فوت ہو گا تو فرشتے اسے گھیر لیں گے اور میں اس کی روح پر رحمت نازل کروں گا۔ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: جو تیری رضا کی خاطر یتیم اور بیوہ کا سہارا بنے اس کی کیا جزا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں اس کے چہرے کو آگ پر حرام کر دوں گا اور فَزَعِ اَکبر (قیامت) کے دن اُسے اَمان دوں گا۔

خوف خدا سے رونے کی فضیلت:

﴿7772﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! جو تیرے خوف سے اس قدر روئے کہ اس کے آنسو چہرے پر بہنے لگے اس کی کیا جزا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں اس کے چہرے کو آگ پر حرام کر دوں گا اور فَزَعِ اَکبر (قیامت) کے دن اسے امان دوں گا۔

خطا کاروں کو بشارت:

﴿7773﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی بھیجی کہ ”اے داوٗد! میرے صدیق بندوں کو خبر دار کر دو کہ وہ خود پر فخر نہ کریں اور اپنے اعمال پر بھروسا

نہ کریں کیونکہ اگر میں نے اپنے کسی بھی بندے کو حساب وکتاب کے لئے کھڑا کر دیا اور عدل کے مطابق فیصلہ کر دیا تو وہ میرے عذاب کا مستحق ہو جائے گا جبکہ میں اس پر ظلم کرنے والا بھی نہیں ہوں گا۔ تم خطاکاروں کو بشارت دے دو کہ کوئی گناہ میرے آگے اتنا بڑا نہیں ہو سکتا کہ میں اسے بخش نہ سکوں اور اس سے درگزر نہ کر سکوں۔“

بخشش کے سبب دنیا وآخرت کا سنورنا:

﴿7774﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مُنادی کو لوگوں کو جمع کرنے کے لئے کہا۔ لوگ اس خیال سے نکلنے لگے کہ آج کوئی وعظ ونصیحت، اصلاح اور دعا ہو گی لیکن جب حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام تشریف فرما ہوئے تو فقط یہ دعا کی: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری مغفرت فرما۔“ اور تشریف لے گئے۔ بعد میں آنے والوں نے پہلے پہنچے والوں سے پوچھا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ انہوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے فقط ایک دعا کی اور تشریف لے گئے۔ بعد میں آنے والوں نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! ہم تو اس اُمید پر تھے کہ آج عبادت، دعا، وعظ ونصیحت اور اصلاح ہو گی مگر حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے تو فقط ایک دعا ہی مانگی اور تشریف لے گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ تمہاری قوم نے تمہاری دعا کو قلیل سمجھا، اب انھیں میری طرف سے یہ خبر پہنچا دو کہ میں جسے بخش دیتا ہوں اس کی دنیا وآخرت کو بھی سنوار دیتا ہوں۔

قابل رشک:

﴿7775﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا ارشاد ہے کہ میں نے مخلوق میں غور وفکر کیا تو جسے پیدا نہیں کیا گیا وہ میرے نزدیک پیدا ہونے والے سے زیادہ قابلِ رشک ہے۔

دنیا کے طالب نہ آخرت کے:

﴿7776﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا: میں تمہیں سچ بات بتاتا ہوں کہ تم دنیا کے طالب ہو نہ آخرت کے۔ حواریوں نے عرض کی: اے رسولِ خدا! اس بات کی وضاحت فرما دیجئے کیونکہ ہمارا تو یہی خیال ہے کہ ہم دونوں میں سے کسی ایک کے طالب ضرور

ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم دنیا کے طالب ہوتے تو اس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتے جس کے قبضۂ قدرت میں دنیا کے خزانے ہیں اور وہ تمہیں خزانے عطا فرما دیتا اور اگر تم آخرت کے طالب ہوتے تو اس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتے جو آخرت کا مالک ہے پس وہ تمہیں آخرت عطا فرما دیتا لیکن تم نہ تو دنیا کے طالب ہوئے اور نہ آخرت کے۔

تین انمول نصیحتیں:

﴿7777﴾ حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حواریوں کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو نہ کیا کرو کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں کیونکہ سخت دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دور ہوتے ہیں اور اس بات کا تمہیں علم نہیں۔ لوگوں کے گناہوں کی طرف مت دیکھا کرو جیسے تم ہی ربّ ہو بلکہ خود کو بندہ سمجھتے ہوئے اپنے گناہوں کو دیکھا کرو۔ لوگ دو طرح کے ہیں: (۱)... مصیبت زدہ اور (۲)... امن و عافیت والے۔ پس مصیبت زدہ اپنے مصائب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رحم طلب کریں اور عافیت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کریں۔

دعا سے عذاب ٹل گیا:

﴿7778﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم پر آثارِ عذاب نمودار ہوئے اور ان کے سروں پر رات کی تاریکی کی طرح سیاہ بدلیاں چھانے لگیں تو آپ کی قوم کے سمجھدار لوگ اپنے ایک باقی بچ جانے والے بوڑھے عالم صاحب کے پاس گئے اور عرض کی: جو ہم پر نازل ہونے والا ہے وہ آپ کے سامنے ہے لہٰذا آپ ہمیں کوئی دعا تعلیم فرمایئے تاکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں اور وہ اس دعا کے سبب جلد ہم سے عذاب دور فرما دے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پڑھو: ''یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ وَیَا حَیُّ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَیَا حَیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اس وقت بھی زندہ رہنے والے! جب کوئی زندہ نہ تھا، اے وہ زندہ ذات! جو مردوں کو زندہ کرتی ہے اور اے زندہ ذات! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' جب انہوں نے یہ پڑھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے عذاب دور فرما دیا۔

آخری زمانے کی ایک بُری قوم:

﴿7779﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں

میری جان ہے، ضرور آخری زمانے میں ایک ایسی قوم ہو گی جن کی زبانیں میٹھی، دل خشک اور بنجر، عمریں کم اور اخلاق بُرے ہوں گے، ان کے مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے بدفعلی کریں گی اور یہ قسم قسم کی جھوٹی باتیں سیکھیں گے۔ جب ایسا ہو جائے تو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کا انتظار کرنا۔

بھیڑیوں جیسے دل:

﴿7780﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایسے زمانے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جس میں بڑی عمر والے امید رکھیں گے، بچے مَر رہے ہوں گے اور آزاد لوگ غلامی کی زندگی بسر کریں گے۔ ایسے زمانے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو امید رکھیں گے اور خوف نہیں کھائیں گے اور دعا کریں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہو گی۔ اس وقت ایسے بھی لوگ ہوں گے جن کے دل بھیڑیوں کی طرح ہوں گے اور وہ کسی پر رحم نہیں کھائیں گے۔

گناہوں کے باعث ظالم حکمرانوں کا تسلط:

﴿7781﴾... سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں پر گناہوں کے سبب ظالم حکمران مقرر ہوتے ہیں۔

سیِّدُنا ابو جَلْد جَیلان بن فَروہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد جیلان بن فروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا مَعقِل بن یَسار اور دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کیں۔

آخری زمانے کے بگڑے ہوئے لوگ:

﴿7782﴾... حضرت سیِّدُنا مَعقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک اس اُمّت کے سینوں میں قرآن مجید اس طرح پُرانا نہ ہو جائے جس طرح لباس پُرانا ہو جاتا ہے اور انہیں قرآن مجید کے علاوہ دیگر چیزیں اچھی لگنے لگیں۔ اس وقت ان کا ہر کام نفسانی خواہشات کے پیشِ نظر ہو گا اور ان میں خوفِ خدا نام کی کوئی چیز نہیں ہو گی۔ اگر ان سے حقوق اللہ میں کوتاہی ہو گی تو ان کا نفس (جھوٹی) اُمیدیں دلائے گا اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کی

طرف ان کا ہاتھ بڑھے گا تو ان کا نفس ان سے کہے گا: مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ درگزر فرمائے گا۔ یہ لوگ بھیڑیئے جیسے دل پر بھیڑ کے لباس پہنیں گے اور مُداہن ان کے نزدیک اچھے ہوں گے۔ کسی نے پوچھا: مُداہن کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو نیکی کی دعوت دیں نہ برائی سے منع کریں۔[1]



حضرت سیِّدُنا شَہْر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑھاپے سے عبرت حاصل کرنے والے اور موت کی تیاری کرنے والے تھے۔

سلطان کے پاس نہ گئے:

﴿7783﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد المجید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عمامہ شریف باندھا اور سلطان کی طرف جانے کا ارادہ کیا پھر عمامہ شریف کھول کر فرمانے لگے: کیا اس بڑھاپے میں سلطان کے پاس جاؤں؟

توبہ کرنے والے مومن کی مثال:

﴿7784﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پرندہ جس کے پروں میں موتی و یاقوت جُڑے تھے اور وہ سب پرندوں سے بڑھ کر حسین تھا آکر ان کے سامنے لوٹ پوٹ ہونے لگا جس سے اُس کی کھال اُتر گئی اور وہ انتہائی بدصورت سرخ گنجا معلوم ہونے لگا پھر وہ ایک نالے کے پاس آیا اور اس کی کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہونے لگا جس کی وجہ سے سیاہ اور مزید بدصورت ہو گیا اس کے بعد وہ بہتے پانی کے قریب آیا اور اس میں نہایا پھر اپنی کھال کی طرف لوٹا اور اسے پہن لیا تو اس کا حُسن وجمال لوٹ آیا۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ پرندہ

---

[1] ... معجم الصحابۃ للبغوی، عبد اللہ بن یسار المزنی، ۴/ ۳۰۵، حدیث: ۱۷۶۰

مسند حارث، کتاب الفتن، باب فیمن لا یامر بمعروف ولا ینھی عن منکر، ۲/ ۷۶۷، حدیث: ۷۶۸

تمہاری طرف نشانی بناکر بھیجا گیا ہے کہ مومن کی مثال اس پرندے کی طرح ہے جب وہ گناہوں میں ملوث ہوجاتا ہے تو اس سے اس کا حُسن وجمال چلاجاتا ہے پھر جب وہ توبہ کرتا ہے تو اس کا حُسن وجمال لوٹ آتا ہے۔

یہ روایت حضرت سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے مروی ہے جبکہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے مروی یہی روایت کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ حضرت سیِّدُنا شہر بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے واسطے سے حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بھی ہے۔

پہنچی وہیں خاک جہاں کا خمیر تھا:

﴿7785﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ملک الموت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دوست تھے۔ ایک دن آپ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے چچازاد بھائی بھی ان کے پاس تھے۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام انہیں غور سے دیکھنے لگے پھر چلے گئے تو چچازاد نے پوچھا: یہ کون تھے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔ کہا: انہوں نے مجھے اس طرح دیکھا ہے کہ مجھے ڈر لگنے لگا ہے لہٰذا آپ ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہند کی سرزمین پر پہنچادے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے اسے ہند پہنچادیا۔ جب ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ آئے تو حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے کہا: میرے چچازاد بھائی نے بتایا کہ تم نے اسے غور سے دیکھ کر ڈرادیا ہے، چنانچہ اس نے مجھے کہا: ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِند پہنچا دے۔ میں نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے اسے ہند پہنچادیا۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: مجھے حکم ملا تھا کہ اس کی روح ہند میں قبض کروں اور اب میں اس کی روح قبض کرچکا ہوں۔

جنت میں طٰہٰ اور یٰسٓ کی تلاوت:

﴿7786﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہل جنت سے سورۂ طٰہٰ اور یٰسٓ کے علاوہ دیگر قرآن کی تلاوت اٹھالی جائے گی۔

﴿7787﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے اور

جنت کا ہر درخت اسی سے ہے، اس کی شاخیں جنتی دیواروں کے پیچھے سے دکھائی دیتی ہیں۔

﴿7788﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جب کھانے میں چار چیزیں جمع ہو جائیں تو اس کی شان ہر طرح سے کامل ہو جاتی ہے۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں: (۱)...جب اس کی بنیاد حلال ہو (۲)...اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیا گیا ہو (۳)... زیادہ لوگوں نے کھایا ہو اور (۴)... کھانے سے فراغت کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا گیا ہو۔

دنیا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے ہے:

﴿7789﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام بیٹھے ہوئے ہیں اور ساری دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے سامنے ہے اور وہ لوح (تختی) جس میں انسانوں کی عُمریں درج ہیں وہ ان کے ہاتھوں میں ہے، مُعاوِن فرشتے سامنے کھڑے ہیں، حضرت سیِّدُنا ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نظر جمائے اس تختی کو دیکھ رہے ہیں جیسے ہی کسی بندے کا وقت پورا ہوتا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی روح قبض کر لو۔

﴿7790﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن حُمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ (پ۲۷، الطور: ۶) ترجمۂ کنز الایمان: اور سلگائے ہوئے سمندر کی (قسم)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: سمندر تنور کی طرح ہو جائیں گے۔

ساتوں سمندر انگوٹھے کے گڑھے میں:

﴿7791﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا نام ”صدیق“ ہے۔ دنیا کے ساتوں سمندر اس کے انگوٹھے کے گڑھے میں ہیں۔

قیامت کا منظر:

﴿7792﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو زمین کھینچ کر چمڑے کی طرح دراز ہو جائے گی پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین سے انسانوں اور جنوں کو جمع فرمائے گا جو زمین پر

اپنی صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے پھر آسمان والے اُتریں گے جن کی تعداد زمین والوں کے برابر ہو گی اور ان کے ساتھ اتنے ہی جن وانس کی تعداد کے برابر مزید اتریں گے پھر یہ سب صفیں بنالیں گے حتّٰی کہ جب یہ اہل زمین کے قریب ہو جائیں گے تو ان کے نورانی چہروں کے سبب زمین روشن ہو جائے گی اور اہل زمین سجدے میں گر جائیں گے پھر اپنی صفوں میں آکر کھڑے ہو جائیں گے اس کے بعد ساتوں آسمانوں سے ان سب کی تعداد سے دُگنی مخلوق اُترے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾ (پ۲۹، الحاقۃ:۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔

فرشتے اسے کندھوں پر اپنے ہاتھوں کے ذریعے عزت اور حسن و جمال کے ساتھ اٹھائے ہوئے ہوں گے حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرسی پر اپنی شان کے لائق جلوہ گر ہو گا اور ارشاد فرمائے گا:

لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ (پ۲۴، المؤمن:۱۶)

ترجمۂ کنز الایمان: آج کس کی بادشاہی ہے۔

کوئی جواب نہ دے گا پھر خود ہی فرمائے گا:

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْیَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ (پ۲۴، المؤمن:۱۶، ۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: ایک اللہ سب پر غالب کی آج ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے گی آج کسی پر زیادتی نہیں بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

بلاحساب و کتاب جنت میں جانے والے:

﴿7793﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا تو زمین کھنچ کر چمڑے کی طرح دراز ہو جائے گی اور اس کی وسعت میں اتنا اتنا اضافہ ہو جائے گا۔ انسانوں اور جنوں میں سے تمام مخلوق کو ایک چٹیل میدان میں جمع کر دیا جائے گا۔ پھر ماقبل پوری حدیث ذکر کی اور یہ بھی بیان فرمایا: پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: ”عنقریب تم اہل فضل کو جان لوگے۔“ حکم ہو گا: وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جو ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے والے ہیں۔ یہ سن کر ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے والے اُٹھیں گے اور جنت

کی طرف چل دیں گے۔ پھر دوبارہ پکارنے والا پکارے گا: ''عنقریب تم اہل فضل کو جان لوگے۔'' پھر حکم ہوگا کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے متعلق قرآن مجید میں ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ترجمۂ کنز الایمان: اُن کی کروٹیں جُدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے۔

(پ۲۱، السجدۃ: ۱۶)

پس وہ تہجد گزار اُٹھ کھڑے ہوں گے اور جلدی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے۔ پھر پکارنے والا پکارے گا: ''عنقریب تم اہلِ فضل کو جان لوگے۔'' حکم ہوگا کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے متعلق قرآن مجید میں ہے:

لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ترجمۂ کنز الایمان: جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد سے۔

(پ۱۸، النور: ۳۷)

پس وہ لوگ اُٹھیں گے اور جنت کی طرف چل دیں گے۔

﴿7794﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی جب لوگوں سے کوئی بات کرتا ہے تو وہ اس کے دل سے نکل کر لوگوں کے دلوں تک پہنچ جاتی ہے۔

بُری نیت سے علم حاصل کرنے کی ممانعت:

﴿7795﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا! علم اس لئے حاصل مت کرنا کہ اس کے ذریعے علما کے ساتھ مقابلہ کرو، بیوقوفوں سے جھگڑتے پھرو اور محفلوں میں خود کو نمایاں کرنے لگو نیز علم سے بے رغبت ہو کر جہالت کی طرف راغب ہوتے ہوئے علم کو ترک مت کرنا۔ جب تم ایسی محفل دیکھو جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا جا رہا ہے تو اس میں بیٹھ جاؤ کیونکہ اگر تم عالم ہوگے تو تمہارا علم تمہیں نفع دے گا اور اگر تم جاہل ہوگے تو وہ تمہیں علم سکھائیں گے، ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحمت نازل فرمائے اور اس میں سے تمہیں بھی کچھ نصیب ہو جائے اور جب تم ایسی محفل دیکھو جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہیں کیا جا رہا تو اس میں مت بیٹھو کیونکہ اگر تم عالم ہوگے تو تمہارا علم تمہیں نفع نہ دے گا اور اگر تم جاہل ہوگے تو وہ تمہاری جہالت میں مزید اضافہ کر دیں گے نیز ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر غضب فرمائے تو تم بھی اس غضب میں ان کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

ہابیل کے قتل پر اشعار:

﴿7796﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْهِ السَّلَام کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (سیِّدُنا ہابیل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه) کو قتل کر دیا تو حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْهِ السَّلَام نے یہ اشعار کہے:

تَغَيَّرَتِ الْبِلَادُ وَمَنْ عَلَيْهَا ۔۔۔ فَوَجْهُ الْاَرْضِ مُغْبَرٌّ قَبِيْح

تَغَيَّرَ كُلُّ ذِيْ طَعْمٍ وَلَوْنٍ ۔۔۔ وَقَلَّ بَشَاشَةُ الْوَجْهِ الْمَلِيْح

ترجمہ: شہر اور اس میں رہنے والے بدل گئے اور روئے زمین غبار آلود اور بدصورت ہوگئی۔ ہر ذائقہ اور رنگ بدل گیا اور خوبصورت چہرے کی مسرت کم ہوگئی۔

صغیرہ گناہ بھی جہنم میں ڈال سکتے ہیں:

﴿7797﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں ایک شخص آیا اور عرض کی: یارسولَ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! میں نے خواب میں ایک طویلُ القامت شخص دیکھا جس کا سر آسمانوں کو چھونے کے قریب تھا، اُس نے مجھ سے کہا: کیا تم مجھ سے کُشتی کرو گے؟ میں نے اس کی بات مان لی اور اس سے کُشتی کرکے اسے پچھاڑ دیا پھر میرے سامنے ایسا شخص آیا کہ پھونک ماروں تو اُڑ جائے، اس نے مجھ سے کہا: مجھ سے کُشتی کرو گے؟ میں نے کہا: میں نے اس شخص کو کُشتی میں پچھاڑا ہے جس کا سر (طویلُ القامت ہونے کے باعث) دکھائی نہیں دے رہا تھا پھر تو کیا چیز ہے؟ میں تجھ سے نہیں لڑتا۔ اُس نے مجھے پکڑا اور مجھے اٹھا کر آگ میں ڈال دیا۔ حُضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ لمبا اور عظیم شخص جو تجھ سے ڈر گیا اور اس کے خلاف تیری مدد کی گئی وہ تیرے کبیرہ گناہ ہیں جبکہ چھوٹا شخص تیرے صغیرہ گناہ ہیں لہٰذا تو اس بات سے بچ کہ صغیرہ گناہ تجھے جہنم میں ڈال دیں۔

حقیقی بندۂ مؤمن:

﴿7798﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام سے فرماتا ہے: اے جبرئیل! میرا بندہ (عبادت کی) جو حلاوت اپنے دل میں محسوس کرتا ہے اُسے ختم کردو۔ تو بندۂ مومن غمگین ہوکر اپنی سابقہ حالت کو تلاش کرنے لگتا ہے،

اُسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس پر اس سے بڑی مصیبت کبھی نہیں اُتری۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی حالت پر نظر رحمت فرماتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے: اے جبرئیل! میرے بندے کے قلب پر وہ چیز لوٹا دو جو تم نے ختم کر دی تھی، میں نے اپنے بندے کو آزمالیا اور اسے سچا پایا، میں بہت جلد اپنی طرف سے اس میں اضافہ کروں گا اور اگر بندہ جھوٹا ہوا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں نہ اس کی کوئی قدر ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی پروا کی جاتی ہے۔

غَسّاق نامی جہنم کی وادی:

﴿7799﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: دوزخ میں غَسّاق نامی ایک وادی ہے جس میں 330 گھاٹیاں ہیں۔ ہر گھاٹی میں 330 محل ہیں۔ ہر محل میں 330 کمرے ہیں اور ہر کمرے میں چار گوشے ہیں۔ ہر گوشے میں اژدہے ہیں اور ہر اژدہے کے سر پر 330 بچھو ہیں اور ہر بچھو کے 330 زہریلے ڈنک ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بچھو بھی تمام جہنمیوں کو ڈنک مارے تو سب کو اس کا زہر کافی ہو۔ ہم اس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔

سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرت سیِّدُنا ابن عباس، حضرت سیِّدُنا ابن عمر، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کیں۔

باندی کا اپنے مالک کو جننا:

﴿7800﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم ننگے بدن، ننگے پیر رہنے والوں اور بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے[1] اور باندی کا اپنے مالک اور مالکن کو جننا بھی قیامت کی نشانی ہے[2]۔[3]

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 26** پر اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی دنیا میں ایسا انقلاب آوے گا کہ ذلیل لوگ عزت والے بن جائیں گے اور عزیز لوگ ذلیل ہو جائیں گے جیسا آج دیکھا جا رہا ہے۔ سکندر ذوالقرنین نے حکم دیا تھا کہ کوئی پیشہ ور اپنا موروثی پیشہ نہیں چھوڑ سکتا تا کہ عالَم کا نظام نہ بگڑ جائے۔ (اشعۃ اللمعات) معلوم ہوا کہ کمینوں کا اپنا پیشہ چھوڑ کر اونچا بن جانا علامت قیامت ہے۔ اور اس سے نظام عالَم کی تباہی ہے۔

2... یعنی اولاد نافرمان ہوگی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسا کوئی لونڈی سے تو گویا ماں اپنے مالک کو جنے گی، اس کی اور بھی تفسیریں ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۲۶)

3... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام... الخ، ص۲۱ تا ۲۳، حدیث: ۸، ۹۔ مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۳۵۱، حدیث: ۹۱۳۹

اوجِ ثُریّا سے بھی علم لینے والے:

﴿7801﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر علم ثُرَیّا ستارے کے پاس بھی ہوتا تو اہلِ فارس کے کچھ لوگ اسے ضرور حاصل کر لیتے[1]۔“[2]

دُبَّاء اور نقیر:

﴿7802﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُبَّاء اور نَقیر کے برتنوں میں نبیذ[3] پینے سے منع فرمایا[4] تو اس پر ایک مسلمان شخص نے کھڑے ہو کر کہا: کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس کوئی اور برتن نہیں۔ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر نبیذ تمہیں خوشگوار محسوس ہو تو پی لیا کرو اور اگر گندی لگے تو چھوڑ دو، تم میں سے ہر شخص اپنا حساب دے گا اور میری ذمہ داری اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم پہنچانا ہے۔[5]

اہلِ جنت کے سردار، قائدین اور نمائندے:

﴿7803﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ انبیا اور مُرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام اہلِ

1... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/ ۱۷۵، حدیث: ۳۲۷۲
مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/ ۱۵۴، حدیث: ۷۹۵۵

2... حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس حدیث سے مراد حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ (الخیرات الحسان، ص ۲۳، ۲۴)

3... نبیذ: وہ مشروب جس میں کھجوریں ڈالی جائیں جس سے پانی میٹھا ہو جائے مگر اعضاء کو سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو۔ ورنہ اس کا پینا حرام ہے۔ (الفتاوی الخانیۃ، ۱/ ۹)

4... یہ شراب کے برتنوں کا ذکر ہے، اہلِ عرب شراب کے بڑے عادی تھے، پختہ کدّو جو لمبا ہوتا ہے اسے کھوکھل کر لیا جاتا تھا، اس سے جگ کا کام لیا جاتا اور وہ اسے دُبّاء کہتے تھے۔ موٹے درخت کی جڑ کھوکھل کر کے زمین میں گاڑ دیتے اس میں زیادہ شراب رکھتے، اسے ”نَقیر“ کہتے۔ جب اسلام میں شراب حرام کی گئی تو شراب بنانے، رکھنے، پینے کے برتنوں کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا اور فرمایا گیا کہ ان برتنوں میں دودھ، پانی، نبیذ اور کوئی مشروب بھی نہ پیو، نہ رکھو تاکہ یہ برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آئے اور لوگ پھر سے شراب نہ پینے لگیں، بعد میں برتنوں کی ممانعت کی حدیث منسوخ ہو گئی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۸۳ ملتقطاً)

5... مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/ ۲۷۲، حدیث: ۸۶۶۴۔ الضعفاء للعقیلی، رقم ۱۰۰۱، عبد الحمید، ۳/ ۷۹۹

جنت کے سردار، شُہدا اَہْلِ جنت کے قائدین اور حاملینِ قرآن (یعنی قرآن کی تلاوت اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے) اَہْلِ جنت کے عُرفاء (یعنی غیر قراء جنتیوں کے نمائندے) ہوں گے۔[1]

﴿7804﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت سب سے بُرے مقام والا وہ ہوگا جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر برباد کر ڈالی۔[2]

حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کفن:

﴿7805﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں دو سفید کپڑے اور ایک مقام حِبرہ کی چادر تھی[3]۔[4]

قومِ نوح اور عاد پر سخت عذاب:

﴿7806﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمان سے پانی کا ایک چُلّو بھی نازل فرمایا تو ایک مقررہ وزن کے ساتھ اور ایک مٹھی ہوا بھی بھیجی تو ایک مقررہ مقدار کے ساتھ البتہ قومِ نوح اور قومِ عاد پر عذاب والے دن معاملہ یکسر مختلف تھا کیونکہ طوفانِ نوح والے دن پانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اپنے اوپر مامور فرشتوں پر اس قدر غالب آگیا کہ ان کے لئے اس پر قابو پانے کی کوئی راہ نہ رہی پھر حُضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾ (پ۲۹، الحاقۃ: ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا۔

اور قومِ عاد کی تباہی کے وقت ہوا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اپنے اوپر مامور فرشتوں پر اس قدر غالب آگئی کہ

---

[1] ... دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی ختم القرآن، ۲/۵۶۱، حدیث: ۳۴۸۴۔ طبقات المحدثین لابی الشیخ، ۳/۵۹۵، حدیث: ۷۴۱

[2] ... مسند طیالسی، شھر بن حوشب عن ابی ھریرۃ، ص۳۱۶، حدیث: ۲۳۹۸، "شر" "بدلہ" "اسوا"

[3] ... یمن کے تیار کردہ کپڑوں میں سے ایک قسم کے سوتی کپڑے کا نام حِبرہ ہے ح کے کسرہ سے، یہ بہترین قسم کا کپڑا ہوتا ہے، سادہ سفید بھی ہوتا ہے اور سبز و سرخ دھاری والا بھی۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۹۱)

[4] ... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۲۰۴، حدیث: ۱۴۶۹

طبقات ابن سعد، ذکر من قال کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۲/۲۱۷

ان کے لئے اس پر کوئی راہ نہ رہی پھر حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

بِرِیۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِیَةٍ ۙ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَیۡهِمۡ سَبۡعَ لَیَالٍ (پ۲۹، الحاقۃ:۶، ۷) ترجمۂ کنزالایمان: (ہلاک کیے گئے) نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگادی سات راتیں۔[1]

عظمتِ خُداوندی کی ایک مثال:

﴿7807﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک بار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: تم کس لئے جمع ہوئے ہو؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا ذکر کرنے اور اس کی عظمت میں غور و فکر کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس کی عظمت کے بارے میں کچھ نہ بتاؤں؟ سب نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا: حاملینِ عرش میں سے ایک فرشتے کا نام اِسرافیل ہے۔ عرش کے کناروں میں سے ایک کنارہ اس کے کندھوں پر ہے، اس کے قدم زمین کی نچلی سطح پر ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان سے اوپر ہے اور تمہارے ربّ کی اس جیسی اور بھی مخلوق ہے۔[2]

قریشی عورتوں کی دو اچھی صفات:

﴿7808﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی قوم کی سَودَہ[3] نامی ایک خاتون کو پیغامِ نکاح بھیجا جن کے فوت شدہ شوہر سے پانچ چھ بچے تھے۔ (انہوں نے معذرت کی تو) حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: مجھ سے نکاح کرنے سے تمہیں کون سی چیز روک رہی ہے؟ عرض کی: یانَبِیَّ اللہ بخدا! مجھے آپ سے کوئی چیز نہیں روکتی بلکہ آپ تو ساری مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ بس مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ بچے صبح شام آپ کے سرہانے روتے رہیں۔

1... العظمۃ، ذکر الریاح، ص ۲۷۲، حدیث: ۸۰۲ بتغیرٍ قلیل

2... العظمۃ، ذکر حملۃ العرش وعظم خلقھم، ص ۱۷۰، حدیث: ۴۷۹

3... حضرت سیِّدُنا امام عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نہیں ہیں بلکہ کوئی اور ہیں۔ (عمدۃ القاری، ۱۴/ ۳۷۸، تحت الحدیث: ۵۳۶۵)

حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کے علاوہ تو کوئی بات نہیں۔ عرض کی: جی نہیں۔ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رَحم فرمائے، اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں قریش کی وہ عورتیں سب سے بہترین ہیں جو بچوں پر بچپن میں بہت مہربان اور ان کے پاس جو شوہر کا مال ہے اس کی بہترین محافظ ہیں۔[1]

﴿7809﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ والی ہو[2]۔[3]

ہجرت کے بعد ہجرت:

﴿7810﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حُضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی اور لوگ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی جائے ہجرت (شام) کی طرف ہجرت کریں گے اور زمین میں بُرے لوگ رہ جائیں گے جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگا اور انہیں ان کی سرزمین پھینک دے گی اور آگ انہیں بندروں اور سؤروں کے ساتھ جمع کرے گی۔ وہ آگ ان کے ساتھ وہیں رات گزارے گی اور جہاں قیلولہ کریں گے وہ بھی وہیں قیلولہ کرے گی جو پیچھے رہ جائے گا اسے اپنی لپیٹ میں لے لی گی۔[4]

---

1 ... بخاری، کتاب النفقات، باب حفظ المرأة زوجها فی ذات یده والنفقة، ۳/ ۵۱۶، حدیث: ۵۳۶۵

مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/ ۶۸۳، حدیث: ۲۹۲۶

2 ... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 515** پر اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اگر میت کے ساتھ رونے پیٹنے والی ہو وہاں نہ جائے جیسا کہ بعض جگہ رواج ہے کہ میت کے ساتھ قبرستان تک روتی پیٹتی عورتیں جاتی ہیں اور اگر یہ عورتیں میت سے دور ہوں تو عالم شیخ اور بزرگان دین تو اس میں شرکت نہ کریں عوام کرسکتے ہیں، جیسے کہ دعوتِ ولیمہ میں اگر دستر خوان پر ناچ گانا ہے تو وہاں کوئی نہ جائے اور اگر وہاں سے دُور ہے تو مشائخ کرام وعلماء عظام نہ جائیں تاکہ صاحب خانہ اس سے توبہ کرے عوام جاسکتے ہیں، لہٰذا یہ حدیث اس فقہی مسئلہ کے خلاف نہیں کہ نوحہ گر کی وجہ سے میت کے کفن دفن میں شرکت کو نہ چھوڑو کیونکہ وہ حکم عوام کے لیے اور یہ حدیث خواص کے لیے۔

3 ... ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب فی النهی عن النیاحة، ۲/ ۲۵۸، حدیث: ۱۵۸۳

4 ... کتاب الفتن، فی النار التی تحشر الی الشام، الجزء السابع، ۲/ ۶۳۲، حدیث: ۱۷۶۷

خالق کی شان سب سے عظیم ہے:

﴿7811﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سَلَام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں غور و فکر کر رہے تھے۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: کس چیز میں غور و فکر کر رہے ہو؟ سب نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت کے بارے میں غور و فکر کر رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں غور و فکر نہ کرو بلکہ اس کی مخلوق کے بارے میں غور و فکر کرو کہ ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں جبکہ اس کا سر ساتویں آسمان سے بھی اوپر ہے۔ اس کے قدم اور گھٹنوں کے درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے جبکہ ٹخنوں اور تلووں کے درمیان بھی چھ سو سال کا فاصلہ ہے اور خالق کی شان تو مخلوق سے بہت عظیم تر ہے۔[1]

جہنم سے آزادی:

﴿7812﴾... حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حُضور سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کر دے۔[2]

آگ کے کنگن:

﴿7813﴾... حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بیعت کے لئے سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئی اور جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”اے اسماء! انہیں اُتار کر پھینک دو! کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتی ہو کہ (اگر تم نے ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو بروزِ قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے گا۔“ میں نے کنگن اُتار کر ڈال دیئے[3] اور

---

1. ... العظمة، باب الامر بالتفكر في... الخ، ص ٢٢، حديث: ٢١، نحوه
2. ... معجم کبیر، ۲۴/۱۷۵، ۱۷۶، حدیث: ۴۴۲، ۴۴۳
3. ... آپ نے یہ کنگن صدقے کی نیت سے ڈالے تھے جیسا کہ مراٰۃ المناجیح میں بحوالہ ابوداود ونسائی اسی مفہوم کی ایک حدیث...

میں نہیں جانتی کہ انہیں کس نے اٹھایا؟[1]



حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وعظ کرنے، عذاب الٰہی سے ڈرانے، نصیحت کرنے اور خوشخبری دینے والے تھے۔

﴿7814﴾... حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک جہنم ہر روز دو مرتبہ چنگھاڑتا ہے جسے جن اور انسان کے علاوہ ہر مخلوق سنتی ہے اور ان ہی دونوں پر حساب اور عذاب کا معاملہ ہے۔

جہنمی تحفہ:

﴿7815﴾... حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کو جہنم کے پاس لا کر کہا جائے گا: ٹھہرو تاکہ ہم تمہیں تحفہ دیں پھر اس کے پاس نہایت زہریلے سانپوں کے زہر کا پیالہ لایا جائے گا۔ جب وہ پیالہ اس کے منہ کے قریب ہو گا تو گوشت اور ہڈیوں کو الگ الگ کر دے گا۔

طالب بخشش کی مغفرت:

﴿7816-17﴾... حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جو گناہوں میں مبتلا رہتا تھا۔ ایک دن اکیلے سفر پر نکلا تو اپنے گزشتہ گناہوں پر غور و فکر کرتے ہوئے ربّ کریم کی بارگاہ میں عرض کرنے لگا: ”اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں۔“ اسی حالت میں اسے موت آگئی اور اسے بخش دیا گیا۔

......میں ہے: ایک عورت اپنی لڑکی کو لے کر حاضر بارگاہ نبوی ہوئی جس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے تو فرمایا کہ کیا ان کی زکوۃ دیتی ہو عرض کیا نہیں فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ کل تم کو دوزخ میں آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو اس نے فوراً کنگن اتار کر حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف پھینک دیئے اور بولی یہ اللہ رسول کے لیے صدقہ ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۳/ ۳۹)

[1]...مسند احمد، حدیث اسماء ابنة یزید، ۱۰/ ۴۳۴، حدیث: ۲۷۶۳۴

بختی اونٹوں کی مثل جنتی پرندے:

﴿7818﴾... حضرت سیِّدُنا حَسّان بن ابو اَشْرَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ”طُوبیٰ“ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: طُوبیٰ ایک جنتی درخت ہے۔ جنت میں کوئی محل والا ایسا نہیں ہوگا جس میں اس کی شاخوں میں سے کسی کا سایہ اس تک نہ پہنچتا ہو۔ اس درخت میں قسم قسم کے پھل ہیں اور اس پر بختی اونٹوں کی مثل پرندے بیٹھے ہوں گے۔ جب بھی کسی جنتی کو پرندے کھانے کی خواہش ہوگی اور وہ اسے بلائے گا تو وہ پرندہ فوراً اس کے دستر خوان پر آجائے گا اور وہ جنتی اس کی ایک طرف سے خشک کیا ہوا گوشت اور دوسری طرف سے بھنا ہوا گوشت کھائے گا۔ جب وہ کھا چکا ہوگا تو وہ پہلے کی طرح پرندہ بن کر اڑ جائے گا۔

﴿7819﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک جنت میں سونے، چاندی، یاقوت اور زَبَرجد کے محل ہیں۔ اس کے پہاڑ مشک کے اور اس کی مٹی مشک و زعفران کی ہے۔

ایک روٹی صدقہ کرنے کے سبب بخشش:

﴿21-7820﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک راہب نے کسی عبادت خانہ میں 60 سال عبادت کی۔ ایک دن اس نے بارش برستی دیکھی تو زمین کے مَنظر نے اسے خوب لطف اندوز کیا۔ اس نے سوچا کہ میں باہر نکل کر مَناظرِ قدرت دیکھتا ہوں۔ چنانچہ وہ اپنی عبادت گاہ سے ایک روٹی لے کر نکل پڑا۔ راستے میں ایک عورت اس کے سامنے آئی اور خود کو اس پر ظاہر کیا۔ راہب اسے دیکھ کر اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکا اور اس کے ساتھ بدکاری کر بیٹھا پھر اسے موت آگئی۔ مرنے سے پہلے اس کے پاس ایک سائل آیا تو اس نے روٹی اس سائل کو دے دی۔ جب اس کی 60 سالہ عبادت کا دیگر گناہوں سے مقابلہ کیا گیا تو اس کا گناہ بڑھ گیا پھر صدقہ کی ہوئی روٹی اس کے نیک اعمال میں شامل کی گئی تو نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا اور یوں اسے بخش دیا گیا۔

﴿7822﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میرا مومن بندہ کسی آزمائش و فتنہ میں مبتلا ہو جائے گا تو میں کافر کو لوہے کی طرح اس قدر سخت بنا دیتا کہ اسے کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچتی حتّٰی کہ وہ مَر کر مجھ سے آملتا۔

سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا مغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

سب سے افضل کون؟

﴿7823﴾... حضرت سیِّدُنا مغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف سے قاضی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مَخْمُوْمُ الْقَلْب مومن اور سچی زبان والا۔ عرض کی گئی: مَخْمُوْمُ الْقَلْب سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا، ہر قسم کے گناہ، سرکشی، دھوکا دہی اور حسد سے بچنے والا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان صفات کو کون اپنا سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا سے نفرت اور آخرت سے محبت کرے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: ہم اپنے درمیان صرف حضرت سیِّدُنا رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان صفات کا حامل پاتے ہیں۔ پھر عرض کی: کون ان صفات کو پانے میں کامیاب ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھے اَخلاق والا مسلمان۔[1]

﴿7824﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک روز میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے برابر میں فجر کی نماز پڑھی۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہمیں فجر کی نماز اجالے میں پڑھاتے تھے اس روز انہوں نے فجر اول وقت (یعنی تاریکی) میں پڑھائی۔[2] (نماز پڑھ کر)

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الورع والتقوی، ۴/۴۷۵، حدیث: ۴۲۱۶

نوادر الاصول، الاصل السادس والاربعون والمائۃ، ۱/۵۷۸، تحت الحدیث: ۸۱۹

2... احناف کے نزدیک: اسفار یعنی خوب اجالے میں فجر کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/۴۵۱) احناف کی مؤید ترمذی شریف کی یہ حدیث پاک ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "فجر کی نماز اجالے میں پڑھو اس میں عظیم ثواب ہے۔" (ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی الاسفار بالفجر، ۱/۲۰۴، حدیث: ۱۵۴)

میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض: یہ کیسی نماز ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہی نماز ہے جو ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقْتِدا میں پڑھتے تھے اور اسی طرح امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اقتدا میں پڑھتے رہے لیکن جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا گیا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُجالے میں نمازِ فجر پڑھانی شروع کر دی۔[1]



حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو بکر حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعمالِ صالحہ کی جانب جلدی کرنے والے، بُری باتوں کی مذمّت کرنے والے اور اچھی دعاؤں کی ترغیب دلانے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اصل میں بصرہ کے رہنے والے تھے پھر شام کی طرف منتقل ہو گئے۔

کثرت سے نیک اعمال کرنے والے:

﴿7825﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ نیک اعمال کرتے کسی اور کو نہیں دیکھا۔

﴿7826﴾... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب نمازِ عصر ادا فرما لیتے تو مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے حتّٰی کہ سورج غروب ہو جاتا۔

﴿7827﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو رات کو طویل قیام کرتا ہے بروزِ قیامت اس کے لئے طویل قیام آسان ہو جائے گا۔

﴿7828﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الفجر، ۱/ ۳۷۲، حدیث: ۶۷۱۔ مسند ابی یعلی، مسند عبد اللہ بن عمر، ۵/ ۱۵۶، حدیث: ۵۷۲۱

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بکریاں تھیں۔ایک مرتبہ انہوں نے بکریوں کے پاس کسی کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو بکریاں چرانا چھوڑ دیا۔میں نے حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: انہوں نے کیا سنا؟ فرمایا: ایک دن اس کا ہے اور ایک دن اس کے پڑوسی کا ہوگا۔

زمین وآسمان کا فرق:

﴿7829﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک جماعت مل کر نماز ادا کرتی ہے حالانکہ ان کے درمیان زمین وآسمان جتنا فرق ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان میں ایک شخص خشوع خضوع کے ساتھ نماز میں مشغول ہوتا ہے جبکہ دوسرا اپنی نماز سے غافل ہوتا ہے۔

”قدمِ رحمٰن“ کا مطلب:

﴿7830﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سجدہ کرنے والا قدمِ رحمٰن پر سجدہ کرتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”قدمِ رحمٰن“ کا مطلب قُربِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے جیسا کہ نبی کریم رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان میں ہے: ”اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ یعنی بندہ ربّ تعالٰی کے سب سے قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔“[1] اور اس فرمان: ”مَا تَصَدَّقَ مُتَصَدِّقٌ بِطَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا طَیِّبًا اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ فقط حلال وپاکیزہ صدقہ قبول فرماتا ہے اور جب صدقہ کرنے والا حلال وپاکیزہ چیز صدقہ کرتا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں پہنچ جاتا ہے۔“[2]

کامل ایمان:

﴿7831﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآن کریم میں ہے کہ ایمان عمل ہی سے کامل ہوتا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے:

---

1 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود، ص۲۵۰، حدیث: ۴۸۲

2 ...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ... الخ، ص۵۰۶، حدیث: ۱۰۱۴، نحوہ

سنن کبری للنسائی، کتاب النعوت، باب المعافاۃ والعقوبۃ، ۴/۴۱۸، حدیث: ۷۷۵۹

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۚۖ (پ۹، الانفال:۲)

ترجمۂ کنز الایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔

اور با عمل ایمان والوں کو کامل مومن فرمایا گیا، چنانچہ ارشاد ہوا:

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ (پ۹، الانفال:۳، ۴)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں۔

﴿7832﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنہیں تم اہل خیر گمان کرتے ہو آج ان میں بھی بھلائی کم ہو گئی ہے۔

﴿7833﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی شخص کا اپنے گھر والوں کے پاس نماز پڑھنا پوشیدہ عمل ہے۔

﴿7834﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس بندے سے بڑھ کر ربّ تعالٰی کا دشمن کوئی نہیں جو ذِکْرُ اللہ اور اس کے کرنے والے کو ناپسند کرے۔

﴿36-7835﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سلف صالحین عورتوں کے تذکرے اور مساجد میں فحش گوئی سے اجتناب کرتے تھے۔

﴿7837﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تین طرح کے کھانوں کا حساب نہیں ہو گا: (۱)... سحری (۲)... افطاری اور (۳)... دعوت کا کھانا۔

غیلان قدری اور سیِّدُنا ابن عَطِیَّہ:

﴿7838﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غیلان قَدَرِی بڑا قادِرُ الکلام شخص تھا۔ یہ ہشام بن عبد الملک کے دورِ خلافت میں ہمارے پاس آیا اور باتیں کرنے لگا اور جب اپنی باتوں سے فارغ ہوا تو

حضرت حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہنے لگا: تم نے جو باتیں مجھ سے سنیں اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے غیلان! اگرچہ میری زبان تجھے جواب دینے سے عاجز ہے مگر میرا دل تیری باتوں کا رد کر رہا ہے۔

﴿7839﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غیلان قَدَرِی سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تجھے ایسی زبان دی گئی ہے کہ ایسی ہمیں نہیں دی گئی لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ تُو جو لے کر آیا ہے وہ باطل ہے۔

بدعت کا نقصان:

﴿7840﴾... حضرت سَیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی بدعت کو ایجاد کرنے سے دین سے دوری ہی بڑھتی ہے اور کسی سنت کو چھوڑنے سے نفسانی خواہش کی پیروی ہی بڑھتی ہے۔

﴿7841-42﴾... حضرت سَیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اُمَّت اپنے دین میں بدعت ایجاد کر لیتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ انھیں اُسی قدر سنت سے محروم کر دیتا ہے اور قیامت تک انھیں اس سے محروم رکھتا ہے۔

﴿7843﴾... حضرت سَیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پوشیدہ دعا اعلانیہ دعا سے 70 گنا افضل ہے۔

اپنے حق میں راہب کی دعا پر اٰمین:

﴿7844﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک راہب سے ملاقات کی تو وہ راہب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے دعا کرنے لگا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اٰمین کہنے لگے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ نے اس کی دعا پر اٰمین کیوں کہی؟ فرمایا: اس اُمید پر کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے حق میں اس کی دعا قبول فرمائے گا اور اس کے اپنے حق میں اس کی دعا قبول نہیں فرمائے گا۔[1]

صبح وشام کی دعا:

﴿7845﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو حضرت حسان بن عطیہ

[1]... یہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقام تھا، عام آدمی کو اس کی اجازت نہیں کہ راہب سے دعا کرائے۔ (علمیہ)

یا عَبدہ بن ابو لُبابہ عَلَیۡہِمَا الرَّحۡمَہ فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جو اپنی نعمت اور فضل سے دن کو لے گیا اور رات کو آرام دہ بنا کر لے آیا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں شکر گزار بندوں میں سے بنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے آج کے روز عافیت میں رکھا، کتنے ہی آزمائش میں پڑنے والے ایسے ہیں جو میری زندگی میں گزر گئے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میری بقیہ عمر اور آخرت میں عافیت میں رکھنا اور مجھے آگ کے عذاب سے بچانا۔ جب صبح ہوتی تو بھی ایسا ہی فرماتے البتہ یہ بھی کہتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جو دن کو بصیرت والا بنا کر لایا ہے۔

اختتامِ مجلس پر اِستغفار کرنے کی برکت:

﴿7846﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: فضول مجلس میں بیٹھنے والے لوگ جب اپنی مجلس کا اختتام استغفار پر کریں تو ان کی پوری مجلس استغفار والی لکھی جاتی ہے۔

سیِّدُنا ابن عطیہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی دعا:

﴿7847﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّ الشَّیۡطَانِ وَمِنۡ شَرِّ مَا تَجۡرِیۡ بِہِ الۡاَقۡلَامُ وَاَعُوۡذُبِکَ اَنۡ تَجۡعَلَنِیۡ عِبۡرَۃً لِغَیۡرِیۡ وَاَعُوۡذُبِکَ اَنۡ تَجۡعَلَ غَیۡرِیۡ اَسۡعَدَ بِمَا اٰتَیۡتَنِیۡ مِنِّیۡ وَاَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اَتَقَوّٰی بِشَیۡءٍ مِّنۡ مَعۡصِیَتِکَ عِنۡدَ ضُرٍّ یَنۡزِلُ بِیۡ وَاَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اَتَزَیَّنَ لِلنَّاسِ بِشَیۡءٍ یُّشِیۡنُنِیۡ عِنۡدَکَ وَاَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اَقُوۡلَ قَوۡلًا لَا اَبۡتَغِیۡ بِہٖ غَیۡرَ وَجۡھِکَ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ فَاِنَّکَ بِیۡ عَالِمٌ وَلَا تُعَذِّبۡنِیۡ فَاِنَّکَ عَلَیَّ قَادِرٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں شیطان کے شر اور اس شر سے جس پر قلم چلیں تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے مخلوق کے لئے نشانِ عبرت بنا دے اور جو تو نے مجھے دیا ہے اس میں (مجھے محروم کر کے) میرے غیر کو سعادت مند بنا دے۔ میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر نازل ہونے والی مصیبت کے وقت میں تیری نافرمانی سے کوئی قوت حاصل کروں۔ میں لوگوں کے لئے ایسی چیز سے مُزَیَّن ہونے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے تیری بارگاہ میں عیب دار بنا دے اور میں ایسی بات کرنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس سے تیری رضا مقصود نہ ہو۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے بے شک تو میرے بارے میں خوب جانتا ہے اور مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قادر ہے۔

﴿7848﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بندہ کسی وادی سے گزرتے ہوئے جہاں اسے کوئی نہ دیکھے ہاتھ اٹھا کر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حُضور رغبت سے دعا کرتا ہے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس وادی کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے اب چاہے وہ اس وادی کو عظیم خیال کرے یا حقیر۔

پانچ چیزوں کے سبب تکمیل ایمان:

﴿7849﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پانچ چیزیں جس میں ہوں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اس میں ایمان کو کامل کر دیا ہے: (۱)... اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول کے لئے خیر خواہی۔ (۲)... اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت۔ (۳)... جو اپنے جی سے لوگوں سے راضی رہے اور ان سے تکلیف دہ چیز کو دور کرے۔ (۴)... جو ذی رحم سے صلہ رحمی کرے اور (۵)... جس کے لئے علانیہ اور پوشیدہ ذکر برابر ہو۔

حاملین عرش کیا کہتے ہیں؟

﴿7850﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی تعداد آٹھ ہے جو دلکش و نرم آواز میں ایک دوسرے کو جواب دیتے ہیں۔ ان میں سے چار کہتے ہیں: "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ جاننے کے باوجود بُردباری اختیار فرماتا ہے۔" دوسرے چار کہتے ہیں: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ قدرت کے باوجود تو درگزر فرماتا ہے۔[1]

حاملین عرش کی لمبائی:

﴿7856﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عرش اُٹھانے والے فرشتوں کے قدم سب سے نچلی زمین پر اور ان کے سر ساتویں آسمان سے بھی اوپر ہیں، ان کے سینگوں کی لمبائی ان کے قد برابر ہے اور ان کے سینگوں کے اوپر عرش ہے۔

---

[1]... حدیث شریف میں ہے کہ حاملینِ عرش آج کل چار ہیں روزِ قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا (یوں) آٹھ ہو جائیں گے۔ (خزائن العرفان، پ۲۹، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۷۔ الحبائک فی اخبار الملائک، ص۵۷)

﴿7857﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو فرشتہ اسے لکھنے سے تین گھڑیوں تک رُکا رہتا ہے پھر بھی اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو لکھ لیتا ہے اور اگر توبہ کرلے تو نہیں لکھتا۔

﴿7858﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جمعہ کے دن سفر پر نکلتا ہے تو (کراماً کاتبین کی طرف سے) اس کے لئے بددعا کی جاتی ہے کہ اسے سفر میں کوئی ساتھی ملے نہ اس کی حاجت روائی کی جائے۔[1]

شانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿7859﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: آپ کو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح بننے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ فرمایا: کیا تم مجھے اس ہستی جیسا بننے کا کہہ رہے ہو جن کی خلافت میں شیاطین کو ان کی وفات تک باندھ دیا گیا تھا۔

مسواک کر کے نماز پڑھنے کی فضیلت:

﴿7860﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسواک کر کے دو رکعت پڑھنا بغیر مسواک کئے ستر رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے۔

﴿7860﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ روایت پہنچی کہ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اے بنی آدم! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا خاموش رہا اب تم خاموش رہو۔ آج تمہارے اعمال تم پر پڑھے جائیں گے تو جو نیکی پاؤ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرو اور جو بدی پاؤ اس پر خود کو ملامت کرو۔ یہ

---

[1] ... احناف کے نزدیک جمعہ کے دن زوال (یعنی جمعہ کا وقت شروع ہو جانے) کے بعد سفر کرنا ممنوع ہے اور سفر کرنے والا اس وعید کا حق دار ٹھہرے گا۔ بہارِ شریعت میں ہے: جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادیٔ شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۷۶۶) ایک مقام پر ہے: جدھر سفر کو جائے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت مبارک ہے اور اہلِ جمعہ کو روزِ جمعہ قبلِ جمعہ سفر اچھا نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۰۵۳)

تمہارے اعمال ہی ہیں جن کا بدلہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا۔

﴿7861﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ عورتوں کی ہی وجہ سے بُرائی میں مبتلا ہوتے ہیں۔

﴿7862﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍؕ ترجمۂ کنزالایمان: جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے۔

(پ۲۲، فاطر: ۱۱)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہر دن اور رات کا گزرنا عمر کا کم ہونا ہے۔

معاشرے میں خوف وہراس کی وجہ:

﴿7863﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جب تم مانگنے والے (حاجت مند) کی بات ان سنی کر دو گے، لمبے بال رکھو گے اور فخر کرتے ہوئے چلو گے تو میری ذات کی قسم! میں تمہارے بعض کو بعض سے خوف زدہ کر دوں گا۔

گدھے کو بُرا بھلا کہنا گناہ میں لکھ دیا گیا:

﴿7864﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص گدھے پر سوار تھا کہ اچانک اس سے گر پڑا اور گدھے کو برا بھلا کہنے لگا۔ دائیں جانب والے فرشتے نے کہا: یہ نیکی تو نہیں ہے کہ میں اسے لکھوں جبکہ بائیں جانب والے نے کہا: یہ گناہ بھی نہیں ہے کہ میں لکھوں۔ تو بائیں جانب والے فرشتے کو الہام ہوا کہ جو دائیں جانب والا فرشتہ نہ لکھے اسے تم لکھو چنانچہ اس شخص کی بات کو گناہوں میں لکھ دیا گیا۔

آٹھ قسم کے افراد پر ربّ تعالیٰ کا غضب:

﴿7865﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت آٹھ قسم کے افراد پر اللہ عَزَّوَجَلَّ غضب فرمائے گا اور یہ اس کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں گے اور انہیں دیگر مخلوق سے جُدا فرمادے گا۔ وہ افراد

یہ ہیں:(۱)…سَقَّارُوْن یعنی قتل کرنے والے[1] (۲)…تکبر کرنے والے یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بُلانے پر سُستی کا مظاہرہ کرنے والے (۳)…شیطان و شیطانی کاموں کی طرف بلانے پر جلدی کرنے والے (۴)…اپنی قسموں کے ذریعے اشیاء کے حقدار بننے والے اگرچہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس کا حقدار نہ بنایا ہو (۵)…اپنے سینوں میں اپنے دینی بھائیوں کے لئے بغض رکھنے والے لیکن ملتے وقت ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے والے (۶)…چُغلی کھانے والے (۷)…دوستوں میں جُدائی ڈالنے والے اور (۸)…نیک لوگوں کے لئے گناہ میں مبتلا ہونے کی تمنا کرنے والے۔

مسلمانوں کی پہرہ داری کی فضیلت:

﴿7866﴾…حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے ایک رات مسلمانوں کی پہرہ داری کی تو صبح ہوتے ہی اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

فتنۂ دَجَّال سے کتنے بچیں گے؟

﴿7867﴾…حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دجال کے فتنے سے فقط 12 ہزار مرد اور سات ہزار عورتیں بچ سکیں گے۔

جنت سے جدائی پر 70 سال تک گریہ:

﴿7868﴾…حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام جنت کی جدائی پر 70 سال تک روتے رہے، اپنی لغزش پر بھی 70 سال تک روتے رہے، اپنے بیٹے (ہابیل) کے قتل پر 40 سال تک روتے رہے اور اپنی عمر مبارک کے سو سال مکہ مکرمہ میں بسر کئے۔ حضرت علی بن سہیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: مکہ مکرمہ میں 60 سال تک رہے۔



---

[1]… ابن عساکر، التوبیخ والتنبیہ لابی الشیخ، کنز العمال، الجامع الصغیر اور جمع الجوامع میں یوں ہے: اَلسَّقَّارُوْنَ وَهُمُ الْكَذَّابُوْنَ یعنی سقارون وہ جھوٹے ہیں۔ (ابن عساکر، رقم ۴۶۶، ابراہیم بن عمرو الصنعانی، ۷/ ۸۶، حدیث: ۱۶۲۲)

سیِّدُنا حسّان بن عَطِیّہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک اور حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مُتَّصِل سَنَد سے احادیث روایت کیں جبکہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری، حضرت سیِّدُنا حُذیفہ، حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء، حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو، حضرت سیِّدُنا حَمزہ بن عَمرو اَسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے مُرسَل احادیث روایت کیں نیز حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب، حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو عائشہ، حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر، حضرت سیِّدُنا نافع، حضرت سیِّدُنا ابواَشعث صَنعانی، حضرت سیِّدُنا ابو کَبشہ سَلولی، حضرت سیِّدُنا ابو مُنیب جُرَشی اور حضرت سیِّدُنا ابو عُبَیْدُ اللہ مُسلم بن مِشْکَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے بھی احادیث روایت کیں۔

دجال کے 70 ہزار پیروکار:

﴿7869﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: اصفہان کے یہود میں سے 70 ہزار افراد دجال کی پیروی کرلیں گے جن پر طَیلسان ہوگا[1]۔[2]

اس روایت کا حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوع ہونا مشہور ہے۔

ایک جامع دعا:

﴿7870﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اور (اپنے غلام سے) فرمایا: دستر خوان لاؤ اس سے تھوڑا سا جی بہلالیں۔ عرض کی گئی: اے ابو یَعلیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ نے یہ کیسی بات کردی؟ لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

[1]... طَیلَسان وہ خاص رومال ہے جس سے سر اور کندھا ڈھکا جاتا ہے یا کوئی اور خاص لباس۔ طیلسان پہننے سے ممانعت بھی آئی ہے اور حُضُور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اس کا پہننا بھی ثابت ہے، جب تک یہ یہود کا نشانِ خاص رہا ممنوع رہا، جب اس کا رواج عام ہوگیا تب حضور نے پہنا۔ تمام لباسوں کا یہ ہی حال کہ جو کفار کی علامت ہوں ان سے بچے اور جب علامت نہ رہیں، مُشترک بن جاویں تو جائز ہیں (مرقات)۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۰۰ ملتقطاً)

[2]... مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی بقیۃ من احادیث الدجال، ص۱۵۷۸، حدیث: ۲۹۴۴

عَنْہ نے فرمایا: میں جب سے اسلام لایا ہوں کبھی کوئی فضول بات نہیں کی صرف یہ کلمہ زبان سے نکل گیا ہے تم اسے چھوڑو اور اس بات کو یاد کرلو جو میں تم سے کہنے لگا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں نے حُضور اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”جب لوگ سونا چاندی جمع کرنے لگیں تو تم ان کلمات کو پڑھ کر ذخیرہ کرلو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَاَسْئَلُکَ حُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَاَسْئَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّکَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے دین میں استقامت، ہدایت پر مضبوطی، شکرِ نعمت، حسنِ عبادت، قلبِ سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں [1] اور تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور ان تمام گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے، بے شک تو سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے۔[2]

جھوٹی حدیث بیان کرنے کی ممانعت:

﴿7871﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے لوگوں تک پہنچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے حکایات بیان کرو کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے[3]۔[1]

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 115** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی دل ایسا عطا فرما جو بُرے عقائد، حسد، کینہ اور بری صفات سے سلامت ہو اور زبان پر ہمیشہ سچی بات آئے۔

2... ترمذی، کتاب الدعوات، ۲۳: باب منہ، ۵/ ۲۵۹، حدیث: ۳۴۱۸

مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث شداد بن اوس، ۶/ ۷۶، حدیث: ۱۷۱۱۴

3... ایک ہی آیت بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جسے کوئی مسئلہ یا حدیث یا قرآن شریف کی آیت یاد ہو وہ دوسرے کو پہنچادے، تبلیغ صرف علماء پر فرض نہیں، ہر مسلمان بقدرِ علم مُبَلِّغ ہے۔ بنی اسرائیل سے قصے، خبریں، مثالیں سن کر لوگوں سے بیان کرسکتے ہیں جب کہ وہ اسلام کے خلاف نہ ہوں۔ خیال رہے کہ بنی اسرائیل سے خبریں لینے کی اجازت ہے توریت وانجیل کے احکام لینے کی ممانعت کیونکہ ان کتابوں کے احکام منسوخ ہوچکے ہیں نہ کہ خبریں۔ جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا دوزخی ...

﴿7872﴾...حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”گناہوں کے چھوٹے ہونے کو مت دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم جرأت کس پر کر رہے ہو۔“(2)

صاف ستھرا رہنے کی ترغیب:

﴿7873﴾...حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو میلے کُچیلے کپڑوں میں دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے یہ کپڑے صاف کر لے۔ یونہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو بِکھرے بالوں والا دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے اپنے بالوں کو سنوار لے۔(3)

نماز میں چار چیزوں سے پناہ:

﴿7874﴾...حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (آخری) تشہد سے فارغ ہو (اور درود ابراہیمی پڑھ چکے) تو چار چیزوں سے پناہ مانگے: (۱)...دوزخ اور (۲)...عذاب قبر سے (۳)...زندگی اور موت کے فتنوں سے اور (۴)...دَجَّال کے فتنہ سے۔(4)

﴿7875﴾...حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین دن اسلامی سرحد پر پہرہ داری کرو پھر عالمین یا لوگوں سے کہہ دو

......ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حدیث گھڑنا گناہ کبیرہ بلکہ کبھی کفر بھی ہے کیونکہ اس میں جھوٹ بھی ہے اور دین میں فتنہ پھیلانا بھی۔ خیال رہے کہ حدیث موضوع (گھڑی ہوئی) اور ہے، حدیث ضعیف کچھ اور۔ حدیث ضعیف فضائلِ اعمال میں معتبر ہے، حدیث موضوع کہیں معتبر نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۸۵ ملتقطا)

1...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۲/ ۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

2...الکامل لابن عدی، رقم ۱۶۵۳: محمد بن اسحاق بن ابراهیم، ۷/ ۳۶۴، عن عبد اللہ بن عمرو

3...ابوداود، کتاب اللباس، باب فی غسل الثوب وفی الخلقان، ۴/ ۷۲، حدیث: ۴۰۶۲

4...ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب ما یقال فی التشهد والصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۹

کہ وہ میرے پاس آئیں۔[1]

《7876》... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مُحْسِنِ کائنات، فخر موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی چیز پر قسم کھائے اور فوراً "اِنْ شَآءَ اللہ" کہہ دے پھر قسم کے خلاف کرے تو اس پر کفارہ نہیں۔[2]



حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو عُرْوَہ قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ اَصلاً کوفی تھے مگر بعد میں شام میں سُکونت اختیار کرلی۔ آپ فضولیات سے اجتناب کرنے والے اور دنیاوی فِکروں سے دور رہنے والے تھے۔

ایک ہی قسم کا کھانا تناول کرنا:

《7877》... حضرت سیِّدُنا ابو عُرْوَہ قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے دستر خوان پر کبھی بھی دو قسم کے کھانے نہیں رکھے گئے۔ کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں نے اپنا دروازہ بند کیا ہو اور اس کے پیچھے کوئی دنیاوی فکر ہو۔

《7878》... حضرت سیِّدُنا ابو عُرْوَہ قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دروازے کو دنیاوی فِکر کے گزرنے سے بند ہی رکھا۔

《7789》... حضرت سیِّدُنا ابو جابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ جب حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وَلیمے کی دعوت دی جاتی تو آپ ایک ہی قسم کا کھانا کھاتے۔

《7880》... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1 ...الکامل لابن عدی، رقم ۲۰۶۸، یوسف بن السفر کاتب الاوزاعی شامی ۸/ ۵۰۱۔

2 ...ترمذی، کتاب النذور والایمان، باب ما جاء فی الاستثناء فی الیمین، ۳/ ۱۸۳، حدیث: ۱۵۳۶۔ معجم اوسط، ۲/ ۲۲۱، حدیث: ۳۰۷۵

نفلی جہاد کے لئے ہمارے یہاں تشریف لاتے اور جب تک اجازت نہ لے لیتے واپس نہ جاتے اور یہی معنیٰ اس آیتِ مبارکہ سے مراد لیتے:

وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُؕ (پ۱۸، النور: ۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک اُن سے اجازت نہ لے لیں۔

مسلمان کی قبر پر چلنے کو ناپسند جاننا:

﴿7881-82﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں گرم انگارے پر چلوں حتّٰی کہ وہ بجھ جائے یا میں تیز دھار نیزے پر اپنا پاؤں رکھوں حتّٰی کہ نیزہ میرے پاؤں کے آرپار ہو جائے یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر جان بوجھ کر چلوں۔

”اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ“ کی تفسیر:

﴿7883﴾... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس آیتِ مبارکہ:

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ (پ۱۶، مریم: ۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جنھوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے۔

کی تفسیر میں فرماتے سنا: مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ نمازیں قضا کر کے پڑھتے ہیں کیونکہ اگر وہ سرے سے نماز چھوڑ دیں تو کافروں جیسے عمل کرنے والے ہو جائیں گے۔

سب سے اچھا بدلہ دینے والا:

﴿7884﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: جو میرے لئے عمل کرتا ہے میں اسے سب سے اچھا بدلہ دینے والا ہوں اور جو کسی عمل میں کسی کو میرا شریک ٹھہرائے گا وہ میرے شریک کے لئے ہی ہو گا۔

﴿7885﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ شُعَیْثِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (نزع کے وقت) اپنی اُمِّ ولد لونڈی سے فرمانے لگے: اے فلانی! میں تو موت کی تمنا کرتا رہا ہوں اب وہ وقت آ پہنچا ہے تو میں اسے ناپسند کیوں کروں؟

اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنے سے مراد:

﴿7886﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی:

وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۛ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

تو آپ کے پاس بیٹھے ایک شخص نے اس کی تفسیر یہ بیان کی کہ "جو شخص پورے لشکر پر تنہا حملہ کرے گویا وہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنے والا ہے۔" اس پر آپ نے فرمایا: اگر تنہا ایک شخص 20 ہزار کے لشکر پر حملہ کرے تو یہ ہلاکت میں پڑنا نہیں بلکہ راہِ خدا میں خرچ نہ کرنا اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا ہے۔

تنہا کا 10 ہزار پر حملہ کرنا:

﴿7887﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس آیت:

وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۛ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

کی تفسیر میں فرماتے سنا: تنہا شخص 10 ہزار کے لشکر پر حملہ کرے ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔

بلا اجازت اسلامی سرحد چھوڑنے پر وعید:

﴿7888﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: راہِ خدا میں کوئی اسلامی سرحد کی پہرہ داری پر مقرر ہو پھر وہ جلد بازی کرتے ہوئے امیر سے اجازت لئے بغیر چلا جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی حتّٰی کہ وہ واپس لوٹ جائے اور جس شے پر اس کا گزر ہوتا ہے وہ اس پر لعنت کرتی ہے۔

بڑے نقصان والا:

﴿7889﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم کسی کو جھگڑالو، فسادی اور رائے پر خود پسندی کا شکار دیکھو تو جان لو کہ وہ بڑے نقصان میں ہے۔

﴿7890﴾... سیِّدُنا ابن مُخَیْمِرہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ پرندوں کے انڈے دینے کے وقت شکار کو ناپسندیدہ اور مکروہ جانتے تھے۔

مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت:

﴿7891﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص مسجد کی جانب ایک قدم چلے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے، ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد آنے والے ہر شخص کے بدلے اس کے لئے ایک قیراط اجر لکھا جاتا ہے۔

﴿7892﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حجاج بن یوسف نے اسلام کی کڑیاں اور بنیادیں ایک ایک کر کے توڑ دیں۔

دلوں کا اُلٹا ہونا:

﴿7893﴾... ابو عبید حاجب نے حضرت سیِّدُنا ابن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے تقدیر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عنقریب دل اچھی باتوں کو بُرا خیال کریں گے جب ایسا ہو گا تو دل اُلٹے ہو جائیں گے اور ان پر مُہر لگ جائے گی۔ اگر میں نے تمہاری یا تمہارے ساتھیوں کی اطاعت کی تو میرا دل بھی ایسا ہو جائے گا۔

﴿7894-95﴾... حضرت سیِّدُنا حکیم لقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا! پیٹ بھر کر کھانے سے بچنا کیونکہ یہ رات میں خیانت اور دن کے وقت ذِلّت یا مذمّت کا باعث ہے۔

﴿7896﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے دل میں ایک بات کھٹک رہی تھی تو میں نے چاہا کہ اُن سے کہہ دوں چنانچہ میں نے ان سے کہا: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ”جو لوگوں پر حاکم ہو مگر ان کی حاجت و محتاجی پر توجہ نہ دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی محتاجی سے صرفِ نظر فرمائے گا۔“ تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہو؟ پھر کافی دیر تک سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے، میں نے انہیں اس

معاملے میں فکر مند پایا حالانکہ وہ لوگوں کی خبر گیری کیا کرتے تھے۔

﴿98-7897﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس گیا، آپ نے مجھے 70 دینار دیئے، خچر پر سوار کیا اور میرے لئے 50 (درہم یا دینار) مقرر کر دیئے، میں نے کہا: آپ نے تو مجھے تجارت سے بے نیاز کر دیا ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: "امیر المؤمنین! آپ کے تحفے آپ کو مبارک ہوں۔" حضرت سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گویا آپ ایسی صورت حال میں حدیث بیان کرنے کو ناپسند جانتے تھے۔

سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سیِّدُنا قاضی شُرَیح، حضرت سیِّدُنا رَوَّاد، حضرت سیِّدُنا عَمرو بن شُرَحْبِیل، حضرت سیِّدُنا علقمہ بن قیس، حضرت سیِّدُنا ابوبُردہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء اور حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث روایت کیں۔

بیماری میں تندرستی والے اعمال کا بھی ثواب:

﴿7899﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرا بندہ جب تک میری طرف سے بھیجی گئی آزمائش میں گرفتار ہے اِس کے اُن نیک اعمال کو بھی لکھو جسے یہ رات دن تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا۔[1]

موزوں پر مسح کی مُدَّت:

﴿7900﴾... حضرت سیِّدُنا قاضی شُرَیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس جاؤ اور اُن سے اس بارے میں پوچھو۔ حضرت سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے پوچھا تو انہوں

[1] ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/۶۳۸، حدیث: ۶۸۸۷

نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین رات کی اجازت دی ہے۔[1]

نماز کے بعد کی مسنون دعا:

﴿7901﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے، وہ جو چاہے اس پر قادر ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی نہیں دے سکتا اور تیرے مقابل کسی رُتبے والے کو اس کا رتبہ نفع نہیں دیتا۔[2]

صدقہ فطر اور عاشورا کا روزہ:

﴿7901﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا عَمرو بن شُرَحْبِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا قیس بن سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ہم زکوٰۃ فرض ہونے سے قبل صدقہ فطر دیا کرتے تھے اور رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ ہمیں زکوٰۃ اور رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد صدقہ فطر اور عاشورا کے روزے کا حکم دیا گیا نہ منع کیا گیا لہٰذا ہم اس پر اب بھی عمل کرتے ہیں۔[3][1]

---

1 ...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب التوقیت فی المسح علی الخفین، ص۱۶۰، حدیث: ۲۷۶
مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۲۴۰، حدیث: ۹۰۶

2 ...مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ، ص۲۹۸، حدیث: ۵۹۳
ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۳/ ۲۲۸، حدیث: ۲۰۰۴

3 ...احناف کے نزدیک: صدقہ فطر واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۳۵) احناف کی مؤید ترمذی شریف کی یہ حدیث پاک ہے کہ ”حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے کوچوں میں اعلان کر دے کہ صدقہ فطر واجب ہے۔“ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی صدقۃ الفطر، ۲/ ۱۵۱، حدیث: ۶۷۴) عاشورا کے روزے کے متعلق مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ180 پر فرماتے ہیں: خیال رہے کہ قریش عاشورہ کا روزہ...

حُضور اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تَشَہُّد سکھانا:

﴿7902﴾...(الف) حضرت سَیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا علقمہ بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمایا کہ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تَشَہُّد سکھایا پھر ہاتھ چھوڑ دیا۔[2]

﴿7902﴾...(ب) حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک پیالے کے اندر مٹی کے گھڑے میں بنی جوش مارتی نبیذ لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے اس دیوار پر بہادو کہ اسے تو وہی شخص پی سکتا ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت پر ایمان نہ ہو۔[3]

﴿7903﴾... حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے فرمانے لگے: میں اب اِس اُمّت کے کاموں میں سے صرف یہ پاتا ہوں کہ وہ نماز پڑھ لیتے ہیں۔[4]

﴿7904﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو دردِ سر لاحق ہو یا کانٹا چُبھنے کے سبب تکلیف ہو یا اس کے علاوہ کوئی

......رکھتے تھے اور ہجرت سے پہلے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بھی یہی عمل تھا ہجرت کے بعد اسلام میں اس دن کا روزہ فرض ہوا، پھر رمضان کی فرضیت سے اس روزے کی فرضیت تو منسوخ ہوگئی مگر سُنِّیَّت اور اِسْتِحْباب اب بھی باقی ہے۔

1... نسائی، کتاب الزکاۃ، باب فرض صدقۃ الفطر قبل نزول الزکاۃ، ص۴۱۱، حدیث: ۲۵۰۳

مسند بزار، مسند قیس بن سعد بن عبادۃ، ۹/ ۱۹۸، حدیث: ۳۷۴۵

2... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب التشہد، ۱/ ۳۶۴، حدیث: ۹۷۰۔ مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۹۵، حدیث: ۴۳۰۵

3... ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب نبیذ الجر، ۴/ ۷۵، حدیث: ۳۴۰۹۔ مسند ابی یعلی، حدیث ابی موسی الاشعری، ۶/ ۲۱۵، حدیث: ۷۲۲۳

4... حضرت ابو درداء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بڑے عبادت گزار، تارکُ الدنیا، روزہ دار، شب بیدار صحابی تھے، آپ چاہتے یہ تھے کہ سارے مسلمان مجھ جیسے عابد و زاہد ہوں، جس شہر میں آپ تھے وہاں کے باشندے اس درجے کے زاہد نہ تھے، اس کی آپ شکایت کر رہے ہیں کہ یہ لوگ نہ راتوں کو جاگتے ہیں نہ اشراق وغیرہ کی پابندی کرتے ہیں ہاں جماعت کے پابند ہیں تو اس میں بھی کمی کرنے لگے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۷۹ ملخصًا)

اور اَذِیَّت پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اس کے عِوَض میں اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔[1]



حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابومُہَاجِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ بن ابومہاجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حق بات بولنے والے اور اس پر قائم رہنے والے عالم دین تھے۔

سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفِ خدا:

﴿7905﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ بن ابومُہاجِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر زیادہ رونے کی وجہ سے ناراضی کا اظہار کیا جاتا تو آپ فرماتے: مجھے چھوڑ دو کہ رونے والے دن سے پہلے رولوں، ہڈیوں اور چہروں کے جُھلَسنے سے پہلے رولوں اور اس سے پہلے رولوں کہ مجھ پر سخت کرّے (نہایت قوی اور زور آور جن کی طبیعتوں میں رحم نہیں) فرشتے مُقرّر کرنے کا حکم دیا جائے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

سچائی کی وصیت:

﴿7905﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب میرے والد ماجد کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور اُن سے کہا: اے میرے بیٹو! تقویٰ اپناؤ، قرآن پاک کو لازم پکڑو اور سچائی کو اختیار کرو حتّٰی کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو قتل کر بیٹھے پھر اُس سے پوچھا جائے تو وہ قتل کا اِعتراف کرلے۔ بخدا! جب سے میں نے قرآنِ پاک پڑھا ہے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ اے میرے بیٹو! تم تمام مسلمانوں کے لئے اپنا سینہ صاف رکھو۔ بخدا! میں اپنے گھر سے نکلتا ہوں تو جو بھی مسلمان مجھے ملتا ہے میں اس کے لئے وہی چاہتا ہوں جو اپنے لئے چاہتا ہوں اور تم جانتے ہو کہ میں اپنے لئے بھلائی ہی چاہتا ہوں۔

---

[1]... مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ... الخ، ص۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲، نحوہ عن عائشۃ

مسند الشامیین، مسند زید بن واقد الدمشقی، ۲/ ۲۲۰، حدیث: ۱۲۲۳

سیّدُنا اسماعیل بن عبید اللہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو صالح اَشعری اور حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے اَحادیث روایت کیں۔

جہنم کی آگ کا بدل:

﴿7907﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بُخار میں مبتلا ایک مریض کی عیادت کی، میں بھی حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: تمہیں مُبارک ہو کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: بخار میری آگ ہے۔[1] دنیا میں اپنے مومن بندے پر اسے مُسَلَّط کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن جہنم کی آگ کا بدلہ ہو جائے۔[2]

روزی بندے کو ڈھونڈتی ہے:

﴿7908﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مَکّۂ مُکَرَّمہ، سردارِ مدینۂ مُنَوَّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزی بندے کو ایسے ڈھونڈتی ہے جیسے اُسے اس کی موت ڈھونڈتی ہے۔[3]

آگ کی کمان:

﴿7909﴾... حضرت سیِّدُنا اِسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: عبد الملک بن مَروان میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اسماعیل! میرے بیٹے کو تعلیم دو، میں تمہیں اس کا مُعاوضہ دوں گا۔ میں نے کہا: یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھے یہ بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو قرآنِ پاک پڑھایا تو اس نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تحفے میں ایک کمان بھیجی۔

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ النَّقِوی **مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 430** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: رحمت و مہربانی کی آگ، اسی لیے اس آگ کو اپنی طرف منسوب فرمایا اور اس کے لیے مومن کو خاص کیا، جو آگ گناہ جلا دے وہ رحمت ہی ہے، عشق و محبت کی، خوفِ خدا کی آگ بھی آگ ہے جو ماسوے اللہ کو پھونک دیتی ہے۔

2... ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الحمی، ۴/ ۱۰۵، حدیث: ۳۴۷۰

3... السنۃ، باب: ۵۱، ص ۶۴، حدیث: ۲۷۱

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آگ کی کمان تمہارے گلے میں لٹکائے تو اُسے لے لو۔“[1]

آگ کی تلوار:

حضرت سَیِّدُنا حسن بن سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں ہِشام بن عَمَّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دوسری سند سے اسی سے ملتی جلتی روایت بیان فرمائی کہ حضرت سَیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک یمنی کو قرآن پاک پڑھایا تو آپ نے اس کے پاس ایک کمان دیکھ کر کہا: یہ مجھے بیچ دو۔ اس نے کہا: میں بیچوں گا نہیں بلکہ یہ آپ کے لئے تحفہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے گلے میں آگ کی تلوار لٹکائی جائے تو اسے لے لو[2]۔“[3]

یہ سن کر عبد الملک بن مروان کہنے لگا: میں تمہیں قرآن پڑھانے پر معاوضہ نہیں دوں گا بلکہ عربی سکھانے پر مُعاوضہ دوں گا۔



حضرت سَیِّدُنا سُلیمان بن موسیٰ اَشْدَق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سَیِّدُنا سلیمان بن موسیٰ اَشْدَق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت سچے اور ماہر فقیہ تھے۔

﴿7910﴾... حضرت سَیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مکحول شامی اور حضرت سلیمان

1... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاجر علی تعلیم القرآن، ۳/۱۷، حدیث: ۲۱۵۸ عن ابی بن کعب
مسند الشامیین، مسند عبد الرحمن بن ثابت، ۱/۱۶۷، حدیث: ۲۷۹

2... آپ ثواب کی نیت سے قرآن پاک کی تعلیم دیا کرتے تھے، اس کا عوض لینے کے حق دار نہ تھے، اس یمنی نے تعلیم قرآن کے عوض ہدیہ دیا تھا اسی لئے وہ لینا آپ کے لئے جائز نہ تھا۔ (الاتقان فی علوم القرآن، ۱/ ۳۲۳)

3... ابن عساکر، رقم ۷۴۰، اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المہاجر، ۸/۴۳۸، حدیث: ۲۲۷۱

بن موسیٰ عَلَیۡہِمَا الرَّحۡمَہ ہمارے ہاں آئے۔ خدا کی قسم! سُلیمان بن موسیٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو امام مکحول شامی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے زیادہ حدیثیں یاد تھیں۔

علمی سوالات کرنے والے:

﴿7911﴾... حضرت سیِّدُنا امام ابنِ جریج رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے شام سے تشریف لانے والوں میں سے حضرت سُلیمان بن موسیٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی طرح علمی سوالات کرنے والا کسی کو نہیں پایا۔

﴿7912﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسیٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: تین قسم کے افراد تین قسم کے لوگوں سے بدلہ نہیں لیتے: (۱)... بُردبار جاہل سے (۲)... نیک فاسق وفاجر سے اور (۳)... شریف انسان کمینے سے۔

غالب سے مغلوب بہتر:

﴿7913﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسیٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے کوئی تم پر غلبہ حاصل کرے یہ اِس سے بہتر ہے کہ تم اُس پر غلبہ حاصل کرو۔

﴿7914﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسیٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اسلام میں تمہارا بھائی وہ ہے کہ اگر تم اس سے کسی دینی معاملے میں مشورہ کرو تو علم والا پاؤ اور اگر کسی دنیاوی معاملے میں مشورہ کرو تو رائے والا پاؤ، اب تم ایسے بھائی کو نہیں پاتے اور نہ ہی اس کا کوئی جانشین پاتے ہو۔

﴿7915﴾... حضرت سیِّدُنا بُرد بن سِنان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسیٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو ہمیشہ قبلہ رو بیٹھے ہی دیکھا۔

مردِ کامل:

﴿7916﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡعَزِیۡز بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسیٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: جب تم کسی شخص میں حجاز کا علم، عراق کی سخاوت اور شام کی اِستقامت پاؤ تو سمجھ جاؤ کہ وہ مردِ کامل ہے۔



سیِّدُنا سُلیمان اَشْدَق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام زُہری اور دیگر تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

بغیر اجازت سرپرست نکاح کرنا:

﴿7917﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو عورت بغیر اجازتِ ولی اپنا نکاح کرلے تو اس کا نکاح باطل ہے[1] لیکن اگر مرد نے اس سے صحبت کرلی تو اسے مہر ملے گا[2] پھر اگر اولیا (سرپرست) اختلاف کریں تو اس عورت کا ولی بادشاہ ہوگا کہ جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی بادشاہ ہوتا ہے[3]۔[4]

1... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ہمارے ہاں نابالغ لڑکے یا لڑکی کے نکاح میں ولی شرط ہے، بالغ کے لیے نہیں۔ یہ حدیث ضعیف و مُضْطَرِب ہے چنانچہ اس حدیث عائشہ صدیقہ کا امام زُہری (عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) نے انکار فرمایا دیکھو طحاوی، ابنِ جریج (عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ شہاب (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے اس حدیث کے متعلق پوچھا انہوں نے اس سے انکار کیا۔ (مرقاۃ) امام احمد (عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) نے بھی اس حدیث کی صحت کا انکار کیا۔ (اشعہ) اگر صحیح مان بھی لی جائے تو عورت سے مراد لونڈی یا دیوانی عورت مراد ہے یا وہ صورت مراد ہے کہ عورت غیر کُفو میں بغیر اجازت ولی نکاح کرے کہ یہ نکاح درست نہیں۔ بہر حال مذہب حنفی اس بارے میں بہت قوی ہے، جب آزاد عورت اپنے مال کی مختار ہے تو اپنے نفس کی بھی مختار ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۲۷، ۲۸ ملتقطاً)

2... یعنی ایسے نکاح کا حکم یہ ہے کہ اگر خاوند اس سے صحبت کرلے پھر قاضی ان دونوں کی علیحدگی کا حکم دے تو اسے مُقَرَّر شُدہ مہر یا مہر مِثل ملے گا۔ معلوم ہوا کہ یہاں باطل سے مراد فاسد ہے کہ نکاح فاسد کا یہی حکم ہے کہ حاکم تفریق کرادے گا مگر صحبت ہو چکنے کی صورت میں عورت کو مہر ملے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۲۸)

3... یعنی اگر کسی عورت کے نکاح میں ایک درجہ کے اولیاء مختلف ہوں کہ کوئی ولی کہیں نکاح کرنا چاہے دوسرا ولی کہیں اور، جیسے عورت کے چند بھائی یا چند چچا ولی ہوں اور یہ اختلاف واقع ہو تو پھر حاکم وقت سلطان یا سلطان کا مقرر کردہ حاکم ولی ہوگا وہ جہاں چاہے نکاح کرے کیونکہ اولیاء کا اختلاف ان کو کالعدم بنا دیتا ہے اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہوتا ہے، اس کا ولی بھی سلطان ہوگا۔ (مراٰۃ المناجیح، جلد ۵/ ۲۸)

4... ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء لا نکاح الا بولی، ۲/ ۳۵۲، حدیث: ۱۱۰۴

راہِ خدا میں غبار آلود ہونے کی فضیلت:

﴿7918﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں غُبار آلود ہونا بروزِ قیامت چہروں کے روشن ہونے کا باعث ہو گا۔[1]



حضرت سیِّدُنا ابوبکر غَسَّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

اللہ والے اور عبادت میں مصروف رہنے والے حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم غَسَّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی بزرگ ہیں۔

کثرت سے عبادت کرنے والے:

﴿7919﴾... حضرت سیِّدُنا بَقِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اَحادیث سننے کے لئے ان کے علاقے میں گئے۔ اُس علاقے میں زیتون کے درخت کثرت سے تھے، جب ہم وہاں پہنچے تو وہاں کے ایک کسان نے آکر پوچھا: کس سے مِلنا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے۔ پوچھا: شیخ سے۔ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اس بستی میں زیتون کا کوئی بھی درخت ایسا نہیں ہے جس کے پاس حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رات کے وقت نماز نہ پڑھی ہو۔

﴿7920﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی سَکُونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرے پر زیادہ رونے کے سبب دو لکیریں بن گئی تھیں۔

کثرت سے روزے رکھنے والے:

﴿7921﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن عبدُ ربِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں علی بن حسن کے ہمراہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کی۔ آپ قریبُ الْمَرگ (اور روزے

[1]... مسند الشامیین، مسند عبد الرحمن بن ثابت، ١/١٨٨، حدیث: ٣٢٨

کی حالت میں) تھے۔ میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے ایک گھونٹ پانی پی لیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ کے اشارے سے منع فرمایا پھر جب شام ہوئی تو آپ نے پوچھا کیا افطار کا وقت ہوگیا۔ میں نے عرض کی: ہاں پھر میں نے پانی کا ایک قطرہ ان کے منہ میں ڈالا اور ان کی آنکھیں بند کیں تو آپ کا وصال ہوگیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے بغیر روزے کے نہیں دیکھا۔

﴿7922﴾... حضرت سَیِّدُنا بَقِیَّہ بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم اور حضرت سَیِّدُنا صفوان بن عمرو عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ کے پاس لے آیا تو آپ نے ان سے اَحادیث سنیں۔ پھر جب نکلے تو مجھ سے فرمانے لگے: اے ابو محمد! اپنے شیخ (ابو بکر بن ابو مریم) کو لازم پکڑو۔

سَیِّدُنا ابو بکر غَسَّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر غَسَّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن بُسْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سَیِّدُنا سعید بن سُوَید، حضرت سَیِّدُنا حبیب بن عُبَید، حضرت سَیِّدُنا حکیم بن عُمَیر، حضرت سَیِّدُنا مُہاجر بن حبیب، حضرت سَیِّدُنا ضمرہ بن حبیب اور حضرت سَیِّدُنا عَطِیَّہ بن قیس رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

﴿7923﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن بُسْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مونچھیں تراشتے ہوئے دیکھا۔[1]

شام کے محلات روشن ہونا:

﴿7924﴾... حضرت سَیِّدُنا عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بے شک میں اس وقت بھی اُمُّ الکتاب (لوحِ محفوظ) میں اللہ کا بندہ اور آخری نبی لکھا ہوا تھا جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام مٹی اور گارے میں تھے۔ میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں کہ میں اپنے والد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی وہ بشارت ہوں

1... الکامل لابن عدی، رقم ۲۲۷، ابن ابی مریم الغسانی ۲/۲۱۳۔ مسند الشامیین، مسند صفوان بن عمرو، ۲/۶۱، حدیث: ۹۲۴

جو انہوں نے اپنی قوم کو دی۔ میں اپنی ماں کا وہ نظارہ[1] ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے ان کے لئے شام کے محلات روشن ہو گئے اور اسی طرح کے نظارے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کی ماؤں نے بھی (انبیا کی پیدائش کے وقت) دیکھے۔[2]

قبر کی مردے سے گفتگو:

﴿7925﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حَجاج ثُمالی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے: تیری خرابی ہو کیا تو نہیں جانتا تھا میں فتنے کا گھر ہوں، تاریکی کا گھر ہوں، تنہائی کا گھر ہوں اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، جب تو میرے پاس سے گزرتا تھا تو کس چیز نے تجھے میرے متعلق دھوکے میں رکھا؟ اگر مُردہ مسلمان ہو تو قبر میں ایک جواب دینے والا قبر سے کہتا ہے: اگر یہ بندہ نیکی کا حکم کرنے والا اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو تو پھر تیرا کیا خیال ہے؟ قبر کہتی ہے: تب تو میں اس شخص کے لئے سرسبز و شاداب ہو جاؤں گی۔ چنانچہ اس کے جسم کو نورانی کر دیا جاتا ہے اور اس کی روح بارگاہِ الٰہی کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔[3]

﴿7926﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ کُلَّ قَلْبٍ حَزِیْنٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔[4]

ریشم کی مُمانعت:

﴿7927﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہے وہ ریشم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔[5]

1... یہاں رؤیاء سے مراد خواب نہیں بلکہ نظارہ ہے کیونکہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے خواب تو ولادت سے پہلے دیکھا تھا، ولادت شریف کے وقت یہ نور اور نور سے ملک شام کے محلات و قصور بیداری میں آنکھوں سے دیکھے تھے۔(مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۲۱)

2... مسند احمد، حدیث العرباض بن ساریۃ، ۶/ ۸۷، حدیث: ۱۷۱۶۳۔ معجم کبیر، ۱۸/ ۲۵۲، حدیث: ۶۳۰

3... نوادر الاصول، الاصل السادس والعشرون والمائۃ، ۱/ ۵۱۱، حدیث: ۷۳۷۔ مسند الشامیین، مسند محمد بن عبد اللہ، ۲/ ۳۶۰، حدیث: ۱۴۹۹

4... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الھم والحزن، ۳/ ۲۶۳، حدیث: ۲

5... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ۸/ ۳۰۶، حدیث: ۲۲۳۶۵

شریر ترین لوگ:

﴿7928﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو طرح طرح کے کھانے کھائیں گے، مختلف قسم کے مشروبات پئیں گے، رنگ برنگے لباس پہنیں گے اور باچھیں کھول کر باتیں کریں گے یہی میری اُمّت کے شریر ترین لوگ ہوں گے۔ (1)

﴿7929﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک ماہ کے اُدھار پر سو دینار کے بدلے ایک کنیز خریدی تو میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: ”تم لوگ اُسامہ پر تعجب نہیں کر رہے کہ اس نے ایک ماہ کا ادھار کیا؟ یقیناً اسامہ نے لمبی امید باندھی ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں نے جب بھی پلک جھپکی تو میرا گمان یہی رہا کہ پلکوں کے ملنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ میری روح قبض فرمالے گا اور میں نے جب بھی نگاہ اُٹھائی تو میرا گمان یہی رہا کہ نگاہ نیچی کرنے سے پہلے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ میری روح قبض کر لے گا اور جب کوئی لقمہ اُٹھایا تو میرا گمان یہی رہا کہ نگلنے سے پہلے ہی موت آنے کی وجہ سے لقمہ حلق میں پھنس کر رہ جائے گا۔“ پھر ارشاد فرمایا: اے ابنِ آدم! اگر تم عقل رکھتے ہو تو خود کو مُردوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! بے شک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور آ کر رہے گی اور تم اسے روکنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (2)



نرمی کی فضیلت

حدیث مبارک: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر معاملے میں نرمی کو ہی پسند فرماتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/ ۱۹۸، حدیث: ۳۶۸۹)

1... معجم اوسط، ۲/ ۲۰، حدیث: ۲۳۵۱

2... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، ۳/ ۳۰۴، حدیث: ۶۔ مسند الشامیین، مسند محمد بن عبد اللہ، ۲/ ۳۶۵، حدیث: ۱۵۰۵

حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ اور حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا

حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ اور حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما دونوں شامی بزرگ ہیں۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کے ساتھی، عبادت گزار، اَحادیث روایت کرنے والے اور باعمل تھے۔

احسان کس کے ساتھ کیا جائے؟

﴿7930﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت زیاد بن صَخْر لَخْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: جب تم کسی پر احسان کرنا چاہو تو دیندار اور خاندانی لوگوں پر کرو۔

ہر روز ہزار سجدے:

﴿7931﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے (یعنی پانچ سو رکعات نماز پڑھتے)۔

﴿7932﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ مقامِ صائفہ سے واپس آرہے تھے تو میری حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا: اے ابو نُصیر! میں دین کو کمائی کا ذریعہ دیکھ رہا ہوں۔

﴿7933﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بیتُ المقدس میں ناقوس بجنے سے قبل ہی حضرت خُلید بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑے پہن کر بیتُ المقدس کی چٹان پر نماز کے لئے آجاتے۔ اسی طرح حضرت مالک بن عبد اللہ خَثْعَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی شہر میں ناقوس بجنے سے قبل ہی کپڑے پہن کر نماز کے لئے آجاتے۔

سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا نافع، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیرِیز اور حضرت سیِّدُنا عبادہ بن نُسَی رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

﴿7934﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے تو ابلیس کو پیدا ہی نہ کرتا۔[1]

﴿7935﴾... حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حِلم یعنی بُردباری، عقل مندی سے بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک نام حلیم ہے۔

﴿7936﴾... سیِّدُنا رَجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اِس زمانے کا قصد لالچی شخص ہی کرتا ہے۔

﴿7937﴾... حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن ابو زینب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: توریت میں یہ لکھا ہے کہ ”تم کسی انسان پر بھروسا مت کرو کیونکہ وہ ہمیشہ نہیں رہے گا بلکہ تم اس زندہ ذات پر بھروسا کرو جسے موت نہیں آئے گی اور یہ بھی لکھا ہے کہ ”جب حضرت موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام بھی اس دنیا سے تشریف لے جائیں گے تو اور کون ہے جسے موت نہیں آئے گی۔“

سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام زُہری، حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسٰی اور حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن شُعیب رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

خفیہ نکاح کی ممانعت:

﴿7938﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خفیہ نکاح سے منع فرمایا۔[2]



یَا حَفِیْظُ جو 16 بار ہر روز پڑھے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرح بہادر رہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص ۲۵۱)

---

1 ...مسند الشامیین، مسند علی بن ابی حملة، ۲/ ۲۳۳، حدیث: ۱۲۴۶

2 ...معجم اوسط، ۵/ ۱۴۷، حدیث: ۶۸۷۴

ثَور بن یزید

ثور بن یزید کا تعلق بھی شام سے ہے۔ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈراتے رہتے تھے اور اسی سے ان کی شُہرت بھی ہوگئی تو انہیں ناطح (یعنی ٹکر مارنے والے) کالقب دیا گیا۔

﴾7939﴿... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابی رَوّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب کہا کرتے: تمہارے پاس ثَور (بیل) آگیا ہے لہٰذا خود کو اس کے سینگ سے بچاؤ۔

﴾7940﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: ثور بن یزید کا دل اس کی آنکھوں کے سامنے ہے (یعنی ظاہر وباطن ایک جیسا ہے)۔

آسمانوں میں عظیم:

﴾7941﴿... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمان ہے: جس نے علم حاصل کیا، اس پر عمل پیرا رہا اور اسے سکھایا تو آسمانوں کی بادشاہی میں اسے عظیم پکارا جاتا ہے۔

﴾7942﴿... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: جس نے علم سیکھا، اس پر عمل کیا اور اسے سکھایا تو آسمانوں کی بادشاہی میں اسے عظیم کہا جاتا ہے۔

﴾7943﴿... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ جو دل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے وہ رضائے الٰہی کے لئے مَشَقَّت بھی پسند کرتا ہے۔

عِلمِ یقین تک کیسے پہنچا جائے؟

﴾7944﴿... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ ایک آسمانی کتاب میں لکھا ہے: اگر تم عِلمِ یقین کے مرتبے تک پہنچنا چاہتے ہو تو ہر وقت دنیاوی خواہشات کو مغلوب کرنے کو پسند کرو۔

﴾7945﴿... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے: (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے) اُن لوگوں سے کہہ دو جو بھلائی کے لئے بھوک وپیاس برداشت کرتے ہیں وہ میرے قربِ خاص میں ہوں گے۔

﴾7946﴿... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بِشْر شامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اطاعت گزار انعام یافتہ ہے، گناہ گار قابلِ رَحم ہے، خوف رکھنے والا ڈرنے والا ہے اور ڈرنے والا غمگین ہے جبکہ غم بروز قیامت طویل خوشی

کی طرف لے کر جائے گا۔ ہر آدمی کسی نہ کسی کام کا پختہ عزم کرتا ہے بعض عزم اچھے ہوتے ہیں اور بعض بُرے۔

ربّ تعالیٰ سے گفتگو:

﴿7947﴾... ثور بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے حواریوں کی جماعت! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خوب گفتگو کرو اور لوگوں سے کم گفتگو کرو۔ حواریوں نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گفتگو کیسے کریں؟ ارشاد فرمایا: خلوت نشین ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مناجات اور دعا کرو۔

﴿7948﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں: میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ لوگوں کے باہمی فساد میں صلح کروانے والے مخلوق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خصوصی بندے ہیں۔

﴿7949﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں: میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ زنا اور چوری کرنے والے جب نیک لوگوں کے اجر و ثواب کو سنتے ہیں تو وہ تھکاوٹ و محنت، بدن کو مَشَقَّت میں ڈالے اور نفسانی خواہشات کی مخالفت کے بغیر ان کے اَجر و ثواب میں شریک ہونے کی طمع کرتے ہیں اور تورات میں ہے کہ ایسا ہو نہیں سکتا۔

نیک لوگوں کو شیر نہیں کھاتا:

﴿7950﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ شیر صرف حرام کے مُرتَکِب کو کھاتا ہے۔

﴿7951﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں: انجیل میں لکھا ہے کہ اگر عمارت میں پتھر غلط جگہ لگایا جائے تو اس کی بناوٹ خراب ہو جاتی ہے۔

لواطت کی نحوست:

﴿7952﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں: میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ جب کوئی شخص لَواطت کر بیٹھے تو تمام سمندر کا پانی بھی اس پر اُنڈیل دیا جائے تو (جب تک توبہ نہ کرے) وہ پاک نہیں ہو سکتا۔

﴿7953﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ثور بن یزید کو سجدہ سے اُٹھنے سے پہلے مقامِ سجدہ کو چومتے دیکھا۔

﴿7954﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں: میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ مومن دل سے روتا ہے جبکہ

منافق دکھاوے کا روتا ہے۔

﴿7955﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم یقین ایسے حاصل کرو جیسے قرآن کا علم حاصل کرتے ہو حتّٰی کہ تمہیں اس کی پہچان ہو جائے اور میں بھی اسے سیکھتا ہوں۔[1]

کثرت سے دعا کرنے کی فضیلت:

﴿7956﴾... ثَور بن یزید سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کوئی سائل کسی دروازے پر کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہی بھی اس کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے تو جو رحمتِ الٰہی کو قبول کرنا چاہے وہ کرلے اور جو قبول کرنا نہ چاہے وہ نہ کرے۔ جس نے کسی مسکین کو رحمت کی نظر سے دیکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی جانب نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس نے نماز کو طویل کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز جب لوگ اُس کے حضور کھڑے ہوں گے تو اس کے ساتھ نرمی فرمائے گا اور جو کثرت سے دعا مانگتا ہے، فرشتے اس کے بارے میں کہتے ہیں: یہ جانی پہچانی آواز ہے، اس کی دعا مقبول اور اس کی مراد پوری ہے۔

ثَور بن یزید کی مرویات

ثَور بن یزید نے حضرت سیِّدُنا خالد بن مَعدان، حضرت سیِّدُنا خالد بن مُہاجر، حضرت سیِّدُنا امام مکحول شامی، حضرت سیِّدُنا قاسم بن عبد الرحمٰن، حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد مُقری، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن جُبیر بن نُفیر، حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن حارث ذِماری، حضرت سیِّدُنا ابو مُنیب جُرَشی، حضرت سیِّدُنا حبیب بن عُبَید اور حضرت سیِّدُنا یزید بن شُرَیح رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے اَحادیث روایت کیں جبکہ حِجازی علما میں حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب، حضرت سیِّدُنا عطا، حضرت سیِّدُنا نافع اور حضرت سیِّدُنا ابو زُبیر رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

اپنی حاجتیں چھپاؤ:

﴿7957﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب

[1] ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الیقین، ۱/ ۲۲، حدیث: ۷

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی اِنْجَاحِ حَوَائِجِکُمْ بِالْکِتْمَانِ فَاِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَۃٍ مَّحْسُوْد یعنی اپنی حاجتیں پوری ہونے کے لئے چُھپا کر ان پر مدد چاہو[1] کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔[2]

خوفِ خدا کی تجارت:

﴾7958﴿ ... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اے لوگو! خوفِ خدا کو تجارت بنالو یہ تمہیں سرمایہ اور تجارت کے بغیر رزق عطا کرے گا پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ(۲) وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ

(پ۲۸، الطلاق: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔[3]

دولہا کو مُبارک باد دینا:

﴾7959﴿ ... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابی کے نکاح میں تشریف لے گئے اور یوں مبارک باد دی: "عَلَی الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ وَالطَّائِرِ الْمَیْمُوْنِ وَالسَّعَۃِ فِی الرِّزْقِ بَارَکَ اللہُ لَکُمْ یعنی تمہیں خیر وبرکت، اچھی قسمت اور وُسعتِ رزق نصیب ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے۔" پھر ارشاد فرمایا: دولہے کے پاس دَف بجاؤ۔ تو ایک

---

1 ... حضرتِ سیِّدُنا علامہ محمد عبد الرؤف مَناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کا معنٰی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اپنی حاجتیں لوگوں سے چُھپاؤ اور انہیں پورا کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرو۔ حاجتیں چھپانے کی علت حدیثِ پاک کے اگلے جز میں بیان کی گئی "کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے" یعنی اگر تم اپنی حاجتیں لوگوں پر ظاہر کرو گے تو وہ تم سے حسد کریں گے اور تمہاری برابری کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نعمت مکمل حاصل ہونے کے بعد بیان کی جائے تاکہ لوگ حسد سے محفوظ رہیں۔ (فیض القدیر، ۱/ ۶۳۰، تحت الحدیث: ۹۸۵)

2 ... معجم کبیر، ۲۰/ ۹۴، حدیث: ۱۸۳

3 ... معجم کبیر، ۲۰/ ۹۷، حدیث: ۱۹۰

دف لاکر بجایا گیا۔[1] پھر پھل اور عمدہ قسم کی تازی کھجوروں کے تھال لاکر لوگوں کے سامنے رکھے گئے مگر انہوں نے کھانے سے ہاتھ روک لئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ لُوٹتے کیوں نہیں؟ عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ نے ہمیں لُوٹ مار سے منع نہیں فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں لشکروں کی لوٹ مار سے منع کیا ہے شادی بیاہ کی نہیں۔ یہ سن کر سب لوٹنے لگے اور آپ نے بھی اس میں حصہ لیا۔[2]

بدعتی کی تعظیم کی مُمانعت:

﴿7960﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بدعتی کی تعظیم کرنے گیا یقیناً اس نے اسلام ڈھانے پر مدد دی[3]۔[4]

کھانے کے بعد کی دعا:

﴿7961﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے سے جب رات کا کھانا اٹھالیا جاتا تو یوں دعا فرماتے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے ہے کثیر، پاکیزہ، بابرکت اور نہ ختم ہونے والی حمد جسے نہ چھوڑا جائے اور نہ اُس سے بے نیازی ہو، اے ہمارے ربّ!۔[5]

---

1 ...دَف اور تاشہ، اعلانِ نکاح یا عید کی خوشی کے لیے بجانا جائز ہے مگر جھانجھ مطلقاً ناجائز۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۵۹) عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں، اس میں جھانجھ نہ ہوں اور قواعد موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی بے سری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۵۱۰)

2 ...معجم کبیر، ۲۰/ ۹۷، حدیث: ۱۹۱، الفۃ بدلہ البرکۃ

3 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 179 پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں بدعت سے مراد دینی بدعت ہے اور صاحب بدعت بے دین شخص اور توقیر سے اس کی بلاضرورت تعظیم مراد ہے۔ ضروریات کی معافی ہے یعنی بے دینوں کی تعظیم اسلام کو ویران کرنا ہے کہ ہماری تعظیم سے عوام کے دل میں ان کی عقیدت پیدا ہوگی جس سے وہ ان کا شکار ہوجائیں گے جیسے مسلمانوں کی تعظیم ثواب ہے، ایسے ہی بے دین کی توہین ثواب کہ وہ دشمنِ ایمان ہے۔

4 ...معجم کبیر، ۲۰/ ۹۶، حدیث: ۱۸۸

5 ...معجم کبیر، ۸/ ۹۳، حدیث: ۷۴۶۹۔ بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب مایقول اذا فرغ من طعامہ، ۳/ ۵۲۳، حدیث: ۵۴۵۸

﴿7962﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ برتن ہیں جن میں اسے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو نرم اور صاف ستھرے ہیں اور یہ برتن صالحین کے قلوب ہیں۔[1]

شراب کا نام بدل کر پینے والے:

﴿7963﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتّٰی کہ میری اُمّت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے[2]۔[3]

کامل حج کا ثواب:

﴿7964﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے لئے مسجد کی طرف جائے اسے کامل حج کا ثواب ملے گا۔[4]

ہر کام پر نماز کو ترجیح دینے کی فضیلت:

﴿7965﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز نکلنے کا خوف کرتے ہوئے ہر کام سے پہلے نماز پڑھ لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت واجب فرما دیتا ہے اور جو شخص نماز چھوڑ کر اس پر کسی اَور کام کو ترجیح دے تو وہ سال بھر

1... الزھد لاحمد، زھد سلمان الفارسی، ص ۱۷۵، حدیث: ۸۳۰۔ الزھد لاحمد، زھد عبید بن عمیر، ص ۳۸۰، رقم: ۲۲۶۴

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 84 پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ غیبی خبر ہے جو ہو بہو درست ہوئی یعنی آخری زمانہ میں لوگ شراب کے نام بدل دیں گے اور اسے حلال سمجھ کر پئیں گے حالانکہ وہ نشہ والی ہوگی مثلاً انگور کا پانی یا کھجور کا عرق کہیں گے یا اسے وِسکی کہہ کر پئیں گے۔ معلوم ہوا کہ نام کا اعتبار نہیں نشہ کا اعتبار ہے۔ آج بعض لوگ شراب کو برانڈی یا وِسکی کہہ کر پیتے ہیں حالانکہ حرام ہوتی ہے۔ شراب کا نام قَہوَہ بھی ہے مگر مُرَوَّجَہ قہوہ یعنی بے دودھ کی چائے بالکل حلال ہے کہ اس میں نشہ نہیں لہٰذا حلال ہے، غرضیکہ نام کا اعتبار نہیں کام کا اعتبار ہے۔

3... ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب الخمر یسمونھا بغیر اسمھا، ۴/ ۶۶، حدیث: ۳۳۸۴

4... معجم کبیر، ۸/ ۹۴، حدیث: ۷۴۷۳

بھی کسی عمل سے اُس نقصان کی تلافی نہیں کر سکتا۔[1]

﴿7966﴾... حضرت سیِّدُنا ابو زُہیر انماری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہ بخش دے، میرے شیطان کو دور فرما دے، میرا رہن چُھڑا دے[2]، میرے میزان کو بھاری کر دے اور مجھے اعلیٰ مجلس میں داخل فرما[3]۔[4]

دنیا پر خاک پڑے:

﴿7967﴾... امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُحسنِ کائنات، فخر موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابنِ آدم! تیرے پاس اتنا ہے جو تیرے لئے کافی ہے پھر بھی تو مزید کی طلب میں ہے جو تجھے سرکشی میں مُبتلا کر دے۔ اے ابنِ آدم! تو قلیل پر قناعت کرتا ہے نہ کثیر سے شکم سیر ہوتا ہے۔ اے ابن آدم! جب تو اس حالت میں صبح کرے کہ تیرا جسم تندرست، دل بے خوف اور تیرے پاس ایک دن کی خوراک بھی موجود ہو تو اب دنیا پر خاک پڑے۔[5]

دو خوف اور دو امن:

﴿7968﴾... حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ

1... حدیث أبي الفضل الزهري، الجزء السابع، ۲/۶۲۱، حدیث: ۶۷۲، نحوه عن ابي هريرة

2... میرے گناہ سے مراد یا تو میری اُمّت کے گناہ ہیں یا خطائیں مراد ہیں یا یہ لفظ ہماری تعلیم کے لیے ورنہ حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) گناہوں سے معصوم ہیں۔ شیطان سے مراد انسانی شیطان ہیں یا قرینِ شیطان ہے، ربّ تعالٰی نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی کہ آپ کا قرین شیطان مؤمن ہو گیا۔ رہن گروی چیز کو کہتے ہیں یہاں مراد اپنی ذات ہے کیونکہ انسان کی ذات اپنے اعمال میں گروی ہے ربّ تعالٰی فرماتا ہے: كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ (ترجمہ کنزالایمان: سب آدمی اپنے کئے میں گرفتار ہیں۔ پ۲۷، الطور: ۲۱) یعنی مجھے نیک اعمال کی توفیق دے کر میرے نفس کو گروی ہونے سے چھڑا دے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۵)

3... اَعلیٰ مجلس سے مراد قُربِ الٰہی غیر شناختی ہے ورنہ حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام خَلق سے اعلیٰ ہیں، ان سے اعلیٰ مجلس والا کون ہو گا؟ اور حضور کی مجلس والے صحابہ تمام مجلس والوں سے افضل ہیں۔ اس جملہ کے اَور بھی معنٰے کیے گئے ہیں مگر یہ معنٰے زیادہ مناسب ہیں یا یہ دعا ہماری تعلیم کے لیے ہے تو ندیٰ سے مراد مجلس والے ہیں یعنی خداوند مجھے ملائکہ، انبیاء، اولیاء کا مجلس والا بنا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۵)

4... ابو داود، کتاب الادب، باب ما یقول عند النوم، ۴/ ۴۰۶، حدیث: ۵۰۵۴- کتاب الدعاء، باب القول عند اخذ المضاجع، ص ۱۰۵، حدیث: ۲۶۲

5... معجم اوسط، ۶/ ۳۱۰، حدیث: ۸۸۷۵

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا لہٰذا جو بندہ دنیا میں مجھ سے بے خوف اور پُر امن ہو گا بروزِ قیامت اسے خوف میں مبتلا کروں گا اور جو دنیا میں میرا خوف رکھتا ہو گا بروز قیامت اسے امن عطا فرماؤں گا۔[1]

فتنوں کے وقت ایمان شام میں ہو گا:

﴿7969﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں سو رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے سر کے نیچے سے ایک کتبہ جُدا ہوتے دیکھا، مجھے گمان ہوا کہ اسے کہیں لے جایا جا رہا ہے، جب میں نے نظر دوڑائی تو وہ شام کی طرف چلا گیا۔ سنو! جب فتنے رونما ہوں گے تو ایمان شام میں ہو گا۔[2]

بڑی خیانت:

﴿7970﴾... حضرت سیِّدُنا نَوَّاس بن سَمْعان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھتا ہو اور تو اس میں جھوٹا ہو۔[3]

﴿7971﴾... حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ممکن ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ سب گناہ بخش دے سوائے اس کے کہ جو کفر کی حالت میں مرے یا جو جان بوجھ کر مومن کو قتل کرے[4]۔[5]

1... مسند الشامیین، مسند ثور بن یزید، ۱/ ۲۶۹، حدیث: ۴۶۲ بتغیر قلیل

2... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی الدرداء، ۸/ ۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۲

3... ابو داود، کتاب الادب، باب فی المعاریض، ۴/ ۳۸۱، حدیث: ۴۹۷۱

4... ابو داود، کتاب الفتن والملاحم، باب فی تعظیم قتل المؤمن، ۴/ ۱۳۹، حدیث: ۴۲۷۰ عن ابی درداء

5... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 226** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: قتل مؤمن سے مراد ظلماً قتل ہے عمداً قتل کی قید اس لیے لگائی کہ خطاء اور شبہ عمد قتل کا یہ حکم نہیں اسی لیے ان دونوں قتلوں میں قصاص نہیں۔ اس حدیث کی بنا پر بعض لوگوں نے گناہ کبیرہ کرنے والے کو کافر مانا ہے اور بعض نے کہا کہ وہ کافر تو نہیں ...

﴿7972﴾... حضرت سیِّدُنا مقدام بن مَعدِی کَرِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرے تو وہ اس کو بتادے۔[1]

منہ پر تعریف کی ممانعت:

﴿7973﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن جُبیر بن نُفَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمہارا کسی مسلمان کے منہ پر تعریف کرنا اس کے گلے پر تیز دھار اُسترا چلانے کے مترادف ہے۔ کسی شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے منہ پر ان کی تعریف کی تو آپ نے کہا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: "منہ پر تعریف کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈال دو[2]۔"[3] پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مٹی اُٹھا کر تعریف کرنے والے کے منہ پر ڈال دی۔ اور تین مرتبہ کہا: تمہارے منہ پر یہ خاک۔

......مگر مؤمن بھی نہیں بلکہ فاسق ہے یعنی نہ مؤمن نہ کافر، بعض نے فرمایا کہ وہ ہے تو مؤمن مگر دوزخ میں ہمیشہ رہے گا، مگر مذہب اہل سنت یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کرنے والا مؤمن ہی ہے اور اس کی نجات ضروری ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی کسی مسلمان کو ناحق قتل کرے قتل کو حلال جان کر یا اس لیے قتل کرے کہ وہ مؤمن کیوں ہوا وہ دوزخی دائمی ہے لائق بخشش نہیں کہ اب یہ قاتل کافر ہوگیا اور کافر کی بخشش نہیں، یا یہ فرمان ڈرانے دھمکانے کے لیے ہے کہ یہ جرم اسی لائق تھا کہ اس کا مُرتکب ہمیشہ دوزخ میں رہتا اور اس کا گناہ بخشا نہ جاتا اگر یہ توجیہیں نہ کی جائیں تو یہ حدیث بہت آیات و احادیث کے خلاف ہوگی۔ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں میری شفاعت میری امت کے گناہ کبیرہ والوں کے لیے بھی ہوگی، ربّ تعالٰی فرماتا ہے اللہ تعالٰی شرک نہ بخشے گا اس کے سوا جسے چاہے گا بخش دے گا۔

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اعلام الحب، ۴/۱۷۵، حدیث: ۲۳۹۹

2 ...یہاں مداحین سے مراد وہ جھولی چُک ہیں جو خوشامد کے لیے لوگوں کے منہ پر تعریفیں کرتے ہیں بلکہ اس سے اپنے پیٹ پالتے ہیں، جھوٹی تعریفیں کرکے سامنے والے کو خوش کرتے ہیں جو کسی نیک شخص کی سچی تعریف کرے جس سے اس کو اور زیادہ نیکی کی رغبت ہو وہ اس میں داخل نہیں اس لیے مداحین صیغہ مبالغہ ارشاد ہوا یعنی تعریفیں کرنے کا عادی اس کا پیشہ ور۔ بعض شارحین نے حدیث کو بالکل ظاہری معنی پر رکھا کہ واقعی ان پر مٹی ڈال دو تاکہ آئندہ وہ اس کام کی جرأت نہ کریں دو چار جگہ منہ پر خاک پڑ جانے سے اس عمل سے توبہ کرلیں۔ بعض نے فرمایا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اس پر خاک ڈالو ادھر توبہ نہ کرو یہ نہ سمجھو کہ واقعی تم بڑے اچھے آدمی ہو یا یہ مطلب ہے کہ اسے کچھ دے دو تھوڑا مال بھی گویا خاک ہے تاکہ وہ تمہاری ہجو نہ کرے کہ ایسے لوگ کچھ نہ ملنے پر گالیاں دیتے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ انہیں بہت تھوڑا مال دو جو خاک برابر ہو زیادہ مال نہ دو اور بھی بہت معنی کیے گئے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۵۶)

3 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/ ۴۰۷، حدیث: ۵۶۸۸۔ مسند الشامیین، مسند ثور بن یزید، ۱/ ۲۷۴، حدیث: ۴۷۹

گناہ گرانے والا عمل:

﴿7974﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُنیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک نوجوان کو طویل قیام کرتے دیکھا تو لوگوں سے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی اسے جانتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں اسے جانتا ہوں۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر میں اسے جانتا تو اسے ضرور کثرت سے رکوع و سجود کرنے کا حکم دیتا کیونکہ میں نے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: ”جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ کاندھوں پر رکھ دیئے جاتے ہیں پھر جب بھی وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ گر جاتے ہیں۔“[1]



حضرت سیِّدُنا حُدَیر بن کُرَیب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو زَاہِرِیَّہ حُدیر بن کُریب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گناہ گاروں کو سخت عذاب سے ڈرایا کرتے تھے۔

﴿7975﴾... حضرت سیِّدُنا ابو زَاہِرِیَّہ حُدیر بن کُریب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی آسمانی کتاب کے بارے میں یہ بات پہنچی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میں آخری زمانے میں علم کو پھیلا دوں گا حتّٰی کہ مرد و عورت، آزاد و غلام اور چھوٹے بڑے سب اسے حاصل کر لیں گے تو اس احسان کے بعد اس کے بارے میں ان پر میرا جو حق ہے میں اس میں ان کی گرفت کروں گا۔

﴿7976﴾... حضرت سیِّدُنا ابو زَاہِرِیَّہ حُدیر بن کُریب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص کھانا کھاتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کرتا وہ ایسا ہے جیسے اُس نے کھانا چوری کر کے کھایا ہے۔

عذاب نازل نہ ہونے کا سبب:

﴿7977﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ

[1] ... تعظیم قدر الصلاۃ، باب فی تعظیم... الخ، الجزء الاول، ص ٣١٦، حدیث: ٢٩٣

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر روز ایک مُنادی اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو! (گناہوں اور نافرمانیوں سے) باز آجاؤ، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زبردست غلبہ اور قوت حاصل ہے اور تمہارے لئے خون اور زخم ہے۔ اگر خوف خدا رکھنے والے لوگ، دودھ پینے والے بچے اور چرنے والے جانور نہ ہوتے تو تم پر زبردست عذاب نازل کرکے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا۔[1]

سیِّدُنا حُدَیر بن کُرَیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا حدیر بن کریب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء اور حضرت سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مُرسَل احادیث روایت کیں جبکہ آپ کی اکثر روایات حضرت سیِّدُنا جُبیر بن نُفَیر اور حضرت سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہیں۔

ذخیرہ اندوزی پر وعیدِ شدید:

﴿7978﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے 40 دن تک غلّہ روکا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بری اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے بری۔[2] جس گھر میں ایک مسلمان بھی بھوک کی حالت میں رات گزارے تو ان سب گھر والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔[3]

پوری دنیا حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے ہے:

﴿7979﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے سامنے دنیا کا پردہ اُٹھا دیا ہے اور میں اسے اور جو کچھ

1... معجم اوسط، ۵/ ۲۰۵، حدیث: ۷۰۸۵۔ تنبیہ الغافلین، باب ما جاء فی الذنوب، ص ۲۰۱، حدیث: ۵۲۹، بنحوہ

2... غلہ روکنا منع ہے اور سخت گناہ ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانہ میں غلہ خرید لے اور اُسے بیع نہ کرے بلکہ روک رکھے کہ لوگ جب خوب پریشان ہوں گے تو خوب گراں کرکے بیع کروں گا اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ فصل میں غلہ خریدتا ہے اور رکھ چھوڑتا ہے کچھ دنوں کے بعد جب گراں ہو جاتا ہے بیچتا ہے یہ نہ احتکار ہے نہ اس کی ممانعت۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۷۲۵)

3... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۲۷۰، حدیث: ۴۸۸۰۔ معجم اوسط، ۶/ ۱۷۹، حدیث: ۸۴۲۶

اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، اس روشنی کے سبب جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی کے لیے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے لیے روشن کی تھی۔[1]

بدکار اور نکوکار عورت کا موازنہ:

﴿7980﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کے گناہ کے برابر ہوتی ہے اور نیک عورت کی نیکی 70 صِدِّیقین کے عمل کے برابر ہوتی ہے۔[2]

ابلیس کا تیر:

﴿7981﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت پر اچانک پڑنے والی پہلی نظر معاف ہے پھر دوبارہ اس کی طرف نظر کرنا جان بوجھ کر ہے اور تیسری بار نظر کرنا ہلاکت وبربادی ہے۔[3] کسی مسلمان کا عورت کے حُسن وجمال کی طرف نظر کرنا ابلیس کے زہر میں بجھے تیروں میں سے ایک تیر ہے اور جو شخص خوفِ خدا اور ثواب کی خاطر بدنگاہی سے بچے گا اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ (اپنے دل میں) پائے گا۔[4]

فتنہ سے دور رہنے کا حکم:

﴿7982﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فتنہ جب آتا ہے تو مشتبہ ہوتا ہے اور جب منہ موڑتا ہے تو صاف ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں سرگوشی کی طرح ہوتا ہے مگر اس کا اختتام دردناک ہوتا ہے۔ جب یہ بھڑک اٹھے تو اسے مت پھیلاؤ اور جب پھیل جائے تو اس کا سامنا مت کرو۔ بے شک فتنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زمین میں پھیل کر اپنی لگام ڈھیلی چھوڑ

1... الفتن لنعیم بن حماد، ما کان من رسول اللہ... الخ، ۱/۲۷، حدیث: ۲

2... اعتلال القلوب للخرائطی، ذکر من فتنۃ النساء، ۱/۱۱۹، حدیث: ۲۲۶، بتقدم وتاخر

3... مسند فردوس، ۲/ ۳۷۵، حدیث: ۷۱۲۶

4... اعتلال القلوب للخرائطی، باب غض البصر عن المحارم، ۱/۱۳۷، حدیث: ۲۷۳، ۲۷۴، نحوہ

دیتا ہے لہٰذا کسی کے لئے بھی حلال نہیں کہ وہ اس کی لگام پکڑے اور ہلاکت ہے اس کے لئے جو اس کی لگام پکڑے۔ یہ بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔[1]



حضرت سیِّدُنا حبیب بن عبید رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه

حضرت سیِّدُنا حبیب بن عبید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

علم حاصل کرنے کی ترغیب:

﴿7983﴾... حضرت سیِّدُنا حبیب بن عبید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه ارشاد فرماتے ہیں: علم سیکھو، اسے سمجھو اور اس سے نفع حاصل کرو۔ علم اس لئے حاصل مت کرو کہ اس کے ذریعے آرائش اختیار کرو کیونکہ قریب ہے کہ تمہاری زندگی طویل ہو تو تم دیکھو گے کہ علم کے ذریعے اسی طرح آرائش اختیار کی جارہی ہو گی جس طرح کوئی اپنے لباس کے ذریعے آرائش و زیبائش اختیار کرتا ہے۔

﴿7984﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابی مریم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا حبیب بن عبید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے بتایا: حضرت سیِّدُنا دُلَیجہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه جب چلتے تو ان کے قدم کثرت عبادت کے سبب ڈگمگانے لگتے۔ ان سے کہا گیا: آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا: شوق۔ ان سے کہا گیا کہ خوش ہو جائیے! امیر نے مسلمانوں کے لئے ان کی چراگاہ کو مُباح کر دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا دُلَیجہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: میرے شوق سے یہ شوق مراد نہیں بلکہ اس کی طرف شوق ہے جو اس پر ابھارتا ہے۔

سیِّدُنا حَبیب بن عُبید رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه کی مرویات

حضرت سیِّدُنا حَبیب بن عُبید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل، حضرت سیِّدُنا عمرو بن عَبَسہ، حضرت سیِّدُنا ابو امامہ، حضرت سیِّدُنا ابو درداء، حضرت سیِّدُنا مقدام، حضرت سیِّدُنا عرباض اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُم سے احادیث روایت کیں۔

---

[1] ... الفتن لنعیم بن حماد، العصمة من الفتن... الخ، ١/١٤١، حدیث: ٣٤٧

ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن:

﴿7985﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن ہوں گی۔[1] پوچھا گیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: ایسا بعضوں سے رغبت رکھنے اور بعضوں سے خوف رکھنے کی وجہ سے ہوگا[2]۔[3]

﴿7986﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُحسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جس کے پاس سونا چاندی نہ ہوگا اس کی زندگی بے لُطف ہوگی۔[4]

بینائی چلی جانے پر عظیم اجر:

﴿7987﴾... حضرت سیِّدُنا عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "جب میں اپنے بندے سے اس کی محبوب شے (آنکھیں) لے لوں تو میں اس کے لئے جنت کے علاوہ کوئی اجر پسند نہیں کرتا جبکہ وہ ان دونوں پر میری حمد کرے۔[5]

﴿7988﴾...[6]

1... یعنی قریب قیامت ایسے لوگ ہوں گے جو اپنی نیکیاں علانیہ پسند کریں گے تاکہ لوگ ان کی واہ واہ کریں، تنہائی میں یا تو اعمال کریں گے ہی نہیں یا کریں گے تو معمولی طریقہ سے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۴۰)

2... یعنی ان لوگوں کے دلوں میں اللہ کا خوف اللہ سے امید نہ ہوگی یا کم ہوگی، لوگوں کا خوف لوگوں سے اُمید ان پر غالب ہوگی۔ اس فرمانِ عالی میں علماء، عابدین، زاہدین، سخی، مُجاہد وغیرہ سب ہی داخل ہیں، ہر عمل اخلاص سے قبول ہوتا ہے۔ یہاں اشعۃ اللمعات میں ہے کہ اس میں وہ بھی داخل ہیں جو لوگوں سے ظاہری محبت کریں وہ بھی غرض کے لیے جب غرض نکل جاوے دوستی بھی ختم ہو جاوے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۴۰)

3... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۴۴، حدیث: ۲۲۱۱۶

4... معجم کبیر، ۲۰/ ۲۷۸، حدیث: ۶۵۹ عن مقدام بن معدیکرب

5... معجم کبیر، ۱۸/ ۲۵۴، حدیث: ۶۳۴۔ ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصبر وثواب... الخ، ۴/ ۲۵۶، حدیث: ۲۹۲۰

6... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

بد اخلاقی نُحوست ہے:

﴿7989﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بد اخلاقی نُحوست ہے۔[1]



حضرت سیِّدُنا ضَمْرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

﴿7990﴾... حضرت سیِّدُنا اَرطاۃ بن مُنذِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ضَمْرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو میں یہ سمجھتا کہ ان سے زیادہ دنیا سے بے رغبت کوئی نہیں اور جب کوئی دنیاوی کام کرتے تو میں یہ سمجھتا کہ ان سے زیادہ دنیا میں رغبت رکھنے والا کوئی نہیں۔

﴿7991﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دو موقعوں پر ہنسے: (۱)...بندر کو دیکھ کر اور (۲)...قبر کو دیکھ کر۔

﴿7992﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سوالاتِ قبر کے لئے تین فرشتے ہیں: (۱)...اَنکر (۲)...ناکور اور (۳)...ان دونوں کے سردار رُومان۔[2]

پھوپھی کو بعد وصال خواب میں دیکھنا:

﴿7993﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی پھوپھی جان کو (بعد وصال) خواب میں دیکھا تو پوچھا: پھوپھی جان! کیسی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بھتیجے! بخدا! میں خیریت سے ہوں۔ مجھے میرے

1... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۳۶۹، حدیث: ۲۴۶۰۱

2... حضرتِ سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی کی ایک مرفوع روایت میں ہے کہ وہ چار ہیں: منکر، نکیر، ناکور اور ان سب کے سردار رومان۔ حضرتِ سیِّدُنا علامہ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہتے ہیں: اس حدیث کے مرفوع ہونے کی کوئی اصل نہیں ہے اور ضمرہ تابعی ہیں اور اس روایت کا ان پر موقوف ہونا زیادہ ثابت ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن حجر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ کیا مردے کے پاس کوئی رومان نام کا فرشتہ بھی آتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سند تو آئی ہے لیکن اس کی سند کمزور ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص۲۲۷، ۲۲۸) تاہم مشہور یہ ہے کہ قبر میں دو فرشتے منکر اور نکیر آتے ہیں۔

ہر ہر عمل کا پورا پورا بدلہ دیا گیا حتّٰی کہ اس مخلوط کھانے کا ثواب بھی دیا گیا جو میں نے کھایا۔

﴿7994﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امورِ خانہ داری (گھر کے کام کاج) اپنی لختِ جگر حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سپرد فرمائے اور گھر سے باہر کے کام حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ذمہ لگائے۔[1]

حقیقی بندۂ خدا:

﴿7995﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ کسی شخص کا روزہ نماز تمہیں تعجب میں نہ ڈالے بلکہ تم اس کے تقویٰ و پرہیزگاری کو دیکھو، اگر عبادت کی توفیق کے ساتھ ساتھ وہ مُتّقی بھی ہے تب ہی وہ صحیح معنوں میں بندۂ خدا ہے۔

سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴿7996﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو درداء، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر، حضرت سیِّدُنا شدّاد بن اوس، حضرت سیِّدُنا نُعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کیں۔

﴿7997﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں تمہاری وفات کے وقت تہائی مال میں تصرف کا اختیار عطا فرمادیا[2]۔[3]

شراب کے مشکیزے چاک:

﴿7998﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضور اکرم، شاہِ بنی

---

1 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب اقضیۃ رسول اللہ، ٧/ ٨، حدیث: ٢٨

2 ...وصیت ثُلث (تہائی) مال سے زیادہ کی جائز نہیں مگر یہ کہ وارث اگر بالغ ہیں اور نابالغ یا مجنون نہیں، اور وہ موصی (وصیت کرنے والے) کی موت کے بعد ثُلث مال سے زائد کی وصیت جائز کر دیں تو صحیح ہے۔ موصی کی زندگی میں اگر وارثوں نے اجازت دی تو اس کا اعتبار نہیں۔ موصی کی موت کے بعد اجازت معتبر ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ١٩، ٣/ ٩٣٨)

نوٹ: وصیت سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب "بہار شریعت، حصہ 19، جلد 3، صفحہ 930 تا 1017" کا مطالعہ کیجئے۔

3 ...مسند احمد، حدیث ابی الدرداء، ١٠/ ٤١٦، حدیث: ٢٧٥٥٢

آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے چھری لانے کا حکم فرمایا تو میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے تیز کرنے کے لئے بھیج دیا اور جب چھری تیز کر کے لائی گئی تو مجھے دے کر ارشاد فرمایا: یہ چھری صبح میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پھر حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ہمراہ مدینہ منورہ کے بازاروں کی جانب روانہ ہوئے، وہاں شام سے درآمد کئے گئے شراب کے مشکیزے لٹک رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے ہاتھ سے چھری لی اور وہاں موجود تمام مشکیزوں کو چاک کر ڈالا۔ اس کے بعد وہ چھری مجھے عطا فرمادی اور ساتھ موجود صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو میرے ساتھ جانے اور تعاون کرنے کا حکم فرمایا اور مجھ سے فرمایا: تمام بازار جا کر ایسا ہی کرو۔ چنانچہ میں نے بازاروں میں شراب کا کوئی مشکیزہ ایسا نہ چھوڑا جسے چاک نہ کر دیا ہو[1]۔[2]

﴿7999﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے انگور کے دو خوشے دے کر گھر بھیجا، ایک میرے لئے اور ایک میری والدہ ماجدہ حضرت عَمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے۔ (کچھ دن بعد) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میری والدہ ماجدہ سے ملاقات ہوئی تو پوچھا: نعمان تمہارے پاس انگور کا خوشہ لایا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے مجھے کان سے پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے بات نہ ماننے والے!۔[3]

حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تقویٰ:

﴿8000﴾... حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہمشیرہ اُمِّ عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں افطار کے وقت دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ لے جانے والے کو میرے پاس بھیج کر پوچھا کہ یہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ میں نے اسے پیغام

1... مشکیزے چاک کرنے کا حکم شراب بیچنے والوں کو سزا دینے کے لئے تھا ورنہ انہیں پاک کر کے نفع اٹھایا جا سکتا تھا۔

(فتح الباری، کتاب المظالم، باب هل تكسر الدنان...الخ، ٦/ ١٠٣، تحت الحديث: ٢٤٧٩)

2... مسند احمد، مسند عبد الله بن عمر، ٢/ ٤٩٢، حدیث: ٦١٧٣

3... ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب اكل الثمار، ٤/ ٥٧، حدیث: ٣٣٦٨، نحوه۔ مسند الشاميين، مسند محمد بن عبد الله، ٢/ ٣٥٥، حدیث: ١٤٨٧

دے کر بھیجا کہ یہ میری ہی بکری کا دودھ ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے دوبارہ بھیج کر پوچھا کہ یہ بکری تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ میں نے پیغام بھجوایا کہ یہ میں نے اپنے مال سے خریدی ہے۔ (تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نوش فرمالیا) پھر جب میں اگلے روز بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئی تو عرض گزار ہوئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے بڑے دن اور شدید گرمی کی وجہ سے آپ کا احساس کرتے ہوئے گاڑھا دودھ بھیجا مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ لانے والے کو میرے پاس واپس بھیجا۔ ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے کے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو یہی حکم دیا گیا کہ تم صرف حلال کھانا اور نیک اعمال ہی کرنا۔ [1]



حضرت سیِّدُنا رَبیعہ جُرَشی رَضِیَ اللہ عَنْہ

آپ بھی شام سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کو ابنِ عَمرو سے موسوم کیا گیا اور صحابہ میں بھی شمار کیا گیا۔ [2]

﴿8001﴾... حضرت سیِّدُنا بُشیر بن کعب عَدَوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں حضرت سیِّدُنا ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ بروز قیامت لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے اور ایک مُنادی اعلان کرے گا: عنقریب اہل محشر جان جائیں گے کہ عزت وبزرگی کس کے لئے ہے پھر اعلان ہو گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں؟ (جن کے بارے میں ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:)

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۝۱۶ (پ۲۱، السجدۃ:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے ربّ کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

تو یہ سن کر بہت کم لوگ کھڑے ہوں گے پھر جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا وہ منادی رُکا رہے گا پھر کھڑے

---

[1]... الزھد لاحمد، زھد عبید بن عمیر، ص۳۹۶، حدیث: ۲۳۵۷

[2]... مُفسّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ161 پر فرماتے ہیں: آپ کا نام ربیعہ ابنِ عَمرو ہے۔ یمن کے علاقہ میں مقام جرش کے رہنے والے ہیں، امیر معاویہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے زمانہ میں ناسک کے مفتی رہے ہیں، ان کی صحابیت میں اختلاف ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ آپ صحابی ہیں۔

ہو کر دوبارہ اعلان کرے گا: عنقریب جمع ہونے والے جان جائیں گے کہ عزت وبزرگی کن کے لئے ہے۔ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں (جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے):

لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (پ۱۸، النور: ۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد سے۔

اس بار پہلے کھڑے ہونے والوں سے زیادہ تعداد میں لوگ کھڑے ہوں گے۔ پھر جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا وہ منادی ٹھہرا رہے گا پھر کھڑے ہو کر دوبارہ اعلان کرے گا: عنقریب جمع ہونے والے جان جائیں گے کہ عزت وبُزرگی کن کے لئے ہے۔ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جو ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہیں چنانچہ اس تیسری بار کھڑے ہونے والوں کی تعداد پہلے دو کے مقابلے میں زیادہ ہوگی۔

خیر قریب اور شر دور:

﴿8002﴾... حضرت سیِّدُنا ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خیر کو تم سے اتنا قریب رکھا ہے جتنا تمہارے جوتے کا تسمہ جوتے سے قریب ہوتا ہے اور شر کو تم سے تمہاری حدِّ نگاہ تک دور رکھا ہے۔

سیِّدُنا رَبیعہ جُرَشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی حدیث

چار چیزوں سے مثال:

﴿8003﴾... حضرت سیِّدُنا ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک فرشتہ حاضر ہو کر کہتا ہے کہ آپ کی آنکھ تو سوتی رہے گی لیکن آپ کے کان سنتے رہیں گے اور آپ کا دل سمجھتا رہے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مجھے نیند آجاتی ہے لیکن میرے کان سن رہے ہوتے ہیں اور دل سمجھ رہا ہوتا ہے چنانچہ مجھ سے کہا جاتا ہے: ایک آقا نے گھر بنایا، اس میں اس نے دستر خوان سجایا اور ایک دعوت دینے والے کو بھیجا تو جو شخص اس دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرلے گا وہ اس گھر میں آئے گا اور اس دستر خوان سے کھائے گا اور آقا اُس سے راضی ہوگا اور جو شخص اس دعوت دینے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوگا اور اس دستر خوان سے نہیں کھائے گا اور آقا بھی اُس سے ناراض ہوگا۔

آقا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے، حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم دعوت دینے والے ہیں، گھر اسلام اور دستر خوان جنت ہے۔[1]



حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْه

حضرت سیِّدُنا ابو زُرعہ یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه شامی تابعی بزرگ ہیں۔

﴿8004﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: توریت میں لکھا ہے کہ جو بھلائی کرتا ہے اُس کے اجر وانعامات ختم نہیں ہوتے اور بھلائی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے نزدیک نہیں مٹتی۔

مسافروں سے بھلائی کا حکم:

﴿8005﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: توریت میں بنی اسرائیل کو دوسرے شہروں سے آنے والے مسافروں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی گئی تھی۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی:

﴿8006﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: توریت میں لکھا ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اور جس پیالے سے تم دوسرے کو پلاؤ گے تو وہ خود بھی تمہیں پینا پڑے گا بلکہ زیادتی کے ساتھ پینا پڑے گا کیونکہ ابتدا کرنے والے کو زیادہ ملتا ہے۔

﴿8007﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: آسمانی کتابوں میں بیتُ المقدس کی مثال سونے کے اس گلاس سے دی گئی ہے جو بچھوؤں سے بھرا ہو۔

سیِّدُنا یحییٰ شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْه کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ابو زُرعہ یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عبد اللہ حَضْرمی، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیز، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن فیروز دیلمی، حضرت سیِّدُنا ابو سَلّام دِمشقی اور حضرت سیِّدُنا ابو مریم رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام وغیرہ سے اَحادیث روایت کیں۔

[1]... دارمی، المقدمة، باب صفة النبی فی الکتب قبل مبعثه، ۱۸/۱، حدیث: ۱۱

دین اسلام بڑھتا رہے گا:

﴿8008﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شام کو میرے سامنے اور یمن کو پُشت کی جانب رکھا پھر مجھ سے فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! جو چیز تمہارے سامنے ہے اسے میں نے تمہارے لئے غنیمت اور رِزق بنا دیا ہے اور جو پُشت کے پیچھے ہے اسے میں نے مددگار بنا دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کو بڑھاتا (یا فرمایا:) عزت دیتا رہے گا اور شرک اور مشرکین کو گھٹاتا رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار دریائے مشرق اور دریائے مغرب کے درمیان سفر کرے گا اس کو (سلطان کے) ظلم کے علاوہ کسی چیز کا خوف نہ ہو گا اور یہ دین ہر اس جگہ پہنچ کر رہے گا جہاں رات آتی ہے۔[1]

پوری دنیا میں اسلامی حکومت:

﴿8009﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا جس کا زیادہ تر حصہ دَجّال، اس کے نکلنے، اس کے فتنے اور اس کی مُدّت کے متعلق تھا اور دورانِ خطبہ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام میری اُمّت میں انصاف کرنے والے امام اور عدل کرنے والے حاکم کی صورت میں نزول کریں گے، وہ صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو ہلاک کردیں گے، جزیہ ختم کردیں گے، صدقہ ترک کردیں گے نہ بکری پر زکوٰۃ لی جائے گی اور نہ اونٹ پر (کیونکہ کوئی شرعی فقیر نہیں ہوگا)۔ لوگوں کے دلوں سے آپس کے بُغض وکینہ دور ہو جائیں گے، ہر قسم کے زہریلے جانور کا زہر ختم ہو جائے گا حتّٰی کہ اگر کوئی بچہ سانپ کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا تو اسے کوئی ضَرر نہیں پہنچے گا اور کوئی بچی شیر کے پاس جائے گی تو شیر اُسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بھیڑیا بکریوں میں اس طرح ہو گا جیسے اس کا رکھوالا کتا ہو، زمین عدل وانصاف سے اس طرح بھر جائے گی جیسے پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ اسلام پھیل جائے گا، کفار کی سلطنت چلی جائے گی اور پوری دنیا میں اسلامی سلطنت ہو گی۔ زمین چاندی کے دستر خوان کی طرح ہو گی اور حضرت آدم

[1] ...معجم کبیر، ۸/۱۴۵، حدیث: ۷۶۴۲ بتغیر قلیل۔ ابن عساکر، باب تبشیر المصطفی علیہ الصلاۃ والسلام... الخ، ۱/۳۹۲، حدیث: ۳۹۷ بتغیر قلیل

عَلَیْہِ السَّلَام کے عہد کی طرح پیداوار دے گی۔ انگور کا خوشہ ایک جماعت مل کر کھائے گی تو سیر ہو جائے گی، ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھر جائے گا۔ بیل مہنگے ہوں گے اور گھوڑے چند دِرہموں میں ملیں گے[1]۔[2]

بڑے حکمران اور عہدے دار:

﴿8010﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ''اِقراد'' سے بچو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ''اِقراد'' کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی حکمران یا عہدے دار ہو پھر اس کے پاس بیوہ، یتیم اور مسکین لوگ آئیں تو انہیں یوں کہہ دیا جائے: بیٹھ جاؤ ہم تمہاری ضروریات میں غور کرتے ہیں پھر انہیں ایک طرف چھوڑ دیا جائے نہ ان کی حاجت پوری کی جائے اور نہ ان کے لئے کوئی حکم دیا جائے یوں وہ خالی ہاتھ لوٹ جائیں اور کوئی عزت والا یا مالدار آئے تو اسے اپنے پاس بٹھائے اور کہے: آپ کی کیا حاجت ہے؟ پھر جب وہ اپنی حاجت بتائے تو جلدی سے اس کی حاجت پوری کرنے کا حکم جاری کرے۔[3]



حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سَودہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو عَوَّام عثمان بن ابو سَودَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی ہیں۔

﴿8011﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو عوام عثمان بن ابو سودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس فرمانِ باری تعالیٰ:

1... ابنِ ماجہ کی روایت میں مزید یہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! گھوڑے کیوں سستے ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چونکہ جنگ وغیرہ کوئی نہ ہو گی اس لئے گھوڑے کی کوئی وقعت نہیں ہو گی۔ عرض کی گئی: بیل مہنگے کیوں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: تمام زمین پر کھیتی باڑی ہونے کی وجہ سے۔

(ابن ماجه، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال... الخ، ۴/۴۰۴، حديث: ۴۰۷۷)

2... ابن ماجه، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال... الخ، ۴/۴۰۴، حديث: ۴۰۷۷

3... مسند الشاميين، مسند يحيى بن ابي عمرو، ۲/۳۳، حديث: ۸۲۶

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿ۚ۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿ۚ۱۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے وہی مقرب بارگاہ ہیں۔ (پ۲۷، الواقعة: ۱۰، ۱۱)

کی تفسیر میں فرماتے سنا کہ سبقت لے جانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسجد میں سب سے پہلے جاتے ہیں اور راہِ خدا میں پہلے نکلتے ہیں۔

تدفین کے بعد دعا مانگنا:

﴿8012﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ وتابعین جب میت کی تدفین سے فارغ ہوکر قبرستان سے جانے لگتے تو یوں دعا کرتے: "اَللّٰھُمَّ مَنْ قَدَّمْتَہٗ مِنَّا فَقَدِّمْہُ اِلٰی مُقَدَّمِ صِدْقٍ وَمَنْ اَخَّرْتَہٗ مِنَّا فَاَخِّرْہُ اِلٰی مُؤَخَّرِ صِدْقٍ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ہم میں سے جسے آگے بھیجے (یعنی وفات دے) تو اسے صدق کے مقام میں آگے بھیج (یعنی جنت میں) اور جسے تو پیچھے (یعنی زندہ) رکھے تو اسے آخر تک صدق (یعنی اسلام) پر ہی رکھ۔ الٰہی! ہمیں ایمان کے ثواب سے محروم نہ کرنا اور ایمان کے بعد ہمیں کسی گمراہی میں نہ ڈالنا۔"

﴿8013﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ملک شام سے جب کوئی قافلہ زیتون لے کر آتا تو حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان سے جاکر ملتے اور تیل استعمال فرماتے۔ ایک مرتبہ ایک قافلہ آیا تو آپ نے ان سے لے کر تیل لگایا، حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں دیکھا تو گردن سے پکڑ کر ارشاد فرمایا: خشکی کے بعد تم تیل لگانے لگ گئے پھر تم اپنے لباس کو دیکھ کر خود کو خوبصورت خیال کرتے ہو؟ جب تک میں تمہارے بال نہ کاٹ دوں تم مجھ سے جدا نہیں ہوسکتے۔

﴿8014﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: کہا گیا ہے کہ گھر سے نکلتے اور گھر میں داخل ہوتے وقت اَوَّابِین کی دو دو رکعتیں ہیں۔

﴿8015﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد کی اس دیوار پر (جہاں سے جہنم کو دیکھا گیا) اپنا سینہ رکھے روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: اے ابو ولید آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: یہ وہی جگہ ہے جس کے متعلق ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی کہ انہوں نے یہاں جہنم کو دیکھا۔[1]



حضرت سیِّدُنا ابو یزید غوثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو یزید غوثی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

افضل موت:

﴿8016﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: کون سی موت افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں شہید ہونا۔ پوچھا گیا: پھر کون سی؟ ارشاد فرمایا: اسلامی سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانا۔ پوچھا گیا: پھر کون سی؟ ارشاد فرمایا: حج وعمرہ کرتے ہوئے مرجانا اور اگر ہو سکے تو دیہاتی یا تاجر ہو کر مت مرنا۔[2]



حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن میسرہ حضرمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

آگ اور برف کے جسم والا فرشتہ:

﴿8017﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَیْسَرہ حَضْرَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روبیل نامی ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا آدھا بدن برف اور آدھا آگ کا ہے۔ وہ یہ دعا مانگتا رہتا ہے: ''اَللّٰھُمَّ کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ ھٰذَا النَّارِ وَبَیْنَ ھٰذَا الثَّلْجِ فَلَا الثَّلْجُ یُطْفِئُ النَّارَ وَلَا النَّارُ یُطْفِئُ الثَّلْجَ فَاَلِّفْ بَیْنَ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس طرح تو نے اس آگ اور برف میں اُنسیت پیدا فرمائی کہ نہ برف آگ کو بجھاتی ہے اور نہ آگ برف کو پگھلاتی ہے اسی طرح تو اپنے مؤمن بندوں کے دلوں میں بھی اُلفت پیدا فرما۔''

1 ...مسند الشامیین، ابن ثوبان عن زیاد بن ابی سودۃ، ۱/۱۴۳، حدیث: ۲۲۹

2 ...کنز العمال، کتاب الجھاد، الباب الخامس، ۴/ ۱۷۳، حدیث: ۱۱۱۲۲

سیّدُنا عبد الرحمٰن بن مَیسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن میسرہ حَضْرَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عرباض بن ساریہ، حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عَبَسَہ اور حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کیں۔

﴿8018﴾... حضرت سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میری عظمت کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اس دن میرے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن میرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا۔[1]

بد ترین لوگ:

﴿8019﴾... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عَبَسَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب سورج بلند ہوتا ہے تو بے وقوف انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا میں مصروف ہو جاتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عَبَسَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے وقوف انسانوں کے بارے میں پوچھا تو ارشاد فرمایا: وہ کفار ہیں جو کہ مخلوق میں سب سے بد ترین لوگ ہیں۔[2]



حضرت سیّدُنا عَمْرو بن قیس کِندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن قیس کِندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

﴿8020﴾... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نہیں چاہتا کہ میری عمر گزر جائے اور میرا جسم آزمائش میں نہ پڑے۔ جو بندہ دنیا کو اس کے مقام پر رکھتا ہے وہ اس بات پر راضی ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسے ذِلَّت سے قدموں تلے روندا جائے۔ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے نفس کو ذلت میں ڈالتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے عزت دے گا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اجسام میں سب سے ناپسندیدہ جسم آرام و آسائش میں پلنے والا ہے۔

1 ...مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/۸۲، حدیث: ۱۷۱۵۸

2 ...عمل الیوم واللیلة، باب ما یقول اذا استقلت الشمس، ص۶۷، حدیث: ۱۵۰ نحوہ

سیِّدُنا عَمرو بن قَیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عَمرو بن قیس کندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو، حضرت سیِّدُنا واثِلہ اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر مازِنی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کیں۔

﴿8021﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ دو دیہاتی حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ایک نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بہترین شخص کون ہے؟ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہو اُسے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں۔ دوسرے نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سب سے بہترین عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ تم دنیا کو اس حال میں چھوڑو کہ تمہاری زبان اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذکر سے تر ہو۔[1]



حضرت سیِّدُنا محمد بن زِیاد اَلْھانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد اَلْھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

﴿8022﴾... حضرت سیِّدُنا بقیّہ بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد اَلْھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے مجھے ایک دینار دے کر فرمایا: اس سے زیتون کا تیل خرید لاؤ اور قیمت کم مت کروانا کیونکہ میں نے ایسے بُزرگوں کا زمانہ پایا ہے جو کچھ خریدتے تو قیمت کم نہ کرواتے تھے۔

شوقِ ملاقات:

﴿8023﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد اَلْھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: چند اولیا و علما ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور موت کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اگر حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام آجائیں اور فرمائیں کہ تم میں سے جو بھی سب سے پہلے فلاں ستون کو ہاتھ لگا دے وہ فوت ہو جائے گا۔ تو مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ملاقات کا شوق ہونے کی وجہ سے میں تم سب پر سبقت حاصل کر لوں گا۔

[1]... الاحاد والمثانی، عبد اللہ بن بسر ابو صفوان، ۵۱/۳، حدیث: ۱۳۵۶

حضرت سیِّدُنا محمد بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا محمد بن زِیاد اَلْہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابوامامہ، حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر اور حضرت سیِّدُنا ابو عُتبہ خولانی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وغیرہ سے احادیث روایت کیں۔

سلام عام کرنا:

﴿8024﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن زِیاد اَلْہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا اور آپ گھر کی جانب جا رہے تھے۔ آپ جس مسلمان یا عیسائی[1] یا چھوٹے بڑے کے پاس سے گزرتے تو اسے سلام کرتے پھر جب گھر کے دروازے پر پہنچے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بھتیجے! ہمیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام عام کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[2]



حضرت سیِّدُنا عَبْدَہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا عبدہ بن ابو لبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

﴿8025﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں میں ریا سے سب سے قریب وہ ہے جو اس سے سب زیادہ بے خوف ہے۔

﴿8026﴾... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت قرآن پاک ختم کرے تو فرشتے شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور جو رات کے وقت ختم کرے تو فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

1... سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عیسائی کو سلام میں پہل کرنا یہ سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے ہے جبکہ حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کفار کو سلام میں پہل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (شعب الایمان، ۶/ ۴۲۵، حدیث: ۸۷۵۲) کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف عَلَیْکُم کہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۶۱)

2... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب افشاء السلام، ۴/ ۲۰۰، حدیث: ۳۶۹۳۔ عمل الیوم واللیلۃ، باب کیف افشاء السلام، ص۹۸، حدیث: ۲۱۷

جنگ سے کنارہ کشی:

﴿8027﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور بنو اُمَیّہ کے درمیان نو سال تک جنگ رہی لیکن حضرت سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی سے خبر لی نہ کسی کو دی (یعنی اس طرف دھیان ہی نہیں دیا)۔

جنتی بیوی کی خاصیت:

﴿8028﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنتی شخص جب اپنی بیوی کے پاس سے جائے گا پھر جب دوبارہ اس کے پاس آئے گا تو اس کی رغبت میں 70 گنا اضافہ ہو چکا ہو گا اور پھر اس رغبت میں دُگنا اضافہ ہوتا رہے گا۔

﴿8029﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا قاضی شُریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب (شادی کے بعد) اپنی بیوی کے پاس گئے تو اس کے لئے برکت کی دعا کی اور فرمایا: "میں نماز پڑھوں گا تم بھی ساتھ پڑھ لو۔" (پھر آپ نماز میں مشغول ہو گئے) جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اہلیہ سمجھ گئی کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں تو وہ کھڑی ہوئی اور آپ کے پہلو میں آکر بیٹھ گئی اور کہنے لگی: میری قوم میں میرے اور بھی ہم کفو تھے اور آپ کی قوم میں بھی آپ کی ہم کفو لڑکیاں تھیں لیکن اب جبکہ تقدیر نے ہمیں ملا دیا ہے تو آپ جو چاہیں مجھے حکم فرمائیں۔ پھر کہنے لگی: شاید آپ کو میری والدہ کا آج کل میرے پاس آنا ناگوار گزرتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! ایسی ہی بات ہے۔ آپ کی اہلیہ نے اپنی والدہ کو پیغام بھیجا کہ وہ دو سال تک میرے پاس نہ آئیں۔ چنانچہ وہ دو سال کے بعد تشریف لائیں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں پہچان لیا اور کہا: یہ تمہاری بیٹی جو تمہارے بیٹے کی بیوی ہے تمہارے سپرد ہے۔[1]

﴿8030﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک دنیا کی آگ بھی دوزخ کی آگ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتی ہے۔

1... یہ واقعہ بڑا تفصیلی ہے، امام ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کو بڑے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے جیسا کہ بعض کتابوں میں اس واقعے کا تفصیلاً ذکر ہے۔

﴿8031﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان کہتا ہے: انسان جتنا بھی زور لگالے دو چیزوں میں مجھے ہر گز مات نہیں دے سکتا وہ مال و دولت ہیں کہ جن کے متعلق پوچھا جائے گا: کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟

﴿8032﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورج اس وقت تک طلوع نہیں ہوتا جب تک اسے ایک دو ضرب نہ لگادی جائے حتّٰی کہ وہ پھیل جاتا ہے اور کہتا ہے: (میں اس لئے طلوع نہیں ہونا چاہتا کہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بجائے میری عبادت کی جائے۔

یاجوج ماجوج کی تعداد:

﴿8033﴾... سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے یاجوج ماجوج کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ہمارے ایک شخص کے مقابلے میں ان کی تعداد ایک ہزار ہوگی۔

زَبَرجد، یاقوت اور موتی کے پھل:

﴿8034﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک ایسا درخت ہوگا جس کے پھل زَبَرجد، یاقوت اور موتی کے ہوں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے ایسی آواز پیدا ہوگی کہ اس سے زیادہ مَسْحُور کُن آواز کسی نے سنی ہی نہ ہوگی۔

مسجد کا ادب:

﴿8035﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں دنیاوی بات نہ کرتے تھے۔

﴿8036﴾... حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں اپنے زمانے والوں کے بارے میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے سوال کریں نہ میں ان سے کوئی سوال کروں کیونکہ یہ لوگ مسائل کی کثرت پر اس طرح فخر کرتے ہیں جس طرح مالدار لوگ مال کی کثرت پر ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں۔

﴿8037﴾... حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا

عَبدہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مسئلہ پوچھا اور کہا: آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرے زمانے والے مجھ سے کوئی مسئلہ پوچھیں نہ میں ان سے کوئی مسئلہ پوچھوں کیونکہ لوگ مسئلہ پوچھتے وقت یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں: آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ کی کیا رائے ہے؟

افضل شخصیت:

﴿8038﴾... سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ملک عراق سے ہمارے ہاں سیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ اور حضرت سیِّدُنا حسن بن حُر عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ سے افضل کوئی بزرگ تشریف نہیں لائے۔ یہ دونوں تجارت میں باہم شریک تھے اور دونوں ہی آزاد کردہ غلام تھے ایک بنو اسد کے آزاد کردہ تھے جبکہ دوسرے بنو غاضِرہ کے۔

کمزوری کی حالت میں طواف:

﴿8039﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمزوری کی حالت میں بیتُ اللہ کا طواف کر رہے تھے تو میں نے عرض کی: اگر آپ اپنی جان پر نرمی کریں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا: مومن تو مشقَّت ہی جھیلتا ہے۔

﴿8040﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مؤمن پر 40 روز بھی نہیں گزرتے کہ اسے کوئی نہ کوئی خوف والی بات پہنچ جاتی ہے۔

﴿8041﴾... حضرت سیِّدُنا مُطعِم بن مِقدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: سلف فرمایا کرتے: فجر کی دو رکعتیں جس میں زمانے کی رغبت ہے اور تھوڑی دیر کی فرض نماز دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

سیِّدُنا عَبدَہ بن ابولُبَابہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عبدہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ملاقات کی اور ان سے احادیث سنیں یونہی آپ نے حضرت سیِّدُنا زِر بن حُبَیش، حضرت سیِّدُنا عَمرو بن مَیمون، حضرت سیِّدُنا رَوّاد ثقفی، حضرت سیِّدُنا امام مجاہد اور حضرت سیِّدُنا ابوسَلَمہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے بھی احادیث روایت کیں۔

دنیا میں مسافر کی طرح رہو:

﴾8042﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ایسے کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور دنیا میں ایسے رہو گویا تم مسافر یا راہ گیر ہو۔[1]

﴾8043-44﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے کچھ بندوں کو لوگوں کے فائدے کے لئے نعمتوں سے خاص کیا ہے۔ یہ نعمتیں ان کے پاس اس وقت تک رہتی ہیں جب تک وہ انہیں لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور جب وہ خرچ کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ نعمتیں ان سے زائل کر کے کسی اور کو عطا فرما دیتا ہے۔[2]

تقدیر پر راضی رہو:

﴾8045﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تم میں سے کوئی کسی سے زیادہ کسب والا نہیں کہ بے شک! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مصیبت اور موت کا وقت لکھ دیا ہے اور رزق اور عمل کو تقسیم کر دیا ہے، اب لوگ اس معاملے میں یونہی اپنے انجام تک پہنچیں گے۔[3]

ذُوالحجہ کے پہلے عشرے کی بہار:

﴾8046﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحْر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: کسی بھی دن کا نیک عمل ذوالحجہ کے پہلے عشرے سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک محبوب نہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۳۹۰، حدیث: ۶۱۶۴

2 ...معجم اوسط، ۴/ ۴۶، حدیث: ۵۱۶۲

3 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب القناعۃ والتعفف، ۲/ ۲۷۵، حدیث: ۱۱۸

اور نہ راہِ خدا میں جہاد؟ ارشاد فرمایا: اور نہ راہِ خدا میں جہاد مگر وہ کہ اپنے جان و مال لے کر نکلے پھر واپس نہ لوٹے یہاں تک کہ اس کی جان چلی جائے[1]۔[2]

ظلم پر وعید:

﴿8047﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وحی فرمائی کہ اے رسولوں کے بھائی! اے ڈر سنانے والوں کے بھائی! اپنی قوم کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ میرے گھر میں کسی پر ظلم کر کے داخل نہ ہوں کیونکہ جب کوئی ایسی حالت میں میری بارگاہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو میری لعنت اس پر برس رہی ہوتی ہے یہاں تک کہ ظلماً چھینی ہوئی چیز مظلوم کو واپس کر دے۔ پس میں مظلوم کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور وہ میرے خاص دوستوں اور اولیا میں سے ہو جاتا ہے اور وہ جنت میں انبیا، شہدا اور صالحین کے ساتھ میرے قُرب میں ہو گا۔[3]



حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد مَقرائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

﴿49-8048﴾... حریز بن عثمان کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد مقرائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: نعمت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پاکیزہ نفس۔ پوچھا گیا: غنا (مالداری) کیا ہے؟ فرمایا: تندرستی۔

﴿8050﴾... حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد مَقرائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم سے 40 روز کا وعدہ کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام

---

1 ... خیال رہے کہ دن تو بقر عید کے اول عشرہ کے افضل ہیں اور راتیں رمضان کے آخری عشرہ کی افضل۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۳۷۱)

2 ... ابن ماجه، کتاب الصيام، باب صيام العشر، ۲/۳۳۸، حديث: ۱۷۲۷، عن ابن عباس

مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص، ۲/۶۹۰، حديث: ۷۱۰۱

3 ... تفسير الثعلبی، پ۱، البقرة، تحت الآية: ۱۲۴ تا ۱۲۹، ۱/۲۷۲، حديث: ۱۰۷

سے فرمایا: اے موسیٰ! تمہاری قوم بچھڑے کے متعلق فتنہ میں مبتلا ہوگئی ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب! وہ کیسے فتنہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں حالانکہ تو نے انہیں فرعون سے نجات دی، انہیں سمندر میں غرق ہونے سے بچایا اوران پر انعامات فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! تمہاری قوم تمہارے آنے کے بعد ایک بچھڑا بنا بیٹھی، بے جان کا دھڑ جو گائے کی طرح آواز کرتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے پروردگار! اس میں روح کس نے ڈالی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں نے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یارب! گویا تو نے اسی کو ان کی گمراہیت کا سبب بنادیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ، اے انبیا کے سرتاج، اے اَبُوالْحُکَمَاء! میں نے ان کے دلوں میں اس بچھڑے کی محبت پائی تو پھر ان کے لئے اسے آسان کردیا۔

سیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

سیِّدُنا راشد بن سَعد مَقرائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص، حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ بن ابوسفیان، حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا ثوبان، حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ باہلی، حضرت سیِّدُنا عوف بن مالک اور حضرت سیِّدُنا مِقدام بن مَعدِی کَرِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کیں۔

﴿8051﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے ہرگز میری امت کے بارے میں ایسا عاجز نہیں کرے گا کہ میری امت [1] (میدان محشر) میں آدھے دن تک رہے۔ حضرت ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آدھے دن سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: پانچ سو سال۔[2]

پوشیدہ معاملات کے پیچھے پڑنے کی ممانعت:

﴿8052﴾... حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: "اگر تم لوگوں کے پوشیدہ معاملات کے پیچھے پڑوگے تو ان میں خرابی

---

1 ... علامہ عبد الرؤف مَناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہاں امت سے مراد اغنیا ہیں۔ (فیض القدیر، ۳/۲۰، تحت الحدیث: ۲۶۳۲)

2 ... مسند الشامیین، مسند محمد بن عبد اللہ، ۲/۳۳۷، حدیث: ۱۴۴۹

پیدا کر دو گے یا انھیں خرابی کے نزدیک پہنچا دو گے۔“[1]

حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: یہ ایسا کلمہ ہے جسے حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سننے کی سعادت حاصل کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انھیں اس سے بہت فائدہ پہنچایا۔

حکمرانی خطرات سے پُر ہے:

﴿8053﴾... حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص 10 افراد کا حاکم ہوا کل بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے، اس کا عدل وانصاف اسے آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاک کر دے گا۔[2]

﴿8054﴾... حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جنازے کے لئے گئے تو آپ نے چند لوگوں کو سوار دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا تمہیں حیا نہیں آرہی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرشتے پیدل ہیں اور تم گھوڑوں کی پشتوں پر۔[3]

﴿8055﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُحسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھتا ہے۔[4]

﴿8056﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم رؤوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا آسمان کے نیچے جن خداؤں کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سب سے بڑی وہ نفسانی خواہش ہے جس کی پیروی کی جائے۔[5]

1... ابو داود، کتاب الادب، باب فی النھی عن التجسس، ۴/۳۵۶، حدیث: ۴۸۸۸

2... مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرة، ۵/۲۹۳، حدیث: ۶۵۳۹۔ مسند الشامیین، مسند صفوان بن عمرو، ۲/۹۹، حدیث: ۹۸۶، نحوہ

3... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراھیة الرکوب خلف الجنازة، ۲/۳۰۹، حدیث: ۱۰۱۴

4... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الحجر، ۵/۸۸، حدیث: ۳۱۳۸ عن ابی سعید خدری

5... السنة، ذکر الاھواء المذمومة... الخ، ص۸، حدیث: ۳

کھانے کے بعد کی دعا:

﴿8057﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے سکھایا کہ کھانے کے بعد یوں کہا کروں: ''اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَنَا وَاَسْقَیْتَنَا فَاَشْبَعْتَنَا وَاَرْوَیْتَنَا فَلَکَ الْحَمْدُ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے ہمیں کھلایا، ہمیں پلایا، ہمارا پیٹ بھرا اور ہمیں سیراب کیا، تیرے ہی لئے نہ ختم ہونے والی حمد ہے جو چھوڑی نہ جائے اور کوئی کبھی بھی تیری حمد بجالانے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔''[1]



حضرت سیِّدُنا ھانی بن کُلثوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ہانی بن کُلثوم بن شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت کم گو اور کم احادیث روایت کرنے والے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو عہدہ قضا دینا چاہا تو آپ نے معذرت کرتے ہوئے انکار کر دیا۔

﴿8058﴾... حضرت سیِّدُنا ہانی بن کلثوم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومن فقیر کی مثال طبیب کے پاس موجود اس مریض کی طرح ہے جس کے مرض سے طبیب واقف ہو۔ مریض کا نفس ایسی چیزوں کی خواہش کر رہا ہوتا ہے جیسے کھانا اس کی ہلاکت کا سبب ہوتا ہے یونہی اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے۔

سیِّدُنا ھانی بن کلثوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا محمود بن ربیع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حدیث روایت کی۔

قتلِ ناحق کی نحوست:

﴿60-8059﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم

[1] ...معجم کبیر، ۸/۱۰۳، حدیث: ۷۵۰۰

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ بَلَّحَ یعنی مومن آدمی جلدی کرنے والا نیک رہتا ہے[1] جب تک کہ حرام خون نہ کرے پھر جب حرام خون کرلیتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے[2]۔“[3]



حضرت سیّدنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیّدُنا عُروہ بن رُوَیم لَخمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

امت کے بہترین اور بدترین افراد:

﴿8061﴾... حضرت سیّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو گواہی دیتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں اور جب وہ نیکی کریں تو خوش ہوں، کوئی بُرائی سَرزد ہو جائے تو اِستغفار کریں اور میری اُمّت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو نعمت میں پلتے ہیں اور اسی پر ان کے اجسام نشوونما پاتے ہیں۔ ان کی خواہش محض انواع و اقسام کے کھانے اور مختلف قسم کے لباس ہیں، وہ زیادہ بولنے والے منہ پھٹ ہوتے ہیں۔[4]

---

1 ... صَالِحًا لفظ مُعْنِقًا کی تفسیر ہے یا تفصیل یعنی بندہ مومن کو نیک اعمال میں جلدی کرنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ خیال رہے کہ توفیق خیر ملنا رب تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۲۵)

2 ... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 225** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی قتل ناحق کی نحوست سے انسان توفیق خیر سے محروم رہ جاتا ہے۔ بَلَّحَ بلوحا کے معنی ہیں تھک جانا، محروم رہ جانا، حیران ہو جانا یہ حیرانی دنیا میں تو اس طرح ہوگی کہ اس کے دل کو اطمینان، نیکیوں کی توفیق میسر نہ ہوگی اور خدشہ ہے کہ جواباتِ قبر میں حیرانی رہ جائے اور ہو سکتا ہے کہ قیامت کے حساب میں حیران و سرگرداں رہے، غرضکہ خونِ ناحق دنیا و آخرت کا وبال ہے۔ خیال رہے کہ ظلماً قتل کرنا، قتل کرانا، قتل میں مدد دینا، بعدِ قتل قاتل کی حمایت کرنا سب ہی اس سزا کے مستحق ہیں۔

3 ... ابو داود، کتاب الفتن والملاحم، باب فی تعظیم قتل المؤمن، ۴/ ۱۳۹، حدیث: ۴۲۷۰

مسند الشامیین، مسند خالد بن دھقان، ۲/ ۲۹۶، حدیث: ۱۳۱۰

4 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصیام فی السفر، ۲/ ۳۷۳، حدیث: ۴۴۹۳

الزھد لوکیع، باب من قال: یالیتنی لم اخلق، الجزء الاول، ص ۴۰۱، حدیث: ۱۶۸

چہرے پرنِقاب:

﴿8062﴾... حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے وصال کا وقت قریب آیا تو ان کی زوجہ محترمہ نے عرض کی: میں 40 برسوں سے آپ کے ساتھ ہوں، آپ مجھے ایک نظر اپنے چہرے کی زیارت تو کرا دیں۔

حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہاڑ پر تجلّی فرمائی تو عرش نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرہ مبارک کو نور سے ڈھانپ دیا تھا، اس لئے آپ کے منہ پر نقاب ہوتا تھا اور جب بھی آپ اپنے مبارک چہرے سے اسے ہٹاتے تو آنکھیں چندھیا جاتیں۔ چنانچہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی زوجہ محترمہ کے لئے چہرے سے نقاب اٹھایا تو ان کی آنکھیں چُندھیا گئیں۔ انہوں نے عرض کی: آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کیجئے کہ وہ جنت میں بھی مجھے آپ کی زوجہ بنائے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اگر تم یہی چاہتی ہو تو میرے بعد کسی سے نکاح نہ کرنا اور اپنی محنت کی کمائی کھانا۔

حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی زوجہ محترمہ آپ کے وصال کے بعد نقاب لگائے رکھتی تھیں اور گزر اوقات کے لئے درانتی سے بچ جانے والے خوشے چُنتی تھیں، کھیت میں کام کرنے والے مزدور جب انہیں دیکھتے تو جان بوجھ کر ان کے لئے کچھ خوشے گرا دیتے تھے، جب انہیں یہ محسوس ہوتا تو اسے چھوڑ دیتی تھیں۔

نورانی چہرہ:

﴿8063﴾... حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی زوجہ محترمہ سیِّدَتُنا صَفُراء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی: آپ پر میرے ماں باپ قربان! جب سے آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمکلامی کا شرف پایا اس وقت سے میں آپ کی جانب سے گویا بیوہ ہو چکی ہوں۔

حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمکلام ہونے کے بعد عورتوں کے پاس نہ آتے تھے اور اپنے چہرۂ مبارک پر کپڑا یا نقاب ڈالے رہتے، اگر کوئی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے کو دیکھ لیتا تو اس کا انتقال ہو جاتا۔ چنانچہ جب آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کے لئے چہرے سے نِقاب

اٹھایا تو سورج کی مثل شعاعوں نے انہیں ڈھانپ لیا۔ پس زوجۂ محترمہ نے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدے میں گر گئیں پھر آپ سے عرض کی: آپ بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ وہ مجھے جنت میں بھی آپ کی زوجہ بنائے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے ایسا ہی ہے بشرطیکہ تم میرے بعد کسی سے نکاح نہ کرنا کیونکہ عورت جنت میں اپنے آخری شوہر کے ساتھ ہو گی۔ انہوں نے عرض کی: مجھے کوئی وصیت کیجئے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔

عیسائی پادری اور شانِ اُمّتِ محمدی:

﴿8064﴾... حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا خالد بن یزید قُرَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: مجھے جزیرہ کے علاقے میں ایک کام سے جانا تھا اس لئے میں نے وہاں کے لئے ایک خُفیہ راستہ اختیار کیا۔ ایک بستی سے گزرتے ہوئے میں ایک ایسی جگہ پہنچا جہاں نصرانی سرداروں اور راہبوں کا مجمع لگا ہوا تھا، (آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ذہین، خوش کلام اور عقلمند انسان تھے فرماتے ہیں کہ) میں نے ان سے پوچھا: ”تم لوگ یہاں کیوں جمع ہو؟“ وہ بولے: ”ہمارے شیخ راہب ہیں، ہم سال میں ایک مرتبہ یہاں آکر ان سے ملاقات کرتے ہیں، اپنے دینی معاملات ان کے سامنے رکھتے ہیں اور ہر معاملے میں ان کی رائے حتمی سمجھتے ہیں۔“

حضرت سیِّدُنا خالد بن یزید قُرَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں لوگوں کی باتوں میں دلچسپی لیتا تھا لہٰذا میں نے سوچا کہ اگر میں اس شیخ کے قریب ہو جاؤں تو شاید اس سے کوئی نفع مند بات سننے کو ملے یہ سوچ کر میں اس کے قریب ہو گیا، اس نے مجھے دیکھ کر کہا: ”تم ان میں سے تو نہیں لگ رہے؟“ میں نے کہا: ”ہاں، میں ان میں سے نہیں ہوں۔“ اس نے کہا: ”کیا تمہارا تعلق اُمّتِ احمد سے ہے؟“ میں نے کہا: ”ہاں۔“ اس نے کہا: ”اُمّتِ محمدیہ کے عالِم ہو یا جاہل؟“ میں نے کہا: ”نہ عالم ہوں نہ جاہل۔“ اس نے کہا: ”کیا تمہاری کتاب کے مطابق تمہارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ جنتی کھائیں گے پئیں گے لیکن بول و بَراز نہیں کریں گے؟“ میں نے کہا: ”ہاں، یہ ہمارا عقیدہ ہے اور یہی حق ہے۔“ اس نے کہا: ”تو دنیا میں اس کی مثال کیا ہے؟“ میں نے کہا: ”وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا رزق صبح شام اسے ملتا ہے اس کے باوجود وہ بول و براز نہیں کرتا۔“ اس پر وہ بِگڑ کر بولا: ”کیا تم نے یہ نہ کہا تھا کہ تم اُمّتِ محمدیہ کے عالم نہیں ہو؟“ میں نے کہا: ”کیوں نہیں، نہ میں عالم ہوں نہ جاہل۔“

پھر اس نے کہا: ”کیا تمہارا یہ عقیدہ نہیں کہ تم کھاتے پیتے رہو گے پھر بھی جنت سے کچھ کم نہ ہو گا؟“ میں نے

کہا: ”ہمارا یہی عقیدہ ہے اور یہی حق ہے۔“ اس نے کہا: ”تو دنیا میں اس کی مثال کیا ہے؟“ میں نے کہا: ”وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علم و حکمت سے نوازا اور اپنی کتاب کا علم عطا کیا اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق جمع ہو کر اس سے علم حاصل کرے تو بھی اس کے علم سے کچھ کم نہ ہو گا۔“ اس پر وہ غصے سے کہنے لگا: ”کیا تم نے یہ نہ کہا تھا کہ تم اُمّتِ محمدیہ کے عالم نہیں ہو؟“ میں نے کہا: ”کیوں نہیں، نہ میں عالِم ہوں نہ جاہل۔“

پھر اس نے کہا: ”کیا تم اپنی نماز میں ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ“ نہیں کہتے؟“ میں نے کہا: ”بالکل کہتے ہیں۔“ تو وہ مجھے چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہنے لگا: ”کسی اُمّت کو نیکیوں میں اتنی وُسعت نہیں ملی جتنی اس اُمّت کو ملی، ان میں سے جب کوئی ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ“ کہتا ہے تو اللہ تعالٰی آسمانوں اور زمین میں رہنے والے ہر نیک بندے کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔“ پھر اس نے مجھ سے کہا: ”کیا تم مومن مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار نہیں کرتے؟“ میں نے کہا: ”کیوں نہیں، بالکل کرتے ہیں۔“ تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ”ان میں سے جب کوئی مومن مردوں اور عورتوں کے لئے اِسْتِغْفار کرتا ہے تو آسمانوں میں رہنے والے تمام فرشتے اور زمین میں بسنے والے تمام مومن چاہے وہ حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے دور کے ہوں یا قیامت تک آنے والے کسی بھی دور کے، اللہ تعالٰی اپنے ہر مومن بندے کے لئے 10 نیکیاں لکھ دیتا ہے۔“

پھر اس نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: ”دنیا میں اس کی مثال کیا ہے؟“ میں نے کہا: ”اس کی مثال وہ شخص ہے جو لوگوں کی بڑی یا چھوٹی جماعت کے پاس سے گزر کر انہیں سلام کرے اور وہ لوگ اسے سلام کا جواب دیں یا یہ اُنہیں دعا دے اور وہ اِسے۔“ یہ سن کر اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور وہ کہنے لگا: ”کیا تم نے یہ نہ کہا تھا کہ تم اُمّت محمدیہ کے عالم نہیں ہو؟“ میں نے کہا: ”ہاں، نہ میں عالِم ہوں نہ جاہل۔“ تو اس نے کہا: ”میں نے اُمّت محمدیہ میں تم سے بڑا عالم نہیں دیکھا، تمہیں مجھ سے کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لو۔“ میں نے کہا: ”میں اس سے کیا سوال کروں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اولاد کا عقیدہ رکھتا ہو۔“ یہ سن کر اس نے اپنا جُبّہ چاک کر دیا حتّٰی کہ پیٹ دکھائی دینے لگا پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کہا: ”اللہ تعالٰی اس عقیدے والے کو نہ بخشے اس سے بچنے کے لئے ہی تو ہم نے خانقاہوں کا رُخ کیا ہے۔“

پھر اس نے مجھ سے کہا: ''میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا تم مجھے بتاؤ گے؟'' میں نے کہا: ''ہاں۔'' تو اس نے کہا: ''یہ بتاؤ، کیا تم میں کوئی انتہائی بوڑھا شخص اس حال کو پہنچا کہ اس کے سامنے کوئی نوجوان یا بچہ کھڑا ہو کر اسے گالیاں دینے اور مارنے لگے لیکن اس حرکت پر کسی کو غیرت نہ آئے؟'' میں نے کہا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: ''ایسا اس وقت ہوتا ہے جب تمہارا دین کمزور ہو، تم اپنی دنیا سے محبت کرنے لگو اور تم میں دنیا سے محبت کرنے والے اسے ترجیح دینے لگیں۔''

آپ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: ''تمہاری عمر کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''میں 60 سال کا ہوں اور تمہارے شیخ کی عمر کتنی ہے؟'' تو اس نے کہا: ''70 سال۔'' مجلس کا ایک شخص کہنے لگا: ''اے ابو ہُشَیم! آپ کے علاوہ امت محمدیہ کا کوئی اور فرد ہمارے شیخ سے ملاقات کرتا تو ہمیں اچھا نہ لگتا۔

متقی لوگوں میں نام:

﴿8065﴾... سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جو فجر کی دو سنتیں پڑھ کر باجماعت نماز ادا کرے تو اس دن اس کی نماز نیک لوگوں کی نماز میں درج ہو جاتی ہے اور اس دن اسے متقی لوگوں کے وفد میں لکھا جاتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس روایت کو حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رویم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متصل سَنَد کے ساتھ مرفوعاً بھی ذکر کیا ہے۔

ابن آدم میں شیطان کی جگہ:

﴿8066﴾... حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے میرے پروردگار! مجھے ابنِ آدم میں شیطان کی جگہ دکھا دے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے وہ جگہ ظاہر فرمائی تو انہوں نے دیکھا کہ شیطان کا سر سانپ کے سر جیسا ہے اور وہ دل پر اپنا سر رکھے ہوئے ہے، جب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب بندہ ذکر نہ کرے تو وہ وسوسے ڈالتا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہوا:

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ (پ۳۰، الناس: ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔

اُمت کے بہترین لوگ:

﴿8067﴾... حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس اُمت کے بہترین لوگ اول اور آخر والے ہیں، اول میں تو اللہ کا رسول موجود ہے جبکہ آخر والوں میں عیسٰی بن مریم (عَلَیْہِ السَّلَام) ہیں البتہ درمیان میں ٹیڑھے اور کج گروہ لوگ ہیں جن کا تم سے اور تمہارا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔"[1]

سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، حضرت سیِّدُنا جابر، حضرت سیِّدُنا انس، حضرت سیِّدُنا ابو ثعلبہ، حضرت سیِّدُنا ابو کَبْشہ اَنماری، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن غَنْم اور حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن قاسم رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وغیرہ سے احادیث روایت کیں۔

کھجور کی فضیلت:

﴿8068﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حُضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کھجور کا احترام کرو کیونکہ یہ تمہارے والد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بچی ہوئی مٹی سے پیدا کی گئی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی درخت معزز نہیں جس کے سائے میں مریم بنت عمران نے اپنے بیٹے کو جنم دیا تھا پس تم اپنی حاملہ عورتوں کو تازہ کھجوریں کھلاؤ اگر یہ میسر نہ ہوں تو چھوارے۔"[2]

پانچ ہلاک کرنے والے اعمال:

﴿8069﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب میرے اُمتی پانچ کام کرنے لگیں تو ان پر ہلاکت مُسلَّط کر دی جائے گی: (۱)... جب ان میں لعن طعن ہونے لگے (۲)... شرابیں پینے لگیں (۳)... ریشم پہنیں (۴)... گانے والی عورتیں رکھنے

1... نوادر الاصول، الاصل الرابع والعشرون والمائۃ، ۱/۴۹۴، ۴۹۵، حدیث: ۷۰۳، ۷۰۷، عن ابی درداء

2... مسند ابی یعلی، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۲۱۹، حدیث: ۴۵۱، بتقدم وتاخر

لگیں اور (۵)...مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے بدکاری کرنے لگیں۔"[1]

اسلام کی روشنی:

﴿8070﴾...حضرت سیِّدُنا ابو ثَعلبہ خُشَنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک غزوہ سے لوٹے تو مسجد تشریف لے گئے اور دو رکعت ادا فرمائیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات پسند تھی کہ جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لائیں تو مسجد میں جاکر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر پہلے خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر تشریف لے گئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستِقبال کیا، چہرۂ انور اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور رونے لگیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا: "کیوں روتی ہو؟" عرض کی: "میں دیکھ رہی ہوں کہ چہرۂ مبارک کا رنگ بدلا ہوا ہے۔" ارشاد فرمایا: "اے فاطمہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے والد کو ایسے دین کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ زمین پر کوئی گھر اور خیمہ ایسا نہیں جہاں رات پہنچتی ہے مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دین اسلام کو اس میں ضرور داخل فرمائے گا اس کے ذریعے یا تو انہیں عزت بخشے گا یا ذلیل و رُسوا کرے گا۔"[2]

﴿8071﴾...حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمت عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تم اس بات کا یقین رکھو کہ تم جہاں بھی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ساتھ ہے۔"[3]

گناہ لکھنے میں توقف:

﴿8072﴾...حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بائیں طرف والا فرشتہ گناہ کرنے والے بندۂ مومن سے چھ ساعتوں تک اپنا قلم اُٹھائے رکھتا ہے پس اگر وہ مسلمان نادِم ہو کر اس گناہ سے توبہ کرلے تو اس کا گناہ نہیں لکھتا اگر توبہ نہ

1 ...معجم اوسط، ١/٣٠٥، حدیث: ١٠٨٦، بنحوہ، مسند الشامیین، ١/٢٩٧، حدیث: ٥١٩

2 ...مستدرک، کتاب المناسک، الدعاء اذا قدم من سفر، ٢/١٥٥، حدیث: ١٨٢٠

3 ...معجم اوسط، ٦/٢٨٧، حدیث: ٨٧٩٦۔ مسند الشامیین، ١/٣٠٥، حدیث: ٥٣٥

کرے تو ایک گناہ لکھ لیتا ہے۔"(1)



حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز

حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بھی شامی تابعین میں سے ہیں۔

سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا:

﴿8073﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام دعا میں یہ بھی کہا کرتے تھے: "سُبْحَانَ مُسْتَخْرِجِ الشُّكْرِ بِالْعَطَاءِ وَمُسْتَخْرِجِ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ یعنی پاک ہے وہ ذات جو عطا کے ساتھ شکر کی توفیق دیتا ہے اور دعا کے سبب مصیبت کو دور فرماتا ہے۔"

﴿8074﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: کسی کا یہ کہنا سب سے بڑا گناہ ہے کہ "اللہ جانتا ہے میں سچا ہوں۔" حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا جھوٹا ہونا جانتا ہے۔(2)

سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی پسند:

﴿8075﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا بیان ہے کہ مجھے کسی نے بتایا: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو "مسکین" کہلایا جانا سب سے زیادہ پسند تھا۔

﴿8076﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے ہی مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے عرض کی: میرا ارادہ کچھ نہیں بلکہ ارادہ تو تیرا ہی ہے اور میری چاہت کچھ نہیں بلکہ تیری ہی مشیت ہے۔

1... معجم کبیر، ۸/۱۸۵، حدیث: ۷۷۶۵

2... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" کے صفحہ 581 پر ہے: کسی بھی جھوٹی بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو گواہ بنانا یا جھوٹی بات پر جان بوجھ کر یہ کہنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے یہ کلمۂ کفر ہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جو شخص کہے: "اللہ جانتا ہے کہ یہ کام میں نے کیا ہے حالانکہ وہ کام اس نے نہیں کیا ہے" تو اس نے کفر کیا۔ (منح الروض، ص ۵۱۱)

﴿8077﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: ”اَلدُّنْیَا غَنِیْمَۃُ الْاٰخِرَۃِ یعنی دنیا آخرت کی غنیمت ہے۔“

لمبی عمر کی دعا پر ناراضی:

﴿8078﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُسْہِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی عمر دراز فرمائے۔“ تو آپ نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ”بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے جوارِ رحمت میں مجھے جلدی بُلالے۔“

سیِّدُنا یُوشع عَلَیْہِ السَّلَام کو نبوت ملنا:

﴿8079﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام احکامِ الٰہی کی بیعت کے لئے بنی اسرائیل کے درمیان آتے تو حضرت سیِّدُنا یوشع عَلَیْہِ السَّلَام کا سہارا لئے ہوتے پھر جب بیعت ہو جاتی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے بیٹھ جاتے اور حضرت سیِّدُنا یوشع عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے سرہانے کھڑے رہتے پھر جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر وِصال سے ایک سال قبل وحی کا سلسلہ رُک گیا اور حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا یوشع عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی لائے تو لوگ بیعت کے لئے نکلے، اس بار حضرت سیِّدُنا یوشع عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا سہارا لئے آگے ہوئے اور لوگوں سے بیعت لی پھر جب بیعت ہو گئی تو آپ لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے لگے اور حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے سرہانے کھڑے رہے۔ پس حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: الٰہی! میں ان تمام کمزوریوں کو نہیں جھیل سکتا پس تو مجھے اپنے پاس بُلالے۔[1]

جماعت چھوٹنے پر رونا:

﴿8080﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مبارک صُوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو دیکھا کہ جب آپ کی جماعت چھوٹی تو آپ اپنی داڑھی پکڑ کر روئے۔

---

1 ... بارگاہِ الٰہی میں معزز و مکرم ہونے کے باعث حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی گئی جب تک کہ آپ کے دل میں موت کی محبت نہیں ڈال دی گئی جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ (ابن عساکر، رقم ۱۰۲۱۳، یوشع بن نون، ۲۶۷/۷۴)

﴿8081﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: "اے میرے بیٹے! میں نے علم میں توجہ کی تو میرے غم بڑھ گئے، حکمت میں توجہ کی تو میری اکثر عمر گزر گئی، میں نے دیکھا کہ ہر صحت کے ساتھ بیماری ہے، ہر جوانی کے ساتھ بڑھاپا ہے اور ہر زندگی کے ساتھ موت ہے نیز اگرچہ میری اور کسی بیوقوف کی قبر بظاہر ایک جیسی ہو لیکن بروزِ قیامت اپنے عمل کے سبب میں اس سے زیادہ فضیلت والا ہوں گا۔"

بقدرِ کفایت رزق:

﴿8082﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کسی نے پوچھا: "بقدرِ کِفایت رزق کیا ہے؟" فرمایا: "ایک دن کھانا اور ایک دن بھوکا رہنا۔"

﴿8083﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: "اَلْبَرْدُ عَدُوُّ الدِّیْن یعنی سُستی و کاہلی دین کی دشمن ہے۔"

سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے بڑے بڑے تابعین کی جماعت سے احادیث روایت کیں جن میں حضرت سیِّدُنا امام نافع، حضرت سیِّدُنا امام زُہری، حضرت سیِّدُنا زید بن اَسلم، حضرت سیِّدُنا ابوزُبیر، حضرت سیِّدُنا امام مکحول، حضرت سیِّدُنا ربیعہ بن یزید، حضرت سیِّدُنا یونُس بن مَیْسَرہ بن حَلْبَس، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن بن سلمہ جُمَحِی، حضرت سیِّدُنا زیاد بن ابو سَودہ، حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سَودہ اور حضرت سیِّدُنا یزید بن ابومالک رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور دیگر شامل ہیں۔

یومِ عاشور کا روزہ:

﴿8084﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ میں عاشورہ کے روز بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمانۂ جاہلیت کے لوگ آج کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے پس تم میں سے جو اس دن روزہ رکھنا پسند کرے وہ روزہ رکھ لے اور جو نہ پسند کرے وہ نہ رکھے۔[1]

[1]... مسند الشامیین، ١/١٦٠، حدیث: ٢٦٤

﴿8085﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْن یعنی مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔“[1]

آخرت میں دیدار الٰہی:

﴿8086﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھیں گے؟“ ارشاد فرمایا: ”کیا تم اس دن سورج کو دیکھتے ہو جب وہ بادلوں میں نہ ہو؟“ ہم نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ ارشاد فرمایا: ”اور اس رات چاند کو دیکھتے ہو جب وہ بادلوں میں نہ ہوں؟“ ہم نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ ارشاد فرمایا: پس عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے حتّٰی کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو وہ ارشاد فرمائے گا: ”اے میرے بندے! کیا تجھے فلاں فلاں گناہ کا علم ہے؟“ تو بندہ عرض کرے گا: ”اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! کیا تو نے میری مغفرت نہ کی؟“ تو وہ ارشاد فرمائے گا: ”میری مغفرت کے سبب ہی تو اس مقام تک پہنچا ہے۔“[2]

﴿8087﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو پیچھے رہ جانے کے خوف سے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے تو یہ جوا نہیں ہے[3]۔“[4]

﴿8088﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَاب یعنی تعریف کرنے والوں کے منہ پر خاک ڈال دو۔“[5]

---

1 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب لایلدغ المؤمن من جحر مرتین، ص۱۵۹۸، حدیث: ۲۹۹۸

2 ...سنن کبری للنسائی، کتاب النعوت، المعافاۃ والعقوبۃ، ۴/۴۱۹، حدیث: ۷۷۶۳۔ معجم اوسط، ۱/۲۶۰، حدیث: ۱۲۹۳

3 ...ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب السبق والرھان، ۳/۳۹۹، حدیث: ۲۸۷۶

4 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 475** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: گھوڑ دوڑ میں دونوں فریقوں کا مالی شرط لگانا ہار جیت مُقَرَّر کرنا جُوا اور حرام ہے لیکن جب تیسرا آدمی ان میں اپنا گھوڑا شامل کر دے جو مال نہ دے اور اسے اپنے اس گھوڑے کے جیتنے کا یقین بھی نہ ہو شک میں ہو کہ نہ معلوم جیتے یا ہارے تو وہ دونوں فریق مالی ہار جیت طے کر سکتے ہیں اور وہ عمل جوا نہ رہے گا۔ اس تیسرے گھوڑے کو شریعت میں محلل کہتے ہیں یعنی اس عمل یا اس مال کو حلال کرنے والا۔

5 ...مسند الشامیین، ۱/۱۶۵، حدیث: ۲۷۵

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کفن مبارک:

﴿8089﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین یمنی چادروں میں کفن دیا گیا۔[1]

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سخت مُجاہدہ:

﴿8090﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشاء کے بعد ملا اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اپنے ساتھ عبادت میں رات گزارنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ پھر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ کنویں پر آیا، آپ کی چادر لے کر آپ پر پردہ کیا اور پیٹھ کر لی حتّٰی کہ آپ نے غسل کر لیا پھر آپ نے میری چادر لے کر مجھ پر پردہ کیا حتّٰی کہ میں نے بھی غسل کر لیا پھر آپ مسجد آئے، قبلہ رو ہو کر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنے کے بعد سورۂ بقرہ شروع کی، دورانِ تلاوت رحمت والی ہر آیت پر رحمت کا سوال کرتے اور عذاب والی ہر آیت پر اللہ کی پناہ چاہتے اور مثال بیان کرنے والی ہر آیت پر غور و فکر کرتے اسی طرح آپ نے سورت مکمل کی پھر تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں گئے تو میں نے سنا آپ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" پڑھ رہے ہیں اور بار بار اپنے ہونٹ ہلا رہے ہیں تو میں یہ گمان کرنے لگا کہ آپ "وَبِحَمْدِہٖ" بھی پڑھ رہے ہیں پھر جتنا قیام میں ٹھہرے رہے تقریباً اتنی ہی دیر رکوع میں رہے اور اس کے بعد اپنا سر اٹھایا پھر سجدہ کیا تو میں نے سنا آپ سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھ رہے ہیں اور بار بار اپنے ہونٹ ہلا رہے ہیں تو میں یہ گمان کرنے لگا کہ آپ "وَبِحَمْدِہٖ" بھی پڑھ رہے ہیں پھر سجدہ میں بھی تقریباً اتنی دیر ٹھہرے رہے جتنی دیر قیام میں رہے پھر دونوں سجدوں سے فراغت کے بعد چُستی کے ساتھ اُٹھ کر سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی پھر سورۂ اٰل عمران شروع کی دورانِ تلاوت رحمت والی ہر آیت پر رحمت کا سوال کرتے اور عذاب والی ہر آیت پر اللہ کی پناہ چاہتے اور مثال بیان کرنے والی ہر آیت پر غور و فکر کرتے اسی طرح آپ نے سورت مکمل کی پھر پہلی رکعت کی مثل رکوع و سجود کئے اس کے بعد فجر کی اذان ہونے

[1]... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/ ۱۲۷، حدیث: ۲۶۳۳۶

گئی۔ حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے زیادہ مَشَقَّت والی عبادت کبھی نہ کی۔[1]

ناحق فیصلہ کرنے کی مذمت:

﴿8091﴾... حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ و حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ قوم پاک نہیں ہو سکتی جس میں حق کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا جاتا کہ کمزور شخص بھی طاقتور سے اپنا حق بلا جھجک وصول کرلے۔[2]

فلاح کو پہنچنے والا:

﴿8092﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ فلاح کو پہنچا جس نے اسلام قبول کیا، اس کا رزق بقدرِ کفایت تھا اور اس نے اس پر صبر کیا۔[3]

صحابیِ رسول کا خوف:

﴿8093﴾... حضرت سَیِّدُنا زِیاد بن ابو سَودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر روتے ہوئے دکھائی دیئے تو ان سے پوچھا گیا: اے ابو الولید! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اسی جگہ[4] کے بارے میں خبر دی تھی کہ آپ نے جہنم کو یہاں سے دیکھا ہے۔[5]

1... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل، ص۳۹۱، حدیث: ۷۷۲
نسائی، کتاب الافتتاح، باب تعوذ القاری اذا مر بآیۃ عذاب، ص۱۷۴، حدیث: ۱۰۰۵، ۱۰۰۶
بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، کتاب الصلاۃ، باب قیام اللیل، ۱/ ۳۴۶، حدیث: ۲۴۱

2... مسند الشامیین، ۱/ ۱۹۰، حدیث: ۳۳۲

3... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۵۲۴، حدیث: ۱۰۵۴۔ مسند الشامیین، ۱/ ۱۸۹، حدیث: ۳۳۰

4... (معراج کی رات) بیت المقدس جاتے ہوئے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ اس جگہ جہنم کو ملاحظہ فرمایا تھا۔
(تفسیر ابن رجب حنبلی، ۲/ ۵۴۱، المکتبۃ الشاملۃ)

5... ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، باب صفۃ النار واھلھا، ۹/ ۲۷۶، حدیث: ۷۴۲۱

بانسری کی آواز سننے سے بچنا:

﴿8094﴾... حضرت سَیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ راستے میں تھا، آپ نے چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر راستے سے لوٹ گئے اور فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔[1]



حضرت سیّدنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعین میں سے ہیں۔

﴿8095﴾... حضرت سَیِّدُنا ضَمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۶﴾ (پ۲۹، الدھر: ۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔

کی تفسیر میں فرمایا: جنتیوں کے ساتھ سونے کی چھڑیاں ہوں گی، وہ اپنی چھڑیوں کے ذریعے چشمے بہائیں گے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ جدھر مُڑیں گے وہ نہر بھی مُڑ جائے گی۔

﴿8096﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ”کپڑوں کی عمدگی کا تعلق دل میں موجود خود پسندی سے ہے۔“

اصل زندگی:

﴿8097﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سر کے تمام بال منڈوا دیتے۔ ان سے پوچھا گیا: ابو عبد اللہ! ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو فرمایا: ”اصل زندگی

[1]...ابو داود، کتاب الادب، باب کراھیۃ الغناء والزمر، ۴/۳۶۷، حدیث: ۴۹۲۴

موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الورع، باب الورع فی السمع، ۱/۲۰۷، حدیث: ۷۹

تو آخرت کی زندگی ہے۔“

﴿8098﴾...حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو وحی فرمائی: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے لوگوں میں سے تمہیں اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے کیوں منتخب کیا؟ عرض کی: اے میرے پروردگار! نہیں جانتا۔ ارشاد فرمایا: کیونکہ میری بارگاہ میں تم جیسی تواضع کبھی کسی نے نہیں کی۔

دنیا سے بے رغبتی:

﴿8099﴾...حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کے مرنے کے بعد جب سُلیمان گورنر بنا تو اس نے لوگوں میں جاگیریں تقسیم کیں، لوگ جوش و خروش سے جاگیریں لینے لگے۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے صاحبزادے نے عرض کی: ”لوگوں کی طرح اگر ہم بھی کچھ جائداد وغیرہ لے لیں تو کتنا اچھا ہو۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”خاموش! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرے جسم کے سامنے مٹی کی ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہو۔“

﴿8100﴾...حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار جب گھر میں نماز شروع کرتے تو اہل خانہ سے فرماتے: تم گفتگو کرتے رہو میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔

40حج کرنے والے بزرگ:

﴿8101﴾...حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شَوذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں 106 ہجری میں مکۂ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے جنازے میں شریک ہوا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن پر رحم فرمائے! انہوں نے 40حج کئے تھے۔

﴿8102﴾...حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ تعالٰی کے فرمان:

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ (پ۳، اٰل عمران: ۵۵)

ترجمۂ کنز الایمان: (اے عیسٰی) میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھالوں گا۔

کی تفسیر میں فرمایا: میں تمہاری دنیاوی عمر پوری کروں گا اور (پہلی دفعہ میں) عمر کا پورا کرنا موت نہیں ہوگا۔

افضل نعمت:

﴿8103﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ اکٹھے ہو کر یہ گفتگو کرنے لگے کہ کون سی نعمت سب سے زیادہ افضل ہے؟ ایک شخص نے کہا: وہ نعمت جس کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک شخص کے عیوب دوسرے سے چھپائے رکھتا ہے۔ اس پر لوگ کہنے لگے: سب سے زیادہ راجح یہی قول ہے۔

نیک شخصیت:

﴿8104﴾... حضرت سیِّدُنا کثیر بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا مجھے فرشتے یاد آ گئے۔

سیِّدُنا عبد اللہ بن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی جلیل القدر تابعین سے احادیث روایت کیں جن میں حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری، حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین، حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سیِّدُنا ابو رَجاء عُطارِدی، حضرت سیِّدُنا اَبُو التَّیَّاح، حضرت سیِّدُنا ابو نَضْرہ، حضرت سیِّدُنا قتادہ، حضرت سیِّدُنا توبہ عنبری، حضرت سیِّدُنا مطر وَرّاق، حضرت سیِّدُنا ابو ہارون عَبدی، حضرت سیِّدُنا علی بن زید بن جُدعان اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اور ایک جماعت شامل ہے۔

نا اہل کو حدیث سنانے کا نقصان:

﴿8105﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حجاج بن یوسف نے حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلوا کر پوچھا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب سے بڑی سزا کون سی دی؟ تو آپ نے اسے حدیثِ پاک سنائی کہ "رسول خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے، آنکھیں پھوڑیں اور داغے بغیر ہی تیز دھوپ میں چھوڑ دیا، انہیں کھانے پینے کو کچھ نہ دیا حتّٰی کہ مر گئے۔" جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے

حجاج بن یوسف کو یہ حدیثِ پاک سنائی تو وہ کہنے لگا: کہاں ہیں وہ لوگ جو ہمیں بُرا بھلا کہتے ہیں! جبکہ نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ سزا دے چکے ہیں۔[1]

جب یہ بات حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تک پہنچی تو انہوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھولے بھالے ہیں کہ بھڑکے ہوئے شیطان کے پاس جاکر اسے یہ حدیثِ پاک سُنا رہے ہیں۔

قاتل کو معاف کردیا:

﴿8106﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص لایا گیا جس نے کسی کو قتل کیا تھا، پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے مقتول کے وارث کے سپرد کردیا اور ارشاد فرمایا: اسے معاف کردو۔ اس نے کہا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نہیں۔ ارشاد فرمایا: تو دِیَت لے لو۔ اس نے کہا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: جاؤ! اسے قتل کردو تاکہ تم بھی اسی کی مثل ہو جاؤ۔ اس شخص کو باندھا گیا تو کسی نے اس سے کہا: تم پر افسوس! کہ تمہارے لئے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جاؤ! اسے قتل کردو تاکہ تم بھی اسی کی مثل ہو جاؤ۔" پس اس نے قاتل کو چھوڑ دیا تو وہ اپنے بندھی ہوئی رَسّی کھینچتے ہوئے اپنے گھر کو جاتا دکھائی دیا۔[2]

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کسی کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿8107﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کرو اور جو تم سے خیانت کرے اس سے خیانت نہ کرنا۔[3]

---

1 ...مسند الشامیین، ۲/۲۴۴، حدیث: ۱۲۷۲ - مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل... عقوبات اھل اللقاح، ۲/۲۲۳، حدیث: ۱۹۳۳

2 ...ابن ماجه، کتاب الدیات، باب العفو عن القاتل، ۳/۲۹۸، حدیث: ۲۶۹۱

3 ...ابو داود، کتاب الاجارة، باب فی الرجل یأخذ حقه من تحت یده، ۳/۴۰۵، حدیث: ۳۵۳۵، عن ابی ھریرة

جوتا پہننے اور اُتارنے کی سنت:

﴿8108﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُسْرٰی یعنی جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں جانب سے ابتدا کرے اور جب اُتارے تو بائیں جانب سے ابتدا کرے۔''[1]

خوفِ خدا کی جزا:

﴿8109﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم سے پچھلی اُمتوں میں سے ایک شخص کو بے شمار مال واولاد سے نوازا تھا، اس نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے پوچھا: ''میرے بیٹو! تم نے مجھے کیسا باپ پایا؟'' انہوں نے جواب دیا: ''ہم نے آپ کو بہترین والد پایا۔'' تو اس نے کہا: ''خدا کی قسم! میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کبھی کوئی نیکی جمع نہیں کروائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادر ہے وہ مجھے عذاب دے گا، دیکھو! جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو پیس لینا اور جس دن ہوا تیز ہو (میری راکھ) اس میں اڑا دینا۔'' اس پر اس شخص نے بیٹوں سے عہد لے لیا۔ چنانچہ اس کے مرنے کے بعد انہوں نے ایسا ہی کیا۔ انتقال کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے فرمایا: زندہ ہو جا۔ تو وہ انسانی صورت میں کھڑا ہو گیا، ارشاد فرمایا: ''تجھے ایسا کرنے پر کس نے آمادہ کیا؟'' عرض کی: ''اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیری سزا کے خوف نے۔'' پس اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے یوں چھٹکارا دے دیا کہ اس کی مغفرت فرما دی۔[2]

سیاہ کتا شیطان ہے:

﴿8110﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''گدھا، عورت اور کالا کتا نماز توڑ دیتے ہیں۔''[3] حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ

1... ابن ماجه، کتاب اللباس، باب لبس النعال وخلعها، ۴/۱۶۶، حدیث: ۳۶۱۶

2... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۱۳۹، حدیث: ۱۱۶۶۴۔ مسند الشامیین، ۲/۲۶۱، حدیث: ۱۳۰۳

3... یعنی اگر نمازی کے سامنے سے ان میں سے کوئی گزرے تو خیال بٹے گا اور نماز کا خشوع خضوع جاتا رہے گا، یہاں نماز ٹوٹنے ...

تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: کالے کتے اور سرخ وزرد کتے میں کیا فرق ہے ؟ تو فرمایا: تم نے مجھ سے ویسا ہی سوال کیا ہے جیسا میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کالا کتا شیطان ہے۔''[1]

غیب کی خبر:

﴿8111﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ یہ دعا فرمائی: ''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے صاع اور ہمارے مد (صاع اور مُد دونوں پیمانے ہیں) میں برکت عطا فرما۔'' تو ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! ہمارے عراق کے لئے بھی برکت کی دعا فرمایئے۔ تو ارشاد فرمایا: ''بِهَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ یعنی وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا[2]۔''[3]

فتنوں کی سرزمین:

﴿8112﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے ہمارے مدینے میں برکت دے، ہمارے لئے ہمارے مکہ میں برکت دے، ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے، ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے، ہمارے لئے ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے مُد میں برکت دے تو ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے عراق کے لئے بھی برکت کے لئے دعا فرمایئے۔ تو آپ نے اس سے اعراض کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''فِيهَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ یعنی وہاں

......سے مراد نماز کا باطل ہونا نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ نمازی کے آگے گزرنے کا وبال دونوں پر پڑتا ہے، گزرنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے اور نمازی کا دل حاضر نہیں رہتا، ان تین کے ذکر کی حکمت اللہ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی جانتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۶)

1... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب قدر ما یستر المصلی، ص۲۶۱، حدیث: ۵۱۰

2... مراد یہاں نجد کا علاقہ ہے جیسا کہ بخاری، ترمذی اور مسند امام احمد وغیرہ کی احادیث میں ہے۔

(انظر: بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی الفتنة من قبل المشرق، ۴/ ۴۴۰، حدیث: ۷۰۹۴)

3... مسند الشامیین، ۲/ ۲۴۶، حدیث: ۱۲۷۶

زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا۔“[1]

فضیلتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿8113﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں دونوں جہاں کے سردار، آقائے نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ جیش عسرت (غزوہ تبوک) میں تھا کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے پاس ہزار دینار لائے اور انہیں سامنے پھیلایا پھر واپس جانے لگے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ان دیناروں کو پلٹتے ہوئے فرمانے لگے: ”مَا یَضُرُّ عُثْمَانَ مَا فَعَلَ بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ یعنی آج کے بعد عثمان کو کوئی فعل نقصان نہ دے گا۔“[2]

خیانت کی نحوست:

﴿8114﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب غنیمت تقسیم کرنے کا ارادہ فرماتے تو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حکم دیتے اور وہ تین مرتبہ اعلان کیا کرتے کہ ”مالِ غنیمت حاضر کیا جائے۔“ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مال غنیمت تقسیم فرمایا بعد میں ایک شخص بالوں کی لگام لے کر آیا اور عرض کرنے لگا: ”مجھے یہ غنیمت ملی ہے۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم نے بلال کو تین دفعہ صدا لگاتے نہ سنا تھا؟“ عرض کی: ”جی ہاں۔“ تو ارشاد فرمایا: ”اسے لانے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟“ وہ عذر کرنے لگا تو ارشاد فرمایا: ”میں اسے تم سے ہرگز قبول نہیں کروں گا اب تم اسے قیامت کے دن ہی میرے پاس لاؤ گے۔[3]“[4]

---

1 ...مسند الشامیین، ۲/۲۴۶، حدیث: ۱۲۷۶

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان، ۵/ ۳۹۲، حدیث: ۳۷۲۱

3 ...یعنی اب تم اسے اپنے پاس ہی رکھو تم ہی استعمال کرو۔ یہ فرمان عالی اظہارِ ناراضی کے لیے ہے انہیں مالک بنا دینے کے لیے نہیں اور وہ صاحب اس فرمان عالی سے اس چیز کے مالک نہیں ہو گئے اور انہیں اس کا استعمال جائز نہ ہو گیا۔ کیونکہ اس لگام میں تمام مجاہدین کا حصہ تھا اور وہ سب حضرات متفرق ہو گئے نہ معلوم یہ کس کے حصہ میں آتی، اب ہم کس سے معافی دلوا دیں۔ خیال رہے کہ یہ سب کچھ بھی اظہارِ ناراضی کے لیے ہے۔ اس کا مقصد یہ نہیں کہ اس جُرم کی توبہ ہی نہیں ہو سکتی توبہ تو کُفر سے بھی ہو جاتی ہے۔ خیال رہے کہ فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر غاصب کو توبہ کی توفیق ملے مگر مال مغصوبہ کا مالک نامعلوم ہو یا غائب ہو چکا ہو تو اس کے نام پر یہ چیز خیرات کر دی جائے لیکن اگر خیرات کر دینے کے بعد پھر مالک آجائے تو اس کی قیمت ادا کرنی ہو گی۔ یہ فقہی مسئلہ اس حدیث کے خلاف نہیں کہ یہاں مقصود ہے اظہار غضب اور ہم جیسوں کو غصب سے ڈرانا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۵۸۸)

4 ...ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی الغلول اذا کان یسیرا... الخ، ۳/ ۹۲، حدیث: ۲۷۱۲

﴿8115﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں گھڑے کی نبیذ پینے سے منع فرمایا ہے[1]۔[2]

مسلمان کو ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت:

﴿8116﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ بے شک تم میں سے کسی پر فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے جب وہ اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرے اگرچہ اس کا حقیقی بھائی ہو[3]۔[4]

﴿8117﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو شخصوں کو ننگی تلوار لیتے دیتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو اس پر جو یہ کام کرے۔[5]

﴿8118﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْجِدَالُ فِی الْقُرْاٰنِ کُفْرٌ یعنی قرآن میں جھگڑنا کفر ہے[6]۔“[7]



1... یہ حدیث منسوخ ہے۔(مراۃ المناجیح، ۶/ ۸۵)

2... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن الانتباذ... الخ، ص ۱۱۰۳، حدیث: ۱۹۹۶

3... لوہے سے مراد قتل کا ہر ہتھیار ہے تلوار چھری، آج کل پستول بندوق وغیرہ۔(مراۃ المناجیح، ۵/ ۲۵۳)

4... مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب النھی عن الاشارۃ بالسلاح الی مسلم، ص ۱۴۱۰، حدیث: ۲۶۱۶

5... مسند الشامیین، ۲/ ۲۶۳، حدیث: ۱۳۰۶

6... یعنی آیات قرآنیہ کے معانی میں ایسا جھگڑا کرنا جس سے لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں قریباً کفر ہے، کیونکہ لوگوں کے کفر کا ذریعہ ہے یا متشابہات کی تاویلوں میں جھگڑنا کفرانِ نعمت ہے، یا قرآنی آیات اور آیات کی متواتر قراءتوں میں یہ جھگڑا کرنا کہ یہ کلام الٰہی ہیں یا نہیں کفر ہے۔ یا قرآن کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے یہ کفر ہے۔ بہر حال حدیث بالکل واضح ہے اور اسے مفسرین اور مجتہدین کے اختلاف سے کوئی تعلق نہیں وہ جھگڑا نہیں بلکہ تحقیق ہے۔(مراۃ المناجیح، ۱/ ۲۰۸)

7... ابو داود، کتاب السنۃ، باب النھی عن الجدال فی القرآن، ۴/ ۲۶۵، حدیث: ۴۶۰۳۔ مسند الشامیین، ۲/ ۲۶۳، حدیث: ۱۳۰۵

حضرت سیِّدُنا ابو عَمْرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

انہیں شامی تابعین میں سے ایک بڑا نام، فیصلہ کرنے میں مشہور، جلیل القدر امام، بہادری میں آگے رہنے والے حضرت سیِّدُنا ابو عَمْرو عبد الرحمٰن بن عَمْرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، وہ اپنے زمانے میں یکتا اور اپنے وقت کے امام تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں رکھتے اور اتنی حق گوئی والے تھے کہ بڑے بڑوں کے دَبدَبے کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔

خلیفہ وقت کو خط:

﴿8119﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید ثَعْلبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم اور حضرت سیِّدُنا محمد نَفْسِ زَکِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے خلیفہ ابو جعفر منصور کے خلاف خروج کیا تو سرحدی لوگوں نے ان کے خلاف خلیفہ کی مدد کرنا چاہی مگر پھر پیچھے ہٹ گئے، بعد میں روم کے بادشاہ نے ہزاروں سرحدی مسلمانوں کو قیدی بنالیا اور ان کا فدیہ لینا چاہا مگر خلیفہ ابو جعفر فدیہ دینے پر تیار نہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلیفہ ابو جعفر کی طرف خط لکھا:

اَمَّابعد! اللہ تعالٰی نے اس امت کی باگ دوڑ تمہارے حوالے کی ہے تاکہ تم ان میں انصاف قائم کرو اور نرمی و شفقت کرنے میں حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُشابہت اختیار کرو، اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اس امت کے لوگوں کو امیر المؤمنین کے لئے پُرسکون رکھے اور امیر المؤمنین کو اپنی رحمت عطا فرمائے۔ سال کے شروع میں مشرکین نے حملہ کرکے سرحدی مسلمانوں پر غلبہ حاصل کیا، ان کی حرمتوں کو پامال کیا، انہیں ان کے گھروں سے نکال کر غلام اور قیدی بنایا اور ایسا بندوں کے گناہوں کی وجہ سے ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سے گناہوں سے تو درگزر فرمایا ہے، بندوں کے گناہوں کے سبب ہی انہیں اپنے گھروں سے دور کرکے غلام اور قیدی بنایا جاتا ہے۔ پھر ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے نہ انہیں کوئی چھڑانے والا اور یہ ننگے سر اور ننگے پیر ہوتے ہیں۔ یہ سب قیدی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے ہیں کہ وہ اپنی مخلوق اور ان سے اِعراض برتتا دیکھ رہا ہے لہٰذا اے امیر المؤمنین! آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور انہیں خلاصی دلا کر حکمِ الٰہی کی پیروی کیجئے اور خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُجّت سے بچایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں اپنے نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا:

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ (پ۵، النسآء:۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے۔

بخدا اے امیر المؤمنین! آج ان کے پاس خاص اپنے اَموال کے علاوہ کوئی وَقف شدہ مال ہے نہ ایسا ذمہ جس کا خراج ادا کریں۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں نماز میں اپنے پیچھے بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس وجہ سے نماز میں تخفیف کرتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑے۔"[1] اے امیر المؤمنین! پھر آپ کیسے انہیں دشمنوں کے ہاتھوں میں چھوڑ سکتے ہیں جو انہیں ذلیل کرتے ہوں اور ان کی عورتوں سے وہ کام کرتے ہوں جو ہمارے لئے نکاح کے بغیر جائز نہیں۔ آپ نگہبان ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر بھی نگہبان ہے جو آپ سے اُس دن حساب لے گا جس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْــٴًـا ؕ وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ (پ۱۷، الانبیاء:۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔

جب یہ خط خلیفہ ابو جعفر کے پاس پہنچا تو اس نے فِدیہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

خلیفۂ وقت کو نصیحتیں:

﴿8120﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مصعب قَرقَسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں ساحلِ سمندر پر تھا کہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے مجھے بلایا، میں جب اس کے پاس پہنچا تو میں نے خلافت کے آداب کے مطابق اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور مجھے بیٹھنے کو کہا پھر مجھ سے کہنے لگا: اے اَوزاعی! ہمارے پاس آنے میں تمہیں دیر کیوں ہوئی؟ میں نے کہا: اے خلیفہ! آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا: میں آپ سے کچھ سیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا: اے خلیفہ! دیکھ لو جو میں تم سے بیان کروں اس سے غافل نہ ہونا۔ اس نے کہا: میں اس سے کیسے غفلت کر سکتا ہوں حالانکہ میں نے خود اس

[1] ... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الصلاة، باب من کان یخفف الصلاة لبکاء الصبی یسمعه، ۱/۵۰۷، حدیث: ۱۰۱۳

کے بارے میں آپ سے سوال کیا ہے، اس بارے میں آپ کی طرف متوجہ ہوا اور اسی لئے آپ کو بلایا ہے۔ میں نے اس سے کہا: مجھے خوف ہے کہ اسے سن کر تم اس پر عمل نہیں کروگے۔ یہ سُن کر اس کا دربان ربیع مجھ پر چلایا اور اپنا ہاتھ تلوار کی طرف بڑھایا تو ابو جعفر منصور نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا: یہ ثواب کی مجلس ہے سزا کی نہیں۔ یہ سن کر میرا جی خوش ہوگیا اور میں بے تکلف ہوکر گفتگو کرنے لگا۔ چنانچہ میں نے کہا: اے خلیفہ! مجھے حضرت سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عطیہ بن بُسر مازنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس بندے کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے دین کے سلسلے میں کوئی نصیحت آئے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک نعمت ہے جو اس کی طرف لائی گئی ہے اگر شکر کے ساتھ اسے قبول کرلے تو ٹھیک ورنہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اس کے خلاف حُجَّت بن جاتی ہے تاکہ وہ اس کے گناہ پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ناراضی میں زیادتی کا باعث ہو۔"[1]

اے خلیفہ! مجھے حضرت سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عطیہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَیُّمَا وَالٍ بَاتَ غَاشًّا لِّرَعِیَّتِہٖ حَرَّمَ اللہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ یعنی جو حاکم اس حال میں مرا کہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکا کرنے والا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر جنت حرام فرمادیتا ہے۔"[2]

اے خلیفہ! جو حق کو ناپسند کرتا ہے وہ گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند کرتا ہے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ واضح حق ہے اور اسی ذات نے جب اُمورِ سلطنت تمہارے سپرد کئے تو تمہارے لئے رعایا کے دلوں کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تمہاری قرابت کے باعث نرم کردیا اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں پر مہربان اور رحم فرمانے والے اور اپنے ہاتھ سے ان کی غمخواری کرنے والے تھے، لوگ بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بھی آپ محمود تھے، لہٰذا تمہیں بھی یہی لائق ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر رعایا کے حقوق بجالاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ان میں انصاف قائم کرنے والے اور ان کے عُیوب کی پردہ پوشی کرنے والے بن جاؤ، ان پر دروازے بند نہ کرو اور نہ ہی اپنے اور ان کے درمیان کوئی آڑ قائم کرو، ان کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر خوش ہوجاؤ اور اگر انہیں کوئی بُرائی پہنچے تو پریشان ہوجاؤ۔

1 ...شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۲۹، حدیث: ۷۴۱۰۔

2 ...مسلم، کتاب الایمان، باب استحقاق الوالی... الخ، ص ۱۴۲، حدیث: ۸۵، بتغیر قلیل۔شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۳۰، حدیث: ۷۴۱۱۔

اے خلیفہ! خلافت سے پہلے تم پر صرف اپنے نفس کی ذمہ داری تھی اور اب تمام رعایا کی ذمہ داری تم پر ہے خواہ وہ کالے ہوں یا گورے، مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہر ایک کا تمہارے انصاف میں حصہ ہے تو اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب ان میں سے گروہ در گروہ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک تمہارے خلاف کسی مصیبت کے پہنچنے یا ظلم ڈھانے کی شکایت کرتا ہو گا۔

اے خلیفہ! حضرت سیِّدُنا مکحول دِمَشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ مبارک میں ایک ٹہنی ہوا کرتی جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسواک فرمایا کرتے تھے اور اس سے منافقین کو ڈرایا کرتے تو ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ ٹہنی کیسی؟ جس سے آپ کی امت کے دل ٹوٹ گئے اور رُعب سے بھر گئے۔"[1] تو پھر اس شخص کا کیا حال ہو گا جس نے لوگوں کے پردے چاک کئے، ان کے خون بہائے، ان کے گھروں کو ویران کیا، انہیں ان کے شہروں سے نکالا اور ان پر اپنا خوف مُسَلَّط کیا۔

اے خلیفہ! حضرت سیِّدُنا مکحول دِمَشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے غیر ارادی طور پر ایک اعرابی کو خراش پہنچی تو حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جبّار اور مُتَکَبِّر بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ "تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعرابی کو بلایا اور اسے فرمایا: "مجھ سے قصاص لو۔" اعرابی نے عرض کی: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، میں معافی چاہتا ہوں ایسا کبھی نہیں کر سکتا اگرچہ آپ میری جان لے لیں۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے دعائے خیر فرمائی۔[2]

اے خلیفہ! اپنے نفس کے فائدے کے لئے نفس کو مَشَقَّت میں ڈالو اور اس کے لئے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے امان حاصل کر لو اور اس جنت کی رغبت کرو جس کی چوڑائی آسمانوں و زمین کے برابر ہے جس کے بارے میں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جنت میں تم میں سے کسی کی کمان برابر جگہ دنیا و مافیہا

---

1 ...شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۲۹، حدیث: ۷۴۱۱، ۷۴۱۲

2 ...مستدرک، کتاب الرقاق، باب دعا النبی اعرابیا الی القصاص من نفسہ، ۵/ ۴۷۱، حدیث: ۸۰۱۳

شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۲۹، حدیث: ۷۴۱۳

(یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہے۔"[1]

اے خلیفہ! اگر تمہارے اگلوں کے لئے ملک باقی رہتا تو تم تک نہ پہنچتا اور اسی طرح تمہارے لئے بھی باقی نہیں رہے گا جیسے دوسروں کے لئے نہیں رہا۔

اے خلیفہ! جانتے ہو آپ کے جدِّ امجد (حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) نے اس آیتِ مقدسہ:

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَاۚ (پ۱۵، الکھف:۴۹)

ترجمۂ کنز الایمان: ہماری اس نوشتہ (تحریر) کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو۔

کی تفسیر میں کیا فرمایا ہے؟ وہ فرماتے ہیں: "صغیرہ سے مراد مسکرانا اور کبیرہ سے مراد ہنسنا ہے۔" پھر ان اعمال کا کیا حال ہوگا جو ہاتھوں اور زبان سے سرزد ہوئے۔

اے خلیفہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ خلیفۂ دوم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اگر فُرات کے کنارے کوئی بکری کا بچہ بھی بھوکا پیاسا مر گیا تو مجھے خوف ہے کہ اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا جائے گا۔" تو جو تمہاری رعایا میں سے ہوتے ہوئے تمہارے عدل وانصاف سے محروم رہا اس کے بارے میں تم سے کیونکر پوچھ گچھ نہ ہوگی۔

اے خلیفہ! تمہارے جدِّ امجد (حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) نے اس آیتِ طیبہ:

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى (پ۲۳، ص:۲۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اے داوٗد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا۔

کی جو تفسیر کی ہے جانتے ہو؟ وہ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ زبور شریف میں ارشاد فرماتا ہے: اے داوٗد! جب تمہارے سامنے دو فریق (مُدَّعی اور مُدَّعاعَلَیْہ) پیش ہوں اور ان میں سے ایک کی طرف تمہارا میلان ہو تو اپنے دل میں ہرگز یہ تمنا نہ کرنا کہ حق اسے ملے اور یہ دوسرے پر کامیابی پائے ورنہ میں دفترِ نبوت سے تمہارا نام ختم کر دوں گا پھر نہ تم میرے خلیفہ ہوگے اور نہ ہی تمہارے لئے کوئی بزرگی ہوگی۔ اے داوٗد! میں نے اپنے رسولوں کو اپنے بندوں کی طرف نگہبان بنا کر بھیجا ہے جیسے اونٹوں کے نگہبان ہوتے ہیں کیونکہ وہ نگہبانی کے طریقوں کو جانتے ہیں، ایک تدبیر

[1] ...بخاری، کتاب الجهاد و السیر، باب الحور العین... الخ، ۲/ ۲۵۲، حدیث: ۲۷۹۶

کے ساتھ ان سے نرمی برتتے ہیں، ٹوٹے ہوئے کو جوڑتے اور کمزور ولاغر کو دانہ پانی دیتے ہیں۔

اے خلیفہ! تم ایسی آزمائش میں ڈالے گئے ہو کہ اگر آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر ڈالی جاتی تو وہ اسے اٹھانے سے انکار کر دیتے اور اس سے ڈرتے۔

اے خلیفہ! مروی ہے کہ خلیفۂ دوم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انصار میں سے ایک شخص کو صدقہ پر عامل مُقرَّر فرمایا پھر کچھ دن بعد انہیں وہیں پر مقیم دیکھ کر ان سے پوچھا: تمہیں اپنے کام کی طرف نکلنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے لئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مِثل اَجر ہے؟ عرض کی: ایسی بات نہیں ہے۔ فرمایا: تو کیوں نہیں گئے؟ عرض کی: مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص لوگوں کے معاملات میں سے کسی معاملہ پر والی بنا تو قیامت کے دن اسے لایا جائے گا اور اسے جہنم کے پُل پر کھڑا کیا جائے گا وہ پُل اسے ایسا جھٹکا دے گا کہ اس کا ہر ہر عضو اپنی جگہ سے جُدا ہو جائے گا اس کے بعد اسے پہلی حالت پر لایا جائے گا تاکہ اس سے حساب لیا جائے، اگر وہ نیک ہوا تو اپنی نیکی کے باعث نجات حاصل کر لے گا اور اگر بد ہوا تو بدی کے باعث وہ پُل ٹوٹ جائے گا اور وہ جہنم میں 70 سال کی مَسافَت کی گہرائی میں جا گرے گا۔''[1] امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے پوچھا: تم نے یہ کس سے سنا ہے؟ اس نے عرض کی: حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری اور حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان دونوں کو بُلا کر ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! ہم نے یہ بات سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہائے عمر! جب حکومت میں یہ کچھ ہے تو کون اس کی ذمہ داری اُٹھائے گا۔ حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس کی ذمہ داری وہ لے گا جس کی ناک اللہ عَزَّ وَجَلَّ کاٹ دے اور اس کا چہرہ خاک آلود کر دے۔

یہ سن کر ابو جعفر منصور نے رومال لے کر اپنے چہرے پر رکھا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا حتّٰی کہ مجھے بھی رُلا دیا۔ پھر میں نے کہا: اے خلیفہ! آپ کے جدِّ امجد حضرت سیِّدُنا عباس بن عبد المطّلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مکہ یا طائف کی حکومت کا سوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

[1] ...شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۳۲، حدیث: ۷۴۱۶

ان سے ارشاد فرمایا: ”اے عباس! اے نبی کے چچا! نفس کو (عبادتِ الٰہی سے) زندہ کئے رکھنا اس حکومت سے بہتر ہے جس کی تم حفاظت نہ کر سکو۔“[1] یہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنے چچا کے لئے نصیحت اور شفقت ہے کیونکہ آپ (بے اذنِ الٰہی) انہیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی طرف یہ وحی فرمائی:

وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ (پ۱۹، الشعرآء: ۲۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عباس! اے نبی کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے تمہیں نہیں بچا سکتا میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہیں[2]۔[3]

خلیفۂ دوم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”پختہ عقل اور درست تدبیر والا ہی لوگوں کے امور کو چلا سکتا ہے کہ جس کا نہ کوئی عیب ظاہر ہو اور نہ وہ کسی سے کینہ رکھے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کالحاظ نہ کرتا ہو۔“

---

1 ...شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۳۲، حدیث: ۷۴۱۷۔

2 ... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ حدیث اوّلِ تبلیغ (تبلیغ کی ابتدا) کی ہے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ایمان کا حکم دے رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ اے فاطمہ! ایمان لاؤ اگر یہ ایمان قبول نہ کیا تو یہ سب نسب کام نہ آوے گا۔ اور جو شخص حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب میں تو ہو مگر مومن نہ ہو وہ سیِّد نہیں کیونکہ وہ مسلمان ہی نہیں ربّ تعالیٰ (حضرت سیِّدُنا) نوح عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ﱪ (پ۱۲، ھود: ۴۶) اے نوح! یہ کنعان تمہارا گھر والا نہیں کیونکہ وہ بدکار ہے۔ کوئی مرزائی، رافضی، چکڑالوی، وہابی سیِّد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سیِّد ہونے کے لئے ایمان ضروری ہے اور وہ ایمان سے بے بہرہ ہے۔ کفر کی وجہ سے سارے نسبتی رشتہ ٹوٹ جاتے ہیں۔ اسی لئے کافر نہ مومنہ سے نکاح کر سکے اور نہ مومن کی میراث پائے اور نہ مؤمنوں کے قبرستان میں دفن ہو۔ جب کافر اولاد کو مومن باپ کی مالی میراث نہیں مل سکتی تو کافر کو نسبی شرافت وعزت کیسے مل سکتی ہے۔ ابولہب بنی ہاشم سے ہے مگر اس کی کوئی شرافت نہیں لہٰذا صرف مومن ”سادات کرام“ انہیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نسب شریف سے ضرور فائدہ پہنچے گا۔ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نسبت سے سارے مسلمان فائدہ اٹھائیں گے کہ جہنمی جنتی ہو جائیں گے اور گنہگار معافی پائیں گے۔ جب نسبت کام آرہی ہے تو نسب کیوں نہ کام آوے گا۔ (الکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول مشمولہ رسائل نعیمیہ، ص۱۶، ۱۷، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

3 ...بخاری، کتاب الوصایا، باب ھل یدخل النساء والولد فی الاقارب، ۲/ ۲۳۸، الحدیث: ۲۷۵۳، بتغیر قلیل

شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۳۲، ۳۳، الحدیث: ۷۴۱۷۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہی ارشاد ہے کہ ”حاکم چار قسم کے ہیں:(۱)...وہ طاقتور حاکم جو اپنے آپ کو بھی منع کرے اور ماتحتوں کو بھی منع کرے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دستِ قدرت رحمت کے ساتھ پھیلا ہوا ہوتا ہے۔(۲)...وہ کمزور حاکم جو خود کو تو منع کرے لیکن اس کی کمزوری کی وجہ سے اس کے ماتحت عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں یہ ہلاکت کے کنارے پر ہے مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم فرمائے۔(۳)...وہ حاکم جو اپنے ماتحتوں کو تو منع کرے لیکن خود عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرے، یہ حُطَمَہ (یعنی رعایا کے ساتھ ظلم کرنے والا حاکم) ہے جس کے بارے میں حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بدترین حاکم حُطَمَہ ہے۔“[1] یہ اکیلا ہلاک ہوتا ہے۔(۴)...وہ حاکم جو خود بھی اور اس کی رعایا بھی عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرے، یہ دونوں ہلاکت میں ہیں۔[2]

اے خلیفہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں آپ کے پاس ایسے وقت حاضر ہوا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے (آگ پھونکنے والی) پھونکنیوں کو آگ پر رکھ دیا گیا ہے تاکہ قیامت کے لئے آگ کو بھڑکایا جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے جبرائیل! مجھے آگ کے بارے میں بتاؤ۔ انہوں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بھڑکانے کا حکم فرمایا تو ایک ہزار سال تک اسے بھڑکایا گیا حتّٰی کہ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا تو یہ زرد ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا تو یہ سیاہ ہوگئی، اب یہ سیاہ تاریک ہے اس کے انگارے روشن نہیں ہوتے اور نہ اس کے شعلے بجھتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر جہنمیوں کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا زمین والوں کے لئے ظاہر ہو جائے تو تمام کے تمام لوگ مر جائیں اور اگر جہنم کے پانی میں سے ایک ڈول زمین کے پانیوں میں ملا دیا جائے تو جو بھی اسے چکھے مر جائے اور وہ زنجیر جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے اگر اس کی ایک کڑی زمین کے تمام پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو وہ پگھل جائیں اور اسے نہ اٹھا سکیں اور اگر کسی شخص کو جہنم میں داخل کر کے نکالا جائے تو اس کی بدبو، بدصورتی اور ہیبت سے زمین والے مر جائیں۔

---

1 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل...الخ، ص۱۰۱۸، حدیث: ۱۸۳۰

2 ...یہ اس صورت میں ہے جبکہ عیش و عشرت نافرمانی پر مشتمل ہو۔ (از علمیہ)

یہ سن کر حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رونے لگے اور آپ کے رونے کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی رونے لگے پھر حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ رو رہے ہیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں اور اے جبرئیل! تم کیوں روئے حالانکہ تم تو رُوْحُ الْاَمِیْن ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحی پر امین ہو؟ عرض کی: مجھے خوف ہے کہیں میں بھی اُس آزمائش میں نہ ڈال دیا جاؤں جس میں ہاروت وماروت کو ڈالا گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک جو میرا مقام ومرتبہ ہے اِس پر بھروسا کرنے سے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر نے روکا ہوا ہے۔ پھر آپ دونوں روتے رہے حتّٰی کہ آسمان سے ندا دی گئی: اے جبرئیل! اور اے محمد! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم دونوں کو اپنی معصیت اور اس پر ہونے والے عذاب سے امان دے دی ہے اور محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فضیلت تمام انبیا پر ایسے ہے جیسے آسمان کے تمام ملائکہ پر جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کی۔

اے خلیفہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ خلیفۂ دوم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب میرے پاس دو فریق (مُدَّعی ومُدَّعا عَلَیہ) آئیں اور ان میں سے ایک حق سے اعراض کرنے والا ہو اگر تُو مجھے اس کی طرف مائل پائے خواہ قریب میں ایسا معاملہ ہو یا دور میں تو مجھے پلک جھپکنے کی مقدار بھی مہلت نہ دینا۔“

اے خلیفہ! سب سے زیادہ سخت کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق بجا لانا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والی چیز تقوٰی ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے ذریعے عزت طلب کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے درجات کو بلند فرماتا اور اسے عزت عطا فرماتا ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے ذریعے عزت طلب کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلت دیتا اور پست کرتا ہے۔ یہ میری طرف سے تمہیں نصیحت ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

پھر میں اٹھنے لگا تو خلیفہ ابو جعفر منصور نے مجھ سے پوچھا: کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: اگر خلیفہ اجازت دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گھر اور وطن کی طرف جاؤں گا۔ اس نے کہا: میری طرف سے تمہیں اجازت ہے اور تمہارے نصیحت کرنے پر تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں نے اس نصیحت کو قبول کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بھلائی کی توفیق دینے والا اور اس پر مددگار ہے، میں اسی سے مدد مانگتا اور اسی پر بھروسا کرتا ہوں وہ مجھے کافی ہے اور وہ کیا ہی

اچھا کارساز ہے۔ آپ مجھے اپنی اس طرح کی نصیحتوں سے محروم نہ رکھئے گا کیونکہ آپ کی بات قبول کی جاتی ہے اور نصیحت کرنے میں آپ پر تہمت نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں ایسا ہی کروں گا۔

(اس حکایت کے راوی) حضرت سیِّدُنا محمد بن مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر منصور نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا تاکہ سفر میں کام آسکے لیکن حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے قبول نہ کیا اور فرمایا: مجھے اس کی کچھ ضرورت نہیں، میں دنیوی مال ومتاع کے بدلے اپنی نصیحت کو فروخت نہیں کروں گا۔ خلیفہ ابو جعفر منصور کو آپ کی عادت کا علم ہو گیا اس لئے وہ آپ پر مال قبول نہ کرنے کی وجہ سے ناراض نہ ہوا۔[1]

بھائی کو نصیحت:

﴿8121﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن ابو غَنِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے بھائی کو خط لکھا: اما بعد! تمہیں ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہے، جان لو! ہر دن و رات تمہیں (موت کی طرف) ہانکا جارہا ہے پس تم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حضور کھڑے ہونے سے خوفزدہ رہو اور تمہاری زندگی کے آخری لمحات اسی خوف کے ساتھ ہوں۔ وَالسَّلَام

حکم بن غیلان کو نصیحت:

﴿8122﴾... حضرت سیِّدُنا ہِقْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حَکَم بن غَیلان قَیسی کو خط لکھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر اور تم پر رحم فرمائے، میں دل سے یہ چاہتا ہوں کہ تم بحث ومباحثہ سے باز آجاؤ اگرچہ تم اس کا علم رکھتے ہو، اپنی اُخروی زندگی کے لئے دن کے دونوں کناروں میں سے حصہ لے لو، دوسروں کو خود پر ترجیح دینے سے کبھی خالی نہ رہو، جو تمہیں مُتَّہَم کرے اس کی آزمائش میں نہ پڑو، اس کا معاملہ اس کے ظاہر پر رکھو اور اگر وہ تم سے اختلاف کو چھپائے تو عافیت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاؤ، اگر وہ تمہارے سامنے کوئی بدعت لائے تو اس کی بدعت سے کنارہ کش ہو جاؤ، وہ جھگڑا چھوڑ دو جو دل میں فساد اور کینہ پیدا کر کے دل کو سخت کرے اور قول وفعل میں تقویٰ کو کمزور کرے اور اس شخص کی طرح نہ ہونا جو جنگلوں اور صحراؤں میں رہنے والے کا امتحان لیتا ہے کہ بعید نہیں وہ اس کے سبب کسی کو متہم کرے اور تمہاری طبیعت میں

[1] ...شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۲۹ تا ۳۴، حدیث: ۷۴۰۹ تا ۷۴۲۱

وقار اور عاجزی ہو اور اس سے تمہاری نیت رضائے الٰہی کی ہو، تم بھی اس طرح مَشَقَّت اٹھاؤ جس طرح تم سے پہلے صالحین مشقت اٹھایا کرتے تھے کہ وہ قیامت کی سختی کو سب سے بڑا جانتے تھے اسی لئے ان کے گالوں پر خوف سے آنسو بہتے رہتے اور پیاس کی شدت کے باوجود خوف کی وجہ سے وہ خود کو پانی کے چشموں سے دور رکھتے، خود مشقت اٹھاتے اور لوگوں کو راحت پہنچاتے، ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمہیں علم نافع اور خشوع عطا فرمائے اور اس کے سبب ہمیں بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے بے شک وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

سپہ سالار کے سامنے حق گوئی:

﴿8123﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہمارے سروں پر سپاہی کوڑے لئے کھڑے تھے کہ ایسی حالت میں عباسی سپہ سالار عبدُاللہ بن علی نے مجھ سے سوال کیا: کیا رسول خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمارے لئے خلافت کی وصیت نہ کی تھی جس کی وجہ سے امیر المؤمنین مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم نے صفین کے مقام پر قتال کیا تھا؟ میں نے کہا: اگر رسول پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے خلافت کی وصیت ہوتی تو امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم دو حَکَم نہ بناتے، یہ سن کر اس نے اپنا سر جھکا لیا۔

سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے اقوال:

﴿25-8124﴾... حضرت سَیِّدُنا ولید بن مزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے: حضرت سَیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بیان کیا کہ حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اے میرے بیٹے! خوف خدا کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ ہر شے پر غالب ہے۔" اور مجھے کسی نے یہ بتایا: حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: "اے سرکش لوگو! اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب جبّار عَزَّوَجَلَّ کو دیکھو گے اور اس کے فیصلے کا انتظار کرو گے۔ اے سرکش لوگو! اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب لوگوں کے درمیان فیصلوں کے لئے میزان رکھا جائے گا۔" اور حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: "جس نے بُرا کام کیا اس کی ابتدا اس نے

اپنے نفس سے کی۔" اور یہ بھی ارشاد فرمایا: "ہر اندھے کا دل اندھا نہیں ہوتا۔" اور ارشاد فرمایا: "علما کا تفریح کرنا جاہلوں کی حکمت سے بہتر ہے۔"

اخلاص سے عاری وعظ اور ذکر سے خالی لمحہ:

﴿8126﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا: جو شخص قوم کو وعظ و نصیحت کرتا ہے اور اس سے اس کا مقصود رضائے الٰہی نہیں ہوتا تو وہ وعظ دلوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے پانی چکنے پتھر کے اوپر سے گزر جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: دنیا میں گزری ہوئی ہر ساعت بندے پر بروزِ قیامت دن دن اور لمحہ لمحہ کرکے پیش کی جائے گی اور جو ساعت ذِکْرُ اللہ کے بغیر گزری ہوگی اس پر بندے کا دل حسرتوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہوا جارہا ہوگا تو اس وقت کیا حال ہوگا جب اس پر ایک کے بعد ایک گھڑی اور ایک کے بعد ایک دن اور ایک کے بعد ایک رات گزرے گی۔

مومن اور منافق میں فرق:

﴿8127﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "مومن بولتا کم اور عمل زیادہ کرتا ہے اور منافق بولتا زیادہ ہے اور عمل کم کرتا ہے۔"

﴿8128﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ذکر کیا کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ آسمان میں ایک فرشتہ ایسا ہے جو ہر روز ندا دیتا ہے: کاش! مخلوق پیدا نہ ہوتی اور جب یہ پیدا کئے گئے ہیں تو کاش! یہ اپنا مقصدِ تخلیق جانتے اور کسی مجلس میں بیٹھ کر اس بات کا ذکر کرتے کہ انہیں کیا کرنا چاہئے۔

صحابہ و تابعین کے پانچ معمولات:

﴿8129﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ پانچ چیزیں صحابۂ کرام و تابعینِ عظام کے معمولات سے ہیں: (۱)...جماعت کو لازم پکڑنا (۲)...اتباعِ سنت (۳)...مسجد کی تعمیر (۴)...تلاوتِ قرآن اور (۵)...جہاد فِیْ سَبِیْلِ اللہ۔

بارگاہِ ربُّ العزت میں حاضری:

﴿8130﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن ابو سَلَمہ تِنِّیْسِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا دو فرشتوں نے مجھے اوپر لے جا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑا کر دیا، اس نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا تو میرا بندہ عبد الرحمٰن ہے جو بھلائی کا حکم دیتا اور بُرائی سے منع کرتا ہے؟ میں نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ، تیری عزت کی قسم! تو زیادہ جاننے والا ہے۔ پھر ان فرشتوں نے مجھے اتار کر میرے مکان کی طرف لوٹا دیا۔

﴿8131﴾... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن موسٰی قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زیارت کی، اس نے مجھ سے ارشاد فرمایا: عبد الرحمٰن! کیا تو ہی ہے جو بھلائی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے؟ میں نے عرض کی: تیرے ہی فضل سے کرتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اسلام پر ہی موت دینا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اور سنت پر بھی۔

ہنسنے سے بھی اجتناب:

﴿8132﴾... حضرت سیِّدُنا موسٰی بن اَعْیَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: اے ابو سعید! ہم خوش طبعی کرتے اور ہنستے تھے اور اب جبکہ ہماری حالت بدل گئی ہے اور لوگ ہماری پیروی کرنے لگے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے لئے مسکرانے کی بھی گنجائش ہو۔

تعجب خیز نصیحت:

﴿8133﴾... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے اسے تھوڑا بھی کافی ہوتا ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ اس کا بولنا بھی اس کے عمل میں شامل ہے تو وہ کم بولتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابو حَفْص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو فرماتے سنا: حضرت امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اس سے زیادہ تعجب والی بات نہ کہی۔

﴿8134﴾... حضرت سیِّدُنا بشیر بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا کہ آپ نگاہوں کو اتنا جھکائے رکھتے گویا نابینا ہیں۔

حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بیٹے محمد بن اوزاعی کا بیان ہے کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا: اگر ہم لوگوں کی طرف سے ملنے والی ہر چیز قبول کر لیتے تو ضرور ان کے لئے نرم گوشہ ہو جاتے۔

رشوت سے اجتناب:

﴿8135﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ ایک نصرانی نے حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو شہد کا گھڑا تحفۃً پیش کیا اور آپ سے کہنے لگا: اے ابو عمرو! بَعْلَبَکّ کے حکمران کی طرف میری سفارش کے لئے خط لکھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ گھڑا تمہیں واپس کر کے تمہارے لئے خط لکھ دیتا ہوں بصورتِ دیگر میں گھڑا لے لوں گا اور تمہارے لئے خط نہیں لکھوں گا۔ پھر آپ نے وہ گھڑا اسے واپس کیا اور اس کے لئے خط لکھا تو بَعْلَبَکّ کے حاکم نے اس کے مَحْصُول سے 30 دینار چھوڑ دیئے۔

﴿8136﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نمازِ فجر کے بعد ذکرِ الٰہی سے پہلے کسی سے گفتگو نہ کرتے اس کے بعد اگر کوئی ان سے بات کرتا تو جواب دیتے۔

بزرگانِ دین کی راہ پر چلو:

﴿8137﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سنت پر ثابت قدم رہو اور تم بھی وہاں خاموشی اختیار کرو جہاں علمائے کرام نے خاموشی اختیار کی۔ وہی بات کہو جو وہ کہیں، ان باتوں سے باز رہو جس سے وہ باز رہے، سلف صالحین کی راہ پر چلو کیونکہ اس سے تمہیں وہی کشادگی ملے گی جو انہیں ملی۔ ایمان زبانی اقرار کے بغیر اور زبانی اقرار عمل کے بغیر درست نہیں۔ ایمان، قول اور عمل نیت کے ساتھ ہی سنت کی موافقت کرتے ہوئے درست ہوتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نے ایمان اور عمل کے مابین فرق نہ کیا، عمل کا تعلق ایمان سے اور ایمان کا تعلق عمل سے ہے۔ ایمان بھی جامع اسم ہے جس طرح دیگر ادیان کا نام جامع ہوتا ہے اور اس کی تصدیق عمل سے ہوتی ہے لہٰذا جو زبان کے ساتھ ایمان لائے، دل سے اس کا اقرار کرے اور عمل سے اس کی تصدیق کرے تو یہ نہ کھلنے والی مضبوط گرہ ہے اور جس نے اپنی زبان سے اقرار کیا دل سے نہ کیا اور نہ ہی عمل سے اس کی تصدیق کی تو اس کا ایمان مقبول نہیں اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والے لوگوں میں سے ہوگا۔

امام شیخ حافظ ابو نعیم اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گفتگو، وعظ و نصیحت اور رسائل بے شمار ہیں، وہ دین کے امام اور اسلام کی نشانی ہیں۔ ہم نے ان کے جو احوال ذکر کئے انہیں پر اکتفا کرتے ہیں۔

سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

صدقہ یا تحفہ دے کر واپس لینے والے کی مثال:

﴿8138﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”صدقہ دے کر واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو کھانے کے بعد قے کرے پھر اپنی قے کے پاس آکر اسے کھانے لگے۔“[1]

﴿8139﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رحمتِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ یعنی اپنا تحفہ واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو اپنی قے چاٹتا ہے۔“[2]

بُری موت سے بچنے کا نسخہ:

﴿8140﴾... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ ۚۖ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ (پ۱۳، الرعد: ۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔

کی تفسیر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہاں، مجھے میرے والد نے اپنے جد امجد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں: میں نے اس آیت کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اے علی! میں اس آیت کے ساتھ تمہیں خوشخبری دیتا ہوں اور تم وہ خوشخبری میرے بعد میری امت کو سنانا کہ درست طریقے سے صدقہ

[1]... مسلم، کتاب الھبات، باب تحریم الرجوع فی الصدقۃ... الخ، ص۸۷۶، حدیث: ۱۶۲۲

[2]... مسلم، کتاب الھبات، باب تحریم الرجوع فی الصدقۃ... الخ، ص۸۷۷، حدیث: ۱۶۲۲

دینا، بھلائی کرنا، والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا اور صلہ رحمی کرنا یہ بد بختی کو نیک بختی سے بدلتا، عمر میں اضافہ کرتا اور بُری موت سے بچاتا ہے۔"[1]

قربِ قیامت تین پناہ گاہیں:

﴿8141﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ہشام کے دورِ حکومت میں مدینہ آیا اور پوچھا: یہاں کون کون سے علما ہیں؟ لوگوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنکدِر، حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی، حضرت سیِّدُنا محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس اور حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام یہاں کے علما ہیں۔ تو میں نے کہا: خدا کی قسم! میں سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاؤں گا۔ پھر میں نے مسجد میں جا کر انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے قریب کر لیا اور فرمایا: بھائی! تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا: شام سے۔ فرمایا: شام میں کس جگہ؟ میں نے کہا: دمشق۔ فرمایا: میرے والد اپنے جدِّ امجد (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: "(قربِ قیامت) لوگوں کے لئے تین پناہ گاہیں ہوں گی۔ جنگِ عظیم میں ان کی پناہ گاہ انطاکیہ کے نشیب میں واقع دمشق میں ہو گی اور دجال سے ان کی پناہ گاہ بیت المقدس ہو گی اور یاجوج ماجوج سے ان کی پناہ گاہ طورِ سینا ہو گی۔"[2]

﴿8142﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھڑے ہو کر پانی پیا[3]۔[4]

حج کی نیکی:

﴿8143﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ داور صَلَّی اللہُ

1... الامالی لابن الشجری، الحدیث الحادی والعشرون: فی صلۃ الرحم وما یتصل بذلک، ٢/١٧١، حدیث: ٢٠١٧

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الجھاد، ما ذکر فی فضل الجھاد والحث علیہ، ٤/٥٨٢، حدیث: ١٢٣

3... کھڑے ہو کر پینا ضرورت کے موقعہ پر تھا یا زمزم یا وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا باقی پانی بیٹھ کر پئے یا کھڑے ہو کر پینا بیان جواز کے لیے تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/٧٦)

4... شمائل ترمذی، باب ما جاء فی صفۃ شرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ١٢٩، حدیث: ٢٠٥، ٢٠٦

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حج کی نیکی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا۔"[1]

اعمالِ صالحہ عذاب الٰہی کو روکتے ہیں:

﴿8144﴾... حضرت سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِذَا مَاتَ الْعَبْدُ كَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَأْسِهٖ وَالصَّدَقَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالصِّيَامُ عِنْدَ صَدْرِهٖ یعنی جب کوئی بندہ مرجاتا ہے تو نماز اس کے سرہانے، صدقہ اس کی دائیں طرف اور روزہ اس کے سینے کے پاس ہوتا ہے۔"[2]

﴿8145﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی عَطِیَّہ دیا جائے اور وہ کچھ نہ پائے تو عطیہ دینے والے کی تعریف کر دے کہ جس نے تعریف کر دی اس نے شکریہ ادا کر دیا اور جس نے تعریف کو بھی چھپایا اس نے ناشکری کی اور جو کسی باطل چیز سے زینت اختیار کرے وہ فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے[3]۔[4]

ایمان کی 60 سے زائد خصلتیں ہیں:

﴿8146﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے زائد خصلتیں ہیں جن میں سب سے بڑی خصلت اس بات کی گواہی دینا

1... مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل اطعام الطعام، ص ۳۷۴، حدیث: ۱۶۸

2... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الجنائز، فی نفس المؤمن کیف تخرج ونفس الکافر، ۳/۲۵۸، حدیث: ۴، نحوه، عن ابی هریرة

3... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 356 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمان عالی اس عورت سے فرمایا گیا تھا جس نے عرض کیا تھا کہ میری سوکن ہے میں چاہتی ہوں کہ اسے جلانے کے لیے اعلیٰ لباس، عمدہ زیور پہنا کروں تاکہ وہ سمجھے کہ مجھے یہ سب کچھ میرے خاوند نے دیا ہے اور وہ مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے اس پر یہ ارشاد ہوا۔ فریب کے کپڑوں کی کئی صورتیں ہیں: غریب آدمی غرور و تکبر کے طور پر امیروں کے کپڑے پہنے، جاہل شخص ریا کے طور پر علماء وصوفیاء کا لباس پہنے، فاسق آدمی دھوکے دینے کے لیے متقیوں کا سا لباس رکھے تاکہ اس کی جھوٹی گواہی حکام مان لیا کریں، یہ سب کچھ دھوکے فریب کے لیے ہو، (مرقات) ایسا آدمی بہروپیا ہے اور اس کی یہ حرکت بری ہے، اگر اچھی نیت سے علماء کا لباس پہنے تو اچھا کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہے۔

4... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی المتشبع بما لم يعطه، ۳/۴۱۷، حدیث: ۲۰۴۱

ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سب سے چھوٹی خصلت تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے۔ [1]

نشے والی نبیذ کی مذمت:

﴿8147-48﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں مٹی کے گھڑے میں بنی جوش مارتی نبیذ پیش کی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے اس دیوار پر دے مارو کیونکہ اسے وہی پیتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ [2]



بعض اطاعت شعاروں اور عبادت گزاروں کا تذکرہ

حضرت سَیِّدُنا شیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی توفیق اور آسانی سے زمانہ اور شہروں کی ترتیب کے مطابق صحابۂ کرام اور تابعین وتَبعِ تابعین عظام کے طبقات کا ذکر گزر چکا۔ فَلَہُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے حمد ہے اور اس کا احسان ہے۔

اب ہم بعض معزز اطاعت شعاروں اور عبادت گزاروں کے ذکر کا ارادہ رکھتے ہیں جو عبادت اور تیاری آخرت کے لئے انتہائی کوشش اور بے حد جلدی کرنے میں مشہور ہیں فانی دنیا کے دھوکے سے بچنے اور ہمیشہ رہنے والی آخرت کی طرف بڑھنے والے ہیں۔ جان لو کہ جن صحابۂ کرام وتابعین عظام کا ذکر کیا جا چکا ہے لوگوں میں ان کی مثال سونے اور جواہر کی کان ہے جن کا مقام ومرتبہ استنباط کرنے والے، دین میں غور وخوض کرنے والے، اکابر ائمہ اور خاص لوگ ہی جانتے ہیں کیونکہ وہ دین کے ستون اور بنیادیں ہیں۔ جس طبقے کا ذکر ہم شروع کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ معرفت کے کچھ پہلوؤں کے ساتھ مضبوط اور حسن اخلاق کے کچھ پہلوؤں کے سبب روشن ہیں جن کے ذریعے انہوں نے کامیابی اور خوف کی راہوں کو طے کیا، اور خود کو اچھائی اور احسان کی خوشبوؤں سے معطر کیا لہٰذا لوگوں میں ان کا مسلک خوشبودار پودوں کی طرح ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے کسی محبوب بندے اور عبادت ومجاہدے

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب شعب الایمان، ص ۳۹، حدیث: ۳۵

2 ...ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب نبیذ الجر، ۴/ ۷۵، حدیث: ۳۴۰۹ عن ابی ھریرۃ

میں کوشاں رہنے والے کو بلند درجہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر اپنے کرم کے بادل سے موسلا دھار بارش برساتا ہے اور اس پر اپنے لطف وکرم کی خوشگوار ہوا چلاتا ہے پھر اپنے خاص بندوں کو ترجیح دیتے ہوئے کرامات سے نوازتا اور اپنی نشانیوں سے تائید فرماتا ہے، اپنی بارگاہ میں آنے والوں کو جوش دلاتا اور غفلت برتنے والوں کو تنبیہ کرتا ہے تاکہ حق کی راہیں ہر زمانے میں کھلی رہیں اور دلائل ونشانیاں متروک نہ ہوں۔ جن حضرات کا تذکرہ کیا جائے گا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ اَولیا اور اَصفیا ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجاتا ہے اور ان کی پیروی کرنے والے ان کی صحبت اور محبت کے سبب سعادت مند ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم ان اکابر میں سے ہر ایک کے احوال اور ظاہری اقوال کو بیان کرتے ہیں۔ یہاں ہم زمانے اور شہروں کی ترتیب سے عُدُول کریں گے لہٰذا جو روایتِ حدیث میں مشہور ہیں تو ہم ان کی ایک یا ایک سے زائد حدیثیں ذکر کریں گے اور جو روایتِ حدیث میں معروف نہیں ان کے ذکر میں ہم فقط حکایت پر اکتفا کریں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے اچھا مددگار ہے اور ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں۔



حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی انہی عبادت گزار بزرگوں میں سے ہیں، آپ کی جائے سکونت بصرہ ہے، آپ صاحب کرامت اور مُسْتَجَابُ الدُّعا ہیں، آپ کا دنیا سے منہ موڑ کر آخرت کی طرف متوجہ ہونے کا سبب یہ تھا کہ ایک مرتبہ آپ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں آئے تو ان کی نصیحت نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل پر اثر کیا لہٰذا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا اور اس کی ضمانت پر اکتفا کرتے ہوئے اپنا سارا مال ومتاع صدقہ کر دیا اور اپنی جان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خرید لیا اور چار مرتبہ میں 40 ہزار صدقہ کئے، دس ہزار صبح صدقہ کئے اور عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی جان اس کے بدلے تجھ سے خریدتا ہوں۔ اس کے بعد 10 ہزار اور دے کر عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! یہ مجھے صدقہ کی توفیق دینے کا شکرانہ ہے پھر مزید دس ہزار خرچ کئے اور عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے میرا پہلا اور دوسرا صدقہ قبول نہ کیا تو اسے قبول فرمالے پھر دس ہزار اور صدقہ کئے اور عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے مجھ سے تیسرا صدقہ قبول کر لیا ہے تو یہ اس کا شکرانہ ہے۔

امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی مجلس میں:

﴿8149﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے مشائخ کو فرماتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہر روز اپنی مجلس میں وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے جبکہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کی مجلس میں آکر وہاں بیٹھتے جہاں دنیادار اور تاجر آکر بیٹھتے، آپ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مجلس سے غافل رہتے اور ان کی کسی بات پر دھیان نہیں دیتے تھے ایک دن آپ نے ان کی باتیں سنیں تو کہا: اِیں پیر ہمی دَر آید دَر آید چہ گُوید یعنی یہ بزرگ کیا کہتے ہیں؟ تو کسی نے کہا: اے ابو محمد، خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے، آخرت کا شوق دلاتے اور دنیا سے بے رغبتی کا کہتے ہیں، یہ بات آپ کے دل کو لگی تو آپ نے فارسی میں کہا: ہمیں ان کے پاس لے چلو۔ جب آپ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں آئے تو ان کی مجلس والوں نے کہا: ابو سعید! آپ کے پاس ابو محمد حبیب آئے ہیں، آپ انہیں نصیحت کیجئے۔ آپ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور کہا: اِیں ہمی گُوئی چہ گُوئی یعنی آپ کیا وعظ کرتے ہیں؟ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ ایک شخص نے کہا: یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ کیا وعظ فرما رہے ہیں؟ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے جنت کا تذکرہ کیا، جہنم کا خوف دلایا، بھلائی کی ترغیب دی اور بُرائی سے دور رہنے کی نصیحت کی اور آخرت کا شوق دلایا اور دنیا سے دوری کا درس دیا تو حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اِیں گوئی یعنی کیا یہ بات ایسے ہی ہے؟ تو حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تمہارا ضامن ہوں۔ پھر آپ وہاں سے چلے گئے اور اپنا مال و متاع اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرتے رہے حتّٰی کہ کچھ بھی باقی نہ بچا پھر آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بھروسے پر قرض طلب کرنے لگے۔

غیب سے قرض کی ادائیگی:

﴿8150﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابو محمد

حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آکر اپنے قرضے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: جاؤ میری ضمانت پر قرضہ لے لو۔ لہٰذا اس نے آپ کی ضمانت پر ایک شخص سے پانچ سو درہم قرض لے لئے پھر قرض دینے والا آیا اور کہا: ابو محمد! دراہم قرض دینے کی وجہ سے مجھے پریشانی کا سامنا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: ہاں، کل آکر اپنا قرضہ وصول کر لینا۔ پھر آپ وضو کر کے مسجد چلے گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کی۔ جب وہ شخص آیا تو آپ نے اس سے فرمایا: جاؤ، اگر مسجد میں کوئی چیز پاؤ تو اسے لے لو۔ وہ گیا تو مسجد میں ایک تھیلی پڑی ہوئی تھی جس میں پانچ سو درہم تھے پس وہ اسے لے کر چلا گیا، گھر جا کر دیکھا تو اس میں پانچ سو سے زیادہ درہم تھے یہ دیکھ کر وہ آپ کے پاس واپس آیا اور کہنے لگا: ابو محمد! یہ درہم زیادہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ یہ تمہارے ہیں یعنی اتنے اور ان سے زیادہ بھی۔

آفت زدہ لوگوں کی مدد:

﴿8151﴾... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے لوگوں کو قحط سالی میں مبتلا پایا تو آپ نے آٹا بیچنے والوں سے آٹا اور ستو ادھار خرید کر صدقہ کر دیئے، ان کے خالی تھیلے لے کر سی لئے اور انہیں اپنے بستر کے نیچے رکھ دیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی۔ چنانچہ جب وہ لوگ جن سے آپ نے سامان خریدا تھا اپنا حق وصول کرنے آئے تو آپ نے وہ تھیلے نکالے جو بھر چکے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا: ان کا وزن کرو۔ انہوں نے وزن کیا تو وہ ان کے حقوق کے برابر تھے۔

جنتی گھر کی ضمانت:

﴿8152﴾... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنا گھر بار بیچ کر خُراسان سے بصرہ آیا اور وہیں رہنے لگا۔ اس کے پاس 10 ہزار درہم تھے، جب وہ بصرہ آیا تو اس نے اپنی زوجہ کے ساتھ حج کے لئے مکۂ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا۔ تو اس نے پوچھا کہ یہ 10 ہزار درہم کس کے پاس امانت رکھے جائیں؟ کسی نے کہا: تم اپنی رقم ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس رکھ دو۔ چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا: حضور! میں اور میری اہلیہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میرے پاس 10 ہزار درہم ہیں میں اس سے بصرہ میں ایک گھر خریدنا چاہتا ہوں اگر آپ کو کوئی گھر ملے اور ہمارے لئے گھر خریدنے میں آسانی ہو تو خرید لیجئے گا۔ پھر وہ شخص اپنی زوجہ کے ہمراہ حج کے

لئے روانہ ہو گیا۔ بصرہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوئے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ اگر ہم ان 10 ہزار دراہم کا آٹا خرید کر صدقہ کر دیں تو کیسا رہے گا؟ لوگوں نے کہا: حضور! یہ رقم تو اس شخص نے آپ کے پاس اس لئے رکھوائی تھی کہ آپ کوئی مکان اس کے لئے خرید لیں۔ ارشاد فرمایا: میں یہ تمام رقم صدقہ کر کے اس شخص کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے جنت میں گھر خریدوں گا، اگر وہ اس گھر پر راضی ہوا تو ٹھیک، ورنہ میں اس کی رقم واپس کر دوں گا۔ پھر آپ نے آٹا اور روٹیاں منگوا کر فقرا و مساکین میں تقسیم فرما دیں۔

جب وہ خُراسانی، حج کر کے واپس بصرہ آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی: اے ابو محمد! میں نے 10 ہزار درہم آپ کے پاس رکھوائے تھے کہ آپ میرے لیے مکان خرید لیں اگر آپ نے مکان نہیں خریدا تو میری رقم مجھے واپس کر دیں تا کہ میں خود کوئی مکان خرید لوں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے ایسا شاندار گھر خریدا ہے جس میں بہت عمدہ محل، درخت، میوے اور نہریں ہیں۔ یہ سن کر وہ خُراسانی اپنی زوجہ کے پاس گیا اور کہا: حضرت سَیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ہمارے لئے گھر خرید لیا ہے اور میرے خیال میں وہ کسی بادشاہ کا گھر ہے اور اس نے وہ گھر اور اس کے اندر کی چیزیں بڑی شاندار بنائی ہیں۔ پھر اس نے دو یا تین دن بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ابو محمد! گھر کہاں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے جنت میں گھر خریدا ہے جس میں محلات، نہریں اور خادمین ہیں۔ یہ سن کر وہ اپنی زوجہ کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ہمارے لئے ہمارے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے جنت میں ایک گھر خرید لیا ہے۔ اس کی زوجہ نے کہا: میں امید رکھتی ہوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ حضرت سَیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے عہد کو پورا فرمائے گا لیکن کیا معلوم کہ ہم ان سے پہلے ہی سفر آخرت کو روانہ ہو جائیں، تم ایسا کرو ان سے ایک رُقعہ لکھوالو کہ وہ ہمیں جنت میں ایک گھر دلوانے کے ضامن ہیں۔ چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا: اے ابو محمد! آپ نے جو گھر ہمارے لئے خریدا ہے وہ ہمیں قبول ہے، آپ ہمارے لئے رقعہ لکھ دیں کہ آپ جنت میں گھر دِلوانے کے ضامن ہیں۔ تو آپ نے اس طرح رقعہ لکھا:

"بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یہ ضمانت نامہ ہے اس بات کا کہ ابو محمد حبیب نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے فلاں خُراسانی شخص کے لئے 10 ہزار درہم کے عوض جنت میں ایک ایسا گھر خریدا ہے جس میں محلات، نہریں، درخت،

خادمین اور خادمائیں ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے کہ فلاں شخص کو ایسی صفات سے متصف گھر دے کر حبیب عجمی کو اس کے عہد سے بری کر دے۔"

خُرَاسَانی وہ رقعہ لے کر اپنی زوجہ کے پاس آیا اور اسے وہ رقعہ دے دیا۔ وہ خراسانی تقریباً چالیس دن ہی زندہ رہا ہوگا کہ اس کی موت کا وقت آن پہنچا۔ اس نے اپنی زوجہ کو وصیت کی "جب لوگ مجھے غسل دے کر کفن پہنا دیں تو ان سے یہ رقعہ میرے کفن میں رکھوا دینا۔" حسبِ وصیت رقعہ اس کے کفن میں رکھ دیا گیا۔ دفن کے بعد لوگوں کو اس کی قبر پر ایک پرچہ ملا جس میں سیاہی سے یہ لکھا تھا:

"یہ ابو محمد حبیب کے لئے اس گھر کا براءت نامہ ہے جسے اس نے فلاں شخص کے لئے خریدا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خُرَاسَانی کو ایسا گھر دے دیا ہے جس کا حبیب عجمی نے عہد کیا تھا۔"

لوگ یہ پرچہ لے کر حضرتِ سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ وہ رقعہ پڑھ کر اسے چومنے اور رونے لگے پھر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے اور فرمایا: "یہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے میرے لئے براءت نامہ ہے۔"

پاؤں کی تکلیف دور ہو گئی:

﴿8153﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حَرب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس تھے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کی: میرے پاؤں میں تکلیف ہے تو آپ نے اسے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ جب لوگ چلے گئے تو آپ کھڑے ہوئے اور اس کی گردن میں مُصْحَف رکھا اور کہا: "یا خُدا حبیب رُسوا مَباش یعنی اے خدا! حبیب رُسوا نہ ہو، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے عافیت عطا فرما حتّٰی کہ واپس جائے تو اسے یہ بھی علم نہ ہو کہ اس کے کون سے پاؤں میں تکلیف تھی۔" اس کے بعد اس شخص نے خود کو ٹھیک محسوس کیا تو ہم نے اس سے پوچھا: تمہارے کون سے پاؤں میں تکلیف تھی؟ اس نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔

﴿8154﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: ہمارے پاس ایک مانگنے والا آیا اور عمرہ (یعنی آپ کی زوجہ محترمہ) آٹا گُوندھ کر پڑوس سے آگ لینے گئی تھیں تاکہ روٹی پکائیں۔ میں نے سائل سے کہا: یہ آٹا لے لو تو اس نے وہ آٹا لے لیا۔ جب عمرہ آگ لے کر آئیں تو پوچھنے

لگیں: آٹا کہاں گیا؟ میں نے کہا: اسے روٹی پکانے کے لئے لے گئے ہیں۔ بہت پوچھا تو میں نے خیرات کر دینے کا واقعہ بتایا۔ وہ بولیں: سُبْحٰنَ الله! مگر ہمیں بھی تو کچھ کھانے کیلئے درکار ہے۔ اِتنے میں ایک شخص ایک بڑی لگن میں بھر کر گوشت اور روٹی لے آیا۔ تو میں نے عمرہ سے کہا: دیکھو تمہیں کس قدر جلد لوٹا دیا گیا، گویا روٹی بھی پکا دی اور گوشت کا سالن مزید بھیج دیا۔

﴿8155﴾... جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایک شخص ہم سے ملاقات کے لئے آیا، ہم نے مچھلی پکائی ہوئی تھی جسے ہم کھانا چاہتے تھے وہ شخص دیر تک بیٹھا رہا، جب وہ چلا گیا تو میں نے عمرہ سے کہا: مچھلی لے آؤ تاکہ ہم اسے کھالیں۔ جب وہ لے کر آئیں تو وہ تازہ خون بن چکی تھی پس ہم نے اسے باغ میں ڈال دیا۔

شیطان کی چالبازیاں:

﴿8156﴾... جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: خدا کی قسم! شیطان علما کے ساتھ اس طرح کھیلتا ہے جیسے بچہ اخروٹ کے ساتھ کھیلتا ہے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن مجھے بُلائے: اے حبیب!۔ تو میں کہوں گا: لَبَّیْکَ۔ پھر فرمائے: کیا تو میرے پاس کسی دن کی ایک نماز یا کسی دن کا روزہ یا کوئی ایک رکعت یا کوئی تسبیح ایسی لایا ہے جس میں تو ابلیس سے یوں بچ گیا ہو کہ وہ اس عمل کو خراب کرنے والا کوئی عیب نہ لگا سکا ہو؟ تو میں "ہاں" نہ کر سکوں گا۔ اور ایک مرتبہ فرمایا: فارغ ہر گز نہ بیٹھو کیونکہ موت تمہیں آنے ہی والی ہے۔

﴿8157﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں کسی میدان میں اپنے رب کے حضور کھڑا ہوں اور مجھ پر ایک ہی سایہ ہو یہ مجھے تم لوگوں کے اس باغ سے زیادہ محبوب ہے۔

سعادت مندی:

﴿8158﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بندے کے لئے یہ سعادت کی بات ہے کہ جب وہ مرے تو اس کے ساتھ اس کے گناہ بھی مر جائیں۔

آپ کی کرامت:

﴿8159﴾... حضرت سیِّدُنا حماد اور حضرت سیِّدُنا ابو عوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی: ''اے ابو محمد! نان نیست مارا یعنی ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔'' آپ نے اس سے فرمایا: تمہارے اہل و عیال کتنے ہیں؟ اس نے کہا: اتنے افراد ہیں۔ آپ وضو کرنے گئے پھر نماز پڑھنے آئے، تو اضع اور اطمینان کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کے بعد یوں دعا کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! لوگ مجھ سے حسنِ ظن رکھتے ہیں، کیونکہ تو نے میرے عیبوں پر پردہ رکھا ہے پس تو ان کے گمان کو نہ بدلنا پھر اپنی کھجور والی چٹائی اٹھائی تو اس کے نیچے پچاس درہم پڑے تھے، آپ نے وہ اس عورت کو دے دیئے پھر فرمایا: حماد! جب تک میں زندہ ہوں یہ بات چھپائے رکھنا۔

غیبی مدد:

﴿8160﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تاجروں سے سامان لے کر صدقہ کر دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے سامان لے لیا لیکن انہیں دینے کے لئے آپ کے پاس کچھ نہ تھا تو آپ نے کہا: یارب عَزَّوَجَلَّ!۔ گویا آپ نے یہ کہا: ان کے نزدیک میری وجاہت کم ہو رہی ہے۔ پھر آپ کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں زمین سے لے کر چھت تک درہموں سے بھرے اونی تھیلے رکھے ہوئے تھے، انہیں دیکھ کر کہنے لگے: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں اتنا نہیں چاہتا تھا۔ پھر آپ نے اپنی حاجت کے مطابق لیا اور باقی چھوڑ دیا۔

صدقہ کی ترغیب:

﴿8161﴾... جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی مجلس سے حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آتے تو وہ ہمیں صدقہ کی ترغیب دیتے، جب صدقہ دیا جاتا تو آپ اُٹھتے اور اپنے کمرے میں نصب شدہ سینگ پر اسے لٹکا دیتے پھر فرماتے:

هَا قَدْ تَغَذَّيْتُ وَطَابَتْ نَفْسِي

فَلَيْسَ فِي الْحَيِّ غُلَامٌ مِثْلِي

إِلَّا غُلَامٌ قَدْ تَغَذَّى قَبْلِي

ترجمہ: جب میں کھانا کھاتا ہوں اور میرا دل خوش ہو جاتا ہے تو بستی میں میری مثل کوئی غلام نہیں ہوتا سوائے اس غلام کے جو مجھ سے پہلے کھا چکا ہو۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ہر عیب سے پاک اور بڑا مہربان ہے، تو نے اچھا پیدا کیا، ہدایت کو مقدر کیا، دے کر غنی کیا، قناعت و عافیت عطا فرمائی، معاف کر کے عطا کیا پس تیرے ہر عطیے پر تیری حمد ہے، ایسی حمد جو کثرت والی، عیب سے پاک اور برکت والی ہے، ایسی حمد جس کا سلسلہ ابتداءً منقطع ہوا نہ ہی اس کا اختتام ہوا، ایسی حمد جس کا منتہیٰ تو ہے اور جنت اس کی جزا ہے، تو سب سے بڑا کریم، جواد، نعمتیں دینے والا، نیکیوں سے محبت کرنے والا اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دوست ہے، کوئی سائل تجھے پریشان نہیں کرتا، کوئی عطیہ تیرے خزانے سے کمی نہیں کرتا، کوئی زبان تیری مدح نہیں کر سکتی، میرا سر تیری کریم ذات کے لئے جھکتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ سجدے میں چلے گئے آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا پھر وہاں موجود مسکینوں میں صدقہ تقسیم کیا۔

ایک دن بصرہ اگلی شام عرفات:

﴿8162﴾... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی یوم ترویہ (یعنی ۸ذوالحجہ) کو بصرہ میں دیکھے گئے اور عرفہ (یعنی ۹ذوالحجہ) کی شام میدانِ عرفات میں نظر آئے۔

﴿8163﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس گیا تو آپ نے کہا: ابو محمد! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمارے لئے دعا کیجئے گا۔ تو حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ان سے کہا: "ابو محمد! اَلْبِشْکَار لَا یَتَقَدَّمُ الْبِیْشْکَار یعنی کاشت کاری بغیر محنت کے نہیں بڑھ سکتی۔

﴿8164﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قُرَّہ محمد بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اس شخص کے لئے کوئی چین و راحت نہیں جس کی آنکھوں کو تجھ سے ٹھنڈک نہ پہنچے، اس کی کوئی خوشی نہیں جو تجھ سے خوش نہ ہو، تیری عزت کی قسم! تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

کثرتِ گریہ:

﴿8165﴾... جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی نرم دل اور بہت

زیادہ رونے والے تھے، ایک رات آپ کثرت سے روئے تو آپ کی زوجہ عمرہ نے فارسی میں کہا: ابو محمد آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے انہیں فارسی میں جواب دیا: مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں اس راہ پر چلنا چاہتا ہوں جس پر پہلے نہیں چلا۔

سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی روایت

منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے احادیث روایت کی ہیں حالانکہ یہ کہنے والے کا وہم ہے کیونکہ جس حبیب نامی شخصیت نے ان سے احادیث روایت کی ہیں وہ حبیب مُعَلِّم ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فَرَزْدَق شاعر کے حوالے سے ایک حکایت مروی ہے۔ چنانچہ،

﴿8166﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: فَرَزْدَق کا بیان ہے کہ میں ملکِ شام میں حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم فرزدق ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ پوچھا: کیا تم شاعر ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو عنقریب تم ایسے لوگوں سے ملو گے جو کہیں گے کہ تیری کوئی توبہ نہیں تو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی اُمید مت توڑنا۔



حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

(مرض کی) قید سے رہائی پانے والے، شکار (یعنی نفس وشیطان) کے لئے جال بچھانے والے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی انہی عبادت گزار بزرگوں میں سے ہیں جو عابد و زاہد، واعظ، انتہائی محتاط اور سبقت کرنے والوں کو راہ دکھانے والے ہیں۔

بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت:

﴿8167﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فالج کا مرض لاحق ہوا تو انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ انہیں وضو کے وقت فالج سے رہائی دی جائے تو جب آپ وضو کا ارادہ کرتے تو چل کر جاتے اور جب واپس چارپائی کی طرف لوٹتے تو فالج ان پر لوٹ آتا تھا۔

روٹی اور نمک کو لازم کر لو:

﴿8168﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے میرے بھائیو! روٹی اور نمک کو لازم کر لو کیونکہ یہ گردے کی چربی کو پگھلائے گا اور یقین کو بڑھائے گا۔

علم الیقین کا حصول:

﴿8169﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں ایک راہب کی خانقاہ سے گزرا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ٹھہرو۔ پھر میں نے اس راہب سے گفتگو کرنے کے لئے کہا: اے راہب!۔ تو وہ اپنی خانقاہ کے دروازے کا پردہ اٹھا کر کہنے لگا: اے عبد الواحد بن زید! اگر تم علم الیقین حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اور شہوات کے مابین لوہے کی دیوار کھڑی کر دو۔ یہ کہہ کر اس نے پردہ گرا دیا۔

﴿8170﴾... حضرت سیِّدُنا احمد ھُجَیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے کہا: اے ابو عبیدہ! آپ ان دو افراد کے بارے میں کیا کہتے ہیں جن میں سے ایک عبادت کے لئے زندگی پسند کرتا ہے جبکہ دوسرا شوق و محبت میں مرنا پسند کرتا ہے ان میں سے کون سا افضل ہے؟ فرمایا: افضل وہ ہے جو مرنا پسند کرتا ہے۔ کسی نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ کوئی تیسری منزل بھی ہے؟ فرمایا: میں اسے نہیں جانتا۔ پوچھا: تیسری کیوں نہیں۔ فرمایا: اس لئے کہ زندگی چاہنے والا عبادت کی وجہ سے اور موت کی چاہت رکھنے والا آخرت کے شوق کی وجہ سے یہ پسند نہیں کرتا بلکہ زندگی والے کو اپنی زندگی اور مرنے والے کو اپنی موت اس وجہ سے پسند ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زندہ رکھا تو زندگی پسند اور موت دے دی تو موت پسند۔

﴿8171﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: رضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سب سے بڑا دروازہ، دنیا کی جنت اور عبادت گزاروں کی راحت ہے۔

ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی:

﴿8172﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن عمّارہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں، حضرت فَرقد سَبَخِی، حضرت محمد بن واسع اور حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم ملک فارس میں اپنے ایک بھائی سے ملاقات کے لئے گئے جب ہم برفانی علاقے سے گزر گئے تو ہم نے پہاڑ کے دامن میں ایک روشنی دیکھی۔ ہم اپنی سواریوں سے اترے اور اس روشنی کی طرف چل دیئے دیکھا تو وہاں ایک کوڑھ میں مبتلا شخص تھا جس سے خون اور پیپ ٹپک رہا تھا، ہم میں سے کسی نے اس سے کہا: بھائی! اگر آپ اس شہر میں جاکر دوا لیتے اور اپنی اس مصیبت کا علاج کرواتے تو بہتر تھا۔ یہ سن کر اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کہا: الٰہی! تو نے ان لوگوں کو بھیج دیا ہے کہ یہ مجھے تجھ سے ناراض کریں، بزرگی اور رضا تیرے ہی لئے ہے کہ میں تیری مخالفت کبھی نہ کروں گا۔

نصیحت بھری ندا:

﴿8173﴾... حضرت سیِّدُنا ابو علی اَزْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں، حضرت محمد بن واسع اور حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیت المقدس کی طرف گئے، جب ہم رَصافہ اور حِمْص کے درمیان تھے تو ہم نے ریتیلی جگہ سے کسی کو یہ کہتے سنا: اے محفوظ، اے چھپے ہوئے شخص! جس پردے میں تو ہے اسی میں سمجھ دار ہو جا، اگر سمجھدار نہ ہو سکے تو دنیا سے دور رہ اور اگر دنیا سے دور رہنا تجھے اچھا نہ لگے تو اسے کانٹا سمجھ پھر غور کر کہ تو اپنا پاؤں کہاں رکھ رہا ہے؟

بارگاہِ خداوندی میں التجا:

﴿8174﴾... حضرت سیِّدُنا قاری مُضَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بارگاہِ خداوندی میں یہ عرض کرتے سنا: تیری عزت کی قسم! میں تیری محبت کی وجہ سے تیری ملاقات کے سوا کوئی خوشی نہیں پاتا، میرے دل کو ٹھنڈک تیرے عزت والے گھر میں تیرے جلال کو دیکھنے سے ملے گی، تو اے وہ ذات! جس نے سچوں کو عزت والے گھر میں ٹھہرایا اور اہل باطل کو ندامت والی منزلوں کا وارث بنایا، مجھے اور میرے پاس آنے والوں کو تیرے سب سے بلند مرتبہ ولیوں میں سے کر دے نیز مجھ پر اور میرے بھائیوں پر کرم کرتے ہوئے اس دن ہمارے درجات اور قُربت میں اضافہ فرما جب تو سچوں کو ان کے سچ کے صلے میں وہ باغات عطا فرمائے گا جس کے خوشے جھکے ہوئے ہوں گے اور اس کے پھل ان لوگوں پر لٹک رہے ہوں گے۔

﴿8175﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے اپنے پیٹ کو قابو میں رکھا وہ اپنے دین میں اور اچھے اخلاق پر قوی ہوا اور جو اپنے دین میں پیٹ کی وجہ سے ہونے والے اپنے دینی نقصان سے واقف نہیں تو ایسا شخص عبادت گزاروں کے گروہ میں اندھا ہے۔

دنیا کی بھلائی:

﴿8176﴾... حضرت سیِّدُنا مِسْمَع بن عاصِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ ان کے ایک بھائی کی عیادت کرنے گیا تو آپ نے اس سے فرمایا: تمہیں کس چیز کی خواہش ہے؟ اس نے کہا: جنت کی۔ فرمایا: جب تمہاری یہی خواہش تھی تو دنیا سے غمزدہ کیوں ہو؟ اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ذکر کی مجلسوں اور لوگوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی تعداد کے متعلق گفتگو چھوٹ جانے پر غمزدہ ہوں۔ فرمایا: خدا کی قسم! یہی دنیا کی بھلائی ہے اور اسی سے آخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

دل سے جو بات نکلے اثر کرتی ہے:

﴿8177﴾... حضرت سیِّدُنا حُصَین بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: دو دلوں کے درمیان راستہ کھلا ہے اس میں گزرنے والے کو کوئی شے نہیں روک سکتی، چنانچہ واعظ کے دل سے نکلنے والی نصیحت سننے والے کے دل میں ایسے ہی جاگزیں ہوتی ہے جیسے واعظ کے دل سے نکلی تھی جسے کوئی شے تبدیل نہیں کرتی۔

جنت کا مختصر فاصلہ:

﴿8178﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کثرتِ گناہ کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: اپنے اور گناہوں کے مابین سمندر جیسی دوری رکھو۔ ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا: ہر راستے کا ایک مختصر فاصلہ بھی ہوتا ہے اور جنت کے راستے کا مختصر فاصلہ جہاد ہے۔

﴿8179﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کئی مرتبہ یہ فرماتے سنا: مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہیں ہو گی کہ بصرہ کا تمام مال اور

پھل دو فلس (یعنی دو پیسے) کے عوض میرے ہو جائیں۔

جنتی حور:

﴿8180﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا: میں ایک رات اپنے اوراد و وظائف پڑھے بغیر سو گیا تو میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک کنیز کے ساتھ ہوں، میں نے اس سے زیادہ حسین چہرہ نہیں دیکھا، وہ سبز ریشم کا لباس پہنے ہوئے تھی اور اس کے دونوں پاؤں میں نعلین تھیں اور وہ اپنے تسموں کے کناروں سمیت پاکی بیان کر رہی تھی پس اس کے نعلین تسبیح کر رہے تھے اور تسمے پاکی بیان کر رہے تھے اور وہ کہہ رہی تھی: اے ابن زید! مجھے پانے کے لئے کوشش کرو کیونکہ میں تمہاری جستجو میں ہوں، پھر وہ پُر سوز آواز میں یہ اشعار پڑھنے لگی:

مَنْ يَّشْتَرِيْنِيْ وَمَنْ يَّكُنْ سَكَنِيْ   يَأْمَنْ فِيْ رِبْحِهٖ مِنَ الْغَبَنِ

ترجمہ: مجھے خریدنے اور میرے ساتھ رہنے والا اپنے نفع میں دھوکے سے محفوظ رہے گا۔

تو میں نے کہا: اے کنیز! تیری قیمت کیا ہے؟ تو وہ یہ اشعار کہنے لگی:

تَوَدَّدِ اللهَ مَعَ مَحَبَّتِهٖ   وَطُوْلِ شُكْرٍ يُشَابُ بِالْحُزْنِ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت اور طویل شکر کے ساتھ جس میں غم ملا ہو اس کی چاہت طلب کرو۔

تو میں نے اس سے کہا: اے کنیز! تو کس کی مِلک ہے؟ تو اس نے کہا:

لِمَالِكٍ لَا يَرُدُّ لِيْ ثَمَنًا   مِنْ خَاطِبٍ قَدْ أَتَاهُ بِالثَّمَنِ

ترجمہ: اس مالک کی جو میرے عوض ثمن لے کر آنے والے عاقد کا ثمن رد نہیں فرماتا۔

پھر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے یہ عہد کر لیا کہ میں رات کو سونا چھوڑ دوں گا۔

جنتی رفیق:

﴿8181﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تین رات سوال کرتا رہا کہ مجھے میرا جنتی رفیق دکھائے تو مجھے

ایک آواز آئی کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے عبد الواحد! جنت میں تمہاری رفیق میمونہ سوداء ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کہاں ہیں؟ تو کہا: کوفہ کے اندر بنو فلاں کے قبیلے میں۔ پھر میں نے کوفہ جا کر اس کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا وہ ایک دیوانی ہے جو ہمارے ساتھ رہتی اور ہماری بکریاں چراتی ہے۔ میں نے کہا: میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: منڈی چلے جاؤ۔ جب میں وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ عصا کا سُترہ بنائے کھڑی نماز میں مصروف ہے، اس کے جسم پر اون کا ایک جُبہ ہے جس پر لکھا ہوا تھا: یہ خریدی اور بیچی نہیں جا سکتی۔ ایک عجیب بات دیکھی کہ بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ تھیں کوئی بھیڑیا بکریوں کو کھاتا تھا نہ ہی بکریاں بھیڑیوں سے خوف زدہ تھیں۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو اپنی نماز مختصر کر دی پھر مجھ سے کہنے لگی: اے ابن زید! واپس چلے جاؤ ملنے کا وعدہ یہاں کا نہیں بلکہ جنت کا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کو کس نے بتایا کہ میں ابن زید ہوں؟ اس نے کہا: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ”روحیں (عالمِ ارواح میں) جمع شدہ لشکر ہیں جن کے مابین وہاں آشنائی ہو گئی ان کے درمیان یہاں اُلفت ہو گی اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف رہیں وہ یہاں بھی ناواقف رہیں گے۔“ تو میں نے اس سے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ کہا: تعجب ہے کہ واعظ کو نصیحت کی جائے۔ پھر کہنے لگی: اے ابنِ زید! اگر تم میزانِ عمل کے گناہ اپنے اعضا پر رکھو تو یہ تمہیں ان رازوں کی خبر دیں گے جو اعضا میں پوشیدہ ہیں، اے ابنِ زید! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے دنیا میں کوئی چیز دے پھر وہ دوبارہ اس کی طلب میں رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی خَلْوَت کی محبت اس سے سَلْب فرما لیتا ہے اور قُربَت کو دوری سے اور اُنسِیَّت کو وَحْشت سے بدل دیتا ہے۔ پھر وہ یہ اشعار کہنے لگی:

يَا وَاعِظًا قَامَ لِاحْتِسَابٍ ... يَزْجُرُ قَوْمًا عَنِ الذُّنُوْبِ

تَنْهٰى وَاَنْتَ السَّقِيْمُ حَقًّا ... هٰذَا مِنَ الْمُنْكَرِ الْعَجِيْبِ

لَوْ كُنْتَ اَصْلَحْتَ قَبْلَ هٰذَا ... غَيَّكَ اَوْ تُبْتَ مِنْ قَرِيْبِ

كَانَ لِمَا قُلْتَ يَا حَبِيْبِي ... مَوْقِعَ صِدْقٍ مِنَ الْقُلُوْبِ

تَنْهٰى عَنِ الْغَيِّ وَالتَّمَادِي ... وَاَنْتَ فِي النَّهْيِ كَالْمُرِيْبِ

ترجمہ: اے وہ واعظ جو حساب کے لئے کھڑا ہے اور لوگوں کو گناہوں سے باز رکھنے کے لئے زجر و توبیخ کر رہا ہے۔ یہ

انتہائی عجیب بات ہے کہ تو بُرائی سے روکے جبکہ حقیقتاً تو خود بھی اس کا مریض ہو۔ اگر تو اپنی اس گمراہی سے پہلے ہی اپنی اصلاح کر لیتا یا اس سے کچھ پہلے توبہ کر لیتا تو اے میرے دوست! تیری ہر بات دلوں میں سچ کر دکھانے کے مقام پر جاگزیں ہوتی۔ تو گمراہی اور حد سے بڑھنے سے منع کرتا ہے حالانکہ تو اس روکنے میں شک کرنے والے کی طرح ہے۔

میں نے اس سے کہا: میں دیکھ رہا ہوں کہ بھیڑیے بکریوں کے ساتھ ہیں، بکریاں ان سے خوفزدہ ہیں نہ ہی یہ بکریوں کو کھا رہے ہیں آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ کہا: چلے جاؤ! میں نے اپنے آقا سے صلح کر لی تو اس نے بھیڑیوں اور بکریوں میں صلح کروا دی ہے۔

مجلسِ وعظ میں کثرتِ گریہ:

﴿8182﴾... حضرت سیِّدُنا حارث بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی مجلس وعظ میں میرے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، ان کے زیادہ رونے کی وجہ سے میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی کئی نصیحتیں سمجھ نہیں پاتا تھا۔

خوب عبادت و مجاہدہ:

﴿8183﴾... حضرت سیِّدُنا حاتم بن سلیمان طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں حاضر تھا جب انہیں دفن کیا گیا تو حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے ابو بشر! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ اس جیسے دن سے خوف کیا کرتے تھے، اے ابو بشر! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ موت سے ڈرا کرتے تھے۔ خدا کی قسم! اگر مجھ میں استطاعت ہوئی تو میں آپ کے وصال کے بعد اب خوب عمل کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ خوب عبادت و مجاہدہ کرنے لگے۔

وعظ کا اثر:

﴿8184﴾... حضرت سیِّدُنا حُصَین بن قاسم وزّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں وعظ فرما رہے تھے کہ اس دوران مسجد کے کونے سے ایک شخص نے اونچی آواز میں کہا: اے ابو عبیدہ! بس کیجئے آپ نے میرے دل کے پردے کو کھول دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا اور بیان جاری رکھا، وہ شخص کہتا رہا: اے ابو عبیدہ! بس کیجئے آپ نے میرے دل کے پردے کو کھول دیا ہے۔ لیکن آپ نے بیان نہیں روکا حتّٰی کہ اس پر نزع کا عالم طاری ہو گیا پھر اس کی روح نکل گئی اور وہ مر گیا۔ خدا کی قسم! میں اس دن اس کے جنازے میں حاضر تھا میں نے بصرہ میں اس سے پہلے لوگوں کو اتنا روتے کبھی نہ دیکھا تھا۔

﴿8185﴾... حضرت سَیِّدُنا حُصَین وَزَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک بیٹا بڑا عبادت گزار تھا عبادت کے ساتھ ساتھ وہ آپ کے تمام کام اور ضروریات کو پورا کیا کرتا تھا، جب اس کا انتقال ہوا تو حضرت سَیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی غمگین ہو گئے، ایک دن آپ اس کا ذکر کرتے ہوئے آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے: اس کے مرنے کے بعد میری زندگی بے کیف ہو گئی ہے۔ پھر آپ نے اس بات سے رجوع کرتے ہوئے فرمایا: دنیاوی زندگی تو بے کیف ہی ہے۔

اچھی صحبت کی نصیحت:

﴿8186﴾... حضرت سَیِّدُنا اسماعیل بن ذَکوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دیندار لوگوں میں بیٹھا کرو اگر ان کی صحبت میسر نہ ہو تو اہلِ مُرَوَّت کی مجلس اختیار کرو کیونکہ وہ اپنی مجلسوں میں فحش گوئی نہیں کرتے۔

خوف ورجا کی انتہا:

﴿8187﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت زِیاد نُمَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا: خوف کی انتہا کیا ہے؟ فرمایا: بُرائیوں کے مقام پر ہوتے ہوئے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اکرام کرنا (یعنی گناہ نہ کرنا)۔ پوچھا: رَجا (امید) کی انتہا کیا ہے؟ فرمایا: تمام حالتوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید لگائے رکھنا۔

حکایت: کھانا نہ کھایا

﴿8188﴾... حضرت سَیِّدُنا مسلم عَبَّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا صالح مُرِّی، حضرت سَیِّدُنا عبد الواحد بن زید، حضرت سَیِّدُنا عُتبہ غُلام اور حضرت سَیِّدُنا سَلَمہ اَسْوَاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم ہمارے ہاں

ساحل پر اُترے تو میں نے ان کے لئے ایک رات کھانا تیار کیا اور انہیں کھانے پر بُلایا، جب وہ لوگ آئے تو میں نے ان کے آگے کھانا رکھا، اتنے میں ایک شخص کی آواز آئی جو ساحلِ سمندر سے باآوازِ بلند یہ شعر کہتے ہوئے گزر رہا تھا:

وَتُلْهِيْكَ عَنْ دَارِ الْخُلُوْدِ مَطَاعِمٌ وَلَذَّةُ نَفْسٍ غَيُّهَا غَيْرُ نَافِعٍ

ترجمہ: کھانوں نے تمہیں ابدی گھر سے غافل کر رکھا ہے اور لذّتِ نفس کی گمراہی نفع مند نہیں۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عُتْبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام نے ایک چیخ ماری اور غش کھا کے گر پڑے اور لوگ رونے لگے اور ہم نے کھانا اٹھالیا، خدا کی قسم! انہوں نے اس میں سے ایک لقمہ بھی نہیں کھایا۔

﴾8189﴿... حضرت سیِّدُنا بکر بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اے میرے بھائیو! کیا تم جہنم کی آگ سے ڈرتے ہوئے نہیں روتے؟ سنو! جو نارِ جہنم سے ڈر کر روتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم سے پناہ عطا فرماتا ہے، اے میرے بھائیو! کیا تم روزِ قیامت پیاس کی شدّت پر نہیں روتے؟ اے میرے بھائیو! کیا تم نہیں روتے؟ ہاں کیوں نہیں۔ پس تم دنیا کی زندگی میں ٹھنڈا پانی پی کر رویا کرو شاید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں جنت کے درجوں میں گذشتہ لوگوں اور ساتھیوں میں سے بہترین افراد یعنی انبیا، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ٹھنڈا پانی پلائے اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ پھر آپ رونا شروع ہوگئے حتّٰی کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔

پورے شہر کو کفایت کرنے والا غم:

﴾8190﴿... حضرت سیِّدُنا حُصَین بن قاسم وَزّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: اگر حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شدید غم اہل بصرہ پر تقسیم کر دیا جائے تو یہ ان سب کو کافی ہو جائے۔ جب رات کی تاریکی آتی تو میں آپ کو (عبادت کے لئے) اس دُبلے گھوڑے جیسا مُسْتَعِد و چُست پاتا جس کی دوڑ پر بازی لگائی جاتی ہو پھر آپ اپنے بالاخانہ میں جاتے تو ایسے ہوتے گویا کوئی آپ سے مخاطب ہو۔

شب بیداری کے لئے غیبی مدد:

﴾8191﴿... حضرت سیِّدُنا اَسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میری پنڈلی میں تکلیف ہوئی اور میں نماز میں اس ٹانگ پر وزن ڈالا کرتا تھا چنانچہ معمول کے مطابق میں رات کو اس پر کھڑا ہوا تو درد کی وجہ سے مشقت میں پڑ گیا لہٰذا میں بیٹھ گیا پھر اپنی چادر سر کے نیچے رکھ کر سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنیز جس کا حُسن تمام دنیا والوں سے زیادہ تھا وہ بناؤ سنگھار کی ہوئی کنیزوں کے درمیان نازو انداز کے ساتھ چلتی ہوئی میرے پاس آ کھڑی ہوئی اور دوسری کنیزیں اس کے پیچھے کھڑی ہو گئیں پھر اس نے چند کنیزوں سے کہا: انہیں اوپر اٹھاؤ مگر دیکھو بیدار نہ ہونے پائیں۔ انہوں نے میرے پاس آکر مجھے زمین سے اوپر اٹھالیا، میں انہیں خواب میں دیکھتا رہا پھر جو کنیزیں اس کے ساتھ تھیں ان سے کہا: ان کے لئے بستر لگاؤ اور اسے دُرست کر کے نرم کر دو اور ان کے لئے تکیہ لگا دو۔ پھر انہوں نے میرے نیچے سات بچھونے بچھائے ان جیسے بچھونے میں نے عمر بھر نہیں دیکھے تھے پھر انہوں نے میرے سر کے نیچے انتہائی حسین سبز تکیے لگائے اور جو کنیزیں مجھے اٹھائے ہوئے تھیں ان سے کہا: انہیں کچھ دیر کے لئے بستروں پر لٹادو اور دیکھو بیدار نہ ہونے پائیں پھر انہوں نے مجھے ان بستروں پر لٹا دیا اور میں اس کنیز کو اور میرے بارے میں دیئے جانے والے اس کے احکامات کو دیکھ رہا تھا پھر اس کنیز نے کہا: انہیں پھولوں سے ڈھانپ دو۔ پھر چنبیلی کے پھول لائے گئے اور ان سے گدّوں کو ڈھانپ دیا گیا پھر وہ میرے قریب آئی اور میری درد والی جگہ پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا: ”قُمْ شَفَاكَ اللّٰهُ اِلٰى صَلَاتِكَ غَيْرَ مَضْرُوْرٍ یعنی بغیر تکلیف نماز کے لئے اٹھ جاؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں شفا عطا فرمائی ہے۔“ آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں جاگ اُٹھا، خدا کی قسم! مجھے ایسا لگا جیسے میری رسی کھول کر مجھے آزاد کر دیا گیا ہے پھر اس رات کے بعد نہ مجھے اس تکلیف کی شکایت ہوئی اور نہ ہی اس قول کی مٹھاس کبھی میرے دل سے گئی جو اس کنیز نے کہا: ”قُمْ شَفَاكَ اللّٰهُ اِلٰى صَلَاتِكَ غَيْرَ مَضْرُوْرٍ یعنی بغیر تکلیف نماز کے لئے اٹھ جاؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں شفا عطا فرمائی ہے۔“

عبادتوں میں حائل ہونے والی رُکاوٹ:

﴿8192﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عاصم عَبَّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم ایک جنگ کے موقع پر بڑے لشکر میں تھے کہ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، میرے ساتھی سو گئے اور میں معمول کے مطابق قرآن پاک سے ایک حصہ پڑھنے کھڑا ہو گیا، مجھ پر نیند کا غلبہ ہونے لگا اور میں نے

نیند کا مقابلہ کرتے کرتے اپنا معمول مکمل کر لیا، فراغت کے بعد جب میں اپنے بستر پر لیٹا تو دل میں کہا: اگر میں بھی اپنے ساتھیوں کی طرح سو جاتا تو میرے جسم کو زیادہ راحت ملتی اور صبح کو قرآن سے اپنا حصہ پڑھ لیتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات اپنے دل میں سوچی تھی، خدا کی قسم! میں نے نہ اپنے ہونٹ ہلائے تھے اور نہ ہی لوگوں میں سے کسی نے میری بات سنی تھی پھر میں سویا تو میں نے خواب میں ایک حسین نوجوان کو اپنے پاس کھڑے دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک سفید پرچہ تھا جو چاندی کی طرح تھا۔ میں نے کہا: اے نوجوان! یہ پرچہ کیسا ہے جو مجھے تمہارے ہاتھ میں دکھائی دے رہا ہے؟ اس نے وہ پرچہ مجھے دے دیا میں نے دیکھا تو اس میں لکھا تھا:

یَنَامُ مَنْ شَاءَ عَلٰی غَفْلَۃٍ وَالنَّوْمُ کَالْمَوْتِ فَلَا تَتَّکِلِ

تَنْقَطِعُ الْاَعْمَالُ فِیْہِ کَمَا تَنْقَطِعُ الدُّنْیَا عَنِ الْمُنْتَقِلِ

ترجمہ: جو چاہے غافل ہو کر سوتا رہے اور نیند موت کی طرح ہے لہٰذا تم بے پروانہ ہونا۔ اس میں اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے جیسے دنیا کا تعلق میت سے ٹوٹ جاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ وہ نوجوان غائب ہو گیا پھر میں نے اسے نہیں دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا ابو عاصم عبادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بات کو اکثر بیان کر کے رو دیتے اور فرماتے: ''نیند نے نمازیوں اور نماز میں ان کی لذت کے مابین جُدائی ڈال دی اور روزے داروں اور روزوں میں ان کی لذت کے مابین تفریق کر دی۔'' یوں ہی مزید نیکی والی دیگر باتوں کا ذکر کرتے۔

﴿8193﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: قبولیت اخلاص کے ساتھ ملی ہوئی ہے ان کے مابین کوئی جُدائی نہیں۔

انتہائی سخت وعدہ:

﴿8194﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: عمل کرنے والوں کا پیٹ بھرنے سے کیا تعلق؟ عمل کرنے والے کے لئے تھوڑا کھانا کافی ہے جس سے اس کی زندگی قائم رہے۔

اور ایک دن فرمایا: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ایک ایسا وعدہ کیا ہے کہ میں اس کے نزدیک اپنے وعدے پر ہمیشہ قائم نہ رہ سکوں۔ میں نے پوچھا: ابو عبیدہ! وہ کون سا وعدہ ہے؟ فرمایا: اے حسین! اچھوڑو۔ میں نے کہا: کیا آپ کو امید

نہیں کہ آپ کا مجھے خبر دینا راہنمائی کرنے سے بہتر ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ میں نے کہا: پھر مجھے بتا دیجئے۔ فرمایا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے کبھی بھی دن میں کھاتا ہوا نہیں دیکھے گا حتّٰی کہ میں اس سے ملاقات کروں گا۔

حضرت سیِّدُنا حصین بن قاسم وزّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مرض شدید ہوا تو آپ کے بھائیوں نے انتہائی کوشش کی کہ آپ (دن کو) کچھ کھالیں مگر آپ نے انکار کر دیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔

﴿8195﴾... حضرت سیِّدُنا قاری مُضَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ رِضا کے علاوہ کوئی بھی عمل صبر سے مقدم نہیں اور نہ ہی میرے علم کے مطابق رضا سے اَرفع واعلیٰ کسی عمل کا درجہ ہے اور رضا محبت کی بنیاد ہے۔

علم پر عمل کرنے کی برکت:

﴿8196﴾... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ اپنے علم پر عمل کرنے والے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی باتیں کھول دیتا ہے جو وہ نہیں جانتا۔

40سال عشا کے وضو سے فجر کی نماز:

﴿8197﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ خُزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 40سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

﴿8198﴾... حضرت سیِّدُنا مِسْمَع بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت پر صبر کرنے کی نیت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس پر صبر اور اس کی طاقت عطا فرماتا ہے اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں سے بچنے کی نیت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر اس کی مدد فرماتا اور اسے گناہوں سے بچاتا ہے۔" اور مجھ سے فرمایا: اے سیّار! تمہارا کیا خیال ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کے لئے اپنی خواہش سے صبر کرو پھر تمہارا صبر تمہیں ناکام ونامراد کر دے گا؟ جس نے اپنے آقا کے بارے میں یہ گمان کیا اس نے بدگمانی کی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے حتّٰی کہ مجھے آپ پر غشی طاری ہونے کا

خوف ہونے لگا پھر فرمایا: میرا باپ تجھ پر قربان، اے وہ ذات! جو صبح وشام گناہ گاروں پر بھی نعمتوں کی کشادگی عطا کرتی ہے تجھ سے محبت کرنے والے تیری رحمت سے کیسے ناامید ہو سکتے ہیں؟

50سالہ عیب دار معاملہ:

﴿8199﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ تیاحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدالواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتایا گیا کہ یہاں بصرہ میں ایک شخص ہے جو 50 سال سے نمازیں پڑھ رہا ہے اور روزے رکھ رہا ہے تو آپ اس شخص سے ملنے گئے اور اس سے پوچھا: کیا تم نے اُس ذات (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) پر قناعت کی؟ اس نے کہا: نہیں۔ کیا تم اس سے راضی ہوئے ہو؟ کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا اس سے اُنس ہوا ہے؟ کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا: اس کی طرف سے تمہارا حصہ صرف نماز روزے کی کثرت ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے تم سے حیا نہ آتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تمہارا معاملہ پچاس سال سے عیب دار ہے۔

﴿8200﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت کرتے ہیں کہ بھول اور امید بنی آدم کے لئے دو بڑی نعمتیں ہیں۔

سیِّدُنا عبدالواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عبدالواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا اسلم کوفی اور حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ سے احادیث روایت کیں۔

شہد ملا پانی نوش نہ کیا:

﴿8201﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پانی طلب فرمایا تو انہیں شہد ملا پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے جب پانی کا برتن ہاتھ میں لیا تو آبدیدہ ہو گئے اور برتن واپس کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اتنا روئے کہ حاضرین بھی رونے لگے اور گمان کرنے لگے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش نہیں ہوں گے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش ہو گئے اور جب چہرہ صاف کیا تو لوگوں نے متوجہ ہو کر رونے کی وجہ پوچھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر سے اسی طرح رونے لگے حتّٰی کہ لوگ مایوس ہو گئے کہ وہ آج کے دن آپ سے اس بارے میں پوچھ سکیں گے پھر آپ نے جب اپنا چہرہ صاف کیا تو لوگوں نے متوجہ ہو کر رونے کی وجہ

پوچھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر سے اسی طرح رونے لگے یہاں تک کہ لوگ رونے کا سبب جاننے سے مایوس ہوگئے۔ پھر جب آپ خاموش ہوئے تو لوگ آپ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کرنے لگے: اے ابو بکر! ہم تو سمجھے کہ آج آپ سے یہ پوچھے بغیر ہی جانا پڑے گا کہ آپ کس وجہ سے روئے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو دور کرتے ہوئے فرما رہے تھے: "مجھ سے دور ہو جا، مجھ سے دور ہو جا۔" میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کس چیز کو خود سے دور فرما رہے ہیں حالانکہ مجھے کوئی چیز نظر نہیں آرہی؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے ابو بکر! یہ دنیا ہے اس نے اپنی گردن اور سر میری طرف بڑھایا تو میں نے اس سے کہا: مجھ سے دور ہو جا، مجھ سے دور ہو جا۔" دنیا نے کہا: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو مجھ سے بچ گئے لیکن آپ کے بعد والے مجھ سے نہ بچ سکیں گے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے گمان ہوا کہ دنیا نے مجھ پر غلبہ پالیا ہے اور میرے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان حائل ہوگئی ہے۔ بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔[1]

اپنے دین کو قوی کرو:

﴿8202﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے دین کو عزت دی اس نے خود کو عزت دی، جس نے خود کو عزت دی اس نے اپنے دین کو ذلیل کیا اور دین ذلیل نہیں ہوتا، جو خود کو طاقتور بناتا ہے تو اس کا دین کمزور ہو جاتا ہے اور جو اپنے دین کو قوی کرتا ہے تو دین اور اس کا نفس بھی اس کے لئے قوی ہو جاتا ہے۔[2]

اولیا کے فضائل:

﴿8203﴾... حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "جب میرا کوئی بندہ مجھ سے لو لگا لیتا ہے تو میں اس کی نعمت اور

[1]... مسند بزار، مسند ابی بکر الصدیق، ۱/ ۱۹۶، حدیث: ۴۴۔ موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/ ۲۳، حدیث: ۱۱

[2]... الزھد لاحمد، زھد طاؤس، ص ۳۷۴، رقم: ۲۲۲۳ عن مجاھد، مختصرا

لذت اپنے ذکر میں کر دیتا ہوں اور جب میں اس کی نعمت اور لذت اپنے ذکر میں کر دیتا ہوں تو وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے محبت کرتا اور میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اپنے اور اس کے درمیان پردے کو اٹھا دیتا ہوں اور میں ہر وقت اس کے مشاہدے میں ہوتا ہوں اور جب لوگ بھول جاتے ہیں تو وہ نہیں بھولتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا کلام انبیا کے کلام کی مثل ہے، یہی حقیقی بہادر ہیں اور جب میں زمین والوں کو عذاب وسزا دینے کا ارادہ فرماتا ہوں تو انہی لوگوں کی وجہ سے زمین والوں سے عذاب وسزا کو پھیر دیتا ہوں۔[1]



حضرت سیِّدُنا صالح بن بشیر مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے خوبصورت آواز والے قاری اور لوگوں کو ڈرانے والے واعظ حضرت سیِّدُنا ابوبشر صالح بن بشیر مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قراءت کرنے والے، رنجیدہ رہنے والے، خوفزدہ رہنے والے، غمزدہ رہنے والے، اچھے لوگوں کو متحرک کرنے والے اور بُرے لوگوں سے دور رہنے والے تھے۔

﴾8204﴿... حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس قوم پر تعجب ہے جنہیں زادِ راہ تیار کر کے سفر کرنے کا حکم دیا گیا اور ان کے اگلوں کو پچھلوں کے لئے روکا گیا اور پچھلے ہیں کہ کھیل کود میں مصروف ہیں۔

ایک مخنث کی توبہ:

﴾8205﴿... حضرت سیِّدُنا حسن بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں تھے اور آپ وعظ فرما رہے تھے، دورانِ وعظ اپنے سامنے بیٹھے ایک نوجوان سے فرمانے لگے: اے میرے بیٹے! کوئی آیت پڑھو۔ تو اس نوجوان نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُؕ(۱۸)

(پ۲۴، المؤمن:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔

---

[1] ... البحر المدید، پ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۷۳، ۴/ ۳۷۰

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس نوجوان کو آگے تلاوت کرنے سے روک دیا اور فرمایا: کیسے کوئی ظالم کا دوست یا سفارشی ہو سکتا ہے؟ کہ وہ تو رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی پکڑ میں ہو گا۔ خدا کی قسم! بے شک تم سرکشی کرنے والے گنہگاروں کو دیکھو گے کہ انہیں طوق اور زنجیروں میں جکڑ کر جہنم کی طرف لے جایا جارہا ہو گا اور وہ ننگے پاؤں اور بے لباس ہوں گے، ان کے چہرے سیاہ، آنکھیں نیلی اور بدن بوجھل ہوں گے۔ وہ پکار رہے ہوں گے: ہائے ہلاکت! ہائے بربادی! ہمیں کیوں جکڑا گیا ہے، ہمیں کہاں لے جایا جارہا ہے اور ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟ فرشتے انہیں آگ کے کوڑوں سے ہانکیں گے، کبھی انہیں منہ اور کبھی گھٹنوں کے بل گھسیٹا جائے گا اور کبھی سخت تکلیف کے ساتھ جکڑ کر ہانکا جائے گا۔ جب رو رو کر ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے تو خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے اور ان کے دل دَہل جائیں گے اور وہ حیران و پریشان ہوں گے۔ بخدا! اگر تم انہیں دیکھ لو تو ایسا منظر دیکھو گے کہ جسے دیکھ کر تم اپنی نگاہ جما سکو گے نہ اپنے دل کو سنبھال سکو گے اور اس ہولناک منظر کو دیکھ کر تم اپنے قدموں پر کھڑے نہ رہ سکو گے۔

یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سسکیاں بھرنے لگے اور چیختے ہوئے فرمایا: ہائے افسوس! وہ کیسا بُرا منظر ہو گا، ہائے افسوس! وہ کیسا بُرا پلٹنا ہو گا!۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور ان کو روتا دیکھ کر لوگ بھی رونے لگے۔ اتنے میں ایک مخنث کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے ابو بشر! کیا یہ سارا منظر بروزِ قیامت ہو گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: ہاں! خدا کی قسم! اے میرے بھتیجے! اس سے بھی بڑا ایک منظر ہو گا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے جب انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو یہ جہنم میں ایک عرصہ تک چیختے رہیں گے پھر ان کی آوازیں آنا بند ہو جائیں گی فقط قریب المرگ شخص کی طرح آہ آہ کی آوازیں ہوں گی۔ یہ سن کر اس مخنث نے ایک چیخ ماری اور کہنے لگا: افسوس! میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی، ہائے افسوس! میں اپنے پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں سستی کرتا رہا، آہ! میں نے اپنی زندگی فانی دنیا میں ضائع کر دی۔ پھر وہ مخنث روتے ہوئے قبلہ رخ ہو کر یوں دعا کرنے لگا: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں آج اپنے گناہوں سے ایسی توبہ کرنے کے لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں جس میں ریا کا شائبہ نہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے عمل قبول اور مجھ سے جو بُرائیاں سرزد ہوئی ہیں انہیں معاف فرما، میری غلطی سے درگزر کر، مجھ سمیت تمام حاضرین پر رحم فرما اور ہم سب پر اپنے جود و کرم سے فضل

فرما۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! میں نے گناہوں کی گٹھڑی تیرے سامنے رکھ دی ہے اور صدقِ دل سے اپنے تمام اعضاء کے ساتھ تیری بارگاہ میں رجوع کرتا ہوں، اگر تو میری توبہ قبول نہیں کرے گا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ پھر وہ مخنث غش کھا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ حاضرین کے سامنے اسے اٹھایا گیا تو اس کا انتقال ہو چکا تھا، لوگ اسے دیکھ کر رونے اور اس کے لئے دعا کرنے لگے۔ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اکثر اس کا ذکر اپنی مجلس میں کیا کرتے اور اس کے لئے دعا فرماتے اور کہتے: اے قرآن سن کر انتقال کر جانے والے! اے وعظ و نصیحت سن کر جان دینے والے! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

کسی شخص نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس مخنث نے جواب دیا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس کی برکت سے بخش دیا اور اپنی وسیع رحمت میں داخل فرمایا جو ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔

مخنث کی بخشش ہو گئی:

حضرت سیِّدُنا حسن بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں تھے کہ آپ دعا مانگ رہے تھے۔ اسی دوران وہاں سے ایک مخنث گزرا تو رُک کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعا سننے لگا اور اسی طرح دعا مانگنے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے دل کی سختی، آنکھوں کی خشکی اور گناہوں کو معاف فرما۔ مخنث نے یہ سنا تو اس کا انتقال ہو گیا بعد میں اسے کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ مخنث نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ جواب دیا: حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی دعا کے سبب کہ حاضرین میں مجھ سے زیادہ معصیت کے سبب عہد توڑنے والا کوئی نہیں تھا مگر حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی دعا قبول ہوئی اور مجھے بخش دیا گیا۔

یہ کوئی قصہ گو نہیں ہے:

﴿8206﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان

ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مسجد میں بیٹھا تھا اور حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کلام فرما رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی رو رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: یہ کوئی قصہ گو نہیں بلکہ یہ تو قوم کو ڈرانے والے ہیں۔

آزمودہ تریاق:

﴿8207﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جب وعظ فرماتے تو کہتے: مشک کے منبع اور مجرب دوا کی طرف آؤ یعنی قرآن پاک سنو پھر قرآن پاک کی آیات تلاوت کرتے اور دعا کرتے جاتے اور روتے رہتے حتّٰی کہ وعظ ختم فرما دیتے۔

خوفِ خدا کے سبب کثرتِ گریہ:

﴿8208﴾... حضرت سیِّدُنا عفَّان بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مجلس میں حاضر ہوتے تو آپ بیان فرما رہے ہوتے۔ آپ اپنے وعظ میں جب کوئی واقعہ سنانے لگتے تو غم اور کثرت سے رونے کے سبب اس عورت کی طرح گھبرائے ہوئے لگتے جس کا بچہ گم ہو گیا ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے بہت ڈرا کرتے اور کثرت سے گریہ وزاری کرتے۔

﴿8209﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم دوسروں کو دیکھ کر اپنے کاموں کے انجام کی طرف نہیں دیکھتے، کیا تمہاری سوچ و فکر متحرک نہیں ہوتی کہ ان کے ٹھکانے دیکھ کر تمہیں تنبیہ ہو۔ کیوں نہیں بخدا! تمہارے لئے یہ بات ظاہر ہو گئی ہے لیکن غفلت کے باعث تمہارے علم نے تمہیں شبہ میں ڈال رکھا ہے اور غیر کو دیکھنے کے مقابلے میں تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ یہ دیکھو تم نے اپنے نفس کے ساتھ کیا کیا۔ پھر آپ رونے لگے اور لوگ بھی رونے لگے۔

رونے کے اسباب:

﴿8210﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن اسحاق حضرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا

صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے ہوئے سنا: رونے کے کچھ اسباب ہیں ان میں سے ایک گناہوں میں غور و فکر کرنا بھی ہے بشرطیکہ دل اسے قبول کرلیں ورنہ تم انہیں میزان اور اس وقت کی ہولناکیوں اور تکلیفوں پر پیش کرو دل اب بھی قبول نہ کریں تو آگ میں الٹنا پلٹنا ان پر پیش کرو۔ پھر رونے لگے اور بے ہوش ہو گئے اور لوگ یہ سن کر دھاڑیں مار کر رونے لگے۔

مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری:

﴿8211﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا: جو اس دنیا کو جانتا ہے وہ کیسے اس سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرسکتا ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور فرمایا: اے پیچھے رہ جانے والو اور باقی بچ جانے والو! مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کرلو کہ مرنے کا معاملہ قریب ہے۔

بہتر زادِ راہ:

﴿8212﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن اسحاق حضرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے دورانِ وعظ یہ شعر کہا:

وَ غَائِبُ الْمَوْتِ لَا تَرْجُوْنَ رَجْعَتَهُ　　　اِذَا ذَوُوْا غَيْبَةٍ مِنْ سَفْرَةٍ رَجَعُوْا

ترجمہ: اور مرنے والے کے لوٹنے کی امید نہ رکھو جبکہ سفر پر جانے والے لوٹ آتے ہیں۔

پھر آپ رونے لگے اور فرمایا: خدا کی قسم! بہت لمبا سفر ہے اس کے لئے زادِ راہ تیار کرلو۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (پ۲، البقرۃ:۱۹۷) ترجمۂ کنزالایمان: کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔

پھر فرمایا: جان لو کہ تم بھی پہلے والوں کی طرح آرزؤں میں پڑے ہوئے ہو اب تو مرنے کی تیاری کرلو اور موت کو اس کے آنے سے پہلے جان لو۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے۔

﴿8213﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مجھے خواب میں ایک پرچہ دیا گیا جس میں

لکھا تھا: جس چیز کے انجام سے تمہیں خوف ہو تو اپنے نفس کو اس سے بچنے پر آمادہ کرو۔

قبولیتِ دعا والے کلمات:

﴿8214﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ خواب میں مجھے کسی کہنے والے نے کہا: اگر تو پسند کرے کہ تیری دعا قبول ہو تو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرو: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ الْمُبَارَکِ الطُّھْرِ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ الْمُقَدَّسِ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نام ''اَلْمَخْزُوْن اَلْمَکْنُوْن اَلْمُبَارَک اَلطُّھْر اَلطَّاھِر اَلْمُطَھَّر اَلْمُقَدَّس'' کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو اس کے قبول ہونے کو جان لیا۔

﴿8215﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنی دعا میں اس طرح کہا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ خَوْفًا غَیْرَ نَاھِضٍ وَلَا قَاطِعٍ خَوْفًا حَاجِزًا عَنْ مَعْصِیَتِکَ مُقَوِّیًا عَلٰی طَاعَتِکَ وَاَسْئَلُکَ صَبْرًا عَلٰی طَاعَتِکَ وَصَبْرًا عَنْ مَعْصِیَتِکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جس میں اخلاص اور امیدوں کو ختم کرنا نہ ہو بلکہ ایسا خوف ہو جو تیری نافرمانی سے روکے اور تیری اطاعت پر طاقت دے اور میں تیری اطاعت پر اور تیری نافرمانی سے بچنے پر صبر کا سوال کرتا ہوں۔''

وعظ کی ابتدا میں ہی گریہ:

﴿8216﴾... حضرت سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن جریر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے چچا حضرت سَیِّدُنا عَبّاد بن جریر اور دیگر مشایخ نے بتایا کہ ہم حضرت سَیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ آپ جیسے ہی ابتدا میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہتے تو لوگوں کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔

یہ تو مخلوق کی مخلوق پر ناراضی ہے:

﴿8217﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں مَرْزُبانی کے گھر میں اس کے اُجڑ جانے کے بعد کھڑا ہوا تو میری نگاہوں کے سامنے 10 سے کچھ زائد آیات آئیں:

فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا　　ترجمۂ کنزالایمان: تو یہ ہیں اُن کے مکان کہ ان کے بعد ان

قَلِیۡلًا ؕ (پ۲۰،القصص:۵۸) میں سکونت نہ ہوئی مگر کم۔

اور یہ آیت:

كَمۡ تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍۙ ﴿۲۵﴾ (پ۲۵،الدخان:۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے۔

اور اسی طرح کی دیگر آیات، ابھی میں ان آیات کو پڑھ رہا تھا کہ اچانک گھر کے ایک کونے سے کالا سانپ نکل کر میرے سامنے آگیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! یہ تو مخلوق کی مخلوق پر ناراضی کا حال ہے تو خالق کا مخلوق پر ناراضی کا کیا حال ہو گا؟ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: پھر وہ سانپ چلا گیا تو میں اس کے پیچھے گیا لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آیا۔

بہترین کلام والے:

﴿8218﴾... حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ غَسَّان غَلابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا کلام دل کے ٹکڑے کرتا تھا اور میں نے ان سے بڑھ کر کسی شخص کو غمگین نہیں دیکھا اور ان کے کلام سے اچھا کسی کا کلام نہیں سنا۔

سات خائفین:

﴿8219﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے پاس حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمَّاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب تشریف لائے اور فرمایا: اپنے یہاں کے عبادت گزاروں کے کچھ عجائبات دکھاؤ۔ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ساتھ لے کر محلہ میں کسی شخص کی جھونپڑی پر گیا اور ہم نے اس سے داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر ہم اندر داخل ہوئے تو دیکھا ایک شخص ٹوکری بنا رہا تھا تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اِذِ الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسۡحَبُوۡنَ ۙ﴿۷۱﴾ فِى الۡحَمِيۡمِ ۙ ثُمَّ فِى النَّارِ يُسۡجَرُوۡنَ ۚ﴿۷۲﴾ (پ۲۴،المؤمن:۷۱، ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے۔

آیت سن کر وہ سسکیاں لینے لگا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ہم اس شخص کو اس کے حال پر چھوڑ کر وہاں سے نکل آئے۔ پھر ہم ایک اور شخص کے پاس گئے اور اس سے داخل ہونے کی اجازت مانگی؟ اس شخص نے کہا: اگر تم ہمیں ہمارے رب سے غافل نہیں کرو گے تو داخل ہو جاؤ۔ ہم داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص مصلّے پر بیٹھا ہے، میں نے اس کے سامنے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

آیت سن کر وہ سسکیاں لے کر رونے لگا اور اس کے نتھنے سے خون جاری ہو گیا پھر وہ اپنے خون میں تڑپنے لگا حتّٰی کہ وہ بے ہوش ہو گیا، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ کر وہاں سے نکل آئے۔ میں نے حضرت سیِّدُنا ابن سماک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب کو اسی طرح چھ لوگوں سے ملوایا اور ہر ایک کو ہم اس کے حال پر چھوڑ کر نکل آئے۔ پھر ہم ساتویں شخص کے پاس گئے اور داخل ہونے کی اجازت مانگی؟ جھونپڑی سے ایک عورت نے کہا کہ داخل ہو جاؤ۔ ہم اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک انتہائی ضعیف العمر شخص مصلے پر بیٹھا ہے۔ ہم نے اسے سلام کیا لیکن اسے ہمارے سلام کا پتا نہ چلا۔ میں نے بلند آواز سے کہا: بے شک کل قیامت کے دن تمام مخلوق کو ایک مقام پر کھڑا ہونا ہے۔ اس نے کہا: کس کے سامنے؟ پھر وہ منہ کھولے حیران کھڑا رہا، اس کی آنکھیں کھلی رہ گئیں، پھر وہ کمزور آواز میں چیخا حتّٰی کہ اس کی آواز بند ہو گئی۔ اس کی بیوی نے کہا: اب تم یہاں سے چلے جاؤ کہ اس وقت تم ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ بعد میں جب میں نے لوگوں سے ان ساتوں حضرات کے متعلق پوچھا تو پتا چلا کہ تین تو ہوش میں آ گئے اور تین وفات پا گئے جبکہ ساتواں شخص جو بوڑھا تھا وہ تین دن تک حیران و مبہوت رہا کہ اسے فرض نمازوں کی بھی خبر نہ ہوئی،[1] تین دن بعد اسے ہوش آیا۔

---

[1] ... حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **بہارِ شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 723** پر فرماتے ہیں: جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔

مرنے کے بعد کون اٹھائے گا؟

﴿8220﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن شدید گرمی میں قبرستان گیا اور قبروں کی طرف دیکھا سناٹا چھایا ہوا ہے گویا وہ ایک خاموش قوم ہو۔ میں نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! تمہاری روحوں اور جسموں کو ایک دوسرے سے جدا ہونے کے بعد کون جمع کرے گا؟ تمہیں طویل عرصہ بوسیدہ رہنے کے بعد کون زندہ کرے گا اور اٹھائے گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ان قبروں میں سے کسی پکارنے والے نے پکارا: اے صالح! اور یہ آیت تلاوت کی:

وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ﳓ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝۲۵ (پ۲۱، الروم: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے۔

یہ سن کر میں نیچے گر گیا اور خدا کی قسم! اس آواز کے سبب میں خوفزدہ ہو گیا۔

﴿8221﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میری اہلیہ کو فالج ہوا تو میں نے قرآن پاک سے کچھ پڑھ کر اسے دم کیا چنانچہ اسے اِفاقہ ہو گیا۔ غالباً میں نے یہ بات حضرت قطان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے کہا: مجھے اس بات پر کوئی تعجب نہیں، خدا کی قسم! اگر آپ مجھے یہ بتاتے کہ میں نے ایک مردہ پر قرآن سے کچھ پڑھ کر دم کیا اور وہ زندہ ہو گیا تو مجھے تب بھی اس پر تعجب نہ ہوتا۔

گھر کی پکار:

﴿8222﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سائب عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ التَّقْوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا: اے ابو بِشْر! آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے گھر سے نکلا تو مختلف جگہوں سے گھومتا ہوا تمہارے پاس آیا، میں جب فلاں کے گھر کے پاس سے گزرا تو اس گھر نے مجھے آواز دی: اے صالح! تو مجھ سے نصیحت حاصل کر لے کہ مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہے اور وہ انتقال کر گئے۔ پھر جب میں فلاں کے گھر کے پاس پہنچا تو اس گھر

نے مجھے آواز دی: اے صالح! تو مجھ سے نصیحت حاصل کر لے کہ مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہے اور وہ سب انتقال کر گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابو سائب عبدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ایک گھر گنواتے رہے حتّٰی کہ ہمارے گھر تک پہنچ گئے۔

دنیا عبادت گزاروں کے لئے بھلی ہے:

﴿8223﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا زیاد نُمَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بتایا کہ میرے خواب میں کوئی آیا اور مجھ سے کہا: اے زِیاد! تو تہجد پڑھنے اور رات میں قیام کرنے کی عادت بنا، خدا کی قسم! یہ تیرے لئے اس نیند سے بہتر ہے جو تیرے بدن کو سست اور تیرے دل کو شکستہ کر دے۔ میں خوف کے مارے بیدار ہو گیا پھر مجھ پر بخدا! نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔ پھر وہی یا کوئی اور میرے خواب میں آیا اور کہا: اے زیاد! اٹھ جا، دنیا میں عبادت گزاروں کے سوا کسی کے لئے خیر نہیں۔ حضرت سیِّدُنا زیاد نُمَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کہتے ہیں: یہ سن کر میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔

تین چیزوں میں مٹھاس تلاش کرو:

﴿8224﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: مٹھاس کو تین چیزوں میں تلاش کرو: (۱)... نماز (۲)... تلاوت قرآن اور (۳)... ذِکْرُ اللّٰہ۔ اگر تم اسے پالو تو اس پر قائم رہو اور خوش ہو جاؤ اور اگر پا نہ سکو تو جان لو کہ تم پر دروازہ بند ہے۔

ہر کام میں بھلائی ساتھ ہو گی:

﴿8225﴾... حضرت سیِّدُنا عمار بن عثمان حلبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو یوں فرماتے سنا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے اور تمہارے ربّ کے درمیان جو معاملات ہیں وہ تمہاری چاہت کے مطابق ہوں تو تمہارے اور مخلوق کے درمیان جو معاملات ہیں وہ ربّ کی چاہت کے مطابق کرو پھر کوئی نیکی تم سے گم نہ ہو گی اور ہر کام میں بھلائی تمہارے ساتھ ہو گی۔

﴿8226﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا صَبْرًا عَلٰی طَاعَتِكَ وَارْزُقْنَا صَبْرًا عِنْدَ عَزَائِمِ الْاُمُوْرِ یعنی اے اللہ! ہمیں اپنی فرماں برداری پر صبر عطا فرما اور شدید معاملات کے وقت صبر کی توفیق دے۔“

﴿8227﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ہم سے فرمایا: اگر صبر میٹھا ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کا حکم نہ دیتا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے کا حکم دیا ہے کہ یہ کڑوا ہے۔

نمازِ جنازہ پڑھنے کی برکت:

﴿8228﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: کچھ لوگ سفر پر نکلے تو ایک نوجوان بھی ان میں شامل ہو گیا، راستے میں اس نوجوان کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے اس کے کپڑے اتارے تاکہ اس کو غسل دیں تو اس کے قدموں پر نور سے لکھا ہوا تھا: اسے اچھے طریقے سے غسل دو کیونکہ اس نے ایک جنازہ پڑھا تھا اس لئے اس کی بخشش کر دی گئی ہے۔

موت سے نصیحت:

﴿8229﴾... حضرت سیِّدُنا امام اصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ ایک شخص سے تعزیت کے لئے گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: اگر تیری مصیبت تیرے دل کو کوئی نصیحت نہ کرے تو بیٹے کے مرنے کی مصیبت دل کی مصیبت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں لہٰذا تجھے اِس پر رونا چاہیے۔

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی:

﴿8230﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَقِیْلَ مَنْ ٜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور لوگ کہیں گے کہ ہے کوئی جھاڑ

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ پھونک کرے اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔

(پ۲۹، القیامۃ: ۲۷تا۲۹)

پھر (خود سے) فرمایا: خدا کی قسم! تیری یہ دونوں پنڈلیاں اس وقت لپٹیں گی۔[1]

﴿8231﴾... سیِّدُنا فُرَیخ رَقاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا بیٹا تلاوت کر رہا تھا کہ آپ نے اس سے فرمایا: غموں کو اُبھارنے والی اور بڑے گناہوں کی یاد دلانے والی آیات سناؤ۔

راحت و دائمی خوشی ملی:

﴿8232﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطا سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو میں بہت زیادہ غمگین ہوا۔ میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے ابو محمد! کیا آپ مرنے والوں میں سے نہیں ہیں؟ جواب دیا: کیوں نہیں۔ میں نے پوچھا: موت کے بعد کیا معاملہ پیش آیا؟ جواب دیا: خدا کی قسم! مجھے بہت ساری بھلائی ملی اور میرا رب بخشنے والا اور قدر کرنے والا ہے۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! آپ تو فانی دنیا میں طویل غم میں مبتلا تھے۔ حضرت سیِّدُنا عطا سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرائے اور فرمایا: اے ابو بشر! خدا کی قسم! مجھے بدلے میں طویل راحت اور دائمی خوشی ملی ہے۔ میں نے پوچھا: آپ کون سے درجات میں ہیں؟ جواب دیا: مجھے ان لوگوں کا ساتھ ملا جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فضل کیا یعنی انبیا، صدیق، شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

بادشاہوں کا بادشاہ:

﴿8233﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے حکمت والی کتاب میں پڑھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں اور بادشاہوں کے دل میرے دستِ قدرت میں ہیں۔ جو میری فرماں برداری کرتے ہیں میں ان پر رحمت کرتا ہوں اور جو میری نافرمانی کرتے ہیں میں انہیں سزا دیتا ہوں، لہٰذا تم خود کو بادشاہوں کو گالی دینے میں مشغول نہ کرو

[1] ...یعنی موت کی کرب و سختی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنٰی ہیں کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں گے۔

(خزائن العرفان، پ۲۹، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۲۹)

بلکہ میری طرف رجوع کرو میں بادشاہوں کو تم پر مہربان کر دوں گا۔

قرآن جاننے والے:

﴿8234﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے سامنے حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی کی قرآن کی فضیلت کے بارے میں مروی حدیث پیش کی گئی تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: حضرت صالح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه قرآن کے جاننے والے ہیں ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ حدیث سنی ہو لیکن میں نے یہ حدیث نہیں سنی۔

سیِّدُنا صالح مری رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کی مرویات

حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا ثابت، حضرت سیِّدُنا قتادہ، حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ الله مُزَنی، حضرت سیِّدُنا منصور بن زاذان، حضرت سیِّدُنا جعفر بن زید، حضرت سیِّدُنا یزید رَقاشی، حضرت سیِّدُنا میمون بن سیاہ، حضرت سیِّدُنا اَبان بن ابو عَیَّاش، حضرت سیِّدُنا محمد بن زِیاد، حضرت سیِّدُنا ہشام بن حَسَّان، حضرت سیِّدُنا جُرَیری، حضرت سیِّدُنا قیس بن سعد اور حضرت سیِّدُنا خُلید بن حَسَّان رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

حکمت مرتبہ بڑھاتی ہے:

﴿8235﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک حکمت ذی مرتبہ کے مرتبے کو بڑھاتی اور غلام کو اتنی بلندی عطا کرتی ہے کہ اسے بادشاہوں کی جگہ بٹھا دیتی ہے۔“[1]

چار خصلتیں:

﴿8236﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: چار خصلتیں ہیں: ان میں سے ایک تیرے اور

1 ...المجروحین، رقم ۴۸۸، صالح بن بشیر المری، ۱/ ۴۷۲

میرے درمیان ہے، ایک تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے، ایک میرے لئے ہے اور ایک تیرے لئے ہے۔ جو خاص میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ تو میری عبادت کرے اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائے، جو تیرے لئے مجھ پر ہے وہ یہ کہ تو جو اچھا عمل کرے گا میں اس کی جزا دوں گا، جو تیرے اور میرے درمیان ہے وہ یہ کہ تو مجھ سے دعا کرے اور میں اسے قبول کروں اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ کہ تو بندوں کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[1]

اللہ والے:

﴿8237﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں کو آباد کرنے والے اللہ والے ہیں۔[2]

نمازی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان میں ہے:

﴿8238﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص صبح کی نماز پڑھ لے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان میں ہے لہٰذا اس بات سے بچو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے اپنی امان کے بارے میں مواخذہ کرے۔[3]

افضل عمل:

﴿8239﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کونسا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: تجھ پر اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ لازم ہے۔ اس شخص نے عرض کی: اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والا اول سے پڑھنا شروع کرے اور آخر تک پہنچے اور پھر اول سے آخر تک پڑھے، جب بھی ختم کرے تو نئے سرے سے شروع کرے۔[4]

---

1 ...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۳، حدیث: ۲۷۶۹

2 ...مسند طیالسی، ثابت البنانی عن انس بن مالک، ص ۲۷۲، حدیث: ۲۰۲۱

3 ...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۳۹۸، حدیث: ۴۰۹۳

4 ...ترمذی، کتاب القراءات، باب: ۱۱، ۴/۴۳۷، حدیث: ۲۹۵۷

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تلبیہ:

﴿8240﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُاللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَلْبِیَہ کے بارے میں پوچھا؟ میں بھی اس وقت وہاں موجود تھا۔ آپ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضور نبی رحمت، شافع امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں تَلْبِیَہ پڑھتے تھے: لَبَّیْكَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِیْكَ لَكَ [1]۔[2]

فلاں خوش بخت ہوا:

﴿42-8241﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا حتّٰی کہ ترازو کے دونوں پلڑوں کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا اور اس پر ایک فرشتہ مُقرَّر کر دیا جائے گا، اگر اس کا (نیکیوں والا) پلڑا بھاری ہو گیا تو فرشتہ اتنی زور سے پکار کر کہے گا جسے پوری مخلوق سنے گی کہ فلاں خوش بخت ہوا اب کبھی بد بخت نہ ہو گا اور اگر وہ پلڑا ہلکا ہوا تو فرشتہ اتنی ہی اونچی آواز سے پکارے گا جسے پوری مخلوق سنے گی: فلاں بد بخت ہوا اب کبھی خوش بخت نہ ہو گا۔[3]

زمین کی آپس میں گفتگو:

﴿8243﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح و شام زمین کا ایک حصہ دوسرے کو پکارتا ہے: اے پڑوسی! کیا آج تجھ پر کسی مردِ صالح کا گزر ہوا جس نے تجھ پر نماز پڑھی ہو یا ذِکْرُ اللہ کیا ہو؟ اگر وہ حصہ ہاں کہتا ہے تو پکارنے والا حصہ اسے اس کی فضیلت گمان کرتا ہے۔[4]

1... میں حاضر ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں، (ہاں) میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام خوبیاں، نعمتیں اور بادشاہی تیرے لئے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔

2... مسلم، کتاب الحج، باب التلبیۃ وصفتھا ووقتھا، ص ۶۰۲، حدیث: ۱۱۸۴۔ مسند ابی یعلٰی، مسند عبد اللہ بن عمر، ۵/ ۱۳۵، حدیث: ۵۶۶۲

3... مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/ ۳۳۰، حدیث: ۶۹۶۲

4... معجم اوسط، ۱/ ۱۷۱، حدیث: ۵۶۲

چار چیزیں بد بختی ہیں:

﴿8244﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور شافعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں بد بختی سے ہیں: (۱)...نہ رونا (۲)...دل کی سختی (۳)...حرص اور (۴)...لمبی امید۔[1]

﴿8245﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ بندۂ مومن عام لوگوں کے لئے دعا کرے گا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: خاص اپنے لئے دُعا مانگ میں قبول کروں گا باقی لوگوں سے میں ناراض ہوں۔[2]

ادنیٰ درجے کا جنتی:

﴿8246﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اہلِ جنت میں سب سے نچلے درجے میں وہ شخص ہو گا جس کے سر کے پاس 10 ہزار خادم کھڑے ہوں گے۔ ہر خادم کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے جن میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہو گا اور ہر پیالے میں مختلف رنگ کا کھانا ہو گا۔ وہ آخری پیالے سے بھی اسی طرح کھائے گا جس طرح پہلے سے کھائے گا اور آخری پیالے میں بھی اسی طرح لذت و خوشبو پائے گا جس طرح پہلے میں تھی، پھر اس کھانے کے سبب خوشبودار پسینہ اور ڈکار آئے گا۔ جنتی (جنت میں) نہ پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ کی حاجت ہو گی اور نہ ہی ان کی ناک میں رینٹھ پیدا ہو گی۔“[3]

جنت کا سوال:

﴿8247﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطا سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی جنت کا سوال نہیں کرتے تھے تو میں نے ان سے کہا: حضرت سیِّدُنا ابان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے حضرت سیِّدُنا

---

1 ...الکامل لابن عدی، رقم ۷۳۳، سلیمان بن عمرو، ۴/ ۲۲۵ مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/ ۸۷، حدیث: ۶۴۴۲

2 ...مسند فردوس، ۵/ ۴۴۵، حدیث: ۸۶۹۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت

3 ...الزہد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللّٰہ، ص ۵۳۶، حدیث: ۱۵۳۰

اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کے رجسٹر میں دیکھو جس نے مجھ سے جنت مانگی ہے اسے جنت دے دو اور جس نے مجھ سے جہنم سے پناہ مانگی ہے اسے پناہ دے دو۔“[1] حضرت سَیِّدُنا عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے کہا: میرے لئے یہی کافی ہے کہ مجھے جہنم سے پناہ دی جائے۔

اپنا مرتبہ معلوم کرنے کا طریقہ:

﴿8248﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو یہ پسند کرے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنا مرتبہ معلوم ہو جائے تو دیکھے اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کیا اعمال کئے ہیں۔[2]

گناہوں پر غمگین ہونے کے سبب بخشش:

﴿8249﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ کوئی گناہ کرتا ہے پھر گناہ یاد کر کے غمزدہ ہو جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اس کے غمگین ہونے کو دیکھتا ہے تو کفارے سے پہلے ہی بغیر نماز روزہ کے اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔[3]

﴿8250﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے حکام تم میں بہترین ہوں اور تمہارے مالدار تم میں سے سخی ہوں اور تمہارے کام تمہارے آپس کی مُشاورت سے ہوں تو تمہارے لئے زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہے اور جب تمہارے حکام تم میں سے بدترین ہوں اور تمہارے مالدار تم میں سے کنجوس ہوں اور تمہارے کام تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔[4]

---

1. ...مسند فردوس، ۲/ ۲۶۳، حدیث: ۸۱۴۱
2. ...مسند بزار، مسند ابی هريرة، ۱۷/ ۳۰۷، حديث: ۱۰۰۶۲۔ الزهد لابن المبارک، باب التواضع، ص۲۹۱، حديث: ۸۴۹، عن سمرة بن جندب
3. ...معجم اوسط، ۱/ ۵۸۱، حديث: ۲۱۳۹۔ موسوعة ابن ابی الدنيا، کتاب الهم والحزن، ۳/ ۲۸۱، حديث: ۱۱۱
4. ...ترمذی، کتاب الفتن، باب: ۷۸، ۴/ ۱۱۸، حديث: ۲۲۷۳

مسجد مومن کا گھر ہے:

﴿8251﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عثمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو لکھا: اے میرے بھائی! تجھ پر مسجد میں رہنا لازم ہے کہ میں نے حُضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ”مسجد ہر مومن کا گھر ہے۔“[1]

قبولیت کی گھڑی:

﴿8252﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور شافِعِ مَحشر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندۂ مومن اس گھڑی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عطا فرما دیتا ہے[2]۔[3]



حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے ایک صاحبِ بصیرت واعظ، لوگوں کو راہِ حق پر گامزن کر کے آخرت کی تیاری پر اُبھارنے والے حضرت سیِّدُنا ابو بکر عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بھی ہیں۔ آپ اپنے معاملے میں احتیاط کرنے والے اور تُہمت کی جگہوں سے ہوشیار رہنے والے تھے۔

1... مسند بزار، مسند سلمان الفارسی، ۶/ ۵۰۵، حدیث: ۲۵۴۶

2... سیِّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن جمعہ کی قبولیت والی گھڑی کے متعلق فرماتے ہیں: ساعتِ جمعہ کے بارے میں اگرچہ اَقوالِ علماء چالیس سے مُتَجاوِز ہوئے (یعنی بڑھ گئے) مگر قوی وراجح و مُختار اکابر مُحقّقین وجماعاتِ کثیرہ ائمہ دین دو قول ہیں (یعنی وہ دو قول جسے اکابر محققین علماء اور کثیر ائمہ کرام رَحِمَہُمُ اللہ نے اختیار فرمایا دو ہیں): **ایک** (پہلا قول) ساعتِ اَخیرہ روزِ جمعہ غروبِ آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے اس وقت سے فرضِ جمعہ کے سلام تک ساعتِ مَوعُودَہ ہے (یعنی یہ وہ ساعت ہے جس میں دعا کی قبولیت کا وعدہ ہے)۔ (فضائل دعا، ص ۱۱۶ تا ۱۱۷ ملتقطا)

(دو خطبوں کے درمیان) دعا صرف دل سے کریں زبان سے تلفظ کی اصلا اجازت نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۸/ ۳۰۱)

3... مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، ص ۴۲۴، حدیث: ۸۵۲

﴿8253﴾...ایک شخص کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرمایا کرتے: کیا کوئی ایسا آزاد شریف شخص نہیں جو زندگی کے تھوڑے دنوں پر صبر کرنے والا ہو؟

ایمان کا ذائقہ:

﴿8254﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: اے زندگی کے تھوڑے دنوں پر صبر کرنے والے کریم شخص! تمہارے دلوں پر حرام ہے کہ ایمان کا ذائقہ پائیں حتّٰی کہ دنیا میں زہد اختیار کرلیں۔

﴿8255﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تجھے کہاں تلاش کروں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: مجھے ٹوٹے دل والے لوگوں کے پاس تلاش کرو کہ میری رحمت ہر روز دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے بقدر ان کے قریب ہوتی ہے، اگر نہ ہو تو وہ گر جائیں گے۔

بہتر کون؟

﴿8256﴾... حضرت سیِّدُنا زُہَیر سَلُولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ہارون بن رَباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب اور ان جیسے دیگر مَشائخ کے ساتھ حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کی مجلس میں حاضر ہوا جبکہ وہ بیان فرمارہے تھے۔ ان کی مجلس میں دو نوجوان لڑکے بھی بیٹھے تھے، انہوں نے رونا شروع کردیا جبکہ مشائخ نہ روئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: ان بزرگوں سے تو یہ لڑکے بہتر ہیں۔ جب مجلس ختم ہوگئی تو لڑکے باہر نکلے اور ایک دوسرے سے باتیں اور ہنسی مذاق کرنے لگے جبکہ وہ مشائخ اس حال میں باہر آئے جس حال میں وہ تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

صالح دل اور کثرتِ تلاوت:

﴿8257﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے والد ماجد نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کیا ہوا تھا کہ وہ رات میں کبھی نہ سوئیں گے مگر یہ کہ نیند غالب آجائے۔ میرے والد فرماتے ہیں: میں ایک لمبے عرصے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں مشغول ہوں اگر رکوع، سجود اور تلاوتِ قرآن نہ ہوتے تو میں

دنیا کی زندگی میں سانس لینا بھی گوارا نہ کرتا۔ آپ نے اپنے معاملات میں مشقت کو جاری رکھا حتّٰی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی صاحبزادی مزید بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا تو ان سے پوچھا: اے ابا جان! جب سے آپ ہم سے جُدا ہوئے ہیں اب تو کوئی عہد نہ رہا۔ آپ نے فرمایا: اے بیٹی! جو زندگی سے جُدا ہو کر تنگ و تاریک قبر میں آگیا ہے اس سے کیسے عہد کی بات کرتی ہو۔ میں نے پوچھا: ابا جان! ہم سے جُدا ہو کر آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: اے بیٹی! میں بہت اچھے حال میں ہوں، ہمارے لئے گھر بنائے گئے، بستر بچھائے گئے اور ہم صبح و شام جنت کا کھانا کھاتے ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ اس مقام پر کیسے پہنچے؟ آپ نے جواب دیا: صالح دل اور قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت کرنے کے سبب۔

﴿8258﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو رجاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: مجھے 100 دینار صدقہ کرنے سے 100 مرتبہ اَللهُ اَکْبَر کہنا زیادہ پسند ہے۔

فقیہ کون؟

﴿8259﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی سے ایک مسئلے میں گفتگو کی اور کہا: ”میں نے ایک فقیہ سے بھی پوچھا تھا۔“ تو آپ نے فرمایا: کمال ہے! تو نے کبھی فقیہ کو دیکھا بھی ہے؟ فقیہ تو وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبت ہو، دینی معاملات میں کامل بصیرت رکھتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرنے کا پابند ہو۔

اہل و عیال کے خرچ میں تنگی نہ کرو:

﴿8260﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر رزق کی تنگی کرتا ہے تو اس کا یہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں انتہائی خبیث ہے۔

﴿8261﴾... سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جعفر بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرمایا کرتے: (الٰہی!) نیکوکاروں کے منہ سے تیرا ذکر بڑا ہی میٹھا ہے اور مومنین کے دلوں میں تیری بڑی عظمت ہے۔

سیِّدُنا عمران قصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عمران قصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر نے حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات بھی کی اور ان سے احادیث روایت بھی کیں۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت سیِّدُنا عطا بن ابو رباح، حضرت سیِّدُنا رجاء عُطارِدِی، حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین اور ان کے بھائی حضرت سیِّدُنا انس، حضرت سیِّدُنا قیس بن سعد، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن دینار، حضرت سیِّدُنا امام نافع، حضرت سیِّدُنا ابو غالب، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو قُلُوص اور حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو نَجِیح رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت سیِّدُنا امام سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا امام شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا شامل ہیں۔

﴿8262﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (نماز میں) آہستہ آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھا کرتے تھے۔[1]

بارگاہِ رسالت میں اعمال کی پیشی:

﴿8263﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری اُمَّت کے اعمال ہر جمعہ کے دن مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ زانیوں پر شدید غضب فرماتا ہے۔[2]

علمِ نافع کی دعا:

﴿8264﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور ساقیِ کوثر، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کیا کرتے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا دَائِمًا وَهَدْيًا قَيِّمًا وَعِلْمًا نَافِعًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں

1 ... معجم کبیر، ۱/۲۵۵، حدیث: ۷۳۹

2 ... تفسیر الثعلبی، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۲، ۷/۶۵

تجھ سے دائمی ایمان، درست راستے اور نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں۔"[1]

﴿8265﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی رحمت، مالک جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں 10 سال رہا۔ آپ نے مجھے جب بھی کسی کام کے لئے بھیجا اور وہ کام ٹھیک نہ ہوا تو (مجھے کبھی ڈانٹا نہیں) فقط اتنا فرمایا: اگر ہونا ہوتا تو ہو جاتا یا فرمایا: اگر مُقَدَّر میں ہوتا تو ہو جاتا۔[2]

سواری پر نفل نماز:

﴿8266﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سواری پر اسی رخ میں نفل نماز پڑھتے دیکھا جس رخ پر سواری جارہی تھی[3]۔[4]

جنت عطا فرمادی:

﴿8267﴾... حضرت سیِّدُنا عطا بن ابو رباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ سیاہ عورت، اس نے حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو صبر کر تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا ہوں کہ تجھے شفا عطا کرے۔ عورت نے عرض کی: نہیں میں صبر کروں گی، آپ دعا فرما دیجئے کہ میں بے پردہ نہ ہوں یا عرض کی: مجھ سے پردہ زائل نہ ہو۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے دعا فرمادی۔[5]

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الایمان والرؤیا، باب: ٦، ٧/٢١٨، حدیث: ١٣ موقوفا عن ابی درداء

2... الضعفاء للعقیلی، رقم ١٣١٨: عمران القصیر، ٣/١٠١٩

3... احناف کے نزدیک: سواری پر نفل نماز بیرونِ شہر (یعنی وہ جگہ جہاں سے مسافر پر قصر واجب ہوتا ہے وہاں) پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس رخ کو جارہی ہو ادھر ہی منھ ہو اور اگر ادھر منھ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منھ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جارہی ہے اس طرف ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے اور سجدے کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ٤، ١/ ٦٧١)

4... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز صلاۃ النافلۃ... الخ، ص ٣٥٤، حدیث: ٧٠٢، نحوہ - معجم اوسط، ٦/١٣٧، حدیث: ٨٢٧٨

5... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ... الخ، ص ١٣٩٢، حدیث: ٢٥٧٦

حج تمتع:

﴿8268﴾ ... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: قرآن پاک میں حج تمتُّع[1] کے متعلق آیت نازل ہوئی[2] اور ہم نے اسے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ادا کیا[3]، ایسی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے حج تمتُّع کو منسوخ کیا ہو اور نہ ہی حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے کبھی منع فرمایا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظاہری پردہ فرما گئے۔[4]

صدقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ:

﴿8269﴾ ... حضرت سیِّدُنا عمران قصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے سو دینار صدقہ کرنے سے سو مرتبہ اللہ اَکْبَر کہنا زیادہ پسند ہے۔[5]

﴿8270﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنی نماز پڑھنے کی جگہ باوضو بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لئے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔[6]

1... تمتُّع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینے میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کیا صرف چار پھیرے کیے پھر حج کا احرام باندھا۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/۱۱۵۷)

2... (پ۲، البقرۃ: ۱۹۶)

3... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج قران کیا تھا نہ کہ تمتع یا افراد جیسا کہ **مراۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 104** پر ہے: بعض راویوں نے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے صرف عمرہ کی روایت کی ہے بعض نے صرف حج کی، بعض نے حج و عمرہ دونوں کی، حضرت اُمُّ المؤمنین (سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) نے یہاں صرف حج کی روایت کی، وجہ یہ ہے کہ حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قران کیا تھا لہٰذا آپ تلبیہ میں کبھی صرف حج کا نام لیتے تھے کبھی صرف عمرہ کا اور کبھی حج و عمرہ دونوں کا جیسا کہ قارن کو اختیار ہے، ہر راوی نے جو سنا اسی کی روایت کی لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔

4... مسلم، کتاب الحج، باب جواز التمتع، ص ۶۴۳، حدیث: ۱۲۲۶

5... الزھد لاحمد، زھد ابی الدرداء، ص ۱۶۲، حدیث: ۷۳۳

6... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ... الخ، ص ۳۳۳، حدیث: ۶۴۹ - الزھد لاحمد، ص ۵۱، حدیث: ۱۱۲

تعارف سے محبت بڑھتی ہے:

﴿8271﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن نَعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی شخص کسی سے بھائی چارہ قائم کرے تو اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام پوچھ لے کہ اس سے دوستی مضبوط ہوتی ہے۔“[1]

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رات میں یوں دعا کرتے:

﴿8272﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات میں تہجّد پڑھنے اٹھتے تو اللہُ اَکْبَر کہتے پھر فرماتے: ”اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالشَّفَاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اللہ! تیرے لئے حمد ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے، تیرے لئے حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، تیرے لئے حمد ہے تو ہی آسمانوں، زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کا ربّ ہے، تو حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، شفاعت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسا کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیرے بھروسے پر میں (کفار سے) لڑتا ہوں اور تجھ سے فیصلہ چاہتا ہوں، تو ہمارا ربّ ہے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے، اے میرے رب! میرے چھپے کھلے اگلے پچھلے بخش دے[2]، تو میرا مولیٰ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“[3]

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی اعلام الحب، ۴/۱۷۶، حدیث: ۲۴۰۰

2 ...نہایت جامع اِستغفار ہے جس میں ہر قسم کی غلطیوں گناہوں کا ذکر آگیا، یہ سب کچھ ہماری تعلیم کے لیے ہے ورنہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تک گناہوں کی رسائی نہیں وہ گناہ کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے بلکہ گنہگاروں کی دستگیری کرنے کے لیے تشریف لائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۲۴۸)

3 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ، ص۳۸۹، حدیث: ۷۶۹، بدون: والشفاعۃ حق

معجم کبیر، ۱۱/۴۲، حدیث: ۱۱۰۱۲، بدون: والشفاعۃ حق

ذِکْرُ اللہ کرنے والوں کی مثال:

﴿8273﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور شافعِ محشر، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: غافلوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والا ایسا ہے جیسے جنگ سے بھاگنے والوں میں جہاد کرنے والا، غافلوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والا اندھیرے گھر میں چراغ کی مثل ہے، غافلوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والا سوکھے درخت میں ہری شاخ کی مثل ہے، غافلوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں اس کا ٹھکانا بتا دیتا ہے، غافلوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والے کی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام فصیح اور تمام عجمیوں کی تعداد کے برابر مغفرت فرماتا ہے، اولادِ آدم فصیح ہے اور جانور عجمی ہیں۔[1]

تقدیر کے بارے میں کلام نہ کرو:

﴿8274﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کے بارے میں کلام نہ کرو کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا راز ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا راز افشا نہ کرو۔[2]

سب سے بُرے مقتول:

﴿8275﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو غالب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابو اسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خوارج کے سروں کو (لٹکے ہوئے) دیکھا تو فرمایا: آسمان کے نیچے قتل ہونے والے سب سے بُرے مقتول۔ میں نے عرض کی: آپ یہ بات اپنی رائے سے فرما رہے ہیں یا آپ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جو بات میں بیان کر رہا ہوں یہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں، تین مرتبہ نہیں حتّٰی کہ سات مرتبہ شمار کرتے ہوئے فرمایا: نہ سنی ہوتی تو اسے بیان نہ کرتا۔[3]

1... الترغیب فی فضائل الاعمال، باب مختصر من فضل الذکر للہ، ص ۲۰، حدیث: ۱۶۷

2... المجروحین، رقم ۱۱۵۷، الھیثم بن جماز ۲/ ۴۲۰ - الکامل لابن عدی، رقم ۲۰۱۸، الھیثم بن جماز ۸/ ۳۹۷

3... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ آل عمران، ۵/ ۷، حدیث: ۳۰۱۱

﴿8276﴾... حضرت سَیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سننے کے بعد سے آج تک کسی کو نہ سنائی اس خوف سے کہ لوگ اسی پر بھروسا کرلیں گے، میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "جو صدق دل سے یہ یقین کرلے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ربّ ہے اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نبی ہوں۔" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دست مبارک سے اپنی کھال اور سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گوشت کو جہنم پر حرام فرمادے گا۔"[1]

توبہ کا دروازہ:

﴿8277﴾... سَیِّدُنا صَفْوان بن عَسَّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: توبہ کے دروازے کی چوڑائی 70 سال کی مَسافت ہے یا فرمایا: 40 سال کی مَسافت ہے، یہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔"[2]



حضرت سَیِّدُنا غالب قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

ان عبادت گزاروں میں سے بیدار رہ کر عبادت کرنے والے حضرت سَیِّدُنا غالب بن خُطَّاف قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بھی ہیں۔ آپ اپنے ربّ کی خوب عبادت کرنے والے اور مخلوق کو نصیحت کرنے والے تھے۔

سَیِّدُنا غالب قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی دعا:

﴿8278﴾... حضرت سَیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا غالب قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! دنیا کے گھر میں ہمارے پردیسی ہونے پر رحم فرما، موت کے وقت ہم پر رحم فرما، قبر کی وحشتوں میں ہمیں اُنسیّت دے، ہمارے پھیلے ہوئے ہاتھوں، کُھلے ہوئے منہ اور اُترے ہوئے چہروں پر رَحم فرما اور جب تیرے سامنے کھڑے ہوں تو ہم پر رحم فرمانا۔

1... التوحيد لابن خزيمة، باب ذكر البيان ان النار... الخ، ٢/٨٢٢، حديث: ٧٢

2... ترمذی، كتاب الدعوات، باب فی فضل التوبة... الخ، ٥/٣١٥، حديث: ٣٥٤٦

الزهد لابن المبارک، باب فضل ذكر الله، ص ٣٨٧، حديث: ١٠٩٦

باجماعت نماز نہ پڑھنے پر تنبیہ:

﴿8279﴾... سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ میرے پاس میراث کی تقسیم کے لئے آئے تو میں نے ان کے مابین میراث کی تقسیم میں سارا دن لگا دیا حتّٰی کہ مجھے شام ہو گئی، میں بہت تھک چکا تھا لہٰذا اپنے بستر کے پاس آیا اور نماز کی جگہ پر لیٹ گیا تو مجھے نیند آ گئی۔ موذن نے مجھے نماز کے لئے بلایا تو میری زوجہ نے مجھ سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! کیا تم نہیں دیکھتے کہ موذن تمہیں بلا کر گیا ہے؟ میں نے کہا: تیری ہلاکت ہو! مجھے چھوڑ دے تو نہیں جانتی کہ آج مجھ پر کیا گزری ہے۔ موذن مجھے بار بار بلاتا رہا اور میری زوجہ بھی ہر بار مجھے اس پر ابھارتی رہی اور میں اسے یہ کہتا رہا: مجھے چھوڑ دو حتّٰی کہ نصف رات گزر گئی۔ پھر میں کھڑا ہوا اور نماز پڑھی مگر پتا نہ چلا کتنی رکعتیں پڑھی، یونہی ہوتا رہا حتّٰی کہ میں نے فرض نماز کا 24 مرتبہ اعادہ کیا پھر میں لیٹا اور سو گیا۔ میں نے خواب دیکھا کہ میں اپنے گھر سے دکان کی طرف جا رہا ہوں اور راستے میں مجھے چار دینار ملے جن کے ساتھ ایک تین خانوں والی تھیلی تھی، میں نے وہ دینار ان خانوں میں سے ایک میں ڈال دیئے۔ میں نے کچھ دیر وہاں انتظار کیا کہ اچانک ایک شخص ان دیناروں کو تلاش کرتا گزرا جو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم کرے جو چار دیناروں کے بارے میں بتائے۔ میں نے اس سے دیناروں کو پوشیدہ رکھا۔ پھر میں نے اسے بلایا: اے دیناروں والے! تیرے دینار یہ رہے، میں نے تھیلی کھولی کہ اس کے دینار اسے دے دوں دیکھا تو تھیلی پھٹی ہوئی تھی اور دینار کہیں گر گئے تھے۔ میں نے کہا: اے دینار والے! تیرے دینار تو کہیں گر گئے ہیں تو مجھ سے ان کی قیمت لے لے۔ اس شخص نے میرے کپڑے کا کنارہ پکڑا اور بولا: مجھے تو میرے ہی دینار چاہیے۔ وہ میرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے تھا کہ میں بیدار ہو گیا۔ صبح میں حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا اور انہیں خواب بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: تم عشاء کی جماعت کے وقت میں سو گئے تھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کرو اور دوبارہ ایسا مت کرنا۔

نماز باجماعت کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ پھر ایسے معاملے میں مبتلا ہوا تو دوبارہ اپنی جائے نماز پر ٹیک لگا کر سو گیا۔ موذن نے اذان دی اور مجھے بلایا ہر بار میری زوجہ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم کرے نماز کے لئے اٹھ جاؤ۔ میں اس وقت تک سویا رہا جب تک پہلی مرتبہ سویا رہا تھا، پھر میں کھڑا ہوا

اور میں نے نماز پڑھی جس طرح پہلی مرتبہ میں پڑھی تھی پھر میں دوبارہ سو گیا اور میں نے خواب دیکھا کہ میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ سیاہی مائل تیز چلنے والے خچر پر سوار ہیں اور ہم سے آگے کچھ لوگ اونٹوں پر رکھے کجاوں میں بچھے بستروں پر سو رہے تھے اور حُدی خواں حُدی گا رہے تھے اور اونٹ بڑے آرام سے چل رہے تھے۔ میں اور میرے ساتھیوں نے کوشش کی کہ انہیں پالیں حتّٰی کہ ہم نے اپنی پوری کوشش کر لی، پھر ہم نے آواز لگائی: اے حُدی خوانو! کیا بات ہے کہ ہمارے تیز رفتار خچر ہیں اور تمہارے اونٹ آرام سے چل رہے ہیں اور ہم پوری کوشش کے باوجود تم تک نہیں پہنچ پا رہے؟ ان حُدی خوانوں نے جواب دیا: ہم لوگوں نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تھی اور تم لوگوں نے تنہا پڑھی ہے لہٰذا تم ہمیں ہرگز نہ پا سکو گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں صبح حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا اور انہیں اپنا خواب بیان کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ ایسے ہی ہے جیسا تم نے دیکھا ہے۔

خواب میں تنبیہ:

﴿8280﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں اپنے کام سے واپس آیا تو بہت تھک چکا تھا لہٰذا نیند کے غلبہ کی وجہ سے سو گیا۔ جب عشا کا وقت ہوا تو میری زوجہ نے کہا: نماز کا وقت ہو گیا۔ میں نے کہا: مجھے چھوڑ دو۔ میں اسی طرح سویا رہا پھر میں اٹھا اور وضو کر کے نماز پڑھی اور کہا: جماعت اگرچہ مجھ سے فوت ہو گئی ہے لیکن نماز قضا نہیں ہوئی کہ رات کے ایک حصہ کے اندر میں نے اسے پڑھ لیا ہے پھر میں دوبارہ سو گیا اور میں نے خواب دیکھا کہ میں گھاس پر بیٹھا ہوں اور ایک شخص دیناروں کو تلاش کرتے ہوئے آواز لگا رہا ہے کہ پورے چار دینار تھے، وہ دینار میرے پاس تھے جنہیں وہ ڈھونڈ رہا تھا۔ میں نے کچھ دیر بعد دینار نکال کر اسے دیئے لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا اور بولا: اگر تم دینار اس وقت دیتے جب میں تلاش کر رہا تھا تو تم سے لے لیتا۔ میں حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور ان سے اپنا خواب ذکر کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ نماز تھی جس کے وقت میں تم سو گئے تھے۔

﴿8281﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ ایک رات میں عشاء کی جماعت کے وقت

سو گیا، میں نے خواب دیکھا کہ میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ سیاہ مائل سفید خچر پر سوار ہیں اور ہمارے آگے کچھ لوگ کجاوں میں سوار ہیں، حُدی خواں حُدی گا رہے تھے اور اونٹ بڑے آرام سے چل رہے تھے۔ ہم ان تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگے لیکن انہیں دیکھتے رہے مگر ان تک نہ پہنچ سکے۔ یہ خواب دیکھ کر میں حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور انہیں اپنا خواب سنایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: کل تم نے نماز جماعت سے پڑھی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کجاوں میں سوار لوگ جماعت سے نماز پڑھنے والے تھے اور تم لوگ جو سیاہ مائل خچر پر سوار تھے ان کی فضیلت پانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن تم ان کی فضیلت نہیں پاسکتے۔

﴿8282﴾... حضرت سیِّدُنا غالب بن قَطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا اونٹ ایک قِطار میں چل رہے ہیں جن کے کَجاوں میں لوگ سو رہے ہیں اور کچھ لوگ سیاہ مائل سفید خچروں کو دوڑا رہے ہیں جبکہ اونٹوں کی قطار اپنی رفتار سے چل رہی ہے مگر پھر بھی رات کا اکثر حصہ گزر جانے کے باوجود خچر سوار ان تک نہ پہنچ سکے۔ میں نے کہا: میں نے تو ایسی رات کبھی نہ دیکھی کہ یہ سواریاں دوڑا رہے ہیں لیکن پھر بھی ان تک نہیں پہنچ پا رہے۔ ایک شخص نے یہ سنا تو کہا: تم جانتے ہو یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تھی پھر سو گئے اور تم لوگ نوافل پڑھ کر ان تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہو تم ان تک نہ پہنچ سکو گے۔

﴿8283﴾... حضرت سیِّدُنا ایوب بن عمران رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے بتایا: ایک مرتبہ مجھ سے عشا کی جماعت فوت ہو گئی تو میں نے اس نماز کو 25 مرتبہ پڑھا تاکہ جماعت کی فضیلت پاسکوں، پھر میں سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک عمدہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوں اور اسے دوڑا رہا ہوں جبکہ کچھ لوگ کَجاوں میں ہیں اور میں ان تک پہنچ نہیں پا رہا، تو کہا گیا: ان لوگوں نے نماز جماعت سے پڑھی تھی جبکہ تم نے اکیلے پڑھی تھی۔

بڑے ثواب والے کام:

﴿8284﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو سِکَّۃُ الْمَوَالی (بصرہ کے ایک علاقہ) میں دیکھا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک چھوٹی

نہر حائل تھی اور ان کے ہاتھ میں پھول تھا جسے وہ ہاتھوں میں مسل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: مجھے ایسے آسان کام کے بارے میں بتائیں جس کا ثواب بڑا ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! نصیحت پکڑنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان، ان دونوں کے ساتھ لوٹ جا۔

سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا:

﴿8285﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی تکلیف بڑھ گئی، قید طویل، کپڑے پرانے، بال غبار آلود ہو گئے اور لوگوں نے آپ سے بے وفائی برتی تو اس تکلیف کے وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اپنوں اور دشمنوں کی جانب سے جو مجھے پہنچا اسی کی فریاد کرتا ہوں کہ اپنوں نے مجھے بیچ دیا اور پیسے لے لئے جبکہ دشمنوں نے مجھے قید میں ڈال دیا، اے اللہ! مجھے کشادگی اور رہائی عطا فرما۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا قبول فرمائی۔

روتے ہوئے داخلِ جہنم:

﴿8286﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو ہنستے ہوئے گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہو گا۔

﴿8287﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: آپ کے ساتھ بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ جمعہ کے دن یوں نہ کہو: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا یعنی اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔“ اس لئے کہ مسجد میں سپاہی اور لوطی بھی ہوتے ہیں اور ایسے ہی دیگر گناہ گاروں کا ذکر کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے بندے! دعا میں خوب کوشش کر اور سب کی خیر خواہی چاہ اس لئے کہ تو سفارشی ہے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے تیری چاہت کے مطابق عطا کر دیا تو اچھا ہے اور اگر عطا نہ کیا تو تجھے خیر خواہی کرنے کی فضیلت تو ملے گی۔

سیِّدُنا غالب قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ اللہ مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا وغیرہ اکابرین اور ائمہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں جن کی امامت اور ثقاہت پر اتفاق ہے۔

سخت گرمی میں نماز:

﴿8288﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے تھے، جب ہم میں سے کوئی شخص زمین پر اپنا چہرہ نہ رکھ سکتا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا۔[1]

﴿8289﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے سجدہ اپنے کپڑوں پر کرتے۔[2]

نماز میں تخفیف:

﴿8290﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے نماز میں تخفیف کی۔ میں نے کہا: اے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابیو! کیا معاملہ ہے کہ میں تم لوگوں کو نماز تخفیف کے ساتھ پڑھتے دیکھ رہا ہوں؟ حضرت سیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک ہمیں وسوسے جلد گھیر لیتے ہیں لیکن تم عراق والے ہو تم اتنی لمبی نماز پڑھتے ہو کہ اس میں ہی کھو جاتے ہو۔[3]

شرک معاف نہیں ہوتا:

﴿8291﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب کوئی مومن کو قتل کرنے والا مر جاتا تو ہم اس کے بارے میں کہتے کہ یہ جہنم میں ہے اور جب کوئی کبیرہ گناہ کرنے والا مر جاتا تو اس کے بارے میں کہتے کہ یہ جہنم میں ہے حتّٰی کہ یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے

1... بخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب بسط الثوب فی الصلاۃ للسجود، ۱/۴۰۷، حدیث: ۱۲۰۸

2... بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت الظھر عند الزوال، ۱/ ۲۰۰، حدیث: ۵۴۲

3... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب تخفیف الامام، ۲/ ۲۴۲، حدیث: ۳۷۴۰، عن ابی رجاء

معجم الصحابۃ لابی القاسم البغوی، باب الزای، زبیر بن العوام، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۷۹۶، عن ابی رجاء

لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ (پ۵، النسآء:۴۸) ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

پھر ہم ان کے لئے ایسا نہ کہتے تھے بلکہ ہم ان کے بارے میں اُمید اور خوف رکھتے۔[1]

بلاحساب جنت میں جانے والے:

﴿8292﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کے دن بندے حساب دینے کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ اس طرح آئیں گے کہ ان کی تلواریں ان کی گردنوں پر ہوں گی اور ان سے خون کے قطرے ٹپکتے ہوں گے اور وہ جنت کے دروازے پر ہجوم کریں گے۔ پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا: یہ شہدا ہیں، یہ زندہ تھے اور انہیں رزق دیا جاتا تھا۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ پھر دوسری مرتبہ پکارے گا: وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ پوچھا جائے گا: وہ کون ہیں جن کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے؟ کہا جائے گا: لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ پھر تیسری مرتبہ پکارے گا: وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ تو ہزاروں لوگ کھڑے ہوں گے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔[2]

﴿8293﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ساقی کوثر، مالک جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی مانگنے کے لئے اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے لوٹانے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہاتھ میں بھلائی رکھ دیتا ہے۔[3]

جنت میں داخل کرنے والی آیت:

﴿8294﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کوفہ گیا تو حضرت سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب ٹھہرا، میں رات دیر تک حضرت سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز سنتا

[1] ...معجم اوسط، ۲/۲۰۱، حدیث: ۳۰۲۱- مجمع الزوائد، کتاب التوبة، باب فی المذنبین من اھل التوحید، ۱۰/۳۱۶، حدیث: ۱۷۴۸۳

[2] ...معجم اوسط، ۱/۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸

[3] ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الدعاء، ۱۰/۵۳، حدیث: ۱۹۸۱۸، نحوہ

وہ جب بھی یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ (پ۳، اٰل عمران:۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

تو پھر کہتے: میں بھی وہی گواہی دیتا ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دی اور فرشتوں نے اور عالموں نے دی اور میں اس گواہی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس امانت رکھتا ہوں اس وقت کے لئے جب میری روح نکلے، مجھے قبر میں رکھا جائے اور میں اپنے ربّ سے ملوں۔ میں نے اپنے دل میں کہا: ضرور انہوں نے اس بارے میں کچھ سنا ہے، میں ان کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اے ابو محمد! میں نے رات آپ کو یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے سنا:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ (پ۳، اٰل عمران:۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

پھر آپ نے ایسا ایسا کہا۔ میں نے ان کا سارا کلام انہیں بتایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تم نے مجھ سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ایک سال تک تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ میں نے ان کے گھر کے دروازے پر اس دن کی تاریخ لکھ دی جب سال گزر گیا تو میں نے ان سے عرض کی: اے ابو محمد! سال گزر گیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے حضرت سیِّدُنا ابو وائل شقیق بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس آیت کو پڑھنے والا قیامت کے دن لایا جائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میرے اس بندے کا میرے پاس عہد ہے اور میں زیادہ حق دار ہوں کہ عہد کو پورا کروں، اسے جنت میں داخل کر دو۔[1]



[1]...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۹، حدیث: ۱۰۴۵۳

حضرت سیِّدُنا سلَّام بن ابو مُطِیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے بلند مرتبہ شکر گزار، حاضر رہنے اور بغور سننے والے حضرت سیِّدُنا سلَّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بھی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شکر کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو بلند مرتبہ عطا فرمایا، آپ نیک مجلسوں میں حاضر ہوتے اور غور سے باتیں سنتے۔

منقول ہے کہ ”زیادہ کی جستجو اور موجود میں دِھیان دینے کا نام تصوف ہے۔“

پرسکون حالت میں نماز:

﴿8295﴾... حضرت سیِّدُنا ہُدبہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلَّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسا لگتا گویا نیچے پڑی کوئی شے ہے جو حرکت نہیں کرتی۔

﴿8296﴾... حضرت سیِّدُنا سلَّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی دنیاوی نعمتوں کے مقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی دینی نعمتوں پر زیادہ شکر کرنے والا بن جاؤ۔

تین طرح کے زاہد:

﴿8297﴾... حضرت سیِّدُنا سلَّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ زاہد تین ہیں: (۱)... اپنے قول وعمل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے خالص کرنے اور اس سے کسی دنیاوی شے کا ارادہ نہ کرنے والا (۲)... وہ کام چھوڑ دینے والا جن میں نفع نہ ہو اور نفع بخش عمل کرنے والا اور (۳)... حلال کھانے والا کہ اس میں زہد اختیار کرے اور یہ نفلی ہے جو زُہد کا ادنی درجہ ہے۔

﴿8298﴾... حضرت سیِّدُنا سلَّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: جب تو خود پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو دیکھے گا تو وہ اس سے زیادہ ہوں گی جو تو دیکھے گا، خدا کی قسم! اگر تو خود پر دروازہ بند کرلے تو کوئی آکر تیرا دروازہ بجائے گا اور تجھ سے سوال کرے گا تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اپنی نعمتوں کی پہچان کرادے۔

کراہنے والے کو نصیحت:

﴿8299﴾... حضرت سیِّدُنا سلَّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ میں ایک مریض کی عیادت

کرنے گیا تو وہ کراہنے لگا۔ میں نے اس سے کہا: راستے میں پڑے لوگوں کو یاد کر اور ان لوگوں کو یاد کر جن کا کوئی ٹھکانا ہے نہ کوئی خدمت کرنے والا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں پھر اس کے پاس گیا تو میں نے اس کے کراہنے کی آواز نہ سنی بلکہ وہ یہ کہہ رہا تھا: راستے میں پڑے لوگوں کو یاد کر اور ان لوگوں کو یاد کر جن کا کوئی ٹھکانا ہے نہ کوئی خدمت گار۔

گزرے زمانے پر ندامت:

﴿8300﴾... حضرت سَیِّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: میں ایک رات حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے پاس گیا، وہ بغیر چراغ جلائے ہاتھوں میں پکڑی روٹی کھا رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ابو یحییٰ! کیا آپ کے پاس چراغ نہیں ہے؟ کیا ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس میں آپ روٹی رکھ سکیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو، خدا کی قسم! میں اپنے گزرے زمانے پر نادم ہوں۔

جہنمیوں کی خواہش:

﴿8301﴾... حضرت سَیِّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی پانی کا پیالہ لئے ہوئے آئے تاکہ اس سے اِفطار کریں پھر جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو رونے لگے اور فرمایا: مجھے جہنمیوں کی خواہش یاد آگئی جب وہ کہیں گے:

اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ (پ۸، الاعراف: ۵۰) — ترجمۂ کنزالایمان: کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو۔

اور انہیں جو جواب دیا جائے گا وہ یاد آگیا کہ

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۙ﴿۵۰﴾ (پ۸، الاعراف: ۵۰) — ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ نے ان دونوں (پانی اور کھانے) کو کافروں پر حرام کیا ہے۔

سب سے بڑے عالم:

﴿8302﴾... حضرت سَیِّدُنا سلّام مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑھ کر دینی معاملات جاننے والا میں نے کوئی نہ دیکھا۔

نیک اعمال عذاب سے بچاتے ہیں:

﴿8303﴾... حضرت سیِّدُنا سلّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: جب مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے نیک اعمال اسے گھیر لیتے ہیں، اب عذاب کا فرشتہ آتا ہے تو ایک نیک عمل اس سے کہتا ہے: اس سے دور ہو جاؤ! اگر میں تنہا بھی ہوتا تب بھی تم اس تک نہ پہنچ پاتے۔

﴿8304﴾... سیِّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: میرا خیال ہے جس طرح نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اسی طرح تعریف میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

﴿8305﴾... حضرت سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی عقل مند لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔

سیِّدُنا سلّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی اور حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے ملاقات کی ہے اور آپ نے حضرت سیِّدُنا قتادہ، حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَبْحاب، حضرت سیِّدُنا مَعْمَر رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور ان بزرگوں کے ساتھیوں سے روایات لیں اور کوفہ والوں میں سے حضرت سیِّدُنا سعید بن مسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور جابر جُعفی سے احادیث روایت کیں۔

آپ سے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا وغیرہ ہم عصر علما نے احادیث روایت کیں۔

عزت، تقویٰ ہے:

﴿8306 تا 8309﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی یعنی شرافت مال ہے اور عزت تقویٰ ہے۔“[1]

﴿8310﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی

[1]... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحجرات، ۵/ ۱۸۰، حدیث: ۳۲۸۲

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ یعنی جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔"[1]

حق دار کون؟

﴿8311﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب دو ولی کسی عورت کا نکاح کریں تو وہ نکاح دونوں میں سے پہلے کا ہو گا[2] اور جب کوئی شخص دو لوگوں سے بیع کرے تو مبیع دونوں میں سے پہلے کی ہو گی[3]۔[4]

عقیقہ ساتویں دن ہو:

﴿8312﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ساقی کوثر، مالک جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ[5] کے بدلے گروی ہے،[6] ساتویں دن اس کی جانب سے

---

1 ...معجم کبیر، ۷/۲۱۹، حدیث: ۶۹۱۴۔ ابن ماجہ، کتاب الادب، باب المستشار مؤتمن، ۴/۲۲۳، حدیث: ۳۷۴۵، عن ابی ھریرۃ

2 ...جس عورت بالغہ یا نابالغہ کا نکاح ایک درجہ والے دو والی جیسے دو بھائی یا دو چچا بے خبری میں یا باخبر ہوتے ہوئے دو شخصوں سے کر دیں تو ان میں سے پہلا نکاح درست ہے دوسرا باطل اگرچہ دوسرے خاوند نے صحبت بھی کر لی ہو اس پر فتویٰ ہے۔ یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ دونوں نکاح آگے پیچھے ہوئے ہوں لیکن اگر اتفاقاً بیک وقت ہو گئے تو ہمارے ہاں بھی دونوں باطل ہیں اس مسئلہ کی بہت شقیں ہیں جو کتب فقہ میں مذکور ہیں اگر بالغہ کا نکاح اس کی بغیر اجازت دو ولیوں نے کیا تو جسے بالغہ درست رکھے وہی درست ہے اگر دونوں کو درست رکھے تو جس کی اجازت پہلے دی وہ درست ہے اور اگر ایک ساتھ دونوں کی اجازت دی تو دونوں باطل ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۱ ملتقطاً)

3 ...اس کی بھی دو صورتیں ہیں: اگر کسی نے ایک چیز آگے پیچھے دو کے ہاتھ فروخت کی تو پہلی بیع درست ہے، دوسری باطل اور اگر ایک ساتھ دو کے ہاتھ بیچی اور دونوں گاہکوں نے بیک وقت قبول کی تو دونوں بیع درست ہیں اور وہ چیز دونوں کی مشترک ہو گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۱)

4 ...ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی الولیین یزوجان، ۲/ ۳۵۸، حدیث: ۱۱۱۲۔ معجم کبیر، ۷/ ۲۰۳، حدیث: ۶۸۴۳

5 ...بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۵۵)

6 ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 22 صفحات پر مشتمل رسالہ "عقیقے کے بارے میں سوال جواب" کے صفحہ 4 پر ہے: اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات میں ہے، امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بچے کا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اس کو والدین کے حق میں شفاعت کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔" (اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات ج۳، ص۵۱۲) صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مذکورہ حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: "گروی" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا...

عقیقہ کیا جائے، اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔[1]

تہبند کہاں تک ہو؟

﴾8313﴿... حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تہبند کی جگہ نصف پنڈلی تک ہے اور ٹخنوں پر تہبند ڈالنے کا کوئی حق نہیں[2]۔[3]

جنازے میں سو افراد کی شرکت پر مغفرت:

﴾8314﴿... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے جنازے میں سو لوگ آئیں اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔[4]

مومن نہ کہو بلکہ مسلمان کہو:

﴾8315﴿... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غنیمت تقسیم فرمائی تو کچھ لوگوں کو عطا کیا اور کچھ لوگوں کو نہ دیا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے فلاں کو عطا فرمایا اور فلاں کو عطا نہیں فرمایا حالانکہ وہ مومن ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن نہ کہو بلکہ مسلمان کہو۔[5] حضرت سیِّدُنا امام ابنِ شہاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ حدیث بیان کر کے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

...... نفع حاصل نہ ہو گا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض (محدثین) نے کہا بچے کی سلامتی اور اس کی نَشْو و نما (پھلنا پھولنا) اور اس میں اچھے اوصاف (یعنی عمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (بہار شریعت، ۳/ ۳۵۴)

1 ... ابن ماجہ، کتاب الذبائح، باب العقیقة، ۳/ ۵۵۰، حدیث: ۳۱۶۵

2 ... یہ حکم مرد کے لیے ہے کہ اسے ٹخنوں کے نیچے پاجامہ یا تہبند رکھنا بطریقِ تکبُّر حرام ہے اور بے پرواہی سے خلافِ اَولیٰ لہٰذا ٹخنوں کے اوپر رکھے، عورتوں کا تہبند یا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے چاہیے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۰۹ ملتقطا)

3 ... ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب موضع الازار این ھو؟، ۴/ ۱۴۸، حدیث: ۳۵۷۲ عن حذیفة

4 ... معجم کبیر، ۱/ ۱۹۰، حدیث: ۵۰۳، عن ابن عمر، نحوہ

5 ... نسائی، کتاب الایمان وشرائعه، باب تاویل قوله عزوجل: قالت الاعراب ... الخ، ص ۸۰۰، حدیث: ۵۰۰۳

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّاؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا (پ۲۶،الحجرات:۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے۔

﴿8316﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کے عطا کردہ فرائض پر عمل کیا جائے اسی طرح اسے یہ بھی پسند ہے کہ اس کی دی گئی رخصتوں پر عمل کیا جائے۔[1]

میت کو غسل دینے کی فضیلت:

﴿8317﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس معاملے میں امانت کو ادا کیا[2] تو اس کے گناہ اور خطائیں ایسے ختم ہو جائیں گی جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو، لوگوں میں جو سب سے زیادہ قریبی ولی ہو وہ غسل دے اور اگر ایسا کوئی بھی نہ ہو تو وہ شخص غسل دے جو امانت دار اور پرہیز گار ہو۔[3]



حضرت سیِّدُنا رِیاح بن عَمرو قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے خوف وخَشیَّت سے رونے والے، دعا میں گڑگڑانے والے حضرت سیِّدُنا ابو مُہاصِر رِیاح بن عَمرو قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی ہیں۔

فضول بات پر اپنے نفس کو سزا:

﴿8318﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن ضَیغَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا

1... ابن حبان، کتاب الصوم، باب صوم المسافر، ۵/۲۳۱، حدیث: ۳۵۶۰

2... یعنی میت کے راز کو افشانہ کیا کہ بعض اوقات میت کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے یا اس کی شکل تبدیل ہو جاتی ہے یا اس نوعیت کی کوئی دوسری بُری چیز تو اسے ظاہر نہ کیا جائے اور اگر کسی میت کے چہرے پر نور یا مسکراہٹ ظاہر ہو تو اس کا ذکر کرنا مستحب ہے خصوصاً جبکہ میت صالحین میں سے ہو۔ (المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح، ثواب تغسیل الموتی... الخ، ص۲۳۶، تحت الحدیث: ۴۷۳)

3... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۴۳۲، حدیث: ۲۴۹۳۵

رِیاح قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہمارے پاس عصر کے بعد آئے اور میرے والد کے بارے میں پوچھا: ہم نے کہا: وہ سو رہے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا وہ عصر کے بعد سو رہے ہیں؟ اس وقت؟ کیا یہ وقت سونے کا ہے؟ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک شخص کو ان کے پیچھے بھیجا کہ ان سے کہے کہ وہ آپ کے لئے انہیں جگادیں گے۔ وہ شخص مغرب کے بعد واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تم نے انہیں پیغام دے دیا تھا؟ کہا: وہ اپنے آپ میں اتنے مگن تھے کہ میری بات پر توجہ نہ دی، میں نے جب انہیں دیکھا تو وہ قبرستان میں داخل ہو رہے تھے اور اپنے نفس کو ملامت کرتے کہہ رہے تھے: تو نے یہ کیوں کہا کہ یہ نیند کا وقت ہے؟ بندہ جب چاہے سوئے، تجھے فضول سوال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کرتا ہوں اور اسے کبھی نہیں توڑوں گا کہ میں تجھے پورا ایک سال سونے نہیں دوں گا۔ جب میں نے یہ بات سُنی تو انہیں چھوڑ کر واپس آ گیا۔

عابدین سبقت لے گئے:

﴾8319﴿... ایک عابدہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا رِیاح بن عمرو قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو ایک رات مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے دیکھا تو میں بھی جاکر ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی حتّٰی کہ میں تھک گئی، پھر میں لیٹ گئی اور وہ کھڑے رہے اور میں ان کی طرف دیکھتی رہی پھر میں نے غمزدہ آواز میں کہا: ہائے افسوس! میں اکیلی رہ گئی اور عابدین مجھ پر سبقت لے گئے۔ اچانک حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھٹا ہوا سانس لیا اور بے ہوش ہو کر منہ کے بل زمین پر تشریف لے آئے اور ان کا منہ ریت سے بھر گیا۔ ان کی یہ حالت ساری رات قائم رہی حتّٰی کہ صبح ہوئی تو انہیں ہوش آیا۔

آؤ گزرے لمحات پر روتے ہیں:

﴾8320﴿... حضرت سیِّدُنا حارث بن سَعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: اے ابو محمد! آؤ ہم گزرے ہوئے لمحات اور موجودہ حال پر روتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ چلتے ہوئے قبرستان گیا۔ جب ان کی نظر قبروں پر پڑی تو چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ خدا کی قسم! میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سر کے پاس بیٹھا روتا رہا پھر جب آپ کو ہوش آیا تو

مجھ سے پوچھا: تم کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کی: آپ کا حال دیکھ کر۔ آپ نے فرمایا: اپنے نفس کے لئے رو۔ پھر آپ ہائے نفس! ہائے نفس! کہنے لگے اور آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ خدا کی قسم! مجھے ان کی حالت پر رحم آنے لگا اور میں ان کے پاس ہی رکا رہا حتّٰی کہ ان کو ہوش آگیا پھر آپ یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوگئے: یوں تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے، یوں تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے۔ یہ کہہ کر ایک طرف کو چل دیئے، میں ان کے پیچھے چل پڑا، انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہ کی حتّٰی کہ اپنے گھر تک پہنچ گئے اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا۔ میں بھی اپنے گھر لوٹ آیا۔ اس کے کچھ عرصے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا۔

سیِّدَتُنا رابعہ اور رِیاح قیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا:

﴿8321﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح بن عَمْرو قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں بنو سعد میں حضرت سیِّدُنا اَبْرَد بن ضِرار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے رِیاح! کیا تمہارے دن و رات لمبے ہوگئے ہیں؟ میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ انہوں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے شوق میں۔ میں خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا حتّٰی کہ میں حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بَصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے پاس آیا اور ان سے کہا: کپڑے سے آڑ اور خوب پردہ کر لو کہ آج مجھ سے حضرت سیِّدُنا اَبْرَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بات پوچھی جس کے جواب میں میں کچھ نہ کہہ سکا۔ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے پوچھا: انہوں نے کیا پوچھا تھا؟ میں نے کہا: انہوں نے مجھے سے پوچھا کہ کیا تمہارے رات اور دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کے شوق میں لمبے ہوگئے ہیں؟ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے کہا: آپ نے کیا جواب دیا؟ میں نے کہا: میں نے ہاں بھی نہیں کہا کہ جھوٹ نہ ہو جائے اور نہ بھی نہیں کہا کہ نفس سرکش نہ ہو جائے گا۔ حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پردے کے پیچھے سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی قمیص پھٹنے کی آواز سنی اور وہ کہہ رہیں تھیں: لیکن میں ہاں کہتی۔

فکرِ آخرت:

﴿8322﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عَون مُعاذ ضَریر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں قبرستان کے قریب تھا کہ میرے پاس سے مغرب کے بعد حضرت سیِّدُنا رِیاح قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی گزرے، اس وقت وہاں کوئی موجود

نہ تھا۔ میں نے انہیں دیکھا کہ رونے کے سبب ان کی ہچکی بندھی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہے تھے: میری زندگی کے کتنے دن اور رات کم ہوگئے اور میں اس بات سے غافل رہا کہ میرے بارے میں کیا ارادہ کیا گیا ہے، ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے، ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اسی طرح کہتے رہے حتّٰی کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئے۔

﴿8323﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میری 40 سے کچھ زائد خطائیں ہیں اور میں نے ہر خطا کے لئے ایک ایک لاکھ مرتبہ اِستِغفار کیا ہے۔

کم کھانا:

﴿8324﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن محمد تَیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا رِیاح قیسی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: دنیا میں میرے پیٹ کو میری عقل پر حاوی ہونے کا کوئی راستہ نہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتے تھے بس اتنا ہی کھاتے تھے جو زندگی کو باقی رکھے۔

﴿8325﴾... حضرت سیِّدُنا عبد المؤمن صائِغ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنے گھر میں حضرت سیِّدُنا ریاح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی دعوت کی اور ہم عَبَّادان (بصرہ کے قریب ایک علاقہ کا نام) میں رہتے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سحر کے وقت آئے، میں نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے سامنے کھانا پیش کیا تو آپ نے تھوڑا سا کھایا۔ میں نے عرض کی: اور کھائیں میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ایک زوردار چیخ ماری جس سے میں خوفزدہ ہوگیا اور فرمایا: میں دنیا میں پیٹ بھر کر کیسے کھا سکتا ہوں جبکہ گناہ گاروں کی خوراک تھوہڑ کا پیڑ[1] ہوگا۔ میں نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے سامنے سے کھانا اٹھا لیا اور عرض کی: آپ کا مقام کچھ اور ہے اور ہمارا کچھ اور۔

دنیا کی محبت کا نقصان:

﴿8326﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جیسے آنکھیں سورج کی شُعاعیں نہیں دیکھ

[1]... تھوہڑ ایک خبیث، نہایت کڑوا درخت ہے جو اہلِ جہنم کی خوراک ہوگا۔ (خزائن العرفان، پ۲۵، سورۃ الدخان، تحت الآیۃ: ۴۳)

سکتیں اسی طرح دنیا سے محبت رکھنے والے دل کبھی نورِ حکمت نہیں دیکھ سکتے۔

﴿8327﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: بندہ اس وقت تک صِدِّیقِین کا مرتبہ نہیں پا سکتا جب تک وہ اپنی زوجہ کو ایسے نہ چھوڑ دے گویا وہ بیوہ ہو اور کتوں کی جگہ کو اپنا ٹھکانا بنائے۔

﴿8328﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے جسم مبارک سے جب کوئی کیڑا گر جاتا تو اُسے اُٹھا کر اسی جگہ رکھ دیتے اور فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے جو تمہیں رزق دیا گیا ہے اسے کھاؤ۔[1]

بچوں کی محبت:

﴿8329﴾... ابو معمر عبدُ اللہ بن عَمْرو بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے ایک بچے کو بوسہ دیتے اور اپنے ساتھ چمٹاتے دیکھا تو فرمایا: کیا آپ اس بچے سے محبت کرتے ہیں؟ حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ کا دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کی محبت کے لئے بھی فارغ ہوگا۔ حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے، جب ہوش آیا تو اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرتے ہوئے فرمانے لگے: یہ بلند شان والے کی طرف سے مہربانی ہے جو اس نے بندوں کے دلوں میں بچوں کی محبت ڈالی ہے۔

1... بعض علماء فرماتے ہیں کہ ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے زخموں پر جراثیم نہ تھے اور نہ انہوں نے آپ کا گوشت کھایا کوئی اور بیماری تھی کیونکہ پیغمبر کا جسم کیڑا نہیں کھا سکتا۔ جنہوں نے یہ واقعہ درست مانا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم بعد وفات ہے، زندگی میں امتحانًا یہ ہو سکتا ہے جیسے تلوار، جادو اور ڈنک ان پر اثر کر دیتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۳۲۳)

حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے جسم پر ایسے کیڑے پڑنا تفسیروں میں منقول تو ہے مگر یہ واقعہ تمام مفسروں نے نقل نہیں کیا۔ بعض تفسروں میں یہ واقعات لکھ کر اس واقعہ کی صحت کے متعلق یہ بھی لکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بھی واقعہ کے بارے میں شبہ تھا۔ انبیائے کرام کو اللہ تعالیٰ کسی ایسے مرض میں مبتلا نہیں فرماتا جس سے لوگوں کو نفرت ہو اس لئے جب تک کسی صحیح حدیث سے واقعہ ثابت نہ ہو اس کا بیان کرنا ٹھیک نہیں۔ (وقار الفتاوی، ۱/ ۱۷)

﴿8330﴾... حضرت سَیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُتْبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے مجھ سے فرمایا: اے ریاح! جو ہمارے ساتھ نہیں ہے وہ ہمارے خلاف ہے۔

روزانہ ہزار رکعتیں پڑھنے والا نوجوان:

﴿8331﴾... حضرت سَیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں سلیمان نامی ایک شخص تھا جو دن رات میں ایک ہزار رکعتیں پڑھتا کھڑے کھڑے تھک جاتا تو بیٹھ کر پڑھنے لگتا۔ جب عصر کی نماز پڑھ لیتا تو قبلہ رو ہو کر اِحْتِبا[1] کر کے بیٹھ جاتا اور کہتا: مخلوق پر تعجب ہے کہ وہ کیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور سے مانوس ہے، مخلوق پر تعجب ہے کہ ان کے دل کیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کو چھوڑ کر دوسرے کاموں میں لگے ہیں۔

گردن میں لوہے کا طوق:

﴿8332﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مِسْعَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا رِیاح قَیْسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے لوہے کا ایک طوق بنا رکھا تھا، جب رات کی تاریکی چھا جاتی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طوق اپنی گردن میں ڈال لیتے اور رونا گڑگڑانا شروع کر دیتے حتّٰی کہ صبح ہو جاتی۔

﴿8333﴾... حضرت سَیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ثور بن یزید نے کہا: میں نے آسمانی کتاب میں پڑھا کہ حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے حواریو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ اور لوگوں سے کم کلام کرو۔ حواریوں نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیسے زیادہ کلام کریں؟ ارشاد فرمایا: تنہائی میں اپنی مناجات اور دعا کے ذریعے۔

﴿8334﴾... حضرت سَیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا حَسّان بن ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم! میں نے کبھی حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو اپنی مجلس میں دنیا کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا البتہ کبھی کبھی یہ فرماتے: کیا تمہیں معلوم ہے کہ کوئی سفر پر جانے والا ہے؟ اگر کوئی جانے والا ہوتا تو آپ اُس کے ہاتھ اپنے بھائی سعید کے نام خط روانہ کرتے۔

[1]... اِحْتِبا کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضع اور انکسار میں شمار ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۳۲)

70 بدری صحابہ سے ملاقات:

﴿8335﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: میں نے 70 بدری صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی، ان کے پیچھے نماز پڑھی اور ان کی پیروی کی۔

نمک سے روٹی:

﴿8336﴾... حضرت سیِّدُنا داود بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مَصِّیْصَہ (نامی شہر) میں نمک کے ساتھ روٹی کھاتے دیکھا تو پوچھا: آپ مَصِّیْصَہ کی سرسبز زمین میں نمک سے روٹی کھا رہے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! تاکہ ہم آخرت میں بُھنا ہوا گوشت اور دعوت کھا سکیں۔

سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شہادت:

حضرت سیِّدُنا داود بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک لشکر کے ساتھ حُباب کی جانب پیدل چلے، جب قبرستان کے قریب ایک گھاٹی کے پاس پہنچے تو اچانک ایک شخص گھوڑے پر سوار نظر آیا جو اپنے ساتھ ایک اور گھوڑے کو ہانک رہا تھا اور پکار رہا تھا: اے ثَور، اے ثَور!۔ حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: کیا تو ایک ثَور کی جگہ دوسرے ثَور کو دے سکتا ہے؟ اس شخص نے وہ گھوڑا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دے دیا جس پر آپ سوار ہوئے تو وہ بدکنے لگا پھر جب دشمن سے سامنا ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شہید ہو گئے اور گھوڑا دینے والا شخص کسی کو نظر نہ آیا اور نہ ہی پتا چلا کہ وہ کہاں سے آیا تھا۔

سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مرویات

حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُنا حَسَّان بن ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے بھائی حضرت سیِّدُنا عُوَین بن عمرو قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے بھی احادیث مروی ہیں، چنانچہ ان کے بھائی سے مروی غریب حدیث[1] میں ہے کہ

[1] ... وہ حدیث جس کی سَنَد کے کسی بھی طبقہ میں ایک راوی رہ جائے، اب یہ عام ہے چاہے یہ تَفَرُّد ایک طبقے میں پایا جائے یا ایک سے زائد یا جمیع طبقاتِ سَنَد میں۔ (نصاب اصول حدیث، ص۳۵)

﴿8337﴾... حضرت سیِّدُنا بُریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غمگین آواز میں قرآن کی تلاوت کرو کیونکہ یہ اسی طرح نازل ہوا ہے۔[1]

اہل و عیال کے لئے کسب کی فضیلت:

﴿8338﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور نبی اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے کہ گھاٹی سے ایک نوجوان نکلا جب ہم نے اسے دیکھا تو دیکھتے ہی رہ گئے، ہم نے کہا: کاش! یہ شخص اپنی جوانی، چُستی اور طاقت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہماری باتیں سنی تو ارشاد فرمایا: شہید ہونا ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ نہیں بلکہ جو والدین کے لئے کسب کی کوشش کرتا ہو وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے، جو اپنے گھر والوں کے لئے کَسب کی کوشش کرتا ہو وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور جو مال بڑھانے کے لئے کَسب کی کوشش کرتا ہو وہ شیطان کی راہ میں ہے۔[2]

کفار مسلمانوں کا فدیہ بنیں گے:

﴿8339﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر قوم کے لئے ان کے معبودوں کی شبیہ بنائے گا جن کی وہ عبادت کرتے تھے چنانچہ وہ اُن کے پیچھے چلے جائیں گے، مُوَحِّدِین باقی رہ جائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے فرمائے گا: جس طرح باقی لوگ چلے گئے تم کیوں نہ گئے؟ وہ عرض کریں گے: ہمارا ایک ربّ ہے جس کی ہم عبادت کرتے رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پوچھے گا: تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ عرض کریں گے: نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: پھر تم اس کی عبادت کیسے کرتے تھے جبکہ تم نے اسے دیکھا بھی نہیں؟ عرض کریں گے: ہم پر اس نے کتاب نازل کی اور ہماری طرف رسول بھیجے تو ہم اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اگر اپنے ربّ کو دیکھو گے تو پہچان لوگے؟ عرض کریں گے: اگر ہمارا رب چاہے گا تو اپنی مَعْرِفَت عطا

1... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب في حسن الصوت بالقرآن، ۲/ ۱۲۹، حديث: ۱۳۳۷، عن سعد بن ابي وقاص، نحوه

معجم اوسط، ۲/ ۱۶۶، حديث: ۲۹۰۲

2... معجم اوسط، ۳/ ۱۲۹، حديث: ۴۲۱۴

فرمادے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے لئے تجلّی فرمائے گا تو مُوَحِّدِیْن سب کے سب سجدہ میں گر جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان میں سے ہر ایک کے بدلے میں کفار کو فدیہ بنائے گا اور انہیں جنت میں داخل فرمادے گا۔(1)



حضرت سیِّدُنا حَوشب بن مُسْلِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزار بزرگوں میں سب سے سبقت لے جانے والے، مُقَدَّم رہنے والے، عبادت گزاروں میں عارف اور دنیا سے کنارہ کش رہنے والے حضرت سیِّدُنا ابوبِشْر حَوشَب بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔

سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بازی لے گئے:

﴿8340﴾... جعفر بن سُلیمان کا بیان ہے کہ ایک شام ہم حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے پاس حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی: میں نے خواب دیکھا کہ کوئی پکارنے والا پکار رہا ہے: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں چلو۔ میں نے دیکھا کہ سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جانے کے لئے تیار ہوئے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار قبلہ رو ہوئے اور روتے رہے یہاں تک کہ عصر کی نماز بھی اسی حال میں پڑھی اور بَقِیَّہ نمازوں میں بھی یہی کیفیت رہی پھر فرمایا: حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازی لے گئے، حضرت سیِّدُنا حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازی لے گئے۔

﴿8341﴾... حضرت سیِّدُنا حَوشب بن مُسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بے شک یہ حق لوگوں کی جہد وسعی کا نام ہے جو ان کے اور ان کی شہوتوں کے مابین حائل ہے۔ خدا کی قسم! اس پر صبر وہی کرتا ہے جو اس کی فضیلت کو جانتا ہے اور آخرت کی امید رکھتا ہے۔

مال جمع کرنا کیسا؟

﴿8342﴾... حضرت سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: اے ابو سعید! ایک شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال دیا، وہ اس مال سے حج کرتا ہے، صلہ رحمی

(1)... معجم اوسط، ۲/۲۱، حدیث: ۲۳۵۹، عن ابی موسی بتغیر قلیل

کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو کیا وہ آسودہ حالی اختیار کر سکتا ہے؟ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: نہیں، اگر اسے دنیا مل ہی گئی ہے تو بقدرِ ضرورت اپنے پاس رکھے اور باقی تنگی اور محتاجی کے دن (آخرت) کے لئے آگے بھیج دے۔ حُضُور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور ان سے تربیت یافتہ تابعین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام دنیاوی جائداد اور مال واسباب کو رکھنا ناپسند فرماتے تھے تاکہ اس کی طرف مائل نہ ہو جائیں اور ان کی پیٹھوں پر وزن نہ بڑھ جائے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کو جو رزق عطا فرماتا تھا وہ اس میں سے بقدرِ کفایت لیتے اور باقی تنگی اور محتاجی کے دن کے لئے آگے بھیج دیتے تھے۔ دینی اور دُنیاوی معاملات کے بعد پھر بھی کوئی حاجت ہوتی تو وہ ان کے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے درمیان ہی رہتی۔

حُبِّ دنیا کے سبب بُت پرستی:

﴿8343﴾... سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم! بنی اسرائیل نے محبت دنیا کی وجہ سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت چھوڑ کر بت پرستی شروع کی۔

﴿8344﴾... حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: جب جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے اس وقت بھی ان کے دلوں میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی تعریف ہو گی، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے خلاف کوئی دلیل یا کوئی بات نہ ہو گی۔

﴿8345﴾... حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے: اے ابنِ آدم! اگر تو قرآن پاک کی تلاوت کرتا اور اس پر ایمان رکھتا ہے تو دنیا میں تیرے غم اور خوف میں اضافہ ہونا چاہئے اور تجھے کثرت سے رونا چاہئے۔

﴿8346﴾... حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس زمانے میں جو شخص اپنی بیوی کی تابعداری کرے گا وہ منہ کے بل جہنم میں گرے گا۔

﴿8347﴾... حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: مالداروں سے ملنا جلنا رزق میں تنگی کا سبب ہے۔

﴿8348﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا:

اے ابو بِشْر! اگر آپ اپنے ربّ سے مجھ سے پہلے ملے تو اگر ہو سکے مجھے اپنے انجام کے بارے میں ضرور بتانا۔ حضرت سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا طاعون کے زمانے میں حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے پہلے انتقال ہوا۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں انہیں دیکھا تو کہا: اے ابو بِشْر! کیا آپ نے ملنے کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ حضرت سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں، میں اب بڑے آرام میں ہوں۔ میں نے پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عفو و کرم کے سبب نجات ملی ہے۔ میں نے پوچھا: حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ عِلِّیِّیْن میں ہیں، نہ ہم انہیں دیکھ سکتے ہیں نہ وہ ہمیں۔ میں نے کہا: آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ذکر کی مجالس اختیار کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حُسنِ ظَن رکھو، تمہاری بھلائی کے لئے یہی دو کافی ہیں۔

سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

خرچ کرو اور روک کر نہ رکھو:

﴿8349﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیچھے سے میرے عمامے کا کنارہ پکڑ کر کھینچا اور ارشاد فرمایا: اے عمران! خرچ کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تجھ پر مَقْصَد مشکل ہو جائے گا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سخاوت پسند فرماتا ہے اگرچہ چند کھجوریں ہوں اور بہادری کو پسند فرماتا ہے اگرچہ سانپ کو قتل کرنا ہو اور شُبُہات کے جمع ہو جانے کے وقت عقلِ کامل کو پسند فرماتا ہے۔[1]

مشرق و مغرب کی حکومت:

﴿8350﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری اُمَّت پر مشرق و مغرب کی سرزمین فتح ہو گی، سنو! اس

---

1 ... الزهد الكبير، باب الورع والتقوى، ص٣٤٦، حديث: ٩٥٢

نوادر الاصول، الاصل الثامن عشر والمائة، ١/٤٧٧، حديث: ٦٨٥، عن الزبير بن العوام، نحوه

کے حکمران جہنم میں ہیں سوائے ان کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریں اور امانت کی ادائیگی کریں۔[1]

تین نصیحتیں:

﴿8351﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی: (۱)... سونے سے قبل وتر پڑھنے (۲)... ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنے اور (۳)... جمعہ کے دن غسل کرنے کی۔[2]



حضرت سیِّدُنا سعید بن اِیاس جُرَیْرِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے معبودِ حقیقی پر یقین رکھنے اور عہد پر قائم رہنے والے حضرت سیِّدُنا ابو مسعود سعید بن اِیاس جُرَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی ہیں۔

نعمتوں کو شمار کرنا شکر ہے:

﴿8352﴾... حضرت سیِّدُنا سَلَّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جُرَیْری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بصرہ والوں کے مشائخ میں سے تھے۔ حج کر کے ہمارے ہاں آئے تو فرمانے لگے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں سفر میں فلاں فلاں آزمائش میں مبتلا فرمایا۔ پھر فرمایا: مقولہ ہے کہ نعمتوں کو شمار کرنا بھی شکر میں سے ہے۔[3]

بُزرگوں کا انداز:

﴿8353﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ بزرگانِ دین اپنے دن کے پہلے حصے کو اپنی ضروریات پورا کرنے اور گزر بسر کی دُرُستی میں گزارتے اور آخری حصے کو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے اور نماز پڑھنے میں گزارتے۔

---

1 ... الزهد لاحمد، اخبار الحسن بن ابي الحسن البصري، ص ۲۸۵، حديث: ۱۵۷۶

2 ... نسائی، کتاب الصیام، صوم ثلاثة ايام من الشهر، ص ۳۹۶، حديث: ۲۴۰۲

3 ... بزرگانِ دین آزمائشوں کو بھی نعمت شمار کرتے تھے کیونکہ ان کی وجہ سے بندہ آخروی نعمتوں کا مستحق ہوتا ہے۔ (علمیہ)

﴿8354﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عَوانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی عشر ذوالحجہ میں ہمارے پاس آتے اور فرماتے: یہ مشغولیت کے دن ہیں اور ابن آدم اکتانے کے قریب ہے۔

چار نصیحت آموز باتیں:

﴿8355﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سَلِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَکِیل فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا غُنَیْم بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں ابتدائے اسلام میں چار باتوں کی نصیحت کی جاتی تھی: (۱)... فراغت میں مشغولیت کے دنوں کے لئے عمل کرنا (۲)... تندرستی میں بیماری کے دنوں کے لئے عمل کرنا (۳)... جوانی میں بڑھاپے کی حالت کے لئے عمل کرنا اور (۴)... زندگی میں موت کی تیاری کرنا۔

﴿8356﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو "اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔" کہتے سنا تو فرمایا: کاش! تو کوئی گناہ نہ کرے۔

اپنے مخالف کے لئے دعا:

﴿8357﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے ہم نشیں ساتھ چلے جب ظَہر مربد کے مقام تک پہنچے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں دعا کرتا ہوں تم لوگ آمین کہو۔ لوگوں نے عرض کی: ہم بھی بڑی دیر سے آپ سے اسی بات کے طلب گار تھے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے میری چغلی کی، جس نے مجھ پر جھوٹ بولا، جس نے مجھے میرے شہر سے نکالا اور جس نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان جُدائی ڈالی، اے اللہ! اس کے مال واولاد میں اضافہ فرما اور اسے جسمانی صحت اور لمبی عمر عطا فرما۔

مؤمنین کا اخلاق:

﴿8358﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی سے پوچھا: اے ابو سعید! ایک شخص گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا

ہے پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، آخر کب تک توبہ کرتا رہے گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ یہ مومنین کا اخلاق ہے۔

﴿8359﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: تم یہ گمان کرتے ہو کہ مجھ سے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کرو گے حالانکہ جب تم ”مَا شَآءَ اللہ یعنی جو **اللہ** چاہے“ کہتے ہو تو گویا تم نے مجھ سے ہر شے کا سوال کر لیا۔

یہ تمہارا جنازہ ہے:

﴿8360﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے کسی شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کسی جنازے میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پوچھ رہا ہے: یہ جنازہ کس کا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ تمہارا جنازہ ہے، یہ تمہارا جنازہ ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔

نعمت اس کے حق دار کو مل گئی:

﴿8361﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ ایک سال حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کسی غزوہ میں جانے سے روک دیا گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو کچھ درہم دیئے اور حکم فرمایا کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دینا اور ایک تھیلی دی اور فرمایا: کسی ایسے شخص کو تلاش کرنا جو لوگوں سے الگ رہتا ہو اور اس کی حالت خراب ہو تو یہ تھیلی اس کے ہاتھ پر رکھ دینا۔ وہ شخص گیا اور آپ نے جیسا حکم دیا تھا ویسا کیا اور کسی ایسے شخص کو تلاش کرنے لگا جس کے بارے میں حکم ملا تھا، اچانک ایک شخص نظر آیا جو لوگوں سے الگ رہتا تھا اور اس کی حالت بھی خراب تھی تو اس نے تھیلی اس شخص کے ہاتھ پر رکھ دی۔ اس نے تھیلی کی طرف نہ دیکھا بلکہ آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر بولا: اے مولیٰ! تو خود سے ڈرنے والوں کو نہیں بھولتا تو ایسا کر دے کہ ڈرنے والے تجھے بھی نہ بھولیں۔ وہ شخص حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف لوٹ آیا اور معاملے کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: نعمت اس کے حق دار کو مل گئی۔

ظالم کو مُہلت نہ ملی:

﴿8362﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنا کہ ایک بادشاہ نے اپنی سلطنت میں گشت کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے پہننے کے لئے لباس منگوایا، لباس لائے گئے لیکن اسے کوئی پسند نہ آیا۔ بادشاہ نے کہا: میرے لئے فلاں فلاں لباس لاؤ حتّٰی کہ بہت سے کپڑوں کی اقسام گنوائیں، چنانچہ وہ لباس لائے گئے آخر کار ایک لباس اسے پسند آیا اور اسے پہن لیا۔ پھر بادشاہ نے کہا: میرے لئے فلاں سواری کا جانور لایا جائے۔ جانور لایا گیا لیکن بادشاہ کو پسند نہ آیا۔ پھر بادشاہ نے کہا: فلاں جانور لاؤ۔ وہ لایا گیا لیکن بادشاہ کو پسند نہ آیا۔ آخر کار ایک جانور بادشاہ کو پسند آیا اور اس پر سوار ہو گیا۔ جب بادشاہ سوار ہو گیا، ابلیس نے اس کے نتھنے میں پھونک ماری تو بادشاہ غرور و تکبر میں مبتلا ہو گیا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھ بہت سے گُھڑ سوار چلنے لگے، بادشاہ گردن اٹھائے ہوئے تھا اور غرور و تکبر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ راستے میں ایک ضعیف و ناتواں شخص بوسیدہ کپڑوں میں نظر آیا، اس نے سلام کیا لیکن بادشاہ نے نہ تو جواب دیا نہ ہی اس کی طرف دیکھا۔ اس شخص نے کہا: مجھے تجھ سے ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے اس کی بات سُنی اَن سُنی کر دی۔ اس شخص نے آگے بڑھ کر جانور کی لگام پکڑ لی۔ بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑ! تو نے ایسی حرکت کی ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے ایسی جُراءَت نہیں کی۔ اس شخص نے کہا: مجھے تجھ سے بہت ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے کہا: میں جب اُتروں تو مجھ سے آکر مل لینا۔ اس شخص نے کہا: نہیں ابھی کام ہے اور مضبوطی سے جانور کی لگام پکڑ لی۔ بادشاہ نے جب دیکھا کہ اس نے لگام مضبوطی سے پکڑی ہے تو بولا: بتا کیا کام ہے؟ اس شخص نے کہا: یہ ایک راز ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اسے صرف تم ہی جانو۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنا سر اس کے قریب کیا تو وہ شخص بولا: میں ملک الموت ہوں۔ یہ سنتا تھا کہ بادشاہ خاموش ہو گیا، اس کا رنگ بدل گیا پھر لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہنے لگا: ابھی مجھے چھوڑ دو، میں جس کام کے لئے نکلا ہوں اسے پورا کر لوں اور اپنے دورے سے واپس لوٹ آؤں پھر آپ اپنا کام پورا کر لینا۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: خدا کی قسم! اب تو اپنی زمین کبھی نہ دیکھ سکے گا اور نہ ہی اپنے دورے سے کبھی واپس لوٹ سکے گا۔ بادشاہ نے کہا: اچھا مجھے میرے

گھر ہی جانے دو تاکہ میں ان کی اگر کوئی حاجت ہو تو اسے پورا کر سکوں۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: خدا کی قسم! اب تو کبھی اپنے گھر والوں کو نہیں دیکھ سکے گا اور نہ ہی کبھی ان کی حاجت پوری کر سکے گا۔ پھر حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے بادشاہ کی روح اسی جگہ قبض کر لی اور وہ لکڑی کی طرح زمین پر جا گرا۔

سجدے کی حالت میں انتقال:

حضرت سیِّدُنا جُرَیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں اسی طرح مجھے یہ بات بھی پہنچی کہ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام ایک نیک شخص سے اسی حال میں ملے اور اسے سلام کیا۔ نیک شخص نے سلام کا جواب دیا۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے تم سے ضروری کام ہے۔ نیک شخص نے کہا: بتاؤ! کیا کام ہے؟ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ میرے اور تمہارے درمیان ایک راز ہے۔ نیک شخص نے اپنا سر قریب کیا تاکہ وہ راز بتا سکے۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں موت کا فرشتہ ہوں۔ نیک شخص نے کہا: خوش آمدید اس کے لئے جس کی جُدائی بہت طویل ہو گئی تھی، خدا کی قسم! زمین پر مجھ سے دور رہنے والا کوئی شخص ایسا نہیں جس کی ملاقات میرے نزدیک آپ کی ملاقات سے زیادہ محبوب ہو۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اپنی حاجت پوری کر لے جس کے لئے تو نکلا تھا۔ نیک شخص نے کہا: اب مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی شے مجھے محبوب نہیں۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: وہ عمل اختیار کر لو جس میں مَیں تمہاری روح قبض کروں۔ نیک شخص نے کہا: کیا آپ کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے؟ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ نیک شخص نے کہا: جی بہتر، پھر وہ شخص کھڑا ہوا، وضو کیا پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ جب ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے دیکھا کہ وہ سجدہ میں ہے تو اسی حالت میں اس کی روح قبض فرما لی۔

﴿8363﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی بیٹھک کے دروازے پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کا ایک شخص بھی بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص وہاں سے گزرا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں گستاخی کی تو پاس موجود اسرائیلی غصے میں آ گیا۔ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: غصہ نہ کرو، میں اس کی وجہ جانتا ہوں، ضرور مجھ سے کوئی لغزش ہوئی

ہے جو میرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مابین ہے، اسی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے مجھ پر مُسَلَّط فرمایا۔ تم مجھے کچھ دیر تنہا چھوڑ دو کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس لغزش کی معافی مانگوں حتّٰی کہ وہ شخص خود واپس لوٹ آئے اور میرے قدموں کو بوسہ دے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام اندر چلے گئے، وضو فرمایا، دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس لغزش کی معافی مانگی جو ان سے ہوئی پھر واپس مجلس میں لوٹ آئے۔ وہ شخص نادم ہو کر حاضر ہوا اور قدموں میں گر کر پاؤں کو بوسہ دیتے ہوئے عرض گزار ہوا: یَا نَبِیَّ اللہ! مجھے معاف فرمادیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: چلے جاؤ، میں جانتا ہوں کہ تم کہاں سے بھیجے گئے ہو۔

سحر کے وقت عرش کا جھومنا:

﴿8364﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی کہ حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: کون سی رات افضل ہے؟ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ سحر کے وقت عرش جھومتا ہے۔

سیِّدُنا سعید جُرَیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کثیر تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرت سیِّدُنا ابو طُفَیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کا شرف پایا۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مبارک حلیہ:

﴿8365﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو طُفَیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور ہم طوافِ کعبہ کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس وقت میرے سوا زمین پر ایسا کوئی شخص موجود نہیں جو یہ کہے کہ اس نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مبارک حلیہ بیان کر سکتے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جی ہاں! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میانہ قد، گورے رنگ اور نمکین حسن والے تھے۔[1] [2]

1... مسلم، کتاب الفضائل، باب کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابیض ملیح الوجہ، ص۱۲۷۵، حدیث: ۲۳۴۰

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 51 پر اس کی شرح میں...

مہمان نوازی تین دن ہے:

﴾8366﴿... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے اور اس سے زائد صدقہ ہے۔[1]

لقطہ کا حکم:

﴾8367﴿... حضرت سیِّدُنا جارُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یا کسی شخص نے (راوی کو شک ہے) عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں لقطہ[2] ملا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس کے مالک کو تلاش کرو، نہ اسے چھپاؤ اور نہ غائب کرو، اگر مالک مل جائے تو چیز اس کے حوالے کر دو ورنہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے[3]۔[4]

دعا کس طرح مانگی جائے؟

﴾8368﴿... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ

...... فرماتے ہیں: حسن دو قسم کا ہوتا ہے: ملیح اور صبیح۔ ملیح جس کا ترجمہ ہے نمکین حسن اگرچہ صباحت بھی حسن ہے مگر ملاحت حسن کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اس میں فرق بیان سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی چھانٹ عاشق کی نگاہ کرتی ہے اس کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ (اشعۃ) اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا۔ شعر

نمکین حسن والا ہمارا نبی　　　ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو

یوں سمجھو کہ سفید رنگ صبیح ہے اور سفیدی میں سرخی کی جھلک ہو اور اس میں کشش ہو کہ دل ادھر کھچے اور دیدہ اس کے دیدار سے سیر نہ ہو وہ ملیح ہے یعنی نمکین حسن ہے حضور ایسے ہی حسین تھے۔

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف... الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۵، عن شریح الکعبی

مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۱۷، حدیث: ۱۱۰۴۵

2 ...لُقطہ اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۷۳)

3 ...یعنی اگر تلاش کرنے پر بھی مالک نہ ملے تو سمجھ لے کہ یہ روزی مجھے رب نے دی ہے۔ غریب ہو تو استعمال کرے امیر ہو تو خیرات کر دے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۳۶۶)

4 ...دارمی، کتاب البیوع، باب فی الضالۃ، ۲/۳۴۵، حدیث: ۲۶۰۲

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو یوں دعا مانگ رہا تھا: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔“ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: ”تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مصیبت مانگ رہا ہے، اس سے عافیت کا سوال کر۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک اور شخص کے پاس تشریف لائے جو یوں دعا مانگ رہا تھا: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ نِعْمَتِكَ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے کامل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔“ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! کیا تو جانتا ہے کامل نعمت کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اس دعا سے بھلائی کا ارادہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کامل نعمت جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک اور شخص کے پاس تشریف لائے جو یہ کہہ رہا تھا: ”یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی اے عظمت اور بزرگی والے۔“ آپ نے ارشاد فرمایا: تیری دعا قبول ہو گی اب مانگ۔[1]

﴿8369﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت عدن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اس کی ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی بنائی، اس کا گارا مُشک، اس کی مٹی زَعفران اور اس کی کنکریاں موتی کی بنائیں پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت سے فرمایا: مجھ سے کلام کر۔ جنت بولی: مراد کو پہنچے ایمان والے۔ تو فرشتوں نے کہا: اے بادشاہوں کی جگہ تیرے لئے خوش خبری ہے۔[2]

جنت کے دریا:

﴿8370﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن حَیدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں پانی، شرابِ طَہور، شہد اور دودھ کے دریا ہیں پھر ان سے آگے نہریں نکلتی ہیں۔[3]

﴿8371﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن حیدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی دروازوں میں سے ہر دروازے کے دونوں کواڑوں کے مابین 70 سال کی مَسافت ہے۔[4]

1... ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۹۳، ۵/ ۳۱۲، حدیث: ۳۵۳۸

2... معجم اوسط، ۳/ ۷، حدیث: ۳۷۰۱

3... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ انھار الجنۃ، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۲۵۸۰

4... ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، باب وصف الجنۃ واھلھا، ۹/ ۲۴۱، حدیث: ۷۳۴۵

جنتی نہریں:

﴿8372﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "شاید تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جنت کی نہریں زمین کی کھائیوں میں چلتی ہیں، خدا کی قسم! ایسا نہیں ہے بلکہ وہ سطحِ زمین پر چلتی ہیں، ان کے کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں اور ان کی مٹی اَذْفَر کستوری ہے۔" میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَذْفَر کیا چیز ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ خوشبو جس میں مِلاوٹ نہ ہو۔[1]

﴿8373﴾... حضرت سیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ ذِیشان، مالکِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے دکھائی دیتا ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان لوگوں کے لئے تیار فرمائے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت رکھتے، ملاقات کرتے اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔"[2]

بیٹھنے کے لئے چادر عطا فرمادی:

﴿8374﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جریر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے گھر میں تشریف فرما تھے جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا چنانچہ حضرت جریر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دروازے پر کھڑے ہوگئے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (انہیں دیکھ کر) دائیں بائیں دیکھا لیکن کوئی جگہ نظر نہ آئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک چادر لپیٹ کر ان کی طرف پھینکی اور فرمایا: اے جریر! اس پر بیٹھ جاؤ۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چادر لی، اسے اپنے ساتھ چمٹایا اور بوسہ دیا پھر حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو واپس لوٹا دی اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی عزت بڑھائے جیسے آپ

1... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ۶/۳۳۴، حدیث: ۶۸

2... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ غرف الجنۃ... الخ، ۴/۲۳۶، حدیث: ۲۵۳۵ ـ معجم اوسط، ۲/۱۲۶، حدیث: ۲۹۰۳

نے مجھے عزت بخشی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کسی قوم کا معزز شخص تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کرو۔“(1)

حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے لے لی:

﴿8375﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگہبانی کی جاتی رہی حتّٰی کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ (پ۶، المائدۃ:۶۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خیمے سے باہر تشریف لائے اور (نگہبانی پر مقرر اصحاب سے) فرمایا: تم واپس چلے جاؤ، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں سے میری حفاظت فرمائے گا۔(2)

﴿8376﴾...حضرت سیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو اتنا ہی دنیاوی مال کافی ہے جتنا مسافر کا زادِ راہ ہوتا ہے۔(3)



فضل بن عیسٰی رَقاشی

ان میں سے نصیحت کرنے والے واعظ، بدنامی کی عار سے دور، عطا کرنے کو پیشِ نظر رکھنے والے اور محنت سے نہ رُکنے والے فضل بن عیسٰی رَقاشی بھی ہیں۔

نصیحت سے بھرپور مکتوب:

﴿8377﴾...حضرت سیِّدُنا محبوب بن عبد اللہ نُمَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ

1 ...ابن ماجه، کتاب الادب، باب اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه، ۴/ ۲۰۸، حدیث: ۳۷۱۲، عن ابن عمر۔معجم اوسط، ۴/ ۷۵، حدیث: ۵۲۱۱

2 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المائدة، ۵/ ۳۵، حدیث: ۳۰۵۷

3 ...الزهد لابن ابی عاصم، ماذکر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: لیکن بلاغ...الخ، ص۶۵، حدیث: ۱۲۰
سنن کبری للنسائی، کتاب الزینة، اتخاذ الخادم والمرکب، ۵/ ۵۰۷، حدیث: ۹۸۱۲

بن ابو مُغیرہ قُرشی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ فضل رقاشی نے مجھے خط لکھا: اما بعد! بے شک یہ گھر جس میں ہم رہتے ہیں مَصائب سے گھرا ہوا ہے اور فنا ہونا اس کا مُقدّر ہے، اس کی ہر چیز فنا ہونے والی اور زوال پذیر ہے، اہل دنیا خوشحالی اور مُسرت میں ہوتے ہیں کہ یہ دنیا انہیں مَشقّت اور سخت حالات میں پھنسا دیتی ہے، اس کے حالات و طبقات بدلتے رہتے ہیں، اس کے مصائب میں لوگوں کو مبتلا کیا جاتا ہے اور اس کی خوشحالی سے لوگوں کو آزمایا جاتا ہے، اس کی عیش قابل مَذمّت ہے، اس کی خوشی کو دوام نہیں اور اس کے عیش کو دَوام مل بھی کیسے سکتا ہے جبکہ آفات اسے بدل ڈالتی ہوں، تکلیفیں بار بار آتی ہوں، مصیبتیں تکلیف دیتی ہوں اور جس کے رہنے والوں کو موت لُقمہ بناتی ہو۔ اس کے باسی اس کے تیروں کے نشانوں پر ہیں جہاں اَموات ان کی منتظر ہیں، یہ انہیں تیر کا نشانہ بنا کر موت کے منہ میں چھوڑ دیتی ہے۔ ان مَراحل سے ضرور گزرنا ہوگا اور اس کی ہولناکیوں کا مشاہدہ کرنا ہوگا، یہ معاملہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے ہی سے مُقدَّر کر دیا اور اسے پورا کرنے کا فیصلہ فرما دیا، اس سے نہ بچ سکتے ہیں اور نہ ہی بھاگ سکتے ہیں۔ خبردار! کتنا برا ہے یہ گھر جس کا سایہ ختم ہونے والا اور جس کے اہل فنا ہونے والے ہیں، وہ تو اس میں صرف مُسافر کی طرح پڑاؤ ڈالے ہیں جو کوچ کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اچانک گردشِ ایام نے پلٹا کھایا اور ان کے لئے کوچ کا اعلان ہو گیا۔ اب وہ ایسی اُجاڑ جگہ پر ہیں جس کی عمارتیں گر گئیں اور نشانات مِٹ چکے ہیں، ان کے گھر وحشت ناک قبروں میں تبدیل ہو گئے، ویرانہ ان کا مَسکن بن گیا جس کی عمارت مٹی کی ہے، ان کے ٹھکانے قریب ہیں مگر یہ ایک دوسرے سے وحشت زدہ، اجنبی اور پَراگندہ حال ہیں، آبادی سے مانوس نہیں ہوتے، بھائیوں سے ملتے نہیں، پڑوسیوں سے ملاقات نہیں کرتے باوجود یہ کہ ان کے گھر قریب ہیں پھر بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ میں نے ایک جگہ رہنے والے ایسے پڑوسی کبھی نہیں دیکھے جو قریب قریب رہنے کے باوجود ایک دوسرے سے ملتے نہ ہوں۔ اور ان سے یہ کیسے ہو! جبکہ بوسیدگی نے ان کے موٹے جسموں کو پیس ڈالا اور مٹی، پتھر انہیں کھا گئے، زندگی کے بعد ان کے ٹکڑے ہو گئے، ان کے اَحباب ان کے سبب تکلیف میں مبتلا ہوئے، وہ ایسے گئے کہ اب کبھی لوٹنا نہیں، ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہونا ہے جیسا ان کے ساتھ ہوا، ہماری بھی ایسی ہی خواب گاہ ہوگی اور ہمیں بھی ایسی جگہ میں رکھ دیا جائے گا جہاں ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ مواخذہ کیا جائے گا اس وقت ڈرنا کوئی فائدہ نہ دے گا۔ وَالسَّلام

سَیِّدُنا محبوب نُمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کہتے ہیں کہ میں نے سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ نے انہیں کیا جواب دیا؟ سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: میں اس کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔

قبروں سے کلام:

﴿8378﴾... حضرت سَیِّدُنا عُتْبہ بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں فضل رَقاشی کے ساتھ تھا کہ ہم ایک قبرستان کے قریب سے گزرے تو انہوں نے کہا: اے وَحشت زدہ گھرو! تمہاری ویرانی ہی تمہاری فنا کو بیان کررہی ہے اور مٹی سے تمہاری عمارت بنائی گئی ہے۔ اے قبر والو! تمہارا اٹھکانا قریب قریب ہے مگر تمہارے رہائشی اجنبیوں کی طرح ہیں اور مصروف ہیں بھائیوں کی طرح ملتے ہیں نہ پڑوسیوں کی طرح ملاقات کرتے ہیں۔

مردہ دل اور غافل آنکھ:

﴿8379﴾... فضل رقاشی کہتے ہیں: لذّت حاصل کرنے والوں کو جو لذّت اور بے قراری قرآن کی خوبصورت آواز سے ملتی ہے وہ کسی اور شے سے نہیں ملتی۔ وہ دل جو تلاوت قرآن کی خوبصورت آواز سے بے قرار نہ ہو وہ مردہ ہے اور جو آنکھ خوبصورت آواز سُن کر آنسو نہ بہائے وہ غافل ہے۔

﴿8380﴾... فضل رقاشی کہتے ہیں: جب آدمی کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ رُک جاؤ۔ فرشتہ جواب دیتا ہے: ابھی نہیں، ہوسکتا ہے کہ یہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ لے تو میں اسے لکھ لوں۔

﴿8381﴾... فضل رقاشی کہتے ہیں: جب غم چھپایا جائے تو ہلکا ہو جاتا ہے اور جب ہلکا ہو جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔

فضل بن عیسیٰ رقاشی کی مرویات

فضل رَقاشی سے کثیر احادیث مروی ہیں اور ان کی اکثر روایات حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہیں جن میں یہ متفرد ہیں۔ ان ہی روایات میں سے چند یہ ہیں:

بار بار دعا مانگنے کا فائدہ:

﴿8382﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بندہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی حالت میں دعا کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔ بندہ پھر دعا کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔ (بندہ پھر دعا کرتا ہے) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرا بندہ میرے سوا کسی اور سے مانگنا نہیں چاہتا اور میں اس بات سے حیا فرماتا ہوں کہ میرا بندہ مجھ سے مانگے اور میں اس کی طرف توجہ نہ کروں، تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس کی دعا کو قبول کر لیا ہے۔[1]

کاش! کوئی دعا قبول نہ کی جاتی:

﴿8383﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو بلائے گا اور فرمائے گا: میں نے کہا تھا:

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰) ترجمۂ کنز الایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

تو کیا تو نے مجھ سے دعا کی؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: کیا تجھے وہ دن یاد ہے کہ تجھ پر فلاں ناپسندیدہ معاملہ آپڑا اور تو نے مجھ سے دعا کی تو میں نے دنیا میں ہی قبول کر لی؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تو نے مجھ سے فلاں فلاں دعا کی لیکن میں نے انہیں قبول نہ کیا اور ان دعاؤں کو تیرے لئے جنت میں ذخیرہ کر دیا۔ اس وقت بندہ تمنا کرے گا: کاش! دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ کی جاتی۔[2]

جنتیوں کو دیدارِ الٰہی:

﴿8384﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ ان کے سامنے ایک نور چمکے گا جو جنت کے نور پر غالب آجائے گا، وہ اپنے سروں کو اٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر خاص توجہ کرتے ہوئے فرمائے گا: اے جنت والو! تم پر سلامتی ہو۔ یہی بات قرآن پاک میں ہے:

سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ (پ۲۳، یٰس: ۵۸) ترجمۂ کنز الایمان: ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: مجھ سے مانگو۔ جنتی عرض کریں گے: اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتے

1... کتاب الدعاء، باب ما جاء فی فضل لزوم الدعاء، ص۲۸، حدیث: ۲۱

2... مستدرک، کتاب الدعاء... الخ، یدعو اللہ بالمؤمن یوم القیامۃ، ۲/ ۱۶۴، حدیث: ۱۸۶۲، نحوہ

ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: یہ میری رضا ہی ہے کہ تمہیں اپنے گھر میں داخل کیا اور تمہیں عزت دی، اب وقت ہے مجھ سے کچھ مانگ لو۔ جنتی عرض کریں گے: ہم تجھ سے تیرے دیدار کا سوال کرتے ہیں۔ تو ان کے لئے سرخ یاقوت کے عمدہ اونٹ لائے جائیں گے جن کی لگامیں سبز زبرجد کی ہوں گی اور ان پر جنتیوں کو سوار کیا جائے گا۔ ان اونٹوں کا قدم وہاں پڑے گا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہوگی حتّٰی کہ جنتیوں کو لے کر جنت عدن میں پہنچ جائیں گے جو جنت کا درمیان ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت کے درختوں پر موجود پرندوں کو حکم فرمائے گا کہ بڑی آنکھوں والی حوروں کے ساتھ گائیں، حوریں ایسی آواز میں گائیں گی جس کی مثل مخلوق نے پہلے کبھی نہ سنی ہوگی۔ وہ گائیں گی: ہم چین والیاں ہیں ہمیں تکلیف نہ آئے گی، ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہمیں موت نہ آئے گی، ہم عزت والوں کے لئے عزت والی بیویاں ہیں، ہم ان سے خوش اور وہ ہم سے خوش۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ خالص مشک کے ٹیلے کو حکم دے گا وہ ان پر خوشبو بکھیرے گا اور فرشتے کہیں گے:

سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ (پ۱۳، الرعد: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلا تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

پھر ان پر مُثِیْرَہ نامی خوشبو دار ہوا چلے گی۔ پھر فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! یہ لوگ حاضر ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اطاعت گزاروں اور سچ بولنے والوں کو خوش آمدید! آجاؤ، سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلا تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ پھر ان کے لئے حجاب ہٹا دیا جائے گا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو دیکھیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی طرف نظر فرمائے گا، پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے نفع اٹھائیں گے حتّٰی کہ ایک دوسرے کو بھی نہ دیکھ سکیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تحفے لئے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ چنانچہ وہ تحائف کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ﴿۳۲﴾ (پ۲۴، حٰمٓ السجدة: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔

کا یہی مفہوم ہے۔[1]

---

[1] ... ابن ماجه، کتاب السنة، باب فیما انکرت الجهمیة، ۱/۱۱۹، حدیث: ۱۸۴۔ تفسیر طبری، پ۲۶، ق، ۱۱/۴۳۰، حدیث: ۳۱۹۳۸

البعث والنشور للبیهقی، باب قول الله: وللذین احسنوا الحسنی وزیادة، ص ۲۶۲، حدیث: ۴۴۸

ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی کلام الحور العین، ۴/۲۵۴، حدیث: ۲۵۷۳

حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو شوارِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی حدیث میں ہے: جنتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف دیکھتے رہیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی طرف نظرِ رحمت فرماتا رہے گا اور جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف دیکھتے رہیں گے اس وقت تک جنتی نعمتوں کی طرف توجہ نہ کریں گے حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے حجاب فرمالے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نور اور برکت ان پر اور ان کے گھروں میں باقی رہے گی۔[1]

اے فلاں! کیا تم نے پیا؟

﴿8385﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ساقیِ کوثر، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ حوض اور مقام کے درمیان میرے امتی آپس میں مزاحمت کر رہے ہیں۔ ایک شخص دوسرے سے ملتا ہے اور پوچھتا ہے: اے فلاں! کیا تم نے حوض سے پیا؟ وہ کہتا ہے: ہاں۔ ایک اور شخص دوسرے سے ملتا ہے اور پوچھتا ہے: اے فلاں! کیا تم نے پیا؟ وہ جواب دیتا ہے: خدا کی قسم! نہیں پیا، میرا چہرا پھیر دیا گیا اور میں پینے پر قادر نہ ہو سکا۔[2]

یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ کہنے کی برکت:

﴿8386﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا ربّ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن مجھے مخاطب کرے گا: اے جبرائیل! کیا بات ہے کہ میں فلاں بن فلاں کو جہنمیوں کی صفوں میں دیکھ رہا ہوں؟ میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اس کے پاس کوئی نیکی نہ پائی گئی جس کی بھلائی اسے پہنچتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اے جبرائیل! میں نے اسے دنیا میں یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ کہتے سنا تھا، تو اس کے پاس جا اور پوچھ اس کا یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ کہنے سے کیا ارادہ تھا؟ میں اس کے پاس جاؤں گا اور اس بارے میں پوچھوں گا۔ وہ شخص کہے گا: کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا بھی کوئی حَنَّان یا مَنَّان ہے؟ تو میں اسے ہاتھ سے پکڑوں گا اور جہنمیوں کی صفوں سے نکال کر جنتیوں کی صفوں میں داخل کر دوں گا۔[3]

1... معجم ابن المقرئ، ص۵۸، حدیث: ۲۵۸

2... کنز العمال، کتاب القیامۃ، الباب الاول، الحوض، ۱۴/ ۱۸۵، حدیث: ۳۹۱۷۷

3... نوادر الاصول، الاصل الخامس والسبعون، ۱/ ۳۳۰، حدیث: ۴۶۲

﴿8387﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک عار اور ذلت ابنِ آدم کو ضرور پہنچے گی جب وہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے کھڑا ہو گا تو تمنا کرے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے سے ہٹ جائے حالانکہ وہ جانتا ہو گا کہ وہ جہنم کی طرف پلٹے گا۔[1]

رحمٰن کا کلام:

﴿8388﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے کوہِ طور پر کلام کیا تو اس کلام کے علاوہ کیا جس دن انہیں پکارا تھا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! یہ تیرا کلام ہے جو تو مجھ سے کر رہا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں تجھ سے دس ہزار زبانوں کی قوت سے کلام کر رہا ہوں اور تمام زبانوں کی قُوّت میرے پاس ہے۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کوہِ طور سے بنی اسرائیل کی طرف لوٹے تو وہ لوگ بولے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلام کی کیفیت بیان کریں؟ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، کیا تم گرج کی آوازیں نہیں سنتے جو تمہیں واضح سنائی دیتی ہیں۔ بس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام اس کے قریب ہے لیکن بالکل اس کی مثل نہیں ہے۔[2]



حضرت سیِّدُنا کَہْمَس دعاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے پرہیزگار اور رونے والے حضرت سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ کہمس بن حسن دعاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔

ایک خطا پر 40 سال سے گریہ:

﴿8389﴾... حضرت سیِّدُنا عُمارہ بن زاذان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ

1 ...الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص ۳۶۵، حدیث: ۱۳۲۰۔ مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/ ۱۸۷، حدیث: ۱۷۷۰

2 ...جزء من حدیث ابن شاھین، فضیلۃ للعباس بن عبد المطلب، ص ۳۶، حدیث: ۲۱

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو سَلَمہ! میں نے ایک گناہ کیا تھا اور اب اس پر 40 سال سے رو رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: اے ابوعبدُ اللہ! وہ کونسا گناہ ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا ایک بھائی مجھ سے ملنے آیا تو میں نے اس کے لئے ایک دانق (درہم کے چھٹے حصے) کی مچھلی خریدی، جب اس نے کھانا کھالیا تو میں اپنے پڑوسی کی دیوار کی طرف گیا اور اس سے مٹی کا ڈھیلا لے کر مہمان کے ہاتھ دھلائے، اسی بات پر میں 40 سال سے رو رہا ہوں۔

﴿8390﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے راستے میں ایک دینار گر گیا۔ آپ اسے تلاش کرتے ہوئے واپس آئے تو وہ مل گیا، جب اسے اٹھایا تو فرمایا: بخدا! پتا نہیں یہ میرا ہی دینار ہے یا کسی اور کا (یہ کہہ کر اسے چھوڑ دیا)۔

دن اور رات میں ایک ہزار رکعتیں:

﴿8391﴾... حضرتِ سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن اور رات میں ایک ہزار رکعتیں پڑھتے، جب تھک جاتے تو اپنے نفس سے کہتے: اے تمام برائیوں کی پناہ گاہ! اٹھ خدا کی قسم! میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں تجھ سے کبھی ایک پل کے لئے بھی راضی نہ ہوں گا۔

ماں کا خیال:

﴿8392﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر میں بچھو دیکھا تو اسے مارنے یا پکڑنے کا ارادہ کیا لیکن بچھو اپنے بل میں داخل ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے پکڑنے کے لئے اس کے بل میں ہاتھ ڈال دیا تو بچھو نے آپ کے ہاتھ پر کاٹنا شروع کر دیا۔ آپ سے کہا گیا: ایسا کرنے سے آپ کا کیا مقصد تھا؟ کیوں آپ نے بچھو کو پکڑنے کے لئے اس کے بل میں ہاتھ ڈالا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھے اس بات کا خوف تھا کہ وہ بل سے نکل کر میری ماں کو نہ ڈس لے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِنِّیْ اَحْمَدُ وَاَحْمَدُ کے الفاظ سے قسم کھایا کرتے تھے۔

﴿8393﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے ایک گھڑ سوار گزرا، اس وقت آپ پانی کا مشکیزہ پکڑے ہوئے تھے۔ اس

گھوڑ سوار نے کہا: مجھے پانی پلائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے ربّ کی قسم! اگر تم ان (فتنہ پرور) لوگوں میں سے ہوتے تو تمہیں کبھی پانی نہ پلاتا۔

ماں سے حُسنِ سلوک کرنے والے:

﴿8394﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبیلہ بنو حنیفہ کے صالح مرد تھے، چونے کا کام کرتے اور اذان بھی دیتے تھے۔ آپ اپنی والدہ کی وفات تک ان کی خدمت میں مشغول رہے، پھر آپ مکہ چلے گئے اور وفات تک وہیں رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازار جاتے اور اپنی والدہ کے لئے ایک دانق کی عمدہ کھجوریں خریدتے۔ کھجوروں والا نصف درہم وزن رکھ کر تولتا تھا۔ اس کے پڑوسی نے کھجور والے سے کہا: کیا تمہیں خدا کا خوف نہیں ہے کہ تم نصف درہم رکھ کر تولتے ہو۔ تو حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے ایک دانق کے بدلے اتنا زیادہ دینے والا نہیں دیکھا۔

﴿8395﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونے کا کام کرتے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو روزانہ دو دانق ملتے تھے، جب شام ہوتی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان پیسوں سے پھل خرید کر اپنی والدہ ماجدہ کے پاس لے آتے۔

درہموں کی تھیلی:

﴿8396﴾... بنو نُمَیر کے ایک شیخ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی والدہ کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوس میں شادی پر کچھ مخنث آئے اور بلند آواز سے گانا گانے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہی فرماتے رہے: خدا کی قسم! تم لوگ اچھا نہیں کر رہے۔

سلیمان بن علی ہاشمی نے ان کی طرف درہم کی ایک تھیلی بھیجی کہ آپ خود گھر میں جھاڑو لگاتے اور والدہ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ درہم کی تھیلی لانے والے نے کہا: آپ اپنی والدہ کے لئے اس سے کوئی خادم خرید لیں کیونکہ آپ والدہ کی خدمت کے سبب مشغول رہتے ہیں۔ آپ نے انکار کر دیا جس پر وہ تھیلی آپ کے گھر میں ہی ڈال کر چلا گیا۔ آپ نے وہ تھیلی اٹھائی اور اس کے پیچھے گئے حتّٰی کہ تھیلی اسے دے آئے۔

ماں کے کہنے پر مجلس ترک کر دی:

﴾8397﴿... ایک قریشی شخص کا بیان ہے کہ عَمْرو بن عبید حضرت سیِّدُنا کُہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتا، سلام کرتا پھر وہ اور اس کے ساتھی آپ کے پاس بیٹھ جاتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ نے آپ سے فرمایا: عمرو اور اس کے ساتھیوں کو میں دیکھ رہی ہوں یہ بُرے لوگ ہیں اور مجھے پسند نہیں لہٰذا تم اس کے ساتھ نہ بیٹھا کرو۔ پھر جب دوبارہ عَمْرو اور اس کے ساتھی آئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میری والدہ تجھے اور تیرے ساتھیوں کو ناپسند کرتی ہے لہٰذا میرے پاس نہ آیا کرو۔

دنیا سے بے رغبتی:

﴾8398﴿... حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا کُہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس عصر کے بعد آئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکہ میں سلیمان بن علی کے گھر تھے جسے اس نے 40 ہزار دینار میں خریدا تھا اور اتنے ہی اس پر لگا چکا تھا۔ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک سر اٹھا کر گھر کی چھت کو دیکھنے لگا اور بولا: اے ابو عبد الملک! کیا آپ کو اس سے خوشی ہوگی کہ یہ گھر آپ کا ہو اور آپ اس کی آمدنی میں سے کھائیں۔ حضرت سیِّدُنا کُہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ مجھے چار درہم میں بھی ملے تو میں اس پر خوش نہیں ہوں گا۔ حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو عصر کے بعد قسم کھائے اور وہ جھوٹا ہو۔

﴾8399﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا کُہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ تھے کہ آپ نے پانی پینا چاہا، پانی کا گھونٹ لیا تو وہ ٹھنڈا تھا لہٰذا پینے سے رک گئے اور فرمایا: اے ابو عبد الرحمٰن! سن لو اس ٹھنڈے پانی پر تم سے حساب ہوگا۔

کھجور چھوڑ دی:

﴾8400﴿... حضرت سیِّدُنا موسٰی بن ہلال عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کُہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مکہ میں مجھ سے فرمایا: میرا ایک پڑوسی تھا جو تر اور خشک کھجوریں میرے لئے باغوں سے خریدتا تھا، جس دن سے اس کا انتقال ہوا ہے میں نے کھجوریں چھوڑ دی ہیں۔

آٹے میں برکت:

﴿8401﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن کثیر صاحب بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک درہم کا آٹا خریدا اور اس سے کھاتے رہے، کافی عرصے بعد جب اس کو تولا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا رکھا تھا، پھر اس میں سے کم ہونا شروع ہو گیا حتّٰی کہ سارا ختم ہو گیا۔

﴿8402﴾... ابوعطا نامی رملہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نصف رات کو فرمایا کرتے: اے دل کے حبیب! کیا تو مجھے عذاب دے گا؟ حالانکہ تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

ٹھنڈے پانی کے استعمال پر رونا:

﴿8403﴾... حضرت سیِّدُنا موسیٰ راسبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بُدَیل، حضرت سیِّدُنا شُمَیط اور حضرت سیِّدُنا کہمس رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کسی کے گھر میں جمع ہوئے اور بولے: آؤ ہم آج ٹھنڈا پانی استعمال کرنے پر روتے ہیں۔

﴿8404﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا کہمس عابد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا تو آپ نے 12 سرخ خشک کھجوریں میرے سامنے رکھیں اور فرمایا: یہ تمہارے بھائی کی محنت ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی اچھا مدد گار ہے۔

سیِّدُنا کَہْمَس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جُمہور اور معروف تابعینِ عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کی ہیں ان میں سے چند احادیث یہ ہیں:

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک اعمال:

﴿8405﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن شقیق عُقَیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: کیا حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: نہیں، مگر جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پڑھتے تھے۔ میں نے

پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی تھی تب بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورتیں ملاتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُفَصَّل[1] سورتوں کو ملا لیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رمضان کے علاوہ بھی کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: مجھے خبر نہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی مہینے میں بالکل روزے نہ رکھے ہوں، ہاں ہر مہینے کچھ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظاہری پردہ فرمایا۔[2]

مدینہ میں دجال داخل نہ ہوگا:

﴿8406﴾... حضرت سَیِّدُنا مِحْجَن بن اَدْرَع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کام سے بھیجا پھر جب میں مدینہ کی ایک گلی سے نکل رہا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے ملے اور میرا ہاتھ تھام لیا، ہم چلنے لگے حتّٰی کہ احد پہاڑ پر چڑھ گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”بربادی ہو! اس شہر کے رہنے والے اسے چھوڑ دیں گے جیسے پکا ہوا پھل درخت کو چھوڑ دیتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کے پھل کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا: آزاد گھومنے والے پرندے اور درندے اور دَجّال اس شہر میں داخل نہ ہو سکے گا، وہ جب بھی مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا تو ہر راستے پر اسے ایک مقرر فرشتہ ملے گا۔“ پھر ہم مدینے کی طرف آئے حتّٰی کہ مسجد کے دروازے پر پہنچ گئے، وہاں ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اسے سچا جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ فلاں ہے اور یہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ نماز پڑھنے والا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے یہ بات نہ سنانا (یعنی منہ پر تعریف نہ کرنا) ورنہ وہ ہلاک ہو جائے گا، اسے سنا کر ہلاک نہ کر دینا۔[3]

1... سورۂ حجرات سے سورۂ والناس تک مفصل کہلاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲ / ۶۸)

2... ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب تعاھد المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۴ / ۱۰۱، حدیث: ۲۵۱۸

مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹ / ۵۲۶، حدیث: ۲۵۴۴۰

3... مسند احمد، مسند البصریین، ۷ / ۲۹۷، حدیث: ۲۰۳۶۸۔ معجم کبیر، ۲۰ / ۲۹۷، حدیث: ۷۰۶

نکاح میں لڑکی کی رضامندی:

﴿8407﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک عورت میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملنے آئی لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں تشریف فرمانہ تھے، وہ آپ کا انتظار کرنے لگی۔ جب آپ تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس عورت کی کوئی حاجت ہے۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ عورت نے عرض کی: میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھائی کے بیٹے سے کردیا ہے تاکہ میرے سبب اس کی قدرومنزلت بڑھ جائے لیکن مجھ سے اجازت نہیں لی، کیا مجھے اپنے بارے میں کوئی اختیار ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس عورت نے عرض کی: میں اپنے والد کے فیصلے کو رد کرنا نہیں چاہتی لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ عورتیں اپنے بارے میں جان لیں کہ انہیں کوئی اختیار ہے یا نہیں۔[1]

راہِ خدا میں ایک رات پہرا دینے کی فضیلت:

﴿8408﴾...حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے اور آج تک تمہیں اس لئے نہیں سنائی کیونکہ میں چاہتا تھا کہ تم لوگ میرے پاس ہی رہو (مجھے چھوڑ کر چلے نہ جاؤ)۔ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "راہِ خدا میں ایک رات پہرا دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے جن میں رات کو کھڑے ہو کر اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت کی جائے اور دن میں روزہ رکھا جائے۔"[2]

قرآن میں جھگڑنا:

﴿8409﴾...حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1...نسائی، کتاب النکاح، البکر یزوجھا ابوھا، ص۵۳۳، حدیث: ۳۲۶۶

2...ابن ماجہ، کتاب الجھاد، باب فضل الحرس والتکبیر فی سبیل اللّٰہ، ۳/۳۴۴، حدیث: ۲۷۷۰، عن انس بن مالک

مسند احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/۱۴۲، حدیث: ۴۶۳

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں جھگڑنا کفر ہے [1]۔[2]



حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے بہت زیادہ خوف رکھنے والے اور قلب سلیم کے حامل حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہیں جنہیں خوف اور گڑگڑانے نے کمزور اور دبلا کر دیا تھا۔ معرفت ان کی امان اور خوفِ خدا ان کی لگام تھا۔

خوشی کے مارے جان نکل جائے:

﴿8417 تا 8410﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر جو کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پڑوسی ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی آگ اختیار کرنے کو پسند کرتے تھے، ایک ٹھنڈی صبح میں حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے سامنے آگ جلا رہا تھا کہ میں نے پوچھا: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں کہ ایک بھڑکتی آگ ہو اور پھر کہا جائے: جو اس میں داخل ہو وہ کامیاب ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کوئی اس میں داخل ہو گا؟ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے پوچھا: کیا آپ اس وقت خوش ہوں گے کہ آپ کو حکم دیا جائے کہ خود کو اس آگ میں ڈال دو تو تم سے حساب نہ لیا جائے گا۔[3]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! ضرور خوش ہوں گا، میرا گمان ہے کہ آگ میں پہنچنے سے پہلے خوشی کے مارے میری جان نکل جائے گی۔

---

1 ...ابو داود، کتاب السنة، باب النهى عن الجدال فى القرآن، ۴/ ۲۶۵، حديث: ۴۶۰۳، معجم اوسط، ۲/ ۵۲، حدیث: ۲۴۷۸

2 ...اس سے متعلق حاشیہ صفحہ نمبر190 پر روایت نمبر 8118 کے تحت گزر چکا ہے۔

3 ...یہاں 8 روایات میں تقریباً ایک ہی مفہوم بیان کیا گیا ہے ہم نے ان روایات کو یکجا کر دیا ہے۔ (از علمیہ)

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں یہ پسند کروں گا کہ مجھے اس آگ میں جلایا جائے، پھر جلایا جائے، پھر جلایا جائے اور مرنے کے بعد مجھے اٹھایا نہ جائے۔

حضرت سیِّدُنا سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوف کے سبب اپاہج ہوگئے تھے۔

کاش! مجھے میری ماں نے نہ جنا ہوتا:

﴿8418﴾... حضرت سیِّدُنا نُعیم بن مُوَرِّع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑے عبادت گزار شخص تھے۔ جب ہم آپ کے گھر میں داخل ہوئے تو آپ جبہ پہنے ہوئے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: ہائے عطاء کے لیے ہلاکت، اے عطاء! کاش تجھے تیری ماں نے نہ جنا ہوتا۔ آپ اسی طرح کہتے رہے حتّٰی کہ سورج زرد ہوگیا۔ ہمیں اپنے گھروں کا دُور ہونا یاد آیا تو ہم وہاں سے کھڑے ہوگئے اور انہیں اسی حالت میں چھوڑ آئے۔ آپ اس طرح دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! دنیا میں میری غربت پر، موت کے وقت میری حالت پر، قبر میں میری تنہائی پر اور آخرت میں تیرے سامنے میرے کھڑے ہونے پر رحم فرما۔

40 سال تک باہر نہ نکلے:

﴿8419﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بَکَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی صحبت اس وقت چھوڑی جب میں ثَغْر چلا گیا۔ مزید کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی 40 سال تک اپنے بستر پر رہے، خوف کی وجہ سے نہ اٹھ پاتے اور نہ ہی گھر سے نکل پاتے اور اپنے بستر پر ہی وضو فرماتے تھے۔ مزید کہتے ہیں کہ 40 سال کیا چیز ہیں؟ وہ تو اپنے سر اور جسم کے بالوں کے برابر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرنے والے تھے۔

ایسا خوف جو نافرمانی سے روکے:

﴿8420﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن محمد قرشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا

صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور ان کے خوفِ خدا کا ذکر کرتے سنا۔ پھر حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس طرح دعا کی: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتے ہیں جو مشقت میں ڈالنے والا، امیدوں کو توڑنے والا اور تھکا دینے والا نہ ہو بلکہ ایسا خوف ہو جو تیری اطاعت کے کاموں پر قوت دے اور نافرمانی کے کاموں سے روکے۔

جنت کا سوال نہ کرتے:

﴿8421﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ خوفزدہ رہتے تھے اور کبھی جنت کا سوال نہ کرتے تھے۔ جب کبھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جنت کا ذکر کیا جاتا تو فرماتے: ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

خوف کے سبب قرآن بھول جاتے:

﴿8422﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مرزوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے) تو خوف کے سبب قرآن پاک بھول جاتے۔

﴿8423﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر سائح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے: میرے لئے اِن احادیث میں رخصت تلاش کرو، امید ہے کہ جن غموں میں مَیں مبتلا ہوں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے ان میں راحت وسکون دے۔

بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا سوچ کر کانپنا:

﴿8424﴾... حضرت سیِّدُنا نُعیم بن مُوَرِّع عَنْبَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب وضو کر کے فارغ ہوتے تو لرزنے اور کانپنے لگتے اور بہت زیادہ روتے۔ اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں بہت بڑے معاملے کی طرف بڑھنے لگا ہوں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے کھڑا ہونے لگا ہوں۔

جلتا تنور دیکھ کر بے ہوش ہونا:

﴿8425﴾... حضرت سَیِّدُنا علاء بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر میں داخل ہوا اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر بے ہوشی طاری تھی۔ میں نے اِن کی زوجہ اُمِّ جعفر سے پوچھا کہ حضرت سَیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حال میں کیوں ہیں؟ کہا: ہماری پڑوسن نے تنور جلایا، انہوں نے جلتا تنور دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

سَیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کثرتِ گریہ:

﴿8426﴾... حضرت سَیِّدَتُنا عُفَیرہ عابدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا جو عبادت میں کثرت سے رونے کے سبب نابینا ہو گئیں تھیں، فرماتی ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب روتے تو تین دن اور تین راتیں روتے رہتے تھے۔ مزید فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم محلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بتایا: میں حضرت سَیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر گیا تو میں نے انہیں گھر میں نہ پایا، اچانک مجھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک کمرے کے کونے میں بیٹھے نظر آئے اور آپ کے آس پاس کی جگہ گیلی ہو رہی تھی۔ میں نے گمان کیا کہ آپ نے یہاں وضو کیا ہوگا اور یہ اسی کا اثر ہے۔ تو مجھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر میں رہنے والی ایک بوڑھی عورت نے بتایا: یہ زمین آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آنسوؤں کی وجہ سے گیلی ہے۔

تحفہ واپس کرنے کی وجہ:

﴿8427﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے آپ پر تنگی کرتے تھے حتّٰی کہ کمزور ہو گئے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنے آپ پر تنگی کی ہے اور میں آپ کو ایک چیز بھیجوں گا، تحفہ واپس نہ کیجئے گا۔ حضرت سَیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: آپ جیسا چاہتے ہیں کر لیں۔ میں نے جو عمدہ قسم کا ستّو دستیاب ہو سکا وہ اور گھی خریدا اور ان دونوں کو ملا کر آپ کے لئے شربت بنایا اور اسے میٹھا کیا اور اسے اپنے بیٹے کے ہاتھ آپ کے پاس بھیج دیا اور ساتھ میں ایک پیالہ پانی کا بھیجا اور اپنے بیٹے سے کہا: جب تک حضرت سَیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اسے پی نہ لیں وہاں سے نہ اٹھنا۔

میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے پی لیا ہے۔ جب دوسرا دن آیا تو میں نے ویسا ہی شربت اپنے بیٹے کے ہاتھ بھیجا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے نہیں پیا۔ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آیا اور آپ کو ملامت کرتے ہوئے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! میرا تحفہ آپ نے واپس لوٹا دیا، حالانکہ یہ آپ کے لیے نماز اور ذِکْرُ اللہ پر معاون ہے اور تقویّت دیتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب میرا غصہ دیکھا تو فرمایا: اے ابو بشر! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں بُرائی نہ پہنچائے! جب تم نے پہلی بار بھیجا تھا تو میں نے پی لیا تھا اور جب تم نے دوسری مرتبہ بھیجا تو میں نے خود کو اس کے پینے پر مائل کیا لیکن میں پینے پر قادر نہ ہو سکا، میں جب بھی اسے پینے کا ارادہ کرتا تو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان یاد آجاتا:

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ (پ۱۳، ابراھیم: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی۔

حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں یہ سن کر رو پڑا اور اپنے دل میں کہا: میں کسی اور وادی میں ہوں اور آپ کسی اور وادی کے باسی ہیں۔

جہنم یاد کر کے ستّو نہ پیا:

﴿8428﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: آپ کمزور ہو گئے ہیں، ہم آپ کے لئے ستو بنا دیتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے ستو بنایا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس میں سے تھوڑا سا پیا پھر کچھ دن بعد نہ پیا۔ میں نے کہا: ہم نے آپ کے لئے ستو بنانے کی تکلیف اٹھائی؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو بشر! جب مجھے جہنم کی یاد آجاتی ہے تو مجھ سے نہیں پیا جاتا۔

ستو کا شربت واپس کر دیا:

﴿8429﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آیا اور کہا: اے شیخ! آپ کو شیطان نے دھوکا دیا ہے، اگر آپ روزانہ ستو کا شربت پی لیا کریں تو

یہ آپ کو نماز اور وضو پر تقویت دے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے تین درہم دیئے اور فرمایا: اے ابو صالح! تم مجھے روزانہ ستو کا شربت پلانے کی ذمہ داری لے لو۔ میں نے کچھ مقدار میں ستو خریدے اور اس میں باریک پیسی ہوئی شکر، گھی اور پانی ملایا اور ان کے دیئے ہوئے درہم بستر کے نیچے رکھ دیئے۔ میں نے اپنے بیٹے کے ہاتھ ستو کا شربت بھیجا تو میرا بیٹا کافی دیر بعد واپس آیا۔ میں نے پوچھا: تمہیں اتنی دیر کیوں ہوئی؟ اس نے جواب دیا: ابا جان! بڑی مشکل سے انہوں نے شربت پیا۔ میں خاموش ہو گیا، اگلے دن پھر اسی وقت میں نے اپنے بیٹے کو ستو کی قیمت بھی ساتھ دے کر بھیجا۔ میرا بیٹا بہت دیر تک نہیں آیا، پھر جب وہ آیا تو میں نے پوچھا: اے میرے بیٹے! اتنی دیر کیوں لگا دی؟ اس نے جواب دیا: ابا جان! انہوں نے اس میں سے کچھ پیا اور کچھ چھوڑ دیا اور وہ مجھے پلایا تو میں نے پی لیا۔ میں نے کہا: آدھا پینا کچھ نہ پینے سے بہتر ہے۔ اگلے دن اسی وقت میں نے اسی کی مثل شربت بنا کر بھیجا۔ میرا بیٹا جلد ہی واپس آگیا تو میں نے پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ بولا: انہوں نے فرمایا: اسے اپنے والد کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ میں اسے پی نہیں سکتا۔ میں کھڑا ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آگیا اور کہا: اے شیخ! شیطان نے تمہیں دھوکا دیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے صالح! خدا کی قسم! مجھے جب جہنم کی یاد آتی ہے تو مجھ سے کچھ بھی کھایا پیا نہیں جاتا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! آپ کسی اور وادی میں ہیں اور ہم کسی اور وادی میں، آئندہ میں کبھی آپ کو ملامت نہیں کروں گا۔

خوف کی شدت:

﴿8430﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یزید ہَدّادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جمعہ پڑھ کر لوٹ رہا تھا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی اور حضرت سیِّدُنا عمر بن درہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو آتے ہوئے دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے حتّٰی کہ ان کی بینائی کمزور ہو گئی تھی اور حضرت سیِّدُنا عمر بن درہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اس قدر نماز پڑھتے حتّٰی کہ تھک کر چور ہو جاتے۔ حضرت سیِّدُنا عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ہم کب تک کھیل کود میں پڑے رہیں گے حالانکہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام ہماری طلب میں ہیں اور وہ رکنے والے نہیں۔ یہ سُن کر حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زور سے چیخ

ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے اور انہیں سر پر گہرا زخم آ گیا۔ لوگ وہاں اکٹھے ہو گئے اور حضرت سیِّدُنا عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کے سر کے پاس بیٹھ گئے۔ مغرب کے وقت تک ان کی یہ حالت رہی پھر انہیں اِفاقہ ہوا تو انہیں اٹھایا گیا۔

دنیا مومن کی سواری ہے:

﴾8431﴿... حضرت سیِّدُنا سُعَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا: تم کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے عرض کی: آپ کے بھائی حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس سے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: انہوں نے کیا فرمایا؟ میں نے عرض کی: انہوں نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے اپنے ربّ کی طرف جانے والی سواری ہے جس پر وہ اپنے رب کی طرف سفر کرتا ہے لہٰذا اپنی سواریوں کی اصلاح کر دو یہ تمہیں تمہارے رب تک پہنچائیں گی۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

چار مرتبہ بے ہوشی:

﴾8432﴿... حضرت سیِّدُنا علاء بن محمد بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوا، نماز جنازہ پڑھنے تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر چار مرتبہ بے ہوشی طاری ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بے ہوش ہونے کے بعد اِفاقہ ہوتا لیکن جیسے ہی آپ کی نظر قبرستان پر پڑتی تو پھر بے ہوش ہو کر گر پڑتے۔

﴾8433﴿... حضرت سیِّدُنا خُلَیْد بن دَعلج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس بیٹھے تھے کہ کسی نے آپ سے کہا: عبْدُ اللہ بن علی نے دمشق کے چار سو لوگوں کو آن واحد میں قتل کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک آہ بھری اور گر پڑے دیکھا تو آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔

30 سال پہلے ہی دنیا سے بے رغبتی:

﴾8434﴿... سیِّدُنا ابو عبیدہ سرار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی موت سے 30 سال پہلے دنیا سے بے رغبت ہو گئے تھے۔ میں نے آپ کو ہمیشہ آنسو بہاتے دیکھا اور جب بھی آپ کو دیکھتا

ایسے لگتا جیسے آپ اس عورت کی طرح ہیں جس کا بچہ گم ہو گیا ہو، گویا آپ کا دنیا والوں سے تعلق ہی نہیں۔

کل عطاء قبر میں ہو گا:

﴿8435﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو روزانہ عصر کے بعد یوں فرماتے سنا: کل عطاء قبر میں ہو گا، کل عطاء قبر میں ہو گا۔

﴿8436﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی خاموش رہا کرتے تھے اور جب کلام کرتے تو فرماتے: عطاء کل اس وقت قبر میں ہو گا۔

40سال آسمان کی طرف نہ دیکھا:

﴿8437﴾... حضرت سیِّدَتُنا عُفَیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے 40 سال تک آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اور نہ ہنسے۔ ایک مرتبہ آسمان کی طرف سر اٹھالیا تو خوف زدہ ہو کر گر پڑے اور ان کی آنت اُتر آئی۔

دن رات رونے والے:

﴿8438﴾... حضرت سیِّدُنا عَلاء بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اس حال میں دیکھا جیسے پُرانی مُشک ہوں، میں جب بھی آپ کو دیکھتا تو ایسا لگتا گویا کہ آپ ایسے مرد ہیں جس کا دنیا والوں سے تعلق ہی نہیں، میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر میں داخل ہوا تو آپ کی زوجہ نے کہا: کیا تم عطاء کو نہیں دیکھتے؟ وہ دن رات روتے رہتے ہیں اور چپ نہیں ہوتے۔

﴿8439﴾... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں شدید آندھی چلی اور تاریکی چھاگئی اور لوگ مسجدوں کی طرف بھاگنے لگے۔ میں نے سوچا کہ میں کہاں جاؤں؟ تو میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس چلا گیا۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمرے میں اپنے سر پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے اور یوں دعا کر رہے تھے: الٰہی! میں نہیں چاہتا کہ تو مجھے اتنا عرصہ زندہ رکھے کہ قیامت کی نشانیاں دکھائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی جگہ کھڑے یونہی دعا کرتے رہے حتّٰی کہ صبح ہو گئی۔

سیِّدُنا عطاء رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجزی:

﴿8440﴾... حضرت سیِّدُنا مرجا بن وادِع راسِبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ جب آندھی چلتی یا گرج چمک ہوتی تو حضرت سیِّدُنا عَطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے: یہ مصیبت میری وجہ سے تم لوگوں پر آئی ہے اگر عطاء مر جائے تو لوگ سکون محسوس کریں۔ ہم حضرت سیِّدُنا عَطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے گھر آئے اور باتوں کے دوران ہم نے ان سے کہا: غلہ مہنگا ہو گیا ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم لوگوں پر غلہ مہنگا ہونے کی مصیبت میری وجہ سے آئی ہے، اگر میں مر جاؤں تو لوگ خوشی محسوس کریں۔

جنتیوں کا باہم فخر کرنا:

﴿8441﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن صالح ضَبِّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عَطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفَّار سے کہا: اے ابو یحییٰ! ہمیں شوق دلائیں۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفَّار نے فرمایا: جنت میں کچھ حوریں ایسی ہیں کہ جن پر اہل جنت ان کے حسن کی وجہ سے باہم فخر کریں گے۔ اگر اہل جنت پر موت کا نہ آنا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مقرر نہ کر دیا ہوتا تو ضرور تمام جنتی ان کے حسن کی وجہ سے مر جاتے۔ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفَّار کے اس قول کی وجہ سے 40 سال تک (ان حوروں کے حصول کے شوق میں) غمزدہ رہے۔

﴿8442﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یزید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی، حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اور فلاں شخص کا وصال ہو گیا ہے کاش! میرا بھی انتقال ہو جاتا تو مجھے عذاب کم جھیلنا پڑتا۔

نفس پر سختی:

﴿8443﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ کِندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے گرمیوں کے دنوں میں روزہ رکھا اور پانی میں داخل ہو گئے تو ان کی پیاس کی شدت ختم ہو گئی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمانے لگے: اے نفس! میں نے تیرے لئے راحت کو طلب کیا لہٰذا آج کے بعد تو کبھی پانی میں داخل نہ ہو سکے گا۔

حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ کِندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حجام سے اپنی گردن پر پچھنا لگوایا، قریب سے ایک بچہ آگ لئے گزرا۔ ہوا کے سبب آگ بھڑکنے لگی جب آپ نے آگ کے بھڑکنے کی آواز سنی تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اسی بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر آپ کے گھر لایا گیا۔

خوفِ خدا:

﴿8444﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات میں گناہوں کے خوف کے سبب اپنے جسم کو ٹٹولتے تھے کہ کہیں مَسْخ نہ کر دیا گیا ہوں۔ جب نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے: تیری ہلاکت ہو اے عطاء! تیری ہلاکت ہو۔

﴿8445﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیْمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بارے میں (بطورِ عاجزی) یوں فرمایا کرتے تھے: میں ابو مسلم سے ساٹھ گناہ زیادہ بُرا ہوں۔

دوسروں کو خود سے بہتر سمجھنا:

﴿8446﴾... حضرت سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیْمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوسی سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وضو کے لئے پانی کون دیتا تھا؟ اس نے جواب دیا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر میں مُخَنَّث رہتے تھے وہ آپ کو پانی دیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سے گِھن نہ کرتے تھے؟ اس شخص نے کہا: وہ ان کو خود سے زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔

40سال سے نفس کو سزا:

﴿8447﴾... سیِّدُنا عبد الخالق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ ایک دن کسی شخص نے حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: یہ آپ نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے؟ آپ نے خود کو مار ڈالا ہے آخر آپ کرنا کیا چاہتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: (اپنے نفس پر اس لئے شدت کرتا ہوں کہ) 40سال پہلے میں نے اپنے کسی پڑوسی کا کبوتر اپنے لئے شکار کر لیا تھا۔ بے شک میں اس کی قیمت بھی صدقہ کر چکا ہوں کیونکہ معلوم نہیں تھا کہ اس کا مالک کون ہے۔

رات بھر قبرستان میں:

﴿8448﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الخالق بن عبدُ اللہ عبدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ جب رات ہو جاتی تو حضرت سیِّدُنا عطاء رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبرستان کی طرف نکل جاتے اور قبر والوں کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے: اے قبر والو! تم لوگ مر گئے۔ ہائے موت! پھر روتے اور فرماتے: اے قبر والو! تم لوگوں نے اس کا مشاہدہ کر لیا جو تم نے اعمال کئے۔ ہائے عمل! آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی طرح کہتے رہتے حتّٰی کہ صبح ہو جاتی۔

اگر موت کی سختی جان لو تو...!

﴿8449﴾... سیِّدُنا مرجا بن وادِع رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُنا عطاء رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں موت کی بہت زیادہ تمنا کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میرے خواب میں مجھ سے کسی نے کہا: اے عطاء! کیا تم موت کی تمنا کرتے ہو؟ میں نے کہا: وہ کہاں ہے؟ اس نے اپنے چہرے پر ناگواری ظاہر کی پھر بولا: اگر تم موت کی شدت اور تکلیف کو جان لو یہاں تک کہ اس کی معرفت تمہارے دل پر قرار پکڑ لے تو تمہاری زندگی سے نیند اُڑ جائے اور تمہاری عقل زائل ہو جائے حتّٰی کہ تم لوگوں کے درمیان پاگلوں کی طرح پھرو۔ پھر حضرت سیِّدُنا عطاء رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہیں ان کی زندگی نے نفع دیا اور ان کی طویل عمر نے ان کے عمل کو بڑھایا۔ خدا کی قسم! میں خود کو ان لوگوں میں گمان نہیں کرتا، یہ کہہ کر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے۔

﴿8450﴾... حضرت سیِّدُنا مَخلد رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔ موسمی پھل آتے تو آپ کو ان کے بھاؤ کا پتا چلتا نہ ہی ان کے بارے میں معلوم ہوتا۔

آخر کار موت ہے:

﴿8451﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُری رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا عطاء رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو بِشر! میں موت کو چاہتا ہوں لیکن اس میں اپنے لئے راحت خیال نہیں کرتا البتہ میں یہ جانتا ہوں موت بندے اور اس کے عمل کے درمیان حائل ہو جاتی ہے تو مرنے والا نافرمانی کے کام کرنے سے راحت پا جاتا ہے اور اس پر روک لگا دی جاتی ہے جبکہ زندہ رہنے والا ہر دن اپنے بارے میں خوف زدہ رہتا ہے اور آخر کار موت ہے۔

کاش! میں راکھ ہو جاؤں:

﴿8452﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو آپ رونے لگے اور جواباً فرمایا: خدا کی قسم! اے ابو بشر! میں چاہتا ہوں کہ میں راکھ ہو جاؤں اور اس میں سے تھوڑی مقدار بھی دنیا اور آخرت میں کبھی جمع نہ کی جائے۔ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بھی رُلا دیا اور میں جانتا ہوں کہ اس بات سے ان کا ارادہ قیامت کے دن مشکلات سے نجات حاصل کرنے کا ہے۔

سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعا:

﴿8453﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی یوں دعا کیا کرتے تھے: اے میرے رب! دنیا میں میری غربت، قبر میں میری تنہائی اور کل (بروزِ قیامت) طویل عرصہ تیرے سامنے کھڑے ہونے کے وقت مجھ پر رحم فرما۔

وقتِ نزع بھی خوف:

﴿8454﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر گئے آپ اس وقت حالتِ نزع میں تھے۔ میں گہرے سانس لے رہا تھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: آپ کی اس حالت کی وجہ سے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ قیامت تک میری جان میرے گلے میں اٹکی رہے اس خوف سے کہ کہیں جہنم میں نہ بھیج دیا جاؤں۔

﴿8455﴾... حضرت سیِّدُنا ابو فاطمہ مسکین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ شہوت اور نفسانی خواہشات علم، عقل اور بیان پر غالب آجاتی ہیں۔

﴿8456﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں کچھ لوگوں نے بتایا کہ جب لوگ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کرتے: ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا کرتے: الٰہی! ہم سے ناراض نہ ہونا، اگر کبھی ناراض ہو جائے تو ہمیں معاف فرما دینا۔

اپنی تعریف پسند نہ کرنا:

﴿8457﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے سے لوٹے اور حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر داخل ہوگئے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں دیکھا تو ہماری کثرت دیکھ کر گویا آپ کو یہ خوف ہوا کہیں آپ کے نفس میں بڑائی نہ آجائے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم سے ناراض نہ ہونا۔ پھر فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا جعفر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کسی مجلس کے پاس سے گزرا تو وہاں بیٹھ گیا۔ لوگوں نے اس شخص کے بارے میں خیر کی باتیں کہنا شروع کر دیں، جب وہ بہت زیادہ بڑھے تو وہ شخص کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ لوگ مجھے نہیں جانتے لیکن تو مجھے جانتا ہے۔

جب گرج کی آواز سنتے...!

﴿8458﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب گرج کی آواز سنتے تو کھڑے ہوتے پھر بیٹھ جاتے اور اپنا پیٹ پکڑ لیتے گویا کہ دردِزہ میں مبتلا عورت ہوں اور فرماتے: لگتا ہے کہ سردیاں آنے سے پہلے ہی میں انتقال کر جاؤں گا۔

﴿8459﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا جعفر بن زید عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سنا کہ ایک شخص کسی قوم کے پاس سے گزرا تو لوگ اس کی تعریف کرنے اور اسے اس کی تعریف سنانے لگے، جب وہ بہت زیادہ بڑھے تو وہ شخص ٹھہر گیا اور بولا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگرچہ یہ لوگ مجھے نہیں جانتے لیکن تو مجھے جانتا ہے۔

قبر سے مشک کی خوشبو:

﴿8460﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن غالب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو دیکھا کہ وہ ابنِ اَشعث کے پاس آئے جو کہ جوانا کے علاقے میں لوہے کے منبر پر

موجود تھا اور اس کے ساتھی سفید کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اس کے پاس موجود تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ منبر پر چڑھ گئے اور کہا: ہم تم سے کس بات پر بیعت کریں؟ ابنِ اَشعث نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ (شہادت کے بعد) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ملاقات:

﴿8461﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا آپ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ملے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ جا کر ملا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لیکن انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابنِ عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہمراہی کے بغیر کئی مرتبہ ملاقات کی ہے۔

﴿8462﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کے پاس حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی کوئی حدیث ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ۔ پھر آپ نے مجھے ایک شیخ کے پاس بھیج دیا اور حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی کسی روایت کا اعتراف نہ کیا۔

سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کے زمانہ کو پایا لیکن ان سے کوئی حدیث روایت نہ کی اور آپ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن غالب حُدَّانی، حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار اور حضرت سیِّدُنا جعفر بن زید عَبدی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے ملاقات کی اور ان کے واقعات اور روایات کو نقل کیا۔

جہنم سے آزادی ہی کافی ہے:

﴿8463﴾... سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال نہیں کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا: مجھے سیِّدُنا اَبان بن ابو عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا

انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: فرشتو! میرے بندے کا اعمال نامہ دیکھو، جسے تم دیکھو کہ اس نے جنت مانگی ہے تو میں نے اسے جنت عطا کی اور جسے دیکھو کہ اس نے جہنم سے پناہ مانگی ہے تو میں نے اسے جہنم سے نجات دی۔“[1] حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میرے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے جہنم سے نجات دے دے۔



حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن ابان غُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے بہادر و سخی، تاریکی سے دور، شہادت اور کلام کی حفاظت کرنے والے حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن اَبان غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام بھی ہیں۔ جن کے لئے پردے کو کھولا گیا، نرم فرش کو صاف کیا گیا اور ان سے تخفیف برتی گئی۔

غلام کہنے کی وجہ:

﴿8464﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم ثَقَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ریاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کسی شخص نے میری موجودگی میں پوچھا: اے ابو مُہاجر! حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کو غلام کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: وہ مردوں میں سے نصف (یعنی غلام) تھے، لیکن ہم انہیں غلام اس لئے کہتے ہیں کہ وہ عبادت کے معاملے میں گروی غلام تھے۔

﴿8465﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کا نام عُتبہ بن اَبان بن صَمْعَہ ہے۔ آپ اپنے والد ماجد سے پہلے وصال فرما گئے تھے۔

سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے غم کے مشابہ:

﴿8466﴾... حضرت سیِّدُنا حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: تم حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کے غم کو کس کے غم کے ساتھ تشبیہ

[1] ...مسند فردوس، ۲/ ۲۶۳، حدیث: ۸۱۴۱

دیتے ہو؟ میں نے جواب دیا: حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے غم کے ساتھ۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم نے غلط نہیں کہا۔

حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعا:

﴿8467﴾... حضرت سیِّدُنا ریاح قَیسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام نے میرے پاس رات گزاری، میں نے سنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حالت سجدہ میں یوں دعا کر رہے تھے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! عتبہ کا حشر پرندوں کے پوٹوں اور درندوں کے پیٹوں میں کرنا۔

حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شہادت:

﴿8468﴾... حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام، حضرت سیِّدُنا یحییٰ واسطی اور حضرت مُشْمَرِخ ضَبِّی رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے ساتھ (جہاد کے لئے) نکلا، ہم نے مَصِّیصَہ کے قلعہ میں قیام کیا۔ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک فرشتہ اترا ہے جس کے پاس تین جنتی کفن تھے، فرشتے نے ایک کفن حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو، ایک یحییٰ کو اور ایک کفن کسی اور شخص کو پہنایا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے ان سب کو بلایا تاکہ ان کو اپنا خواب سناؤں۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے کہا: اے ابو محمد! خواب کا ذکر مت کرو۔ کچھ ماہ کے بعد میں ایک رات چارپائی پر سویا ہوا تھا کہ کسی نے مجھے حرکت دی، میں نے آنکھیں کھولیں دیکھا تو حضرت سیِّد عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ میں نے کہا: کیا کام ہے؟ فرمایا: بیٹھو اور مجھے وہ خواب سناؤ۔ میں اٹھا اور آپ کو خواب سنا دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کچھ کہا جسے میں سمجھا نہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واپس چلے گئے اور میں دوبارہ سو گیا۔ جب میں بیدار ہوا تو تنور والے نے تنور روشن کر لیا تھا۔ میں نے اپنے جانور کی زین کسی اور باہر آیا تو حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دروازے کے پاس بیٹھے تھے اور ان کے ہاتھ میں گھوڑے کی لگام تھی۔ (ہم وہاں سے چل پڑے) جب حلب پہنچے تو حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے لئے ایسا گھوڑا خریدو جسے دیکھ کر مشرکین غصے میں آجائیں۔ ہم (حلب) کے دروازے پر کھڑے رہے حتّٰی کہ والی حلب دروازہ کھول کر باہر آیا، حضرت

مشمرخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیدل تھے۔ اسی دوران ایک شخص دروازے پر اپنے ساتھ گھوڑا لئے کھڑا تھا اور پکار رہا تھا: اے ثور!۔ میں اس کے قریب ہوا اور کہا: کیا تم ثور کی جگہ کسی اور کو نہیں دے سکتے؟ اس نے کہا: ہاں دے سکتا ہوں۔ تو حضرت مشمرخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھوڑا لیا اور اس پر سوار ہو گئے۔ ہم وہاں سے چلے حتّٰی کہ اَذَنہ کے مقام پر پہنچے، وہاں ہمیں دشمنوں کے آثار نظر آئے۔ والی نے مجھ سے کہا: کون ہے جو ہمیں دشمنوں کی خبر دے؟ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں لاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ دشمنوں کے نشانات دیکھتے چل پڑے۔ اچانک دشمنوں نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا، صرف ایک شخص بچ کر ہم تک پہنچ سکا باقیوں کو دشمنوں نے شہید کر دیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو میں پہلا شخص تھا جس نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جسم دیکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شہید کر کے سولی دی گئی تھی اور آپ کے سینے پر چھ یا سات نیزوں کے زخم تھے جبکہ آپ کا ہاتھ اپنی شرم گاہ پر تھا۔ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دفن کیا۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مقام:

حضرت سیِّدُنا مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: میں نے خواب میں ایک نوجوان کو دیکھا جو حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک سال بعد شہید ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے شہدا کے ساتھ ملا دیا جنہیں رزق دیا جاتا ہے۔ میں نے اس سے کہا: مجھے حضرت سیِّدُ عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بتاؤ جنہیں تم جانتے ہو۔ اس نے پوچھا: جو حُباب کے علاقہ میں شہید ہوئے تھے؟ میں نے کہا: ہاں وہی۔ اس نے جواب دیا: وہ آسمان والوں میں مشہور ہیں۔

پہلے شہادت پانے والے:

﴿8469﴾... حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ عُتبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام ہمارے پاس آئے، ہم نے ان سے پوچھا: آپ کس لئے آئے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں جنگ میں شرکت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میں نے کہا: آپ جیسا شخص بھی جہاد کرے گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مَصِّیصَہ جنگ میں آیا ہوں اور شہید ہو گیا ہوں۔

ایک دن گھڑ سواروں کی جماعت میں (جہاد) کا اعلان کیا گیا تو لوگ جمع ہونے لگے۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کسی کام سے واپس لوٹ رہے تھے جیسے ہی بابِ جہاد سے داخل ہوئے تو ایک شخص ملا اور بولا: میں بیمار ہوں کیا آپ میرا گھوڑا اور ہتھیار لے کر جہاد کر سکتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں۔ تو وہ شخص گھوڑے سے اتر آیا اور ہتھیار اور گھوڑا آپ کو دے دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کے ساتھ چل پڑے اور جب رومیوں سے مقابلہ ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شہید ہونے والے پہلے شخص تھے۔

﴿8470﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر احمد بن سَہل بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا علی بن بَکَّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کی شہادت کے وقت موجود تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں لیکن وہ حُباب کے علاقے میں شہید ہوئے تھے۔

گناہ کی یاد نے پسینہ پسینہ کر دیا:

﴿8471﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حسن بن یَسَع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سردیوں کے دنوں میں شدید سردی میں حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام سے قصائیوں کے مذبح خانے میں ملے۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پسینے سے شرابور تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: عُتبہ!۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً کہا: جی۔ کہا: کیا مسئلہ ہے آخر اتنی سردی میں تمہیں پسینہ کیوں آرہا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ٹھیک ہوں، کوئی مسئلہ نہیں۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: مجھے ضرور بتاؤ کہ کیا بات ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ٹھیک ہوں، کوئی مسئلہ نہیں۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: تمہارے اور میرے درمیان جو محبت اور بھائی چارہ ہے اسی حق سے مجھے بتا دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھے اپنا ایک گناہ یاد آگیا جو میں نے اس جگہ میں کیا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کو میری یہ حالت نظر آرہی ہے۔

آندھی چلنے پر خوف زدہ ہونا:

﴿8472﴾... حضرت سیِّدُنا عبد القاہر بن عبد الرحیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں

سرخ آندھی چلی تو لوگ خوفزدہ ہوگئے، حضرت سَیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رونا شروع کردیا اور فرمانے لگے: ہائے! میں تجھ پر جرأت کرتا ہوں اور چند قیراط (پیسوں) کی کھجوریں خریدتا ہوں۔

﴿8473﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو وِعامہ زَہرانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گھر میں چراغ کا فتیلہ بٹ رہے تھے اور ان کے اصحاب بھی ساتھ موجود تھے کہ سخت آندھی چل پڑی۔ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا جبکہ آپ کو آندھی کے بارے میں خبر نہیں تھی، میں نے عرض کی: اے عُتبہ! کیا آپ کو نہیں پتا کہ آج آسمان میں کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فتیلہ پھینک دیا اور کھڑے ہوگئے اور فرمانے لگے: "اے عتبہ! تو اپنے رب پر جرأت کرتا اور چند قیراط کی کھجوریں خریدتا ہے۔" اس دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک قیراط (درہم کے چھٹے حصے) کی کھجوریں خریدی تھیں۔

خواہش پوری نہ کی:

﴿8474﴾... حضرت سَیِّدُنا رِیاح قَیْسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا عُتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کے ساتھ تھا کہ آپ نے چند قیراط کی کھجوریں خریدیں، جب مغرب کا وقت ہوا تو سخت آندھی چل پڑی۔ حضرت سَیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: الٰہی! ایک سال سے مجھے کھجوریں کھانے کی خواہش تھی لیکن میں نے نہیں کھائیں، اب میں نے اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے کھجوریں لی ہیں مجھے لگتا ہے کہ تو اس پر میری پکڑ کرنا چاہتا ہے لہٰذا میں انہیں نہیں کھاتا۔ پھر آپ نے انہیں صدقہ کردیا۔

سَیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی غذا:

﴿8475﴾... حضرت سَیِّدُنا بکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام آٹا لیتے اور اس میں پانی ملا کر اسے گوندتے اور پھر اسے دھوپ میں رکھ کر خشک کرلیتے۔ رات آتی تو اس میں سے ایک لقمہ کھالیتے اور اُس مٹکے سے پانی کا پیالہ بھر کر پیتے جو دھوپ میں رکھا ہوتا۔ آپ کی باندی نے عرض کی: آپ آٹا مجھے دے دیا کریں میں روٹی بنادیا کروں گی اور آپ کے لئے پانی ٹھنڈا کردیا کروں گی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: اے فلاں کی ماں! میں نے اپنے آپ سے بھوک کی شدت کو ختم کردیا ہے۔

﴿8476﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن فَرَج عابد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آٹا گوند کر دھوپ میں خشک کر لیتے پھر اسے کھاتے اور فرماتے: روٹی کا ایک ٹکڑا اور نمک ہی کھاؤ تاکہ آخرت میں بھنا ہوا گوشت اور پاکیزہ کھانا ملے۔

ایک ٹکڑے سے سحری:

﴿8477﴾... حضرت سیِّدُنا سَلَمہ قَرَّاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام بصرہ کے عبادت گزار اور روٹی کے ایک ٹکڑے پر گزارہ کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نفس کی قوت کے لئے روٹی کے 60 ٹکڑے بنا کر رکھ لیتے اور ایک ٹکڑے سے افطاری اور ایک سے سحری کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لگاتار روزے رکھا کرتے اور ساحلوں اور ویرانوں میں رہا کرتے تھے۔

ایک پیسہ کل سرمایہ:

﴿8478﴾... سیِّدُنا ابو عمر بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کُل سرمایہ ایک پیسہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس سے کھجور کے پتے خریدتے اور ان سے ٹوکری بنا کر تین پیسے کی بیچ دیتے پھر ایک پیسہ صدقہ کر دیتے، ایک پیسہ رکھ لیتے اور ایک پیسے سے افطاری کے لئے کچھ خرید لیتے۔ حضرت سیِّدُنا ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال سے اس وقت ایک دانق (درہم کا چھٹا حصہ) تین بڑے پیسوں کے برابر تھا۔

میرے لئے یہی کافی ہے:

﴿8479﴾... بنو راسِب کے ایک عابد حضرت سیِّدُنا محمد بن مَنْثُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام ہمارے ہاں آئے۔ شام ہوئی تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ایک درہم کا گوشت خریدو اور حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے سِکْبَاج (گوشت اور سرکہ ملا کر تیار کیا جانے والا ایک سالن) تیار کرو تاکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات کا کھانا کھائیں۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لی تو ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وہاں نہ پایا۔ میں نے ساتھیوں سے کہا: انہیں تلاش کرو۔ جب آپ کو تلاش کیا گیا تو آپ ایک گھر میں ملے، آپ کے پاس ستو کا آٹا تھا جسے آپ نے ایک پرانے کپڑے کے ٹکڑے میں رکھا اور اس پر پانی ڈال کر کھانے

لگے اور آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ میں نے کہا: سُبْحٰنَ الله! آپ کے بھائیوں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے (اور آپ یہ کھا رہے ہیں)۔ آپ نے فرمایا: میرے لئے یہی کافی ہے۔

نفس کو گوشت نہ کھلایا:

﴾8480﴿... حضرت سَیِّدُنا ابو عبدُ الله احمد بن عطاء رُوذْباری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام نے اپنے نفس سے گوشت کے معاملے میں جھگڑا کیا اور اس سے کہا: کچھ عرصہ کے لئے مجھ سے دور ہو جا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نفس برابر سات سال تک آپ سے جھگڑتا رہا حتّٰی کہ ساتویں سال آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ڈیڑھ دانق لئے اور حضرت سَیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اصحاب میں سے اپنے ایک نان بائی دوست کے پاس گئے اور کہا: اے میرے بھائی! میرا نفس سات سال سے گوشت کے لئے مجھ سے جھگڑ رہا ہے اور میں اپنے نفس سے حیا کرتا ہوں کہ کب تک اسے ٹالتا رہوں؟ تم اس ڈیڑھ دانق کے بدلے میرے لئے روٹیاں اور گوشت کا ایک ٹکڑا لے آؤ۔ جب وہ کھانا لایا تو اسی دوران ایک بچہ آ گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: تم فلاں کے بیٹے ہو نا اور تمہارے والد بھی فوت ہو چکے ہیں؟ لڑکے نے جواب دیا: ہاں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: دنیا میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ ہے کہ میری خواہش (یعنی کھانا) اس یتیم کے پیٹ میں جائے۔ یہ کہہ کر وہ کھانا اسے دے دیا پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾ (پ۲۹، الدھر: ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو۔

ٹوکری بنانے کا پیشہ:

﴾8481﴿... حضرت سَیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ساتھ حضرت سَیِّدُنا ہشام بن حسان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت سَیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا: مجھے وہ شخص اچھا نہیں لگتا جس کے ہاتھ میں کوئی

ہنر نہ ہو۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ہم نے کبھی آپ کو کوئی کام کرتے نہیں دیکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں! میرا کل سرمایہ ایک طَسُّوج (درہم کا چوبیسواں حصہ) ہے میں اس سے کھجور کے پتے خریدتا ہوں اور اس سے ٹوکری بناتا ہوں اور تین طَسُّوج کی بیچ دیتا ہوں۔ ایک طسوج اپنے پاس رکھ لیتا ہوں اور ایک قیراط سے اپنے لئے کھانا خرید لیتا ہوں۔

دو فلس یا ایک درہم زادِ راہ:

﴿8482﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے غالباً ایک عَنَزِی شخص نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واسط میں اپنے دوست کے پاس گئے تو آپ کا زادِ راہ دو فلس (تہائی درہم) تھا۔

﴿8483﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خِداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بہت سے ساتھیوں سے سنا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک دوست واسط میں تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بصرہ سے ایک درہم کا زادِ راہ لے کر نکلتے حتّٰی کہ اپنے دوست کے پاس واسط پہنچ جاتے۔

ایک لقمہ بھی نہ کھایا:

﴿8484﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم عَبَّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی، حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید، حضرت سیِّدُنا عتبہ غُلام اور حضرت سیِّدُنا سَلَمہ اَسْوَاری عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ ہمارے ہاں ساحل پر اُترے تو میں نے ان کے لئے ایک رات کھانا تیار کیا اور انہیں کھانے پر بُلایا، وہ لوگ آئے جب میں نے ان کے آگے کھانا رکھا تو اتنے میں ایک شخص کی آواز آئی جو ساحلِ سمندر سے باآوازِ بلند یہ شعر کہتے ہوئے گزر رہا تھا:

وَتُلْهِيْكَ عَنْ دَارِ الْخُلُوْدِ مَطَاعِمٌ　　　وَلَذَّةُ نَفْسٍ غَيُّهَا غَيْرُ نَافِعٖ

ترجمہ: کھانوں نے تمہیں ابدی گھر سے غافل کر رکھا ہے اور لذّتِ نفس کی گمراہی نفع مند نہیں۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عتبہ غُلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک چیخ ماری اور غش کھا کے گر پڑے اور لوگ رونے لگے اور ہم نے کھانا اٹھالیا، خدا کی قسم! انہوں نے اس میں سے ایک لقمہ بھی نہیں کھایا۔

اہل جنت کا دستر خوان یاد کر کے رونا:

﴿8485﴾... حضرت سیِّدُنا سَیْف بن منظور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃ

اللہِ الْوَاحِد نے کھانا تیار کیا اور اپنے دوستوں کو کھانے کے لئے بلایا، حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان میں شامل تھے۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ باقی لوگ کھانا کھانے میں مصروف ہوگئے جبکہ آپ لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے وہاں کھڑے ہوگئے۔ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف دیکھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں، وہ شخص خاموش رہا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا پھر جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر الگ ہوگئے تو اس شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں جو دیکھا تھا بتادیا۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: میرے والد آپ پر قربان! آپ کیوں رو رہے تھے جبکہ دیگر لوگ کھانا کھا رہے تھے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اہل جنت کا دستر خوان اور ان کے قریب کھڑے خدام یاد آگئے تھے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے ایک سسکی لی اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

کبھی شکم سیر نہ ہوئے:

حضرت سیِّدُنا سِجْف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا حُصین بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا: میں نے اس دن کے بعد سے کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے کسی کو اپنے گھر کھانے پر بلایا ہو، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھانا بھوک سے کم کھاتے اور پانی خواہش سے کم پیتے اور کبھی ہنسنے میں دانت ظاہر نہ کئے حتّٰی کہ وصال فرما گئے۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لباس:

حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی خود سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عہد کر لیا تھا کہ وہ بھوک سے کم کھائیں گے، خواہش سے کم پیئیں گے اور دن ورات میں تھوڑی دیر کے لئے سوئیں گے۔ آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا: اے عتبہ! آپ رات میں نہیں سوتے لہٰذا دن میں ان وقتوں میں سو جایا کریں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس طرح تھوڑی دیر سونے کا آپ کا عہد بھی پورا رہے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو عبدُ اللہ! میں ایسی صورت میں تو اپنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مابین حیلہ تلاش کرنے والا ہوں گا، میں دن میں سوؤں

گانہ رات میں مگر یہ کہ نیند مجھ پر غالب آجائے۔ حضرت سیِّدُنا مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب انہیں دیکھتا تو وہ مجھے انتہائی غمگین دکھائی دیتے اور وہ نیند کے غلبہ کے وقت ہی سوتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑوں کے نیچے بالوں کا لباس پہنتے تھے اور جب جمعہ کا دن آتا تو بالوں کا لباس اتار دیتے اور اچھا لباس پہن لیتے۔

﴿8486﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یوسف بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسا لباس پہنتے تھے؟ کہا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاکستری رنگ کی دو چادریں پہنتے جن میں ایک باندھ لیتے اور دوسری اوڑھ لیتے تھے، جب انہیں کوئی دیکھتا تو کسان سمجھتا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبیلہ عُوذ کے شرفاء میں سے تھے اور عربی تھے۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تقوٰی:

﴿8487﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم مجھے نہ دیکھو۔ میں نے عرض کی: کس جرم سے؟ کس گناہ کے سبب؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: قریب ہے کہ زمین مجھے نگل لے۔ میں نے عرض کی: کس جرم کی وجہ سے؟ فرمایا: میں نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ اس نے مجھ سے کہا: عُتبہ! تم دو چادروں میں ہو؟ تم ایسی نعمت میں ہو؟ تو میں نے کہا: اگر میں نے ان دو چادروں میں سے ایک تمہیں نہ دی تو میرا گمان ہے کہ زمین مجھے نگل لے گی۔

﴿8488﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے رِیاح! جب بھی میرا نفس مجھے کلام کرنے کا کہتا ہے میں کلام کرتا ہوں تو کتنا بُرا ہوں میں۔ اے رِیاح! اس نفس نے ایسی جگہ (یعنی میدان محشر میں) کھڑا ہونا ہے جہاں یہ فضولیات سے طویل خاموشی پر رشک کرے گا۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجزی:

﴿8489﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن زُہیر مَروَزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے۔ مَلَّاح نے کشتی میں سے کسی کو سیدھا بٹھانے کا ارادہ کیا تو

اسے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کوئی حقیر نظر نہ آیا۔ اس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلو پر ہاتھ مارا اور کہا: سیدھے ہو کر بیٹھو۔ اس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بطورِ عاجزی فرمایا: خدا کا شکر ہے کہ اِس نے مجھ سے بڑھ کر کسی اور کو حقیر نہ جانا۔

حکایت: سیِّدُنا عتبہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اور امیر بصرہ

﴿8490﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُحَبَّرْ بن قَحْذَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ امیر بصرہ سلیمان بن علی نے اپنے ساتھیوں میں کسی سے کہا: تمہاری ہلاکت ہو! کہاں ہے عتبہ کہ اس کے سبب بصرہ کے لوگ فتنے میں پڑے ہیں؟ سلیمان اپنے لشکر کے ساتھ نکلا حتّٰی کہ قبرستان میں پہنچ گیا اور حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سر جھکائے ہاتھ میں لکڑی لئے زمین کرید رہے تھے اور سلیمان کے قریب کھڑے ہونے سے بے خبر تھے۔ سلیمان نے سلام کیا۔ آپ نے جواب دیتے ہوئے کہا: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ سلیمان نے پوچھا: اے عتبہ! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: میں دو حالتوں کے درمیان ہوں۔ سلیمان نے پوچھا: وہ کون سی حالتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے اچھی حالت میں پیش ہوں گا یا بُری حالت میں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سر جھکا لیا اور زمین کریدنا شروع کر دی۔ سلیمان بن علی نے کہا: میرا خیال ہے کہ عُتبہ اپنے نفس کی حفاظت میں لگے ہیں اور انہیں اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ ہم کس حال میں صبح وشام کرتے ہیں۔ پھر سلیمان نے کہا: اے عتبہ! میں تمہیں دو ہزار درہم دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے امیر! میں انہیں اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ آپ اس کے ساتھ میری ایک حاجت بھی پوری کریں۔ سلیمان نے خوش ہوتے ہوئے کہا: ہاں بتاؤ! تمہاری کیا حاجت ہے؟ فرمایا: مجھے ان دراہم سے معاف ہی رکھئے۔ سلیمان نے کہا: ٹھیک ہے میں نے تمہاری حاجت پوری کی۔ پھر سلیمان حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے روتے ہوئے واپس لوٹ آیا اور یوں کہہ رہا تھا: عتبہ نے ہمیں عاجز کر دیا ہے۔

امیر بصرہ کے گزرنے کا علم نہ ہوا:

﴿8491﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حفص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے

ایک قریبی سے راستے میں گفتگو کر رہے تھے جبکہ وہ ان کی بات پر دھیان نہیں دے رہا تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اُس سے کہا: کیا تم مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے؟ اُس نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بصرہ کا امیر اپنے ساتھیوں کے ساتھ گزرا ہے؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

اپنے آپ میں مشغول:

﴿8492﴾...ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا: اے ابو عبیدہ! کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو راستے میں چل رہا ہو اور اپنی حالت میں بہت زیادہ مشغول ہونے کے سبب لوگوں سے بے خبر ہو؟ آپ نے فرمایا: میں صرف ایسے ایک ہی شخص کو جانتا ہوں جو ابھی یہاں آنے والا ہے۔ کچھ دیر گزری تھی کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه داخل ہوئے، آپ بازار کے راستے سے گزر کر آئے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد نے پوچھا: اے عتبہ! راستے میں کسے دیکھا اور کس سے ملاقات ہوئی؟ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: میں نے راستے میں کسی کو نہیں دیکھا۔

گرمی کا احساس نہ کرتے:

﴿8493﴾...حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه جمعہ کے دن مسجد تشریف لاتے جبکہ لوگ سایہ دار جگہیں پکڑ چکے ہوتے تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کنکریوں والی جگہ ہی کھڑے ہو جاتے اور دھوپ سے بچنے کے لئے کوئی آڑ نہ لیتے پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اسی جگہ قیام اور طویل سجدہ فرماتے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو گرمی کا احساس نہیں ہوتا تھا۔

ربّ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر پر رونا:

﴿8494﴾...حضرت سیِّدُنا ابو مُہاجر ریاح قَیسی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اگر ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا گیا ہوتا تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔ میں نے کہا: آپ موت کی تمنا کیوں کرتے؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اس میں میرے لئے دو اچھی خصلتیں ہیں۔ میں نے

پوچھا: وہ کیا ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: (ایک تو) گناہ گاروں کی صحبت سے راحت مل جائے گی اور (دوسرا) نیکوں کی صحبت ملنے کی امید ہو گی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش مانگتا ہوں اس بات کی جس سے میں امن میں نہیں ہوں کہ وہ مجھے اور شیطان کو ایک ہی لوہے کی زنجیر میں باندھ دے اور پھر مجھے اس کے ساتھ ہی جہنم میں ڈال دے۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔

چند پیسوں کے قرض پر رونا:

﴿8495﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن خالد وَہْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے کسی ساتھی سے سنا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر جب انہیں اِفاقہ ہوا تو یوں فرمانے لگے: الٰہی! اس شخص پر رحم فرما جو تجھ پر جراءت کرتا ہے اور قرض لے کر کھاتا ہے۔ لوگوں نے جب آپ کے قرض کو دیکھا تو آپ پر دو فَلْس (تہائی درہم) قرض تھا۔

غور و فکر کرنے والے:

﴿8496﴾... حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد واسطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات میں تین بار چیختے۔ عشاء کی نماز کے بعد گھٹنوں کے درمیان سر رکھ دیتے اور غور و فکر کرتے رہتے، جب رات کا پہلا پہر گزر جاتا تو زور سے چیخ مارتے پھر گھٹنوں پر سر رکھ کر غور و فکر کرتے رہتے حتّٰی کہ رات کا دوسرا پہر بھی گزر جاتا پھر زور سے چیخ مارتے اور گھٹنوں پر سر رکھ کر غور و فکر میں مشغول ہو جاتے جب سحر کا وقت ہوتا تو پھر زور سے چیخ مارتے۔ حضرت سیِّدُنا احمد بن عبد الحواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے مجھ سے کہا: میں نے یہ بات کسی بصری شخص سے کی تو اس نے کہا: تم ان کی چیخ کے بارے میں غور نہ کرو بلکہ دونوں چیخوں کے مابین جو معاملہ ہے اس کے بارے میں غور کرو۔

رات بھر ایک ہی تکرار:

﴿8497﴾... حضرت سیِّدُنا سلیم نُحَیف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھتا رہا کہ وہ پوری رات صرف یہی کہتے رہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو مجھے عذاب دے تب بھی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور اگر تو مجھ پر رحم فرمائے تب بھی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ یہی کلمات کہتے اور روتے رہے حتّٰی کہ فجر کا وقت ہوگیا۔

﴿8498﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن فہد مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک طویل رات میں نماز پڑھی پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اپنا سر اٹھایا اور عرض کی: اے میرے مالک! تو مجھے عذاب دے میں تب بھی تجھ سے محبت کرتا ہوں اور اگر تو مجھے بخش دے میں تب بھی تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے کا خوف:

﴿8499﴾... حضرت سیِّدُنا عَنْبَسہ خَوَّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھار مجھ سے ملنے آتے اور رات میرے پاس گزارتے۔ ایک مرتبہ آپ نے میرے پاس رات گزاری اور سحر کے وقت بہت زیادہ روئے پھر جب صبح ہوئی تو میں نے کہا: رات آپ کے رونے کے سبب میرا دل خوفزدہ ہوگیا، اے میرے بھائی! آخر کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: اے عَنْبَسہ! خدا کی قسم! مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے پیش ہونے کا دن یاد آگیا تھا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گرنے لگے تو میں نے آپ کو اپنی گود میں لے لیا اور آپ کی آنکھوں کو دیکھا تو دونوں آنکھیں بہت زیادہ سرخ ہو رہی تھیں، پھر یہ سرخی مزید بڑھ گئی اور آپ پر کمزوری چھانے لگی تو میں نے آواز دی: عتبہ، عتبہ!۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے ہلکی سی آواز میں جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے پیش ہونے کی یاد نے محبت کرنے والوں کے جوڑ کاٹ دیئے۔ آپ اس بات کو دہراتے رہے پھر گھٹی ہوئی آواز کے ساتھ رونے لگے جیسے موت کا غرغرہ ہو اور عرض کرنے لگے: اے میرے مولیٰ! کیا تو خود سے محبت کرنے والے کو عذاب دے گا حالانکہ تو زندہ اور کریم ہے۔ خدا کی قسم! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ بات دہراتے رہے حتّٰی کہ مجھے بھی رلا دیا۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شب بیداری:

﴿8500﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عیسیٰ طُفَاوِی عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ اللہ شَحّام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا: حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس رات گزارتے اور پوری رات تنہا ایک کمرے میں ہوتے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت کس طرح کرتے تھے؟ فرمایا: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبلہ رو ہو کر بیٹھ جاتے اور غور و فکر کرتے اور روتے رہتے حتّٰی کہ صبح ہو جاتی۔ مزید فرمایا

کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھار رات کو میرے پاس آتے اور فرماتے: مجھے افطاری کے لئے پانی کا گھونٹ یا کچھ کھجوریں دو تمہارے لئے بھی میری مثل اجر ہو گا۔

﴿8501﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مخلد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا عتبہ اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ واسطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا ذکر کرتے سنا کہ یہ ایسے ہیں گویا کہ ان کی پرورش انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے کی ہے۔

سردی اور گرمی کا احساس نہیں:

﴿8502﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحیم بن یحییٰ دَیْبُلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا عثمان بن عُمارہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں محبت گھر کر جائے اسے سردی اور گرمی کا احساس نہیں ہوتا۔ حضرت سیِّدُنا عبد الرحیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جس کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت رچ بس جائے وہ اس میں ہی مشغول ہو جاتا ہے پھر اسے گرمی سردی، کھٹے میٹھے اور ٹھنڈے گرم کا پتا نہیں چلتا۔

قربِ الٰہی:

﴿8503﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن ابو جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتا ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تکریم کرتا ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تکریم کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا قرب عطا کرتا ہے اور جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا قرب عطا کرتا ہے اس کے لئے خوشخبری ہے، خوشخبری ہے، خوشخبری ہے، خوشخبری ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہی جملہ کہتے رہے حتّٰی کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

﴿8504﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں کبھی کبھار حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طویل غم کے سبب فکر مند ہو کر جاگتا رہتا اور جب ان سے بات کرتا کہ وہ اپنے نفس پر نرمی کریں تو وہ رونے لگ جاتے اور فرماتے: میں اپنی کوتاہیوں پر روتا ہوں۔

خوشی قلیل اور غم طویل:

﴿8505﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد طیب بن اسماعیل قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے عَبَّادان کے علاقے میں کچھ لوگوں کو حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کرتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی بیماری میں کہا گیا: آپ اس مرض کی دوا کیوں نہیں لیتے؟ آپ نے فرمایا: میری بیماری ہی میری دوا ہے۔ مزید فرمایا: انسان دنیا کی خوشیوں اور اس کی تکلیفوں کے سبب کیسے ٹھیک رہ سکتا ہے کہ یہ خوشی بھی دیتی ہے اور تکلیف بھی۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن جنید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: دنیا اس قدر خوشی نہیں دیتی جس قدر تکلیف دیتی ہے کیونکہ اس کی خوشی کم اور غم بڑا طویل ہے۔

﴿8506﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حفص بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پڑوسی تھا۔ اس نے ایک رات حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: پاک ہے عظمت والی ذات جو آسمانوں کی مالک ہے بے شک مُحِب قید میں ہے۔ میرے دوست نے کہا: اے عتبہ! آپ نے سچ کہا۔ یہ سن کر ان پر غشی طاری ہو گئی۔

غیبی کھانا:

﴿8507﴾... حضرت سیِّدُنا توبہ عنبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے صاحبزادے کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! غمزدہ آواز، رونے والی آنکھ اور بغیر مشقت کا رزق عطا کرکے مجھ پر احسان فرما۔ جب آپ قراءت کرتے تو روتے اور لوگوں کو بھی رُلاتے، آپ کی آنکھوں سے ہمیشہ آنسو جاری رہتے اور جب گھر آتے تو کھانا پاتے مگر نہیں معلوم کہ وہ کھانا کہاں سے آتا۔

﴿8508﴾... حضرت سیِّدُنا سُنید بن داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مخلد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم اور حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی صحبت میں رہے۔ ان سے پوچھا گیا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم اور حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا میں سے کون افضل ہے؟ کہا: میری آنکھوں نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کسی کو افضل نہ دیکھا۔

پرندے اتباع کرتے:

﴿8509﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کی ہے، لوگ کہتے کہ پرندے آپ کی بات مانتے ہیں۔

﴿8510﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے کسی ساتھی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خوبصورت پرندے کو بلایا اور فرمایا: یہاں آؤ کہ تم امن میں ہو۔ وہ پرندہ آیا اور آپ کے ہاتھ پر بیٹھ گیا پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا اور اس معاملے کو دیکھنے والے اپنے ساتھی سے فرمایا: یہ بات کسی کو نہ بتانا۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت:

﴿8511﴾... حضرت سیِّدُنا مہدی بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں کسی قبرستان کی طرف گیا تو وہاں حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام موجود تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم آئے ہو؟ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی تھی کہ وہ تمہیں میرے پاس لے آئے۔ یہ سن کر میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ ہمیں تازہ کھجوریں کھلائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا کی تو وہاں تازہ کھجوروں سے بھری ہوئی ٹوکری موجود تھی۔

کُھدی ہوئی قبر اور طوق:

﴿8512﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الخالق عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک گھر تھا جس میں آپ عبادت کیا کرتے تھے۔ جب آپ شام کی طرف جانے لگے تو اس گھر کو تالا لگا دیا اور فرمایا: اسے اس وقت تک نہ کھولنا جب تک میری موت کی خبر تم تک نہ پہنچ جائے۔ جب ہمیں پتا چلا کہ آپ شہید ہوگئے ہیں تو ہم نے اس گھر کو کھولا تو وہاں ایک کھدی ہوئی قبر اور لوہے کا طوق تھا۔

﴿8513﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شُمَیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے والد ماجد کے پاس آیا کرتے اور ساری نمازیں ہمارے ساتھ پڑھتے۔ جب میرے والد عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے والد کے پاس آتے پھر جب جانے لگتے تو کہتے: اے ابو عُبَیْدُ اللہ! آپ کو نہ دیکھنے کے سبب مجھ پر رات طویل ہوجاتی ہے۔ میرے والد فرماتے: اے میرے بچے! واپس چلا جا،

بے شک مجھے تم پر رات کا خوف ہے (یعنی رات زیادہ دیر سے جانا اچھا نہیں)۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تحفہ:

﴿8514﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسف بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی کا تحفہ قبول کرتے تھے؟ کہا: ہاں! حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کا تحفہ قبول کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تحفہ کیسا ہوتا تھا؟ کہا: یہ ایک فلسطینی مٹکا تھا جس میں زیتون اور اچار ہوتا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اپنی چادر کے نیچے ہاتھ میں لٹکایا ہوتا۔

﴿8515﴾... حضرت سیِّدُنا ریاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے ریاح! جو ہمارے ساتھ نہیں ہے وہ ہمارے خلاف ہے۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مغفرت:

﴿8516﴾... حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوست حضرت قُدامہ بن ایوب عتکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے ابوعبدُاللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اے قُدامہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس دعا کی برکت سے جنت میں داخل کر دیا جو تمہارے گھر میں لکھی ہوئی ہے۔ صبح ہوئی میں اپنے گھر گیا دیکھا تو گھر کی دیوار پر حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر موجود تھی جس میں لکھا تھا: "یَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ وَرَاحِمَ الْمُذْنِبِیْنَ وَمُقِیْلَ عَثَرَاتِ الْعَاثِرِیْنَ اِرْحَمْ عَبْدَکَ ذَا الْخَطَرِ الْعَظِیْمِ وَالْمُسْلِمِیْنَ کُلَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ وَاجْعَلْنَا مَعَ الْاَحْیَاءِ الْمَرْزُوْقِیْنَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی اے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت دینے والے! اے گناہ گاروں پر رحم کرنے والے! اے لغزش کرنے والوں کی لغزش کو معاف کرنے والے! اپنے اس بندے پر بھی رحم فرما جو بہت بڑی مصیبت میں پھنس چکا ہے اور تمام مسلمانوں پر رحم فرما اور ہمیں ان لوگوں یعنی انبیائے کرام، صدیقین، شہدا اور صالحین کا ساتھ نصیب کر جو زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں اور ان پر تو نے انعام فرمایا ہے، اے تمام جہانوں کے پالنے والے! اس دعا کو قبول فرما۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جنت میں حوض:

﴿8517﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں ایک عورت ہمیشہ روزہ رکھا کرتی تھی۔ اس کا بیان ہے کہ میں جب افطار کرتی تو یوں دعا کرتی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوض سے سیراب فرما۔ ایک مرتبہ میرے خواب میں کوئی آیا اور کہا: جب تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوض سے سیراب ہونے کی دعا مانگتی ہے تو ساتھ میں یہ دعا بھی مانگ کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوض سے بھی سیراب فرما، اس لئے کہ ان کا بھی جنت میں ایک حوض ہے۔ وہ عورت حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پڑوسن تھی۔

﴿8518﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حاتم رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام علی بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ایک جملہ سنا تو مجھے بڑا تعجب ہوا۔ انہوں نے فرمایا: ابان بن ثعلب حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کے والد ہیں۔[1]



حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

ان بزرگوں میں سے عبادت گزار عالم، غم زدہ رہنے والے، قلب سلیم کے مالک حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی ہیں جنہوں نے تنہائی اختیار کی، ذکر و اذکار میں مشغول اور فتنوں اور خطروں سے محفوظ رہے۔

وقت پر نماز پڑھنے کے پابند:

﴿8519﴾... حضرت سیِّدُنا عباس بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عصر کے بعد حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری طرف آئے تو آپ کا چہرہ مُتَغَیِّر تھا۔ میں نے عرض کی: اے ابو محمد! شاید ہم نے آپ کی مصروفیت میں خلل ڈالا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

[1]... حضرت سیِّدُنا علی بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اسماء الرجال کے بہت بڑے امام ہیں اور یہاں ان سے چوک ہوئی ہے اس لئے امام الجرح والتعدیل حضرت سیِّدُنا ابو حاتم رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کے والد کا نام حضرت سیِّدُنا ابان بن صمعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہے۔ از علمیہ

عَلَیْہ نے ہلکی سی آواز میں فرمایا: میں تم سے کچھ چھپاؤں گا نہیں میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا تم لوگوں نے مجھے اس سے روک دیا۔ پھر فرمایا: میں تم سے ملاقات کر کے تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ حضرت سَیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نماز کو وقت پر پڑھنا پسند فرماتے تھے اور تاخیر نہ کرتے تھے۔

﴿8520﴾... حضرت سَیِّدُنا امام عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے مجھ سے فرمایا: فارغ اوقات میں علم حاصل کرو۔

لوگوں سے دور رہنے والے:

﴿8521﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں، حضرت سَیِّدُنا ابو خصیب عبدُ اللہ بن ثعلبہ اور حضرت سَیِّدُنا بِشر بن سَری نے حضرت سَیِّدُنا بشر بن منصور رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے ملنے کا وعدہ کیا تو ہم آپ کے پاس گئے، جب وہاں پہنچے تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے آنے کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے استخارہ کیا تھا اور میرے دل میں اس بات کا غلبہ ہوا کہ تم لوگ نہ آیا کرو۔

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا بشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ کسی کام سے میرے پاس آئے تو میں نے عرض کی: آپ مجھے پیغام بھیج دیتے تاکہ میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں! کام میرا تھا۔ میں نے آپ کو سواری پیش کی تاکہ اس پر سوار ہو کر واپس جائیں تو آپ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ خود کو ایسی عادت ڈالوں۔

حکومتی حوض سے پانی نہ پیتے:

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ امیر عیسیٰ بن جعفر عباسی نے ایک حوض بنایا تھا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کا پانی نہیں پیتے بلکہ اپنی باندی کو نہر پر بھیجتے وہ وہاں سے مٹکا بھر لاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں مالدار ہوتا تو ہوشیار نہ ہوتا اور پانی لانے والے کو گدھے پر سوار کر کے بھیجتا تاکہ میرے لئے پانی لائے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی بات سے رجوع کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے معافی چاہی اور فرمایا: بے شک میں خیر میں ہوں، میں بھلائی میں ہوں۔ حضرت سَیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر ناحق جگہ جھونپڑا بنانے والے شخص سے خرید و فروخت ناپسند کرتے تھے۔

بھائی چارہ دین سے ہے:

﴿8522﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حمزہ عُمارہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: کیا کوئی شخص کسی شخص کے گھر والوں کو سلام بھیج سکتا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: ہاں! بھیج سکتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر جیسا شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا آپ جب بھی ہمارے پاس آتے تو ہمارے گھر والوں کو بھی سلام بھیجتے۔ بے شک اخوت وبھائی چارے کی حفاظت دین سے ہے اور حُسنِ اخلاق دین سے ہے۔[1]

فاسق کو کھانے کی دعوت دینا:

حضرت سیِّدُنا ابو حمزہ عُمارہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والا یا فاسق شخص ایسے لوگوں کو سلام کرے جو کھانا کھا رہے ہوں تو کیا کھانا کھانے والے اسے کھانے کی دعوت دے سکتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ہاں دے سکتے ہیں کہ حضرت بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے مجھ سے فرمایا: میں ایسے کو بھی اپنے کھانے کی دعوت دیتا ہوں جسے کھلانے کے بجائے مجھے کتے کو کھلانا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مزید فرماتے ہیں: بندے کو بُرے اخلاق سے ایسے ہی بچنا چاہئے جیسے وہ حرام سے بچتا ہے۔

اپنا احتساب:

﴿8523﴾... حضرت سیِّدُنا عباس بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِید بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر اپنی داڑھی پکڑ کر فرمایا کرتے: کیا تو 70 سال کی عمر کے بعد سرداری کا خواہش مند ہے؟ اور آپ نے فرمایا: ہر شے کے لئے کوئی تھکانے والا ہوتا ہے لہٰذا تُو اپنے نفس کے لئے تھکانے والا بن جا۔ ہر شے کی حفاظت ہوتی ہے لہٰذا اپنے نفس کی حفاظت کر اور اس پر اتنا بوجھ نہ ڈال جو اس پر غالب آجائے۔

---

[1] ...نامحرم کو سلام بھیجنے کی اجازت نہیں گھر کے مردوں کو سلام بھیج سکتا ہے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے غائبانہ نامحرم کو سلام بھجوانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی ٹھیک نہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۵۱)

جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجائے:

﴿8524﴾... حضرت سیِّدُنا غسان بن فضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر ان لوگوں میں سے تھے جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجاتا اور ان کے چہرے کو دیکھ آخرت کی یاد آجاتی۔ آپ خندہ پیشانی سے ملنے والے تھے بناوٹی عبادت گزار نہ تھے اور بڑے ذہین فقیہ تھے۔

حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا: جس سال سیِّدُنا بِشر بن منصور اور سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے حج کیا میرا گمان ہے اُس سال حاجیوں کی مغفرت ہوگئی ہوگی۔

حضرت سیِّدُنا غَسَّان بن فضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ شقیق عصفری نے حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر سے کہا: کیا ایک لاکھ درہم ملنے پر خوش ہوں گے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ان آنکھوں سے آنسو بہنا مجھے ان دراہم سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت سیِّدُنا غَسَّان بن فضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر عربی تھے اور آپ اپنے بیٹے کو ٹوکریاں بنانا سکھاتے تھے۔

کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی:

حضرت سیِّدُنا اُسید بن جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کبھی بھی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی اور ہماری مسجد میں جب بھی کوئی سائل آتا اور کوئی اسے نہ دیتا تو آپ اسے کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے اور مجھے اپنی کتابوں کے بارے میں وصیت فرمائی کہ میں انہیں ٹھنڈا کر دوں یا دفن کر دوں۔

دوستوں سے حُسنِ سلوک:

حضرت سیِّدُنا غَسَّان بن فضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کو دیکھا کہ جب وہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو دیکھتے تو اس کے ساتھ کھڑے ہو جاتے حتّٰی کہ اس کے جانور کی لگام تھام لیتے اور میرے ساتھ کئی مرتبہ ایسا ہی کیا۔

حضرت سیِّدُنا غَسَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا بِشْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بتایا: میں نے دیکھا ہے کہ جو فقہا اور قصہ گو حضرات کے پاس جاتا ہے وہ قصہ گو کے پاس نہ جانے والے سے زیادہ نرم دل ہوتا ہے۔

﴿8525﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہمام عبد الخالق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم بناؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کل قیامت کے دن تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ اگر قیامت کے دن تمہاری رسوائی ہوئی اور تمہاری لوگوں سے جان پہچان کم ہوئی تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

خود پسندی سے دور:

﴿8526﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن منصور بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے طویل نماز پڑھی تو دیکھا کہ ایک شخص آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے خیالات کو بھانپ لیا اور اُس سے فرمایا: تم نے میرا جو عمل دیکھا ہے اس پر تعجب نہ کرو کیونکہ ابلیس نے بھی ایک طویل مدت تک ملائکہ کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی تھی۔

اپنی چاہت والی مجلس چھوڑنے کی تلقین:

﴿8527﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر سے کہا: ہم خیر وبرکت کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بہت اچھی مجلس ہے۔ میں نے کہا: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میرے پاس کوئی آکر نہیں بیٹھتا تو اس وجہ سے گویا میں غمگین ہوجاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے پاس کوئی آکر بیٹھے تو ایسی مجلس کو چھوڑ دو۔

﴿8528﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے فرمایا: میں کسی کے پاس بیٹھا یا کوئی میرے پاس بیٹھا، میں کسی کے پاس کھڑا ہوا یا کوئی میرے پاس کھڑا ہوا تو میں نے یہ جان لیا کہ میں اس کے پاس یا وہ میرے پاس نہ بیٹھتا تو میرے لئے بہتر تھا۔

﴿8529﴾... حضرت سیِّدُنا ایوب بن عبدُ اللہ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کے پاس بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب سے میں سکھانے بیٹھا ہوں تب سے کثیر بھلائی یا (فرمایا:) کثیر چیزیں مجھ سے فوت ہوگئی ہیں۔

﴿8530﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے فرمایا: میں کسی دنیاوی معاملے کو یاد کرتا ہوں تو میرا نفس آخرت کی یاد سے غافل ہوجاتا ہے اور مجھے اپنا خوف ہوتا ہے۔

اُخروی معاملے میں آسانی:

﴿8531﴾... حضرت سیِّدُنابِشر بن مُفَضَّل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنابِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے ابو محمد! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ فرمایا: میں نے معاملے کو اس سے زیادہ آسان پایا جتنی میں اپنے نفس پر سختی کیا کرتا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی امید کا صلہ:

﴿8532﴾... حضرت سیِّدُنامحمد بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کا وقت وصال قریب آیا تو ان سے کہا گیا: اپنے قرض کے بارے میں وصیت کردیں۔ آپ نے فرمایا: میں جب اپنے گناہوں کے بارے میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی امید رکھتا ہوں تو اپنے قرض کے بارے میں اس سے اچھی امید کیوں نہ رکھوں؟ جب آپ کا وصال ہو گیا تو آپ کے ایک دوست نے آپ کا قرض ادا کردیا۔

﴿8533﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر سے کہا: مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: مُردوں کا لشکر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

سیِّدُنا بِشر بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کی روایات کثیر ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ائمہ اور اکابرین سے احادیث روایت کیں۔

دین خیر خواہی ہے:

﴿8534﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک دین خیر خواہی ہے، بے شک دین خیر خواہی ہے، بے شک دین خیر خواہی ہے۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس کے لئے خیر خواہی ہے؟ ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے، اس کے رسول کے لئے، اس کی کتاب کے لئے[1]، مسلمانوں

[1] ...امام محی الدین یحییٰ بن شرف نَوَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے خیر خواہی سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان ←

کے اماموں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے[1] ۔"[2]

کھانے کے بعد کی دعا:

﴿8535﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حُضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دعوت دی تو ہم بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہو لئے کھانا کھا لینے کے بعد آپ نے ہاتھ دھوئے اور یوں دعا مانگی: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ رَبِّیْ وَلَا مُکَافِیٍٔ وَلَا مَکْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَکَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَھَدٰی مِنَ الضَّلَالَۃِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَہٗ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی سب تعریفیں اس خدا عَزَّوَجَلَّ کے لئے جو کھلاتا ہے اور خود کھانے سے پاک ہے، اس کا ہم پر احسان ہے کہ ہمیں ہدایت دی، کھانے کو دیا، پینے کو دیا اور اچھی نعمت سے نوازا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو چھوڑی نہیں جاسکتیں نہ ختم ہو سکتی ہیں، نہ ان میں ناشکری ہو اور نہ ہی ان سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے میرے رب! ۔ تمام تعریفوں کا حقدار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جس نے کھانا کھلایا، پانی پلایا، برہنہ بدن پر کپڑا پہنایا، گمراہی سے نکال کر ہدایت دی، اندھے پن سے ہٹا کر بصارت عطا فرمائی اور اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔"[3]

......لانا، شرک سے بچنا، اس کی اطاعت کرنا وغیرہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب کی خیر خواہی سے مراد اس بات پر ایمان لانا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے اور یہ مخلوق کے کلام کے مشابہ بالکل نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کی خیر خواہی سے مراد ان کی رسالت کی تصدیق کرنا اور ان کے لائے ہوئے احکام پر ایمان لانا۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ، ۱/ ۳۸ ملتقطاً)

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 558 پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اماموں سے مراد یا تو اسلامی بادشاہ اسلامی حکام ہیں یا علماء دین مجتہدین کاملین اولیاء واصلین ہیں۔ ان کی نصیحت یہ ہے کہ انکے ہر جائز حکم کی بقدر طاقت تعمیل کرنا، لوگوں کو ان کی اطاعت جائزہ کی طرف رغبت دینا، آئمہ مجتہدین کی تقلید کرنا، ان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، (مرقات) علماء کا ادب کرنا۔ عام مسلمانوں کی نصیحت یہ ہے کہ بقدر طاقت ان کی خدمت کرنا، ان سے دینی و دنیا مصیبتیں دور کرنا، ان سے محبت کرنا، ان میں علم دین پھیلانا، اعمال نیک کی رغبت دینا، جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔

2... نسائی، کتاب البیعۃ، النصیحۃ للامام، ص ۶۸۴، حدیث: ۴۲۰۵

3... سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ما یقول اذا غسل یدیہ، ۶/ ۸۲، حدیث: ۱۰۱۳۳

حجرِ اسود کی گواہی:

﴿8536﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، مالکِ کوثر وجنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن حجر اسود کو اس طرح لائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہو گی جس سے وہ بولے گا اور جس نے حق کے ساتھ اس کا استلام[1] کیا ہو گا اُس کے لئے گواہی دے گا۔[2]

جس دروازے سے چاہے داخل ہو:

﴿8537﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (بروزِ قیامت) ایمان کے ساتھ تین باتیں لے کر آئے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور جس حورِ عین سے چاہے نکاح کرے: (۱)... جو پوشیدہ قرض ادا کرے[3] (۲)... جو ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھے اور (۳)... جو اپنے قاتل کو معاف کر دے[4]۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر کوئی ایک پر عمل کرے تو؟ ارشاد فرمایا: ایک پر عمل کرنے والا بھی۔[5]



1... حجر کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھُو کر چوم لینے یا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۹۶)

2... ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الحجر الاسود، ۲/ ۲۸۶، حدیث: ۹۶۳

3... پوشیدہ قرض سے مراد یہ ہے کہ کسی مستحق کو اس قرض کی ادائیگی کر دینا جس کے بارے میں اسے علم نہ ہو جیسے کسی شخص کا انتقال ہوا اور اس کا کسی پر قرض تھا بعد انتقال مقروض نے وہ قرض آکر اس کے وارث کو دے دیا حالانکہ وارث کو اس کے بارے میں علم نہ تھا۔ (ماخوذ از اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۶۶۲)

4... مقتول کے معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ قاتل کسی کو جان لیوا ضرب لگائے اور وہ مرنے سے پہلے اسے معاف کر دے۔ (ماخوذ از اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۶۶۲)

5... کتاب الدعاء، باب القول فی ادبار الصلوات، ص ۲۱۴، حدیث: ۶۷۳

حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے انتہائی غمگین رہنے اور پیاس برداشت کرنے والے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ خوف ورجا کے پیکر تھے۔

مجلس سے جنازے اٹھتے:

﴿8538﴾... حضرت سیِّدُنا ابو طارق تَبَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن جب قیامت اور موت کا تذکرہ کرتے تو اس عورت کی طرح چیختے جس کا بچہ مر گیا ہو اور مسجد میں خائفین کی بھی چیخیں بلند ہو جاتیں، بسا اوقات آپ کی مجلس سے ایک یا دو جنازے بھی اٹھتے۔

جہنم کو یاد کر کے رونا:

﴿8539﴾... حضرت سیِّدُنا مِسْمَع بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں، حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان، حضرت سیِّدُنا کِلاب بن جُرَی اور حضرت سیِّدُنا سلمان اَعْرَج رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے کسی ساحل پر رات گزاری تو حضرت سیِّدُنا کلاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے حتّٰی کہ مجھے خوف لاحق ہوا کہ ان کی موت واقع ہو جائے گی پھر ان کے رونے کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بھی رونے لگے پھر حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے لگے۔ خدا کی قسم! میں بھی ان کے رونے کی وجہ سے رونے لگا لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کیوں روئے تھے۔ پھر بعد میں مَیں نے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے پوچھا: اے ابو محمد! اُس رات آپ کس وجہ سے روئے تھے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! جب میں نے سمندر کی موجیں دیکھیں اور ان کا شور سنا تو مجھے جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی جس کے سبب میں رونے لگا۔ پھر میں نے باری باری حضرت سیِّدُنا کلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ حضرت سیِّدُنا مِسْمَع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں میں ایک میں ہی بُرا تھا کہ میرا رونا ان کے رونے اور ان کی حالت پر رحم آنے کی وجہ سے تھا۔

﴿8540﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد العزیز بن سلمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد ماجد

کو فرماتے ہوئے سنتا: میں ایسے شخص پر تعجب کرتا ہوں جو موت کو جانتا ہے تو پھر کیسے اس کی آنکھیں دنیا سے ٹھنڈی ہوتی ہیں یا کیسے وہ دنیا سے خوش ہوتا ہے؟ کیوں اس کا دل دنیا میں پھٹتا نہیں؟ پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه ہائے افسوس! ہائے افسوس کہنے لگتے حتّٰی کہ بے ہوش ہو کر گر پڑتے۔

شب بیداری کرنے والوں کا انعام:

﴿8541﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عیسیٰ سعدی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں اور عجائبات دیکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُطَہَّر سعدی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی جو کہ 60 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت میں روتے رہے، انہوں نے مجھ سے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ایک نہر کے کنارے پر ہوں اور اس میں خالص مشک بہہ رہی ہے اور اس کے دونوں اطراف موتیوں کے درخت ہیں جن کی شاخیں سونے کی ہیں اور قریب ہی کچھ لڑکیاں یوں کہہ رہی ہیں: پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح ہر زبان پر جاری ہے، پاک ہے وہ ذات جو اپنے علم وقدرت سے ہر جگہ موجود ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر زمانے میں ہمیشہ رہنے والی ہے، پاک ہے وہ ذات۔ میں نے اُن سے پوچھا: تم کون ہو؟ ان لڑکیوں نے جواب دیا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے پوچھا: تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ ان لڑکیوں نے یوں جواب دیا:

ذَرَانَا اِلٰهُ النَّاسِ رَبُّ مُحَمَّدٍ   لِقَوْمٍ عَلَى الْاَطْرَافِ بِاللَّيْلِ قُوَّمُ

يُنَاجُوْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰهَهُمْ   وَتَسْرِيْ هُمُوْمُ الْقَوْمِ وَالنَّاسُ نُوَّمُ

ترجمہ: ہمیں لوگوں کے معبود، حضرت محمد صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے رب عَزَّوَجَلَّ نے ایسے بندوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کے حصوں میں اس کے لئے قیام (عبادت) کرتے اور تمام جہانوں کے پالنے والے سے اپنے غموں کی فریاد کرتے ہیں، ان لوگوں کے غم دور ہو رہے ہیں جبکہ غافل لوگ سو رہے ہیں۔

میں نے کہا: واہ واہ! وہ کون لوگ ہیں جن کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے سبب ٹھنڈی فرمائے گا؟ ان لڑکیوں نے پوچھا: کیا آپ انہیں نہیں جانتے؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! میں انہیں نہیں جانتا۔ ان لڑکیوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو راتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔

موت کی یاد نے دل کاٹ دیئے:

﴿8542﴾... حضرت سَیِّدُنا مُطَرِّف سَفَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سَیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی بصرہ کی مسجد میں یوں اعلان کر رہا ہے: موت کی یاد نے خوف خدا والوں کے دل کاٹ کر رکھ دیئے ہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! تم انہیں بے قرار ہی پاؤ گے۔ یہ سن کر حضرت سَیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

جنات ساتھ میں نمازِ تہجد پڑھتے:

﴿8543﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن عبد العزیز بن سلمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز جب نمازِ تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو میں گھر میں شور وغل اور کثیر پانی بہنے کی آوازیں سنتا۔ میرا گمان ہے کہ جن نمازِ تہجد کے لئے بیدار ہو کر میرے والد کے ساتھ تہجد پڑھا کرتے تھے۔

کون سی لذت باقی ہے؟

﴿8544﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عبد العزیز راسبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جنہیں حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا عبادت گزاروں کا سردار کہا کرتی تھیں، ان سے پوچھا گیا: وہ کون سی لذت ہے جو ابھی تک باقی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: تہہ خانے میں خلوت نشین ہونا۔

﴿8545﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک بوڑھے نے گفتگو کرنے کی اجازت مانگی اور بڑھاپے کی وجہ سے عصا پر ٹیک لگا کر کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اے ابو حمزہ! میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ میں جن لوگوں کے مابین رہتا ہوں وہ ان لوگوں کی طرح نہیں جن میں آپ رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بھائی! بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے اور نیکیاں کرتے ہیں۔



حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزاروں میں ایک مَشَقَّت برداشت کرنے والے، شدت کے ساتھ رونے والے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن ثعلبہ حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی ہیں، انہیں قرب ومحبت الٰہی نے دیوانہ بنادیا تھا۔

﴿8546﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوسی ابو عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رویا کرتے حتّٰی کہ آپ کے گالوں پر نشان پڑجاتے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے:

لِكُلِّ اُنَاسٍ مَقْبَرٌ بِفَنَائِهِمْ فَهُمْ يَنْقُصُوْنَ وَالْقُبُوْرُ تَزِيْدُ

فَهُمْ جِيْرَةُ الْاَحْيَاءِ اَمَّا مَزَارُهُمْ فَدَانٍ وَاَمَّا الْمُلْتَقٰى فَبَعِيْدُ

ترجمہ: ہر شخص کے لیے اس کے صحن میں ہی قبرستان ہے لوگ کم ہوتے جارہے ہیں اور قبریں بڑھتی جارہی ہیں، مرنے والے زندوں کے پڑوسی ہیں ان کی آرام گاہیں تو قریب ہیں مگر ملنے کی جگہ بہت دور ہے۔

رحمتِ الٰہی پہ قربان:

﴿8547﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تو شام کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں کے ذریعے تیری حفاظت فرماتا ہے، جب تو صبح کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کی نافرمانی والے کاموں میں پڑ جاتا ہے، پھر جب شام کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت کرنے والے فرشتوں کو پھر تیری طرف لوٹا دیتا ہے، تیری طرف سے کوئی بھی کام اسے ایسا کرنے سے نہیں روک سکتا۔

﴿8548﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: اے ابو محمد! ہائے غم پر غم۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: کیا آپ کے متعلق علمِ الٰہی میں کبھی غمگین ہونا بھی آیا ہے؟ آپ نے کہا: آہ! تم میری بات چھوڑو، میں تو کبھی خوش ہی نہیں ہوا۔

﴿8549﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا اکرم دیکھ کر ایسا لگتا ہے گویا تیری اطاعت ہی کی جاتی ہے نافرمانی کی ہی نہیں جاتی حالانکہ تیری نافرمانی بھی کی جاتی ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ تو اس کی پرواہی نہیں کرتا، بھلا کس زمانے میں تیری زمین میں رہنے والوں نے تیری نافرمانی نہیں کی مگر تیری قسم! پھر بھی تو ان پر بھلائی ہی فرماتا رہا۔

﴿8550﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہوسکتا ہے تم ہنس رہے ہو جبکہ تمہارا کفن دھوبی کے پاس سے آچکا ہو۔



حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب

ان عبادت گزاروں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بھی ہیں، آپ انتہائی دانشمند، شہوات وخواہشات کو چھوڑنے والے اور عبادات کو گلے لگانے والے تھے۔

جنت کا حریص:

﴿8551﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے داماد حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب کو غسل دے رہے تھے، آپ نے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مغیرہ کو جنت میں داخل فرما، میں نے ان کو جنت کا حریص ہی پایا ہے۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے نزدیک اپنے صاحب یعنی حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے کم نہیں تھے۔

رات بھر ایک ہی دُعا:

﴿8552﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے داماد حضرت سیِّدُنا ابو صالح مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب کا بیان ہے کہ میں نے سوچا حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا وصال ہو جائے گا اور میں ان کے گھر میں ہو کر بھی ان کے عمل کی خبر نہیں جان سکوں گا چنانچہ ایک مرتبہ میں نے ان کے ساتھ ہی نماز عشا ادا کی اور پھر ان کے گھر آکر چادر اوڑھ کر لیٹ گیا (تاکہ آپ کی رات کی عبادت دیکھ سکوں)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے، روٹی کھائی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، پھر اپنی داڑھی پکڑ کر عرض کرنے لگے: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تو اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے تو بوڑھے مالک کو آگ پر حرام کر دینا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ یہی کلمات دُہراتے رہے حتّٰی کہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے میں سو گیا۔ (پھر رات میں کسی وقت) بیدار ہوا تو دیکھا کہ آپ اسی حالت میں ہیں کبھی ایک پاؤں آگے کرتے اور کبھی دوسرا اور یہی کلمات دُہرا رہے ہیں کہ "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

جب تو اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے تو بوڑھے مالک کو آگ پر حرام کر دینا۔" خدا کی قسم! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فجر تک یہی کلمات دُہراتے رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: "بخدا! اگر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے مجھے دیکھ لیا تو ہمیشہ ان کا دل مجھ سے ناراض رہے گا، چنانچہ میں انہیں اسی حالت میں چھوڑ کر گھر چلا آیا۔

بھلائی کا بدلہ بھلائی ہے:

﴿8553﴾... حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن غالب حدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جب دشمنوں سے مقابلے کے لئے نکلے تو فرمایا: میں دنیا کی کس چیز پر غمگین ہوں خدا کی قسم! دنیا میں تو گھر کے لیے شہتیر بھی نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اے میرے آقا! اگر مجھے اپنا چہرہ تیرے حضور کر کے شب بیداری کرنے، تیرے لئے اپنی پیشانی جھکانے اور رات کے اندھیروں میں اعضا اور جوڑوں کو حرکت دینے سے محبت، ثواب کی اُمید اور تیری جنت میں داخلے کی خاطر نہ ہوتی تو میں ضرور دنیا اور اہل دنیا سے جُدائی کی تمنا کرتا۔ پھر آپ نے اپنی تلوار کی میان توڑی اور آگے بڑھ کر لڑنے لگے یہاں تک کہ شہید ہو گئے، جب آپ کو اٹھایا گیا تو کچھ سانسیں باقی تھی اور لشکر سے تھوڑی ہی دور پہنچ کر آپ شہید ہو گئے۔ جب آپ کو دفن کیا گیا تو آپ کی قبر سے مشک کی خوشبو آنے لگی، آپ کے ایک بھائی نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے ابو فراس! آپ کے ساتھ کیسا سُلُوک کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: اچھا سلوک کیا گیا۔ بھائی نے پوچھا: آپ کو کہاں لے جایا گیا؟ فرمایا: جنت میں۔ پوچھا: کس سبب سے؟ فرمانے لگے: یقین کامل، تہجد کی پابندی اور سخت گرمیوں کے روزوں میں پیاس کی بدولت۔ بھائی نے پوچھا: آپ کی قبر سے خوشبو کیسی آتی ہے؟ فرمایا: یہ تلاوتِ قرآن اور نفلی روزوں کی خوشبو ہے۔ بھائی نے کہا: مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: اپنے لئے بھلائی کماؤ اور اپنے دن رات بیکار نہ کرو کہ میں نے نیکوکاروں کو دیکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں: بھلائی کا بدلہ بھلائی ہے۔

﴿8554﴾... صعدی بن ابو حجر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گئے اور پوچھا: آپ کس حال میں ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نعمتوں میں گِھرے ہوئے اور شکر میں کوتاہی کرنے والے ہیں، ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہونے کے باوجود ہم سے محبت فرماتا ہے اور ہم اس کے محتاج ہونے کے باوجود اس سے غافل رہتے ہیں۔

بُری صحبت دین کا نقصان کرتی ہے:

﴿8555﴾... حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے اپنے داماد حضرت سَیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَبِیْب سے فرمایا: اے مغیرہ! تمہارے دوست اور تمہارے ساتھ بیٹھنے والوں کو میں تمہارے دین کے لئے مفید نہیں سمجھتا لہٰذا ان کی صحبت سے بچا کرو۔

زندگی جسمانی خواہش کے لیے نہیں:

﴿8556﴾... حضرت سَیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَبِیْب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے پیٹ میں کچھ تکلیف ہوئی تو ان سے عرض کی گئی: ”آپ کو شوربہ دے دیا جائے تاکہ پیٹ کا مرض دور ہو جائے۔“ آپ نے فرمایا: تم مجھے اپنی طب سے دور رکھو۔ (پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ میں اپنی شرمگاہ یا اپنے پیٹ کے لئے زندہ رہنا نہیں چاہتا۔

﴿8557﴾... حضرت سَیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ جو کہ حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی بیٹی تھیں ان کا انتقال ہوا تو حضرت سَیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے پاس آئے اور کہا: ابو یحییٰ! آپ کی بیٹی کی میراث سے آپ کا جو حصہ بنتا ہے وہ لے لیجئے۔ حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: مغیرہ! جاؤ وہ بھی تمہارا ہوا۔

سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سَیِّدُنا مغیرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے سسر حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے روایت کرتے ہیں۔

بے عمل خطبا اور قینچیاں:

﴿59-8558﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، اچانک میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض

کی: یہ آپ کی اُمّت کے خطبا ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے تھے اور خود کو بھولے ہوئے تھے حالانکہ یہ کتابُ اللہ کو پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔[1]

بصرہ کی فضیلت:

﴿8560﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے داماد حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے عرض کی: اے ابو یحییٰ! کیا آپ ہمارے ساتھ سمندر کے کسی جزیرے پر چلیں گے تاکہ ہم وہاں رہیں حتّٰی کہ یہاں لوگوں کا معاملہ تھم جائے؟ آپ نے فرمایا: میں ایسا کبھی نہیں کروں گا، مجھے حضرت سیِّدُنا احنف بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت بیان کی کہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: میں ایسی زمین کے بارے میں جانتا ہوں جسے بصرہ کہا جاتا ہے، وہاں والوں کی سمتِ قبلہ سب سے زیادہ درست ہوگی، وہاں مسجدیں اور اذان دینے والے زیادہ ہوں گے اور دیگر شہروں کے مقابلے میں بصرہ سے بلائیں زیادہ دور کی جائیں گی۔[2]



حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان عبادت گزاروں میں ایک حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، آپ کا شمار ائمہ میں ہوتا ہے اور آپ عبادت میں بہت کوشش کرنے والے، بہت زیادہ نیک اعمال کرنے والے اور تھوڑی غذا پر قناعت کرنے والے تھے۔

مزید عمل کی گنجائش نہیں:

﴿8561﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ اگر حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا جاتا کہ آپ کل انتقال کر جائیں گے تو آپ اس بات پر قادر نہ تھے کہ اپنے عمل میں

1... ابن حبان، کتاب الاسراء، ذکر وصف الخطباء... الخ، ١/ ١٣٥، حدیث: ٥٣، بتغیر قلیل

2... اس کی تخریج نہیں ملی۔

کچھ اضافہ کر سکیں (یعنی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر عمل کرتے تھے کہ مزید اضافہ کی گنجائش ہی نہ تھی)۔

﴿8562﴾... حضرت سیِّدُنا عفان بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ عبادت کرنے والوں کو بھی دیکھا ہے لیکن بھلائی، تلاوت قرآن اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے عمل کرنے میں حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ اِستقامت کسی میں نہیں دیکھی۔

دن بھر کا جدول:

﴿8563﴾... حضرت سیِّدُنا موسٰی بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تو میں تم سے سچ کہوں گا، وہ اپنے معاملات میں مشغول رہتے تھے حدیث بیان کرتے یا تلاوت کرتے یا تسبیح کرتے یا نماز پڑھتے رہتے تھے، انہوں نے اپنے دن کو ان ہی اعمال پر تقسیم کر رکھا تھا۔

خلوص نیت سے حصول علم:

﴿8564﴾... حضرت سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک زمانہ تھا کہ ہم کسی کے پاس بھی علم حاصل کرنے جاتے تو حضرت حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ کسی کی نیت خالص نہ ہوتی اور آج ہم کہتے ہیں کہ حضرت حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ ہم میں سے ایسا کوئی نہیں جس نے خلوصِ نیت سے علم حاصل کیا ہو۔

﴿8565﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال مسجد میں نماز کی حالت میں ہوا۔

تھوڑے پر قناعت:

﴿8566﴾... حضرت سیِّدُنا سوار بن عبدُ اللہ بن سوار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چادریں بیچا کرتے تھے، آپ صبح سویرے بازار جاتے اور جب ایک دو رَتی کما لیتے تو اپنی ٹوکری باندھتے اور دکان بند کر کے واپس آجاتے۔

﴿8567﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سوار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بازار جاتا تھا، آپ جب کپڑے پر ایک یا دو رتی نفع کما لیتے تو اپنی ٹوکری باندھ لیتے

اور پھر کوئی چیز نہ بھیجتے، میں گمان کرتا کہ آپ کی ضرورت اتنی ہی ہوگی کیونکہ جب آپ اپنی ضرورت کے مطابق حاصل کر لیتے تھے تو اس پر ذرہ بھی اضافہ نہیں کرتے تھے۔

﴿8568﴾... حضرت سَیِّدُنا حاتم بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازار جاتے اور ایک کپڑے پر دو دانق نفع کما لیتے تو واپس لوٹ آتے تھے اور اتنا سا کمانے کے بعد اگر آپ کو دو دینار کی پیشکش بھی کی جاتی تو اس پر کان نہ دھرتے۔

والدین سے زیادہ مہربان:

﴿8569﴾... حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: مجھے میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ حضرت سَیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی تیمارداری کی تو حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: اے ابو سلمہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ جیسے کی مغفرت فرمادے گا؟ حضرت سَیِّدُنا حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میرے حساب کا معاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ یا میرے والدین کریں تو میں اپنے والدین کے مقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حساب کرنے کو اختیار کروں گا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر میرے والدین سے زیادہ مہربان ہے۔

﴿8570﴾... حضرت سَیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص سے فرمایا: اگر بادشاہ تمہیں اس لیے بھی بلائے کہ تم اسے "قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ (یعنی سورۂ اخلاص)" سناؤ تب بھی اس کے پاس نہ جانا۔

علم کا احترام:

﴿8571﴾... حضرت سَیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلطان نے بلوایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ لال داڑھی لے کر ان حکمرانوں کے پاس جاؤں؟ خدا کی قسم! میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔

﴿8572﴾... حضرت سَیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے غیر خدا کے لئے حدیث طلب کی وہ دھوکا دیا گیا۔

﴿8573﴾... حضرت سَیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں کبھی بھی حدیث بیان نہ کرتا یہاں تک کہ میں نے خواب میں حضرت سَیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو دیکھا تو انہوں نے مجھے حکم فرمایا: حدیث

بیان کیا کرو، لوگ ضرور قبول کریں گے۔

﴿8574﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک شخص حضرت سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حدیث کا سماع کرتا تھا، وہ شخص چین کے سفر پر گیا، جب واپس آیا تو حضرت سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے ہدیہ لایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: اگر میں تحفہ قبول کروں گا تو تجھے کبھی حدیث بیان نہیں کروں گا اور اگر تحفہ قبول نہیں کروں گا تو حدیث بیان کروں گا۔ اس شخص نے عرض کی: آپ تحفہ قبول نہ کریں اور مجھے حدیث بیان کیا کریں۔

اَعلٰی عِلِّیِّین اُخروی مقام:

﴿8575﴾... حضرت سیِّدُنا اَبان بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ پوچھا گیا: حضرت سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟ جواب دیا: وہ تو اعلٰی عِلِّیِّین میں ہیں۔

سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کثیر اور مشہور تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے روایات لیں ہیں۔

﴿8576﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں کہیں کھجور دیکھتا ہوں تو اس خوف سے نہیں کھاتا کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو۔"[1]

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا:

﴿8577﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا کرتے تھے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے عمل سے جو بلند نہ کیا

1... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب تحریم الزکاۃ... الخ، ص۵۳۹، حدیث: ۱۰۷۱، نحوہ

مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک الانصاری، ص۲۶۷، حدیث: ۱۹۹۹

جائے، ایسے دل سے جو خوف نہ کرتا ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔“[1]

جنتیوں کا پہلا کھانا:

﴿8578﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اہلِ جنت کو جو سب سے پہلے کھانا کھلایا جائے گا وہ مچھلی کی کلیجی کا کنارہ ہوگا۔“[2]

﴿8579﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں کو جمع کرنے والی سب سے پہلی شے آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کرے گی[3]۔“[4]

﴿8580﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: آپ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں، آپ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! جس مقصد کے لیے آئے ہو وہ بات کرو، شیطان تمہارے ساتھ ہرگز ٹھٹھا نہ کرے، میں محمد بن عبدُ اللہ ہوں۔“[5]

حضور عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر و قناعت:

﴿8581﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”راہِ خدا میں جس قدر مجھے ڈرایا گیا ہے اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا، جتنی مجھے تکلیفیں دی گئیں اتنی کسی کو نہیں دی گئیں، بعض اوقات مجھ پر ایسے حالات بھی آئے کہ ایک ایک مہینے تک میرے اور بلال کے لیے

1... مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک الانصاری، ص۲۶۸، حدیث: ۲۰۰۷

2... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ وذریتہ، ۲/ ۴۱۲، حدیث: ۳۳۲۹

3... یہ آگ قریب قیامت عدن سے اُٹھے گی لوگ آگے آگے بھاگیں آگ پیچھے پیچھے ہوگی، رات کو ٹھہرا کرے گی تاکہ لوگ آرام کرسکیں، سب کو فلسطین یا شام میں پہنچا کر غائب ہو جائے گی۔ اول علامت سے مراد ہے قیامت سے بالکل متصل بڑی علامت پہلی یہ ہوگی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۱۶۷)

4... مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک الانصاری، ص۲۷۳، حدیث: ۲۰۵۰

5... سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ذکر اختلاف الاخبار فی قول القائل سیدنا وسیدی، ۶/ ۷۰، حدیث: ۱۰۰۷۷

اتنا بھی نہ ہوتا جسے آلِ محمد کھا سکیں سوائے اتنی چیز کے جو بلال کی بغل میں آجائے۔"[1]

جنتی بازار:

﴿8582﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی ہر جمعہ کو آیا کریں گے تو جانبِ شمال سے ایک ہوا چلے گی جس سے ان کے چہرے اور کپڑے بھر جائیں گے اور ان کا حُسن و جمال مزید بڑھ جائے گا، جب وہ اپنے اہل کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو وہ کہیں گے: خدا کی قسم! ہمارے پاس سے جانے کے بعد تمہارا حُسن و جمال بہت زیادہ ہو گیا۔ وہ کہیں گے: خدا کی قسم! ہمارے جانے کے بعد تمہارا بھی حُسن و جمال بہت زیادہ ہو گیا ہے۔"[2]

حُسنِ یوسف:

﴿8583﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس گیا ہوں یقیناً انہیں نصف حُسن عطا کیا گیا ہے۔"[3]

﴿8584﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں معراج کی رات سرخ ٹیلے کے قریب حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"[4]

اچھی اُمید کے سبب نجات:

﴿8585﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آگ سے چار آدمی نکال کر بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے جائیں گے، انہیں پھر

1... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۳۴، ۴/ ۲۱۳، حدیث: ۲۴۸۰

2... مسلم، کتاب الجنة... الخ، باب فی سوق الجنة... الخ، ص ۱۵۱۹، حدیث: ۲۸۳۳

3... مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء... الخ، ص ۹۷، حدیث: ۱۶۲، نحوه

4... مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسٰی علیه السلام، ص ۱۲۹۳، حدیث: ۲۳۷۵

آگ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا تو ان میں سے ایک مُڑ مُڑ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا: اے میرے ربّ! اے میرے ربّ! مجھے اُمید تھی کہ جب تو نے مجھے جہنم سے نکال لیا ہے تو اب دوبارہ نہ لوٹائے گا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم سے نجات دے دیگا[1]۔[2]

یہ حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی سے مروی ہے جبکہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی روایت میں دو آدمیوں کا تذکرہ ہے۔

﴿8586﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جنتیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! تو نے اپنا ٹھکانا کیسا پایا؟ وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! بہت اچھا ٹھکانا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: کوئی سوال کر، کوئی خواہش کر۔ وہ شخص عرض کرے گا: میں تو بس یہی سوال اور تمنا کرتا ہوں کہ تو مجھے واپس دنیا میں بھیج دے تاکہ میں تیرے راستے میں 10 مرتبہ قتل کیا جاؤں۔ یہ اس وجہ سے کہ اس نے شہادت کی فضیلت کو دیکھ لیا۔ پھر جہنمیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! تو نے اپنا ٹھکانا کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے فرمائے گا: کیا تو اس عذاب سے بچنے کے لئے زمین بھر سونا دے گا؟ وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! ضرور دوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تجھ سے اس سے بھی کم اور آسان کام کا کہا گیا تھا مگر تو نے نہ کیا۔ چنانچہ اسے جہنم کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔[3]

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 453** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ ربّ تعالیٰ سے امید بھی بڑی عبادت ہے ایسی عبادت کہ مشکلیں حل کر دیتی ہے۔ امید ہی وہ عبادت ہے جو اس عالم میں بھی ہوگی اور کام آوے گی امید ہی وہ عبادت ہے جو ہم جیسے گنہگاروں کا سہارا ہے۔ شعر

زطاعت نہ آوردم الا امید   خدایا مگرداں مرا ناامید

اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان چار میں سے ایک شخص یہ عرض کرے گا باقی تین بھی اسی کی عرض سے بخش دیئے جائیں گے، رحمت والے کا ساتھ بھی رحمت سے حصہ دلادیتا ہے، یا وہ چاروں باری باری سے یہ عرض کریں گے یہاں صرف ایک کا ذکر ہوا ہے۔

2... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل ... الخ، ص ۱۲۱، حدیث: ۱۹۲۔ مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۴۱، حدیث: ۱۳۳۱۲

3... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۱۴، حدیث: ۱۳۱۶۱

سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی فضیلت:

﴿8587﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حبہ بدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب لَمۡ یَكُنِ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ (پ۳۰، سورۂ بیّنہ: آیت ۱) نازل ہوئی تو حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا ربّ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان آیات کو اُبَی بن کعب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) پر تلاوت فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب حضرت ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس بات کی خبر دی تو وہ عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا واقعی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میرا ذکر ہوا تھا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہاں۔“[1]

﴿8588﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیتُ الخلاء سے باہر تشریف لائے اور کھانا تناول فرمانے لگے تو آپ سے عرض کی گئی: کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ ارشاد فرمایا: ”کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں۔“[2]

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عدلِ کریمانہ:

﴿8589﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن تین تین لوگوں کے لئے ایک ایک اونٹ تھا، حضرت سیِّدُنا علی اور حضرت سیِّدُنا ابولُبابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سواری میں شریک تھے، جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چلنے کی باری آتی تو یہ دونوں حضرات عرض کرتے: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ سوار رہیں، آپ کے بدلے ہم چل لیں گے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے: ”تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں اور جس طرح تم اَجر و ثواب کے طلب گار ہو میں بھی ہوں[3]۔“[4]

---

1 ...مسند احمد، مسند المکیین، حدیث ابی حبة البدری، ۵/۴۱۸، حدیث: ۱۶۰۰۱

2 ...مسلم، کتاب الحیض، باب جواز اکل المحدث... الخ، ص۱۹۸، حدیث: ۳۷۴

3 ...مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ۲/۸۲، حدیث: ۳۹۰۱

4 ...مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کے معنٰی کی وضاحت میں فرماتے ہیں: یعنی دنیا میں ☜

منافق کی علامات:

﴿8590﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ ابد قرار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تین عادتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں وہ منافق ہے اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور یہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے: (۱)...جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲)...جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (۳)... جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔“[1]

والدین کے لئے دعائے مغفرت کا فائدہ:

﴿8591﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں ایک بندے کا درجہ بلند فرمائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے لئے کس وجہ سے ہوا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تیری اولاد کے تیرے لیے استغفار کرنے کے سبب۔“[2]

حضور دلوں کا حال جانتے ہیں:

﴿8592﴾... حضرت سیِّدُنا وابصہ بن معبد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں اس ارادے سے حاضر ہوا کہ حضور نبی اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہر نیکی اور ہر گناہ کے بارے میں پوچھوں گا۔ چنانچہ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے لگا تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے کہا: ”اے وابصہ! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دور رہو۔“ میں نے کہا: مجھے چھوڑ دو اور قریب ہو لینے دو کیونکہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ لوگوں کی بَنِسبت میں زیادہ قریب ہو کر بیٹھوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

......تم دونوں ہم سے زیادہ طاقتور نہیں ہم چلنے پر تم سے زیادہ قوت رکھتے ہیں اور آخرت میں ہم ثواب الٰہی سے بے نیاز نہیں، یہ پیدل چلنا بڑے ثواب کا کام ہے لہٰذا ہم اپنی باری پر پیدل چلیں گے تم سوار ہو گے، یہ ہے حضور کا عدل و انصاف اپنے غلاموں کے ساتھ اور یہ ہے حضور کا انکسار اس فرمانِ عالی میں قیامت تک کے سرداروں بادشاہوں کو عدل کی تعلیم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۹۵)

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص۵۰، حدیث: ۵۹۔ مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/ ۶۳۹، حدیث: ۱۰۹۲۵

2 ...ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۴/ ۱۸۵، حدیث: ۳۶۶۰۔ مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/ ۵۸۴، حدیث: ۱۰۶۱۵

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے وابصہ! قریب آجاؤ۔“ چنانچہ میں اتنا قریب ہوا کہ میرے گھٹنے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مَس ہوگئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اے وابصہ! میں تمہیں بتاؤں کہ تم کس چیز کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو؟“ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بتادیجئے۔ ارشاد فرمایا: ”تم نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُنگلیاں بندھ کرکے مٹھی بنائی اور میرے سینے پر مارتے ہوئے فرمایا: ”اے وابصہ! اپنے دل اور اپنے ضمیر سے پوچھو! نیکی وہ ہے جس پر دل مطمئن ہو اور طبیعت جمے اور گناہ وہ ہے جو طبیعت میں چبھے اور دل میں کھٹکے اگرچہ لوگ تمہیں فتوٰی دیں یا تم سے لیں۔“[1]

﴾8593﴿... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا حُلّہ پہنایا جائے گا، پھر وہ اس حُلّے کو اپنی اَبروں پر اور پھر اپنے پیچھے اپنی ذریت پر رکھے گا اور چیخ کر کہے گا: ہائے موت!۔ اس کے پیچھے اس کی ذریت پکارے گی: ہائے ہماری موت!۔ تو ان سے فرمایا جائے گا: آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔[2]

ایک ہی برتن سے غسل:

﴾8594﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ میں اور حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی پیتل کے برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے جلدی فرمایا کرتے تھے۔[3]

گناہوں کی نحوست:

﴾8595﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت

1... مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث وابصۃ، ۶/۲۹۲، حدیث: ۱۸۰۲۸

2... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۳۰۸، حدیث: ۱۲۵۶۱

3... ابو داود، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء فی آنیۃ الصفر، ۱/۶۸، حدیث: ۹۸۔ مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۴۳۸، حدیث: ۲۴۹۲۹

مومن نہیں ہوتااور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتااس کے بعد توبہ کرنے کا مرحلہ باقی ہے۔“[1]

﴿8596﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لوگ معدنیات کی کانوں کی طرح ہیں، جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ رکھیں۔“[2]

﴿8597﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب مُعلِّم کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو حضرت سیِّدُنا اُسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چیخنے لگے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ کیا ہے؟ یہ ہمارا طریقہ نہیں اور نہ ہی چیخنے والے کا کوئی حصہ ہے، دل غمگین ہے، آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں مگر ہم ربّ کو ناراض نہیں کریں گے۔“[3]

برکت والا نکاح:

﴿8598﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو۔“[4]

ہمارے نقش قدم پر رہنا:

﴿8599﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ”کیا تم ان باتوں پر ایمان لاتے ہو جن پر ہم ایمان لائے؟“ حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: کیوں نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تو پھر ہمارے ہی نقش قدم پر رہنا۔“[5]

---

1. ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی... الخ، ص۴۹، حدیث: ۱۰۴ عن ابی ھریرۃ
2. ...مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب خیار الناس، ص۱۳۶۷، حدیث: ۲۵۲۶
3. ...مستدرک، کتاب الجنائز، البکاء علی المیت، ۱/۷۱۸، حدیث: ۱۴۵۰
4. ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۳۶۵، حدیث: ۲۴۵۸۳
5. ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۴۰۸، حدیث: ۲۴۸۰۷

جنت میں بھی صحبتِ مصطفےٰ کی دعا:

﴿8600﴾... حضرت سیِّدُنا زِر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ سورۂ نساء کی 100 آیتیں پڑھ چکے تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: "سوال کر عطا کیا جائے گا۔" تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس طرح دعا مانگی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد کفر نہ ہو، اس نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ہمیشہ رہنے والی جنت کے اعلیٰ درجے میں تیرے نبی کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔[1]

ذبحِ اضطراری:

﴿8601﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عشراء دارمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ذبح حلق یا سینے سے ہی ہوتا ہے؟[2] ارشاد فرمایا: اگر تم اس کی ران میں بھی نیزہ مارو تو کافی ہے[3]۔[4]



سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان بزرگوں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ابو اسماعیل حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جو سیدھے راستے کے امام، مضبوط بنیاد رکھنے والے، قابلِ تعریف طریقے پر کاربند، علوم میں اعلیٰ مرتبت، معتدل و محفوظ راستے سے اصولِ دین تک پہنچنے والے، نیکوکاروں کے آثار و اعمال کو اپنانے والے، شرعی احکام اور فیصلوں میں بہت بڑے فائدے اور انفرادی و اجتماعی زندگی میں بہترین نصیحتیں کرنے والے تھے۔

1 ... ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۳/۲۱۲، حدیث: ۱۹۶۷۔ مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۵۵، حدیث: ۴۲۵۵

2 ... سوال کا مقصد یہ ہے کہ کیا ذبح کی یہ ہی صورت ہے کہ گلے اور سینے کے درمیان ہو، اگر یہ ہی ذبح ہے تو جو جانور قبضہ میں نہ ہو اور مر رہا ہو اسے ذبح کیسے کیا جائے جیسے کنوئیں میں گری ہوئی بکری۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۴۸)

3 ... یہ اضطراری ذبح کا ذکر ہے جب جانور قبضہ میں نہ ہو اور اس کا ذبح کرنا ضروری ہو تو جہاں کہیں نیزہ بھالا مار دیا جائے اور خون بہہ جائے ذبح ہو جائے گا جیسے بھاگی ہوئی گائے، کنوئیں میں گرا ہوا جانور اور تیر سے مارا ہوا شکار۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۴۸)

4 ... ابو داود، کتاب الضحایا، باب ما جاء فی ذبیحۃ المتردیۃ، ۳/۱۳۷، حدیث: ۲۸۲۵

﴿8602﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو حضرت سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ سنت کا جاننے والا ہو۔

لوگوں میں چار امام:

﴿8603﴾... ابو قدامہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: میں جتنے بھی لوگوں سے ملا ہوں ان میں امام چار ہی تھے: (۱)... حضرت مالک بن انس (۲)... حضرت حماد بن زید (۳)... حضرت سُفیان بن سعید ثوری رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور انہوں نے چوتھے کا بھی ذکر کیا تھا لیکن میں بھول گیا، اگر انہوں نے حضرت ابن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام نہیں لیا تو پھر میں نہیں جانتا کہ چوتھا کون ہے۔

﴿8604﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس دن حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا اس وقت مجھے پورے عالم اسلام میں ان جیسا ہیبت و وقار والا کوئی نظر نہیں آیا۔

علم کو لکھ کر قید کر لو:

﴿8605﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

أَيُّهَا الطَّالِبُ عِلْمًا اِيْتِ حَمَّادَ بْنَ زَيْدِ

فَاطْلُبِ الْعِلْمَ بِحِلْمٍ ثُمَّ قَيِّدْهُ بِقَيْدِ

لَا كَثَوْرٍ وَكَجَهْمٍ وَكَعَمْرِو بْنِ عُبَيْدِ

ترجمہ: اے علم کے طلب کرنے والے حماد بن زید کے پاس جا۔ ان سے صبر و تحمل کے ساتھ علم حاصل کر اور پھر اسے لکھ کر قید کر لے۔ ثور، جہم اور عمرو بن عبید کی طرح نہ ہونا۔

یہاں ثور سے مراد ثور بن یزید ہے۔

﴿8606-07﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرقہ جہمیہ کا تذکرہ کرتے فرمایا: یہ اپنی اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہیں کہ آسمان میں کچھ نہیں ہے۔

آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو بھی یہی فرماتے سنا ہے۔

بد مذہب لائقِ امامت نہیں:

﴿8608﴾... حضرت سیِّدُنا فطر بن حماد بن واقد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا: اے ابو اسماعیل! ہمارا امام قرآن کو مخلوق کہتا ہے، کیا میں اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہ اس کے پیچھے نماز پڑھو نہ اس کی عزت کرو۔

﴿8609﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھے اور ہمارے ساتھ حضرت سیِّدُنا وہب بن جریر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تھے، ہم نے حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی قول ذکر کیا تو حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ! تم میں سے کسی شخص کا اپنی ہی غلاظت میں پیر پھسلتا ہے تو وہ اپنے ہم نشینوں سے بدعتیوں کی باتیں کرتا ہے یہاں تک کہ ان کی نظروں میں گر جاتا ہے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا: تم جانتے ہو ابو حنیفہ کیا کرتے ہیں؟ وہ اِرجاء کی تعریف میں لگے رہے جب دل اس پر مطمئن نہ ہوا تو رائے کی تعریف کرنے لگے اور احادیث کو ایک دوسرے پر قیاس کرنا شروع کر دیا تاکہ انہیں باطل کر دیں حالانکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث کو قیاس نہیں کیا جاتا۔[1]

﴿8610﴾... حضرت سیِّدُنا ابو علی عُذری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے انتقال کی خبر دی تو آپ نے کہا: تمام

---

[1] ...اس روایت کی سند پر کلام ہے اور یہ اس لئے بھی درست نہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید تو خود امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے مداح تھے، چنانچہ حضرت ابو سلیمان جوزجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں حج کے لئے جانے لگا تو حضرت ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ کوفہ کے فقیہ نیک شخص ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی حج کریں گے، اگر تم ان سے ملو تو ان سے میرا سلام کہنا۔ حضرت ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مزید فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے محبت کرتا ہوں کیونکہ (میرے استاد) حضرت ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ان سے محبت کرتے ہیں۔ (اخبار أبي حنيفة وأصحابه، ص۷۹)

رہی ارجاء کی بات تو اس کے متعلق امام جلال الدین سیوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک جماعت نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف ارجاء کی نسبت کی ہے لیکن یہ درست نہیں۔ شارح مواقف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غسان مرجی کا لگایا ہوا بہتان اور افترا ہے۔ (الخیرات الحسان، ص۱۰۰)

تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے زمین کے پیٹ کو ان کی پناہ گاہ بنایا۔[1]

﴿8611﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عقل مند اور صاحب بصیرت لوگوں میں سے تھے۔

﴿8612﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تم یہ کہو کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے افضل ہیں تو گویا تم نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو خیانت کرنے والا کہا۔

مسلمانوں کے سردار:

﴿8613﴾... جس دن حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات ہوئی تو حضرت سیِّدُنا یزید بن زریع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: آج مسلمانوں کے سردار کا انتقال ہو گیا۔

﴿8614﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید، حضرت سیِّدُنا ابن عون اور حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ایک گھر میں جمع ہوئے تو حضرت سیِّدُنا ثابت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے فرمایا: اے لوگو! وہ شخص کیسا ہے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دعا کو قبول فرمالے؟ حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ فی نفسہٖ اس کے لیے ایک آزمائش ہے۔ حضرت سیِّدُنا ثابت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے فرمایا: اس کی وجہ سے وہ خود پسندی میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کئے پر جو بھی بندہ خود پسندی میں مبتلا ہوتا ہے وہ استدراج (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل) میں ہے۔ حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: استدراج کی کیا علامت ہے؟ حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کسی بندے کا مرتبہ ہو، بندہ اس مرتبہ کی حفاظت کرے اور اس پر قائم رہتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے تو ربّ تعالٰی اُسے اس سے بلند رُتبہ عطا فرما دیتا ہے اور اگر وہ شکر کو ضائع کر دے تو اس کا شکر کو ضائع کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ... یہ روایت درست نہیں جیسا کہ ماقبل کلام گزر چکا ہے۔

کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے، پس جس بندے کو ڈھیل دی گئی ہے وہ اپنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان معاملے میں سُستی کا شکار ہے اس پر لازم ہے کہ اس ڈھیل اور چھوٹ کو پہچانے اور خود پسندی کو دور کرے۔ ایسے بندے کے دل میں جب شکر کا تھوڑا حصہ ڈالا جائے تو وہ شکر اسے اس بات پر اُبھارتا ہے کہ وہ جائزہ لے کہ یہ نعمت جو اسے ملی ہے کہاں سے آئی ہے جب وہ یہ جان لیتا ہے تو عاجزی وانکساری کرتا ہے جب وہ عاجزی کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے اِستِدراج کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ”شکر کو ضائع کرنے والوں کے ساتھ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر ہے۔“ چنانچہ تمام حضرات نے رونا شروع کر دیا پھر حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور عرض کی: اے ظاہر وپوشیدہ کو جاننے والے! اگر تو توفیق نہ دے تو ہمیں کوئی توفیق نہیں، اگر تو قوت نہ دے تو ہم میں کوئی قوت نہیں۔ حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے ابو بکر! آپ کی دعا کے صدقے ہی ہم اس قوت کا ذائقہ چکھتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے ساتھیوں میں مُستَجابُ الدَّعوات کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔

سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ نے بصرہ اور اس کے علاوہ دیگر شہروں کے معزز تابعین کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام سے ملاقات کی ہے۔

سب سے زیادہ بہادر:

﴿8615﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینے والے کسی آواز سے خوفزدہ ہو گئے اور اس آواز کی جانب نکلے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار گلے میں تلوار لٹکائے واپس آتے ہوئے ملے اور آپ فرما رہے تھے: ”ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے، ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔“ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ”ہم نے اسے (گھوڑے کو) دریا پایا۔“ یا فرمایا: ”اس کی رفتار تو دریا جیسی ہے۔“[1]

[1]... بخاری، کتاب الجھاد، باب الحمائل... الخ، ٢/٢٨٢، حدیث: ٢٩٠٨۔ ابن ماجہ، کتاب الجھاد، باب الخروج فی النفیر، ٣/٣٤٥، حدیث: ٢٧٧٢

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ وہ گھوڑا سست رفتار تھا لیکن اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس پر سبقت نہ کر سکا۔ سَیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آخری الفاظ سَیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی وغیرہ کے ہیں۔

بستر پر آنے کی دعا:

﴿8616﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یوں دعا کرتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مَنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مَاْوٰی یعنی تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور پناہ دی اور کتنے ہی ایسے ہیں جن کی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا کوئی نہیں۔"[1]

﴿8617﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے رَحم پر ایک فرشتہ مُقَرَّر کر رکھا ہے جو کہتا ہے: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اب نُطفہ ہے، اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اب لوتھڑا ہے، اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اب گوشت کا ٹکڑا ہے۔ پھر جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! یہ لڑکا ہو گا یا لڑکی، خوش بخت ہو گا یا بد بخت، اس کا رزق کتنا ہے اور اس کی موت کا وقت کیا ہے؟ پس یہ سب کچھ اس کی ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دیا جاتا ہے۔"[2]

بابرکت پیالہ:

﴿8618﴾... حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (ایک پیالہ دکھاتے ہوئے) فرمایا: میں نے اس پیالے سے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر طرح کا مشروب پلایا، شہد، نبیذ[3]، دودھ اور پانی۔[4]

1... مسلم، کتاب الذکر... الخ، باب ما یقول عند النوم... الخ، ص ۱۴۵۵، حدیث: ۲۷۱۵

2... بخاری، کتاب الحیض، باب مخلقۃ وغیر مخلقۃ، ۱/ ۱۲۸، حدیث: ۳۱۸

3... نبیذ عموماً کھجور کے شربت (زُلال) کو کہتے ہیں کہ رات کو کشمش یا کھجوریں پانی میں بھگو دی جاتی ہیں صبح کو وہ پانی نتھار کر پیا جاتا ہے اسے نبیذ کہتے ہیں۔ یہ بہت ہی مقوی اور زود ہضم ہوتا ہے یہ حلال ہے بشرطیکہ خدشہ کو نہ پہنچے اگر بہت روز تک رکھا رہے تو جھاگ چھوڑ دیتا ہے اور نشہ آور ہے اب حرام ہو جاتا ہے کہ فرمایا گیا: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۸۱)

4... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اباحۃ النبیذ... الخ، ص ۱۱۱۲، حدیث: ۲۰۰۸

خودکشی کرنے والے کی مغفرت:

﴿8619﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا طفیل بن عَمرو دَوْسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کو کسی مضبوط قلعہ اور حفاظت کے مقام کی ضرورت ہے؟ حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا طفیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس قبیلہ دوس میں ایک قلعہ تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انکار فرمادیا کیونکہ یہ سعادت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انصار کے لئے مقدر کر دی تھی۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت سَیِّدُنا طفیل دوسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اپنی قوم کے ساتھ مدینہ شریف ہجرت کی، جب مدینہ پہنچے تو ان کی قوم کا ایک شخص بیمار ہو گیا، جب بیماری بہت زیادہ بڑھ گئی تو اس نے ایک چوڑے پھل کے نیزے سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے جس کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا حتّٰی کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے انتقال کے بعد حضرت سَیِّدُنا طفیل بن عَمرو دَوْسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے خواب میں اچھی حالت میں دیکھا کہ وہ اچھی حالت میں ہے مگر اس نے اپنے ہاتھ کو لپیٹا ہوا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس شخص نے جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے بخش دیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: یہ تم نے اپنے ہاتھوں کو کیوں لپیٹا ہوا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: مجھ سے کہا گیا کہ ہم اسے درست نہیں کریں گے جسے تم نے خود بگاڑا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا طفیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا خواب بیان کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔“[1]

دن کی ابتدا اس طرح کرو:

﴿8620﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان قاتل نفسہ لا یکفر، ص ۷۲، حدیث: ۱۱۶

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اپنے بستر پر آتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ اور شیطان آتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے: بھلائی پر دن کا اختتام کر اور شیطان کہتا ہے: بُرائی پر اختتام کر۔ اگر بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے اور سو جاتا ہے تو فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جب بندہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: بھلائی سے دن کی ابتدا کر اور شیطان کہتا ہے: بُرائی سے ابتدا کر۔ اگر بندہ یوں کہتا ہے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ﴿یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَ لَىٕنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝۴۱﴾ [1] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ﴿یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝۶۵﴾ [2] تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے مجھے میری روح لوٹا دی اور میری نیند میں مجھے موت نہ دی، تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کرے اور اگر وہ ہٹ جائیں تو انھیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں کہ وہ روکے ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بے شک اللہ آدمیوں پر بڑی مہر (رحمت) والا مہربان ہے۔“ تو اب اگر وہ اپنی چارپائی سے گر کر مر بھی گیا تو جنت میں داخل ہو گا۔ [3]

قاتل اور مقتول جہنمی ہیں:

﴿8621﴾... حضرت سیِّدُنا احنف بن قیس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم بصرہ آئے تو میں نے اپنی تلوار کو اپنے گلے میں حمائل کیا اور ان کے پاس آیا تاکہ میں ان کی مدد کروں۔ مجھے راستے میں حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه ملے تو انہوں نے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی مدد کرنے۔ تو آپ نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”جب دو مسلمان تلواریں لے کر لڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔“ [4]

---

1 ...پ۲۲، فاطر: ۴۱

2 ...پ۱۷، الحج: ۶۵

3 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلة، ما یقول اذا انتبه من منامه، ۶/ ۲۱۳، حدیث: ۱۰۶۹۰

4 ...بخاری، کتاب الایمان، باب وان طائفتان... الخ، ۱/ ۲۳، حدیث: ۳۱

بے دینوں سے دین کی مدد:

﴿8622﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اللہَ تَعَالٰی لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِاَقْوَامٍ لَا خَلَاقَ لَھُمْ یعنی بے شک اللہ تعالٰی اس دین کی مدد ان لوگوں سے بھی لے لیتا ہے جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔''[1]

﴿8623﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: '' ایک صاع غلّہ ادا کرو۔'' یعنی صدقہ فطر میں[2]۔[3]

﴿8624﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے اہل وعیال کے ساتھ مُزدلفہ سے رات میں ہی بھیج دیا۔[4]

﴿8625﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، حضور صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عذابِ قبر اور کانے (یعنی دجال) کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔[5]

حیا بھلائی ہے:

﴿8626﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ یعنی حیا ساری کی ساری بھلائی ہی ہے۔''[6]

1 ...سنن کبری للنسائی، کتاب السیر، الاستعانۃ بالفجار فی الحرب، ۵/ ۲۷۹، حدیث: ۸۸۸۵

2 ...صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں یا اس کا آٹا یا ستّو نصف صاع، کھجور یا منقے یا جَو یا اس کا آٹا یا ستّو ایک صاع۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۳۸)۔ نیز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل شیخ طریقت، امیر اہلسنّت کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت، جلد اوّل، صفحہ 1321 پر ہے: ایک سو ''پچھتّر روپے اَٹھنی بھر'' (یعنی دو کلو سے 80 گرام کم) وزن گیہوں یا اُس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت ایک صَدَقۂ فِطر کی مقدار ہے۔

3 ...صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الزکاۃ، باب اخراج السلت صدقۃ الفطر...الخ، ۴/ ۸۸، حدیث: ۲۴۱۵، نحوہ

4 ...مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ من النساء...الخ، ص ۶۷۳، حدیث: ۱۲۹۳

مسند طیالسی، عبد اللہ بن ابی یزید عن عباس، ص ۳۶۰، حدیث: ۲۷۵۸

5 ...مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منہ فی الصلاۃ، ص ۲۹۷، حدیث: ۵۸۸، عن ابی ھریرۃ

6 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان...الخ، ص ۴۰، حدیث: ۶۱

ایک حرف پر 10 نیکیاں:

﴿8627﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو کتابُ اللہ سے ایک حرف پڑھتا ہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے لئے 10 نیکیاں لکھتا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے اس پر 30 نیکیاں ہیں۔“[1]

بہترین مال:

﴿8628﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں بہترین مال بکری ہو گا جسے لے کر کوئی اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا۔“[2]

﴿8629﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں سمجھانے کے لئے ایک لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا راستہ ہے۔“ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس لکیر کے دائیں بائیں متعدد لکیریں کھینچیں اور ارشاد فرمایا: ”یہ تمام راستے شیطان کے ہیں اور شیطان ان کی طرف بلاتا ہے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ (پ۸، الانعام: ۱۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اَور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی۔

یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے راستے کے دائیں بائیں جو راستے ہیں۔[3]

﴿8630﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قطری[4]

1... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرا حرفا... الخ، ۴/ ۴۱۷، حدیث: ۲۹۱۹۔ معجم کبیر، ۹/ ۱۳۰، حدیث: ۸۶۴۷، ۸۶۴۸

2... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/ ۵۰۰، حدیث: ۳۶۰۰

3... سنن کبری للنسائی، کتاب التفسیر، سورۃ الانعام، ۶/ ۳۴۳، حدیث: ۱۱۱۷۴

4... قطری یمنی اعلیٰ درجہ کا کپڑا ہوتا ہے جو سوتی ہوتا ہے مائل بہ سرخی، حاشیہ پر اعلیٰ درجہ کا کام ہوتا ہے۔ قطر ایک بستی کا نام ہے یمن یا بحرین میں وہاں کا تیار کردہ ہوتا ہے جیسے ہمارے ہاں ڈھاکہ کی ململ۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۱۱۶)

کپڑا لپیٹے حضرت سیِّدُنا اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سہارا لیے ہوئے تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔[1]

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا صبر:

﴿8631﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہوازن میں جعرانہ کے مقام پر حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مالِ غنیمت) تقسیم فرمایا۔ میں نے ایک انصاری شخص کو تقسیم کاری کے حوالے سے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں نازیبا جملہ بولتے سنا تو مجھ سے برداشت نہ ہوا چنانچہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اس کی بات بیان کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ مبارکہ پر جلال کے آثار ظاہر ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: یہ دیکھ کر میں نے چاہا کاش! اپنا سارا اہل و مال قربان کر دیتا مگر حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس معاملے کی خبر نہ دیتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر مجھے تکلیف دی گئی ہے تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو مجھ سے زیادہ تکلیف دی گئی ہے اور انہوں نے اس پر صبر کیا۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”ایک قوم نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس قدر مارا کہ ان کا چہرا زخمی ہوگیا تو ان نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا کی: ”اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میری قوم کو معاف فرمادے کیونکہ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں۔“[2]

سات اعضاء پر سجدہ:

﴿8632﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء: ناک، پیشانی، دونوں ہتھیلیاں اور انگلیوں (یعنی قدموں) کے کنارے پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹوں[3]۔“[4]

1... شمائل ترمذی، باب ما جاء فی لباس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ص ۵۵، حدیث: ۵۸

مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۵۲۲، حدیث: ۱۳۷۶۵

2... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ۵۴، ۲/ ۴۶۸، حدیث: ۳۴۷۷۔ مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ۲/ ۱۷۱، حدیث: ۴۳۳۱

3... اس روایت میں گھٹنوں کا ذکر نہیں ہے جبکہ بخاری باب السجود علی الانف اور دیگر کئی کتب احادیث میں گھٹنوں کے ذکر کے ساتھ روایت موجود ہے۔

4... بخاری، کتاب الاذان، باب السجود علی الانف، ۱/ ۲۸۵، حدیث: ۸۱۲

اُمُّ المؤمنین صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا حق مہر:

﴿8633﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمتِ عالَم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آزاد فرمایا اور اسی آزادی کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حق مہر قرار دیا[1]۔[2]

غیر مملوکہ شے کی بیع منع ہے:

﴿8634﴾... حضرت سیِّدُنا حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ مجھے حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شے کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس موجود نہ ہو۔ یا فرمایا: اس سامان کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس موجود نہ ہو۔[3]

بیع مخابرہ:

﴿8635﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ہم بیع مخابرہ میں کوئی حرج نہ جانتے تھے حتّٰی کہ جب پہلا سال آیا تو حضرت سیِّدُنا رافع بن خدیج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خیال کیا کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیع مخابرہ سے منع فرمایا ہے[4]۔[5]

1... یعنی بجز آزادی کے (یعنی آزادی کے علاوہ) اور کوئی مہر انہیں نہ دیا، یہ یا تو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خصوصیات سے ہے کہ آپ پر ازواج کا نہ مہر واجب ہے نہ باری مقرر کرنا لازم۔ یا یہ مطلب ہے کہ مہر مُعَجَّل یعنی نکاح کا چڑھاوا کچھ نہ دیا یا یہ مطلب ہے کہ نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ فرمایا بعد میں مہر مثل دیا جیسا کہ اب بھی یہ ہی حکم ہے ورنہ عورت کا آزاد کرنا مہر نہیں بن سکتا مہر مال ہونا چاہیے، لہٰذا یہ حدیث نہ تو قرآن کریم کے خلاف ہے نہ مذہب ائمہ کے خلاف۔ (مراۃ المناجیح، ۵ / ۷۳)

2... مسلم، کتاب النکاح، باب فضیلۃ اعتاقہ امتہ ثم یتزوجھا، ص۷۴۳، حدیث: ۱۳۶۵

3... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراھیۃ بیع مالیس عندک، ۳/ ۱۶، حدیث: ۱۲۳۷

4... مسلم، کتاب البیوع، باب کراء الارض، ص۸۳۳، حدیث: ۱۵۴۷

5... مخابرہ خیبر سے بنا یعنی خیبر والا معاملہ کرنا جو حضور انور نے خیبر کے یہود سے کہا کہ باغات حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اور کام کاج یہود کا، پیداوار نصف نصف، یا خیار سے بنا بمعنی نرم زمین، جس میں زمین ایک کی ہو اور اس کا نرم کرکے...

دین میں ضائع ہونے والی پہلی شے:

﴿8636﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم اپنے دین میں سب سے پہلے جس چیز کو ضائع کرو گے وہ نماز ہے۔“[1]

60سال بعد کوئی عذر باقی نہیں رہتا:

﴿8637﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یا کسی اور صحابی سے روایت ذکر کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رؤوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ کسی بندے کی عمر 60 سال تک پہنچا دے تو پھر اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے لئے کوئی عُذر باقی نہیں رکھتا۔“[2]

روزہ ڈھال ہے:

﴿8638﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مطرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو آپ نے دودھ اور کھانے کے لئے کچھ منگوایا تو میں نے عرض کی: میں

......جوتنا بونا دوسرے کے ذمے۔ مخابرہ اور مزارعہ قریباً ہم معنی ہیں یعنی زمین کاشت کے لیے کرایہ پر دینا، ان میں فرق یہ ہے کہ مخابرہ میں تخم کرایہ دار کا ہوتا ہے اور مزارعہ میں تخم مالک زمین کا، صرف کام کرایہ دار کا۔ مخابرہ یا مزارعہ کو امام ابو حنیفہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) منع فرماتے ہیں اس حدیث کی وجہ سے، صاحبین جائز کہتے ہیں واقعہ خیبر کی وجہ سے، صاحبین یہ حدیث منسوخ مانتے ہیں اور حدیث خیبر کو ناسخ، فتویٰ قول صاحبین پر ہے، ہاں زمین کے معین حصہ کی پیداوار مالک یا کرایہ دار کے لیے مقرر کرنا باقی کی دوسرے کے لیے یہ حرام ہے کہ خبر نہیں کس حصہ میں کتنی پیداوار ہو اور ہو یا نہ ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۶۶۲ ملتقطاً)

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام حذیفۃ، ۸/ ۲۰۲، رقم: ۱۱، عن حذیفہ بتغیر

معجم کبیر، ۹/ ۳۵۳، حدیث: ۹۷۵۴، عن عبد اللہ بن مسعود، بتغیر

2... بخاری، کتاب الرقاق، باب من بلغ ستین سنۃ... الخ، ۴/ ۲۲۴، حدیث: ۶۴۱۹، عن ابی ھریرۃ، نحوہ

معجم کبیر، ۶/ ۱۸۳، حدیث: ۵۹۳۳

روزے سے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”روزہ ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کے پاس جنگ میں ڈھال ہوتی ہے۔“(1) پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے طائف پر امیر مقرر کر کے بھیجا تو مجھ سے آخری عہد یہ لیا: ”لوگوں کا خیال رکھنا کہ ان میں بیمار، کمزور، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہیں۔“(2)

میزبان پر بوجھ نہ بنو:

﴿8639﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمتِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مہمان کا حق مہمان نوازی کرنے والے پر تین دن ہے، جو اس سے زیادہ ہوگا صدقہ ہے، مہمان کو چاہئے کہ تین دن بعد ان کے پاس سے چلا جائے اور انہیں آزمائش میں نہ ڈالے۔“(3)

مصیبت سے حفاظت:

﴿8640﴾... امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰى كَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِهٖ تَفْضِیْلًا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے تجھ پر اور اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے اس مصیبت کو ہمیشہ کے لیے پھیر دے گا۔“(4)

نبی کی صحبت احسانِ خداوندی ہے:

﴿8641﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جس وقت امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو زخمی کیا گیا میں ان کے قریب تھا، میں نے ان کے جسم کو چھوا اور کہا: اس جسم کو آگ

---

1 ... نسائی، کتاب الصیام، ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب... الخ، ص ۳۷۱، حدیث: ۲۲۲۷، ۲۲۲۸

2 ... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب من ام قوما فلیخفف، ۱/ ۵۳۴، حدیث: ۹۸۷

3 ... ابوداود، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی الضیافة، ۳/ ۴۸۱، حدیث: ۳۷۴۹ - مسند طیالسی، زیاد عن ابی هریرة، ص ۳۳۳، حدیث: ۲۵۶۰

4 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا رأی مبتلی، ۵/ ۲۷۲، ۲۷۳، حدیث: ۳۴۴۲، ۳۴۴۳

نہیں چھوئے گی۔ انہوں نے میری طرف ایک نظر اُٹھائی تو مجھے ان پر بہت محبت وشفقت آئی پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم کوئی ایسی بات جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہے اور آپ کی یہ صحبت بہت ہی اچھی تھی اور آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ سے اس حال میں جُدا ہوئے کہ وہ آپ سے راضی تھے، آپ مسلمانوں کے ساتھ رہے اور آپ کا مسلمانوں کے ساتھ رہنا بہت اچھا رہا اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا آپ ان سے جدا ہوں گے اور جب آپ ان سے جدا ہوں گے تو یہ مسلمان بھی آپ سے راضی ہوں گے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میری صحبت کا جو ذکر کیا تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احسانوں میں سے مجھ پر بہت بڑا احسان ہے اور تم لوگوں کے ساتھ میری صحبت کو جیسے گمان کر رہے ہو تو کاش! میرے پاس زمین بھر کوئی شے ہوتی تو میں اس صحبت کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اسے فدیہ کے طور پر دے دیتا۔[1]

صلح کرانے کے لئے پہلو دار بات کرنا:

﴿8642﴾... حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے پہلو دار بات کرنے والا جھوٹا نہیں ہے۔"[2]

﴿8643﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی نیکی کی راہ دکھانے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔"[3]

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تلبیہ:

﴿8644﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس طرح تلبیہ کہا کرتے تھے: "لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ یعنی میں حاضر ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر

1... بخاری، کتاب فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/ ۵۲۸، حدیث: ۳۶۹۲

2... بخاری، کتاب الصلح، باب لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس، ۲/ ۲۱۰، حدیث: ۲۶۹۲

3... مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی... الخ، ص ۱۰۵۰، حدیث: ۱۸۹۳، عن ابی مسعود انصاری

مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری، ۸/ ۳۱۹، حدیث: ۲۲۴۲۳

ہوں، بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے[1]۔"[2]

تنگدست کو مہلت دینے کی فضیلت:

﴿8645﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کا کسی شخص پر قرض تھا، جب وہ اس سے قرض کا تقاضا کرنے گئے تو وہ ان سے چھپ گیا، پھر جب وہ ملا تو میرے والد نے کہا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: میرے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں۔ میرے والد نے کہا: کیا تو خدا کی قسم کھاتا ہے کہ تیرے پاس کچھ نہیں؟ اس شخص نے کہا: خدا کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں۔ تو میرے والد نے وہ قرض والی تحریر منگوائی اور اسے پھاڑ ڈالا اور فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس دن اپنے (عرش کے) سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔"[3]

﴿8646﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین مرتبہ پکارا تو آپ نے اسے ہر بار جواب میں لَبَّیْک، لَبَّیْک فرمایا۔[4]

جو درود پڑھنا بھولا وہ جنت کا راستہ بھولا:

﴿8647﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ یعنی جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔"[5]



1... بخاری شریف میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی تلبیہ میں "وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ" کے الفاظ بھی مذکور ہیں۔ (بخاری، کتاب الحج، باب التلبیۃ، ۱/ ۵۲۱، حدیث: ۱۵۴۹)

2... بخاری، کتاب الحج، باب التلبیۃ، ۱/ ۵۲۱، حدیث: ۱۵۵۰، عن عائشۃ

3... ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی انظار المعسر والرفق بہ، ۳/ ۵۲، حدیث: ۱۳۱۰

مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب حدیث جابر... الخ، ص ۱۲۰۲، حدیث: ۳۰۰۶

4... کتاب الدعاء، باب جواب من نادی رجلا باسمہ، ص ۵۴۲، حدیث: ۱۹۴۳

5... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۸

سیِّدُنا زِیاد بن عبدُ اللّٰہ نُمَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

ان بزرگوں میں سے ایک عبادت گزار، تہجد گزار، روزہ دار نیکی کی طرف جلدی کرنے والے اور موت کا انتظار کرنے والے حضرت سیِّدُنا زیاد بن عبد اللہ نمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہیں۔

بھلائی عابدین کے لیے ہی ہے:

﴿8648﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا زیاد نمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بہت عرصہ پہلے مجھے بتایا تھا کہ میرے خواب میں کوئی آنے والا آیا اور مجھ سے کہا: اے زیاد! تو اپنی عادت تہجد پڑھنے اور رات میں قیام کرنے کی بنا، خدا کی قسم! یہ تیرے لئے اس نیند سے بہتر ہے جو تیرے بدن کو تھکا دیتی اور اس کے لیے تیرا دل ٹوٹنے لگتا ہے۔ میں گھبرا کر بیدار ہو گیا مگر بخدا! پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہی پہلے والا یا کوئی اور میرے خواب میں آیا اور کہا: اے زیاد! اُٹھ جا، دنیا میں عبادت گزاروں کے سوا کسی کے لئے خیر نہیں۔ یہ سنتے ہی میں گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

﴿8649﴾... حضرت سیِّدُنا عمارہ بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا زیاد نمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: اگر مجھے اپنی موت کے وقت کا علم ہوتا تو ضرور میں طویل رنج و غم کو اختیار کرتا حتّٰی کہ میری موت کا وقت آجاتا پھر کیا جبکہ میں جانتا نہیں کہ صبح یا شام کب میری موت کا وقت آجائے؟ یہ کہہ کر رونے کی وجہ سے ان کی آواز بھر آگئی اور اُٹھ کر چل دیئے۔

﴿8650﴾... سیِّدُنا عبد الواحد بن خطاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں تھے کہ قیامت کا تذکرہ چھڑ گیا تو سیِّدُنا زیاد نمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو انتقال کر گیا یقیناً اس کے لیے قیامت قائم ہو گئی۔

سیِّدُنا زیاد نمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ذِکْرُ اللہ سے شیطان بھاگتا ہے:

﴿8651﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”شیطان ابن آدم کے دل سے اپنی سونڈ لگائے ہوئے ہے، جب بندہ ذِکْرُ اللہ کرتا ہے تو

شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذِکْرُ اللہ کرنا بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔"[1]

جنت کی کیاریاں:

﴿8652﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرنے لگو تو چر لیا کرو۔" صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! دنیا میں ہمارے لئے جنت کی کیاریاں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: "ذکر کے حلقے۔"[2]

ذکر کے حلقے تلاش کرنے والے فرشتے:

﴿8653﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور شافع محشر، ساقی کوثر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے سیاحت کرتے رہتے ہیں اور ذکر کے حلقے تلاش کرتے ہیں، جب وہ کسی ذکر کے حلقے کے پاس آتے ہیں تو اسے گھیر لیتے ہیں، پھر وہ فرشتے اپنے سردار کو بارگاہ ربُّ العزت میں یہ کہنے کے لئے بھیجتے ہیں: اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے بندوں میں سے بعض نیک بندوں کے پاس گئے تو وہ تیری نعمتوں کی تعظیم کر رہے تھے، تیری کتاب کی تلاوت کر رہے تھے، تیرے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھ رہے تھے اور اپنی دنیا اور آخرت کے لئے تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: انہیں میری رحمت سے ڈھانپ دو، وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں ہوتا۔"[3]

تین اچھی تین بری چیزیں:

﴿8654﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تین چیزیں گناہوں کو ختم کرنے والی ہیں، تین درجات بلند کرنے والی ہیں، تین نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی ہیں۔ گناہوں کو ختم کرنے والی یہ ہیں: (۱)... ٹھنڈ میں وضو کرنا (۲)... ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا اور (۳)... جماعت کی طرف پیش قدمی کرنا۔ درجات بلند

1... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب التوبۃ، ۳/۴۰۶، حدیث: ۹۲

2... ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۸۲، ۵/۳۰۴، حدیث: ۳۵۲۱

3... مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/۱۱۶، حدیث: ۶۴۹۴

کرنے والی یہ ہیں: (۱)... کھانا کھلانا (۲)... سلام عام کرنا اور (۳)... رات میں نوافل پڑھنا جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ نجات دینے والی یہ ہیں: (۱)... غصہ اور خوشی دونوں حالتوں میں انصاف کرنا (۲)... فراخی و تنگ دستی میں میانہ روی اختیار کرنا اور (۳)... علانیہ اور پوشیدہ طور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا. ہلاک کرنے والی یہ ہیں: (۱)... بخل جس کی پیروی کی جائے (۲)... خواہشات جن کے پیچھے چلا جائے اور (۳)... خود پسندی۔ "[1]

آسمان میں فرشتوں کی عبادت:

﴿8655﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "آسمان چر چرایا اور اس کا چر چرانا حق ہے کہ اس میں ایک قدم کی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے سجدے میں یا رکوع میں یا قیام کی حالت میں موجود نہ ہوں۔ "[2]

رمضان کا اہتمام:

﴿8656﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب رَجب کا مہینہ آتا تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا فرماتے: "اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان سے ملا دے۔ "[3]



حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان

ان بزرگوں میں ایک حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی ہیں جو کہ موت کے منتظر، بیدار رہنے والے اور کثیر غموں والے تھے، آپ اکثر اپنے استاذ حضرت سیِّدُنا حسن بن ابو حسن یعنی حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی باتیں بیان کرتے ہیں جن کی صحبت میں آپ 10 سال تک رہے۔

1... مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/۱۱۴، حدیث: ۶۴۹۱

2... ترمذی، کتاب الزھد، باب فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لو تعلمون... الخ، ۴/۱۴۰، حدیث: ۲۳۱۹، عن ابی ذر.
مسند بزار، مسند ابی موسی، ۸/۱۷۷، حدیث: ۳۲۰۸، عن حکیم بن حزام
مستدرک، کتاب الفتن والملاحم، ذکر نفخ الصور و انبات الاجساد، ۵/۷۵۴، حدیث: ۸۶۷۷، عن ابی ذر

3... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب فضائل شھر رمضان، ۱/۳۶۱، حدیث: ۱

دنیا سے بے رغبت لوگ:

﴿8657﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے جن کے گھروں میں کبھی کوئی کپڑا طے کرکے نہ رکھا گیا، نہ انہوں نے کبھی اپنے گھر والوں کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی زمین پر کبھی کوئی بستر بچھایا۔ ان میں سے کوئی کہتا: "کاش! میں جو لقمہ کھاتا ہوں وہ میرے پیٹ میں پکی اینٹ بن جائے (تاکہ مزید کھانے کی حاجت نہ رہے)۔" راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ہمیں بتایا کہ پکی اینٹ پانی میں 300 سال تک باقی رہتی ہے۔

﴿8658﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی کثیر مال و دولت کا وارث بن جاتا تو کہتا: خدا کی قسم! یہ تو بہت مَشَقَّت والی چیز ہے۔ پھر اپنے بھائی سے کہتا: اے میرے بھائی! میں جانتا ہوں کہ یہ وراثت کا مال میرے لئے حلال ہے لیکن میں خوف کرتا ہوں کہ یہ میرے دل اور عمل کو خراب کردے گا لہٰذا یہ تو رکھ لے مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں، پھر وہ سارا مال اسے دے دیتا اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھتا حالانکہ وہ اس کا سخت ضرورت مند ہوتا۔

بھوک کے بغیر کھانا نہ کھاتے:

﴿8659﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ اگر وہ صبح کھانا کھالیتے تو جب تک پیٹ بھرا رہتا وہ دوبارہ کھانا نہ کھاتے۔ مزید فرماتے ہیں: خدا کی قسم! بندہ اپنا کھانا کتے کو ڈال دے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ پیٹ بھرا ہونے کے باوجود کھانا کھائے۔

﴿8660﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ ان میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنے اہل کے پاس چھوڑ جاتا تو وہ 40 سال تک ان پر خرچ کرتا رہتا۔

رات عبادت میں گزارنے والے:

﴿8661﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے کبھی اپنے اہل کو کھانا پکانے کا حکم نہیں دیا، اگر انہیں کھانے کو کچھ دے دیا جاتا تو کھالیتے ورنہ خاموش رہتے، اس بات کی کوئی پروانہ نہ کرتے کہ کھانا گرم ہے یا ٹھنڈا، انہوں نے کبھی زمین پر بستر نہیں بچھایا، اپنے ہاتھ کو تکیہ بناتے، رات میں تھوڑا سوتے اور پھر کھڑے ہو جاتے اور گردن جھکائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں قیام، رکوع اور سجود میں رات گزار دیتے۔

دنیا ایک خواب ہے:

﴿8662﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیا شروع سے لے کر آخر تک اس سوتے شخص کی طرح ہے جو نیند میں اپنی پسندیدہ شے دیکھے اور پھر بیدار ہو جائے (یعنی دنیا ایک خواب ہے)۔

﴿8663﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا گیا: اے ابو سعید! آپ اپنی قمیص کیوں نہیں دھوتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”موت کا معاملہ اس سے زیادہ جلدی کا ہے۔“

﴿8664﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ دنیا میں سے انہیں کچھ ملتا تو اس پر خوش نہ ہوتے اور دنیا کی کوئی چیز ان سے منہ پھیر لیتی تو اس پر اُداس بھی نہ ہوتے۔

دنیا ومافیہا سے بہتر عمل:

﴿8665﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”علم کا ایک باب سیکھنا میرے نزدیک دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔“

﴿8666﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو بھی مسلمان اپنے بستر پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہوئے جاتا ہے تو اس کا بستر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مسجد ہو جاتا ہے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ذاکرین میں لکھا جاتا ہے۔

﴿8667﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا:"اگر مجھے جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کر کے اختیار دیا جائے کہ دونوں میں سے اپنے ٹھکانے کو جان لوں یا پھر مٹی ہو جاؤں تو میں ضرور مٹی ہو جانا اختیار کروں گا۔"

رات بھر کی عبادت سے بہتر عمل:

﴿8668﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ارشاد فرمایا:"گھڑی بھر کا غور و فکر پوری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔"

﴿8669﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے لوگو! تم تھوڑی سی مدت میں ہو جس میں عمل محفوظ ہو رہا ہے، موت تمہارے پیچھے لگی ہے اور جہنم تمہارے سامنے ہے، خدا کی قسم! جو کچھ تم دیکھ رہے ہو سب فانی ہے، پس ہر دن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے کے منتظر رہو اور آدمی غور کرلے کہ وہ آگے کیا بھیج رہا ہے۔

کامل ایمان کب ہوتا ہے؟

﴿8670﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بندے کا قرآن پاک پر کامل ایمان اس وقت ہوتا ہے جب وہ غمزدہ، مرجھایا ہوا، بیمار، پگھلا ہوا اور تھکا ماندہ ہوتا ہے۔

﴿8671﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: (اے ابن آدم!) تو کب تک کہتا رہے گا: اے گھر والو! مجھے صبح کا کھانا دو، اے گھر والو! مجھے رات کا کھانا دو۔

﴿8672﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مومن صبح و شام غم کی حالت میں کرتا ہے اور اسے موت بھی غم کی حالت میں آتی ہے، اسے اتنا ہی کافی ہے جتنا بکری کے بچے کو کافی ہوتا ہے۔

پرہیزگار لوگ:

﴿8673﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو پایا اور ایسوں کی صحبت میں رہا کہ ان میں سے کوئی شام کرتا اور اس کے پاس اتنا کھانا ہوتا جو صرف اسے ہی کافی ہوتا اور اگر وہ چاہتا تو اسے کھا لیتا لیکن وہ کہتا: خدا کی قسم! میں یہ کھانا اس وقت تک اپنے پیٹ میں نہیں ڈالوں گا جب تک اس میں سے کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صدقہ نہ کر دوں۔ پھر وہ اس میں سے کچھ صدقہ کر دیتا۔

مزید فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا اور ان کی صحبت میں رہا جنہیں اس بات کی کوئی پروا نہیں تھی کہ دنیا کس پر طلوع ہو رہی ہے اور کس پر غروب، اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! ان لوگوں کے نزدیک دنیا اس خاک سے بھی زیادہ گھٹیا تھی جس پر وہ چلتے ہیں۔

﴿8674﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر فرمایا: جو شخص درہم (یعنی مالِ دنیا) کو عزت دیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل کر دیتا ہے۔

ناقص علم اور کمزور رائے:

﴿8675﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: خدا کی قسم! جس شخص کے لئے دنیا وسیع کر دی جائے اور پھر بھی وہ خوف نہ کرے کہ یہ اس کے بارے میں خفیہ تدبیر بھی ہو سکتی ہے تو اس کا علم ناقص اور رائے کمزور ہے اور جس بندۂ مومن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا روک لے اور پھر بھی وہ اپنے لئے اس کو بھلائی تصور نہ کرے تو اس کا بھی علم ناقص اور رائے کمزور ہے۔

امید سامنے اور موت پیچھے:

﴿8676﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تک حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے سہو واقع نہ ہوا تھا تب تک موت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی آنکھوں کے سامنے اور امید پیٹھ پیچھے تھی اور جب سہو واقع ہوا تو امید آنکھوں کے سامنے اور موت پیٹھ پیچھے کر دی گئی۔

﴿8677﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام جنت میں دن کی چند گھڑیاں رہے اور وہ چند گھڑیاں دنیا کے 130 سال جتنی ہیں۔

تین چیزوں کی حسرت:

﴿8678﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: انسان جب دنیا سے جاتا ہے تو اسے تین چیزوں کی حسرت ہوتی ہے: (۱)... جو کچھ جمع کیا اس سے فائدہ نہ اٹھا سکا (۲)... اپنی خواہش پوری نہ کر سکا اور (۳)... اپنے لئے اچھا زادِ راہ آگے نہ بھیج سکا۔

بھوکوں کو بھول نہ جاؤں:

﴾8679﴿... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں عرض کی گئی: آپ بھوکے رہتے ہیں حالانکہ دنیا کے خزانے آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میں خوف کرتا ہوں کہ اگر میں نے پیٹ بھر کھایا تو بھوکوں کو بھول جاؤں گا۔

باوقار اور راہ نما مجلس:

﴾8680﴿... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی مجلس سے زیادہ باوقار اور راہ نمائی کرنے والی مجلس نہیں دیکھی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حدیث بیان کرتے ہوئے روتے تو چہرے پر شکنیں ڈالے بغیر آنسو آپ کی داڑھی پر بہتے۔

سیِّدُنا ہِشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مشہور و معروف علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا زمانہ پایا اور ان سے مسائل و احکام سیکھے، آپ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین، حضرت سیِّدُنا قتادہ، حضرت سیِّدُنا عِکرمہ اور حضرت سیِّدُنا ہشام بن عُروہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث کی سماعت کی۔

روزہ دار کا اجر:

﴾8681﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ایک نیکی 10 نیکیوں کے برابر ہے، (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:) روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا بھی میں ہی دوں گا کہ وہ اپنا کھانا اور پینا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے[1]۔"[2]

1... خیال رہے کہ منہ کی وہ بو جو دانتوں کے میل وغیرہ یا بیماری سے پیدا ہو نجر کہلاتی ہے اور جو معدہ خالی ہونے کی وجہ سے پیدا ہو اسے خلوف کہتے ہیں، دانتوں کے میل کی بو تو مسواک و منجن سے جا سکتی ہے اور بیماری کی بو دواؤں سے مگر خلوف معدہ کی بو صرف کھانے سے جا سکتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۳۶)

2... نسائی، کتاب الصیام، فضل الصیام... الخ، ص ۳۷۰، حدیث: ۲۲۱۲

روزہ دار بھولے سے کھالے تو۔۔۔!

﴿8682﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو روزے کی حالت میں بھولے سے کھا، پی لے تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کھلایا اور پلایا ہے۔"[1]

﴿8683﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دن کی نمازوں میں سے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی، آپ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا اور پھر آپ مسجد کے سامنے کی جانب رکھی ایک لکڑی کے قریب کھڑے ہوئے اور اس پر ہاتھ رکھ لیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی موجود تھے۔ راوی نے اس کے بعد ذوالیدین[2] والا قصہ بیان کیا[3]۔[4]

قبولیت دعا کا وقت:

﴿8684﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور شافعِ محشر، ساقی کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی نمازی مسلمان اسے پا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی طلب کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ضرور دیتا ہے وہ گھڑی مختصر ہے[5]۔"[6]

---

1 ...مسلم، کتاب الصیام، باب اکل الناسی... الخ، ص ٥٨٢، حدیث: ١١٥٥

2 ...ان کا نام عُمیر ابنِ عمرو، کنیت ابو محمد، لقب خِرباق اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عطا کردہ خطاب ذوالیدین تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ٢/ ١٤٧)

3 ...ذوالیدین کا قصہ یہ ہے جیسا کہ "مسلم شریف" میں ہے: حضرت سیِّدُنا ذوالیدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی؟ ارشاد فرمایا: نہ میں بھولا نہ نماز کم ہوئی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے باقی ماندہ رکعات پڑھیں اور بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کئے۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب السھو... الخ، ص ٢٨٩، حدیث: ٥٧٣)

4 ...مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب السھو فی الصلاۃ... الخ، ص ٢٨٩، حدیث: ٥٧٣

5 ...اس ساعت میں مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی۔ نمازی متقی کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ فُسّاق وفُجّار کی جو جمعہ تک نہ پڑھیں صرف دعاؤں پر ہی زور دیں، یُصَلِّی میں اسی جانب اشارہ ہے ورنہ نماز کی حالت میں دعا کیسے مانگی جائے گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ١/ ٩١٣)

6 ...مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، ص ٤٢٤، حدیث: ٨٥٢

نماز کی طرف سکون سے چلو:

﴿8685﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب نماز کی اقامت کہی جائے تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون سے چلو اور جو مل جائے وہ پڑھو اور جو باقی رہ جائے وہ پوری کرو۔"[1]

﴿8686﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "(ظہر کی) نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے۔" یا فرمایا: "جہنم کے طبقات کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔"[2]

اسمائے حُسنٰی یاد کرنے کی فضیلت:

﴿8687﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مکی مدنی سرکار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے 99 نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو ان ناموں کو یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وتر ہے[3] اور وتر کو پسند کرتا ہے[4]۔"[5]

﴿8688﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کرنے تشریف لے گئے، حضرت بلال نے آپ کو اکٹھی کی ہوئی کھجوریں پیش کیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: "اے بلال! یہ کیا ہے؟" عرض کی: یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

---

[1]... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار... الخ، ص ۳۰۳، حدیث: ۶۰۲

[2]... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الابراد بالظھر... الخ، ص ۳۱۰، حدیث: ۶۱۵

مسند احمد: مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۵۸۱، حدیث: ۱۰۵۹۷

[3]... عربی میں وتر فرد عدد کو کہتے ہیں جو تقسیم نہ ہو سکے اکیلا ہو، رب تعالیٰ عدد سے پاک ہے۔ اس کے وتر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ ذات و صفات اور افعال میں اکیلا ہے، نہ اس کا کوئی شریک ہے، نہ اس کے صفات افعال قابل تقسیم، اسی معنی سے اسے واحد اور احد کہتے ہیں لہٰذا حدیث پر اعتراض نہیں کہ وتر و شفع ہونا عدد کے حالات ہیں **اللہ** تعالیٰ عدد سے پاک ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۷۵)

[4]... وتر نماز کو پسند کرتا ہے کہ وتر ہونے میں اسے رب تعالیٰ سے نسبت ہے، لہٰذا اس پر ثواب دے گا یا اس شخص کو پسند کرتا ہے جو دنیا سے اکیلا ہو کر رب کا ہو رہے جب رب تمہارا ہے تو تم بھی رب کے ہو جاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۷۵)

[5]... مسلم، کتاب الذکر... الخ، باب فی اسماء اللہ... الخ، ص ۱۴۳۹، حدیث: ۲۶۷۷

یہ کھجوریں ہیں جو میں نے اکٹھی کی ہیں۔ ارشاد فرمایا: "کیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ تمہیں جہنم کی آگ سے ان کی گرمی پہنچے گی، بلال انہیں خرچ کرو اور عرش کے مالک عَزَّوَجَلَّ سے کمی کا خوف نہ رکھو۔"[1]

اپنا مرتبہ کیسے معلوم ہو؟

﴿8689﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ جاننا پسند ہو کہ اس کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کیا ہے تو وہ یہ جان لے کہ اس کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیا ہے۔[2]

﴿8690﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اور پھر گناہ یاد کر کے غمزدہ ہو جاتا ہے، جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے غمگین ہونے کو دیکھتا ہے تو اس کا کوئی کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہی بغیر نماز روزہ کے اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔[3]

جنتی کے مزے:

﴿8691﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا، وہاں خوش رہے گا کبھی غمزدہ نہ ہو گا، اس میں ہمیشہ رہے گا کبھی موت نہ آئے گی، اس کی جوانی فنا ہو گی نہ کبھی اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے۔[4]

﴿8692﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے اور بیمار ہو گئے تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں (صدقہ کے) اونٹوں اور ان کے چرواہے کی طرف جانے کا حکم دیا اور فرمایا: "اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔"[5] چنانچہ وہ (دودھ اور پیشاب پی کر) تندرست

1... معجم کبیر، ۱/۳۴۲، حدیث: ۱۰۲۵

2... مسند بزار، مسند ابی ھریرۃ، ۱۷/۳۰۷، حدیث: ۱۰۰۶۳

3... معجم اوسط، ۱/۵۸۱، حدیث: ۲۱۳۹، موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الھم والحزن، ۳/۲۸۱، حدیث: ۱۱۱

4... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ ونعیمھا، ۴/۲۳۶، حدیث: ۲۵۳۴

5... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چونکہ یہ لوگ مسافر بھی تھے غریب و مسکین بھی اس لیے ان کو صدقہ کے اونٹ کے دودھ پینے کی اجازت دے دی گئی اور چونکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بذریعہ وحی...

اور موٹے تازے ہوگئے، پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان لوگوں کو پکڑنے کے لئے صحابہ کو بھیجا، جب انہیں لایا گیا تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر، گرم سلائیوں سے ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا حتّٰی کہ وہ مر گئے۔[(1)][(2)]

حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے اسی کی مثل ایک اور روایت ہے اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: پھر مُثلَہ کرنے سے منع فرما دیا۔

دو چیزیں جوان رہتی ہیں:

﴿8693﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں: (۱)... مال کی حرص اور (۲)... لمبی عمر کی حرص۔“[(3)]

﴿8694﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مکی مدنی سرکار، حبیب پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب آدمی اپنی بیوی کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور پھر حق

......معلوم فرمالیا تھا کہ ان کی شفا اس دودھ و پیشاب میں ہے اس لیے انہیں پیشاب پینے کی اجازت دے دی گئی۔ (اور) یہ ارشاد عالی ایک اونٹ کے چرواہے کے متعلق ہوا تھا۔ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تو ان کی شفا بذریعہ وحی یقیناً معلوم فرمالی تھی ہم کو یہ یقین کیسے میسر ہوگا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۶۵، ملتقطاً)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **بہار شریعت**، حصہ 16، **جلد3**، **صفحہ 506** پر فرماتے ہیں: حرام چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا ناجائز ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: ”جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے۔“ (معجم کبیر، ۲۳/ ۳۲۶، حدیث: ۷۴۹)

❶...خیال رہے کہ اب شریعت میں مثلہ کرنا یعنی ہاتھ پاؤں کاٹ دینا آنکھیں پھوڑ دینا ممنوع ہے، حضور کا یہ عمل یا تو مثلہ کی ممانعت سے پہلے تھا بعد میں مثلہ سے منع فرمایا یا اس لیے تھا کہ ان لوگوں نے حضور کے چرواہوں کے ساتھ یہ ہی سلوک کیا تھا تو قصاصاً حضور نے بھی ان سے یہ ہی سلوک فرمایا یا اس لیے تھا کہ انہوں نے بہت جرم کیے تھے مرتد ہو جانا، چرواہوں کو مار ڈالنا، مال لوٹ لینا وغیرہ لہٰذا ان کو یہ سزا دی گئی، اگر مجرم کئی قسم کے جرم کرلے تو حاکم تمام قصاصوں کو جمع کر سکتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۶۶، ملتقطاً)

❷...مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص۲۶۸، حدیث: ۲۰۰۲

❸...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراہیۃ الحرص علی الدنیا، ص۵۲۱، حدیث: ۱۰۴۷

زوجیت ادا کرے تو اس پر غسل واجب ہے[1]۔"[2]

چھپ کر باتیں سننے کا عذاب:

﴿8695﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہیں تو اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔"[3]

﴿8696﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس طرح اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کے عطا کردہ فرائض پر عمل کیا جائے اسی طرح اسے یہ بھی پسند ہے کہ اس کی دی گئی رُخصتوں پر عمل کیا جائے۔[4]

﴿8697﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔[5]

﴿8698﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندے اور کفر کے مابین نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے[6]۔[7]

---

1 ...اس کی شرح وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا کہ جب ختنہ ختنہ میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہے، وہی یہاں مراد ہے یعنی جب مشتہات عورت سے صحبت کی جائے اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا۔ چار شانوں سے چار ہاتھ پاؤں مراد ہیں اور بیٹھنے کا ذکر اتفاقاً ہے، ورنہ جس صورت سے بھی صحبت ہو غسل واجب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۹۸)

2 ...بخاری، کتاب الغسل، باب اذا التقی الختانان، ۱/ ۱۱۸، حدیث: ۲۹۱

3 ...بخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمہ، ۴/ ۴۲۲، حدیث: ۷۰۴۲

4 ...ابن حبان، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی الطاعات وثوابہا، ۱/ ۲۸۴، حدیث: ۳۵۵

5 ...ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی النھی عن الترجل الاغبا، ۳/ ۲۹۳، حدیث: ۱۷۶۲

6 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر... الخ، ص۵۷، حدیث: ۸۲

7 ...مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 363 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: بندہ مؤمن اور کفر کے درمیان نماز کی دیوار حائل ہے جو اس تک کفر کو نہیں پہنچنے دیتی جب یہ آڑ ہٹ گئی تو کفر کا اس تک پہنچنا آسان ہو گیا، ممکن ہے کہ آیندہ یہ شخص کفر بھی کر بیٹھے۔ خیال رہے کہ بعض ائمہ ترکِ نماز کو کفر بھی کہتے ہیں،...

عِرقُ النساء (1) کا علاج:

﴿8699-8700﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عِرقُ النساء کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عربی دنبے کی چکی لے لو جو نہ زیادہ بڑی ہو اور نہ ہی زیادہ چھوٹی ہو، اس کے پتلے ٹکڑے کرلو اور اسے پگھلالو اور تین حصوں میں تقسیم کرلو، پھر ہر صبح نہار منہ اس کا ایک حصہ پی لو۔“ (2)

حضرت سَیِّدُنا انس بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عِرقُ النساء کے 100 سے زائد مریضوں نے یہ نسخہ استعمال کیا تو وہ سب ٹھیک ہو گئے۔

ایامِ بیض کے روزے:

﴿8701﴾... حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں ایام بیض یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے اور فرماتے: یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہے۔ (3)

شوقِ شہادت اور عمل کا جذبہ:

﴿8702﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک غزوہ کا ارادہ فرمایا۔ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ

......بعض کے نزدیک بے نمازی لائق قتل ہے اگرچہ کافر نہیں ہوتا، ہمارے امام صاحب کے نزدیک بے نمازی کو مار پیٹ اور قید کیا جائے جب تک کہ وہ نمازی نہ بن جائے۔ ہمارے ہاں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے نمازی قریب کفر ہے یا اس کے کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے یا ترکِ نماز سے مراد نماز کا انکار ہے، یعنی نماز کا منکر کافر ہے۔

(1)...عِرقُ النساء کی پہچان یہ ہے کہ اِس میں چڈھے (یعنی ران کے جوڑ) سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک شدید درد ہوتا ہے یہ مرض برسوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔ (فیضان سنت، ج۱، ص۱۰۴۳)

(2)...ابن ماجه، کتاب الطب، باب دواء عرق النسا، ۴/۱۰۱، حدیث: ۳۴۶۳، نحوه

مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ آل عمران، دواء وجع عرق النساء، ۳/۹، حدیث: ۳۲۰۷

(3)...ابن ماجه، کتاب الصیام، باب ما جاء فی صیام... الخ، ۲/۳۲۹، حدیث: ۱۷۰۷

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے شہادت کی دعا فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجاہدین کو سلامتی اور مال غنیمت عطا فرما۔“ چنانچہ ہم سلامت رہے اور ہمیں مال غنیمت حاصل ہوا۔ میں پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں کہ جس کے سبب میں جنت میں پہنچ جاؤں۔ ارشاد فرمایا: ”روزہ رکھا کرو کہ اس کی مثل کوئی عمل نہیں۔“ جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا میں نے روزے رکھے۔ میں پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی اور عمل بھی ارشاد فرمادیجئے۔ ارشاد فرمایا: ”جان لو! تم جو بھی سجدہ کرتے ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے عوض تمہارا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک خطا مٹا دیتا ہے۔“[1]

﴿8703﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ مَصْبُوْرَةٍ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو لازمی قسم پر حلف اٹھائے[2] حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہو تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“[3]

کبھی پیٹ بھر گندم کی روٹی نہ کھائی:

﴿8704﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر میرے ماں باپ قربان! آپ دنیا سے ظاہری پردہ فرماگئے مگر کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہ کھائی۔[4]



---

1 ...مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ۸/۲۶۹، حدیث: ۲۲۲۰۲

2 ...حلف کے معنی ہیں یمین وقسم، صبر بمعنی روکنا، جو قسم مدعی کے دعویٰ کو روک دے، اسے جاری نہ ہونے دے وہ یمین صبر ہے یعنی دعوے کو روک دینے والی قسم۔ (مراۃ المناجیح، ۵/۳۹۳)

3 ...ابو داود، کتاب الایمان والنذور، باب التغلیظ فی الایمان الفاجرۃ، ۳/۲۹۷، حدیث: ۳۲۴۲

4 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص۱۵۸۹، حدیث: ۲۹۷۰ بنحوہ۔ اخلاق النبی وآدابہ لابی الشیخ، ذکر محبتہ... الخ، ص۱۵۶، حدیث: ۸۱۶

حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

ان بزرگوں میں سے ایک حضرت سیِّدُنا ہشام بن ابو عبد اللہ دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، آپ دین کی حمایت و تائید میں مخلص، روایت کے معاملے میں بہت نرم، ذکرِ خدا سے محبت کرنے والے اور خوفِ خدا کو ساتھ رکھنے والے تھے۔

﴿8705﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم فقہا کے پاس حدیث سننے کے لئے آتے جاتے تھے لیکن جب طاعون کا زمانہ آیا تو ہم میں سے ہر ایک کے نزدیک دو رکعت پڑھنا حدیث طلب کرنے سے زیادہ پسندیدہ تھا۔

خوفِ آخرت:

﴿8706﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تم سے کسی کے بارے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے حدیث طلب کرتا ہے سوائے حضرت ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اگرچہ وہ کہتے ہیں کہ "کاش! ہم اس علم حدیث سے ایسے چھوٹ جائیں کہ نہ ہمارے لئے کوئی انعام ہو نہ ہم پر کوئی الزام ہو۔"

﴿8707﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قطن عمرو بن ہیثم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

قبر کا اندھیرا:

﴿8708﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ صبح تک چراغ نہ بجھاتے تھے اور فرماتے تھے: میں جب اندھیرا دیکھتا ہوں تو مجھے قبر کا اندھیرا یاد آجاتا ہے۔

﴿8709﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ سنا کہ حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حدیث بیان کرتے تو فرماتے: اس حدیث کو کئی لوگوں نے بیان کیا لیکن ان کی زبان کو مٹی کھا چکی۔

﴿8710﴾... حضرت ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کاش! یہ حدیث پانی ہوتا تو میں تم لوگوں کو پلا دیتا۔

﴾8711﴿... حضرت سیِّدُنا ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں بصرہ آیا تو میں نے دو شخصوں سے افضل کسی کو نہ دیکھا، ایک حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی اور دوسرے حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا۔

﴾8712﴿... حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: عالِم پر تعجب ہے کہ وہ کیسے ہنس لیتا ہے۔

سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی علما کو تنبیہ:

﴾8713﴿... حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک کتاب کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے فرامین پر مشتمل ہے چنانچہ میں نے اسے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: تم لوگ دنیا کے لئے کام کرتے ہو حالانکہ تم اس میں بغیر عمل کے رزق دیے جاتے ہو اور آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے جبکہ وہاں بغیر عمل کے اجر نہیں دیا جاتا، اے بُرے علما! تمہاری ہلاکت ہو تم اجر لیتے ہو اور عمل ضائع کرتے ہو، قریب ہے کہ عمل کا مالک تم سے عمل طلب کرلے اور قریب ہے کہ تمہیں وسیع دنیا سے تنگ و تاریک قبر میں پہنچادیا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جیسے تمہیں نماز روزے کا حکم دیتا ہے ویسے ہی گناہوں سے منع بھی فرماتا ہے، تو وہ شخص کیسے اہلِ علم ہوسکتا ہے جو اپنے رزق کو ناراض کرے اور اپنے ٹھکانے سے نفرت کرے جبکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم وقدرت سے ہے۔ وہ شخص کیسے اہل علم ہوسکتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے پر اعتراض کرے اور اسے کوئی ناگوار بات پہنچے تو اس پر راضی نہ ہو۔ وہ شخص کیسے اہل علم ہوسکتا ہے جو اپنی دنیا کو اپنی آخرت پر ترجیح دے اور وہ دنیا میں بہت زیادہ رغبت رکھتا ہو۔ وہ شخص کیسے اہل علم ہوسکتا ہے جس کا راستہ آخرت کی طرف جاتا ہو اور وہ دنیا کی طرف بڑھ رہا ہو اور نقصان دینے والی باتیں اسے نفع دینے والی باتوں سے زیادہ محبوب ہوں۔

بے عمل علما:

﴾8714﴿... حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ علما! تمہاری مثال اس پودے کی طرح ہے جو دیکھنے میں تو بہت بھلا ہے لیکن اس کا کھانا زہر قاتل ہے، تمہارا کلام دوا ہے لیکن اس سے بیماری ختم نہیں ہوتی، تمہارے اعمال ایسی بیماری ہیں جو کوئی دوا قبول نہیں کرتے، حکمت تمہارے مونہوں سے نکلتی ہے اور تمہارے مونہوں اور کانوں کے درمیان صرف چار انگل کا ہی فاصلہ

ہے پھر بھی وہ تمہارے کانوں سے ہو کر دل میں نہیں اُترتی، اے گروہ علما! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے دنیا کو اس لئے بنایا کہ تم اس میں عمل کرو، اس لیے نہیں بنایا کہ تم اس میں سرکشی کرو، اے گروہ علما! وہ شخص عالم کیسے ہو سکتا ہے جو صرف لوگوں کو بتانے کے لیے علم حاصل کرتا ہے اس لیے نہیں کہ خود عمل کرے؟ علم تمہارے سروں سے اوپر ہے اور عمل تمہارے پاؤں کے نیچے، لہٰذا نہ تم عزت دار آزاد لوگ ہوئے نہ متقی و فرمانبردار غلام۔

سیّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بصرہ کے مشہور و معروف علما حضرت سیِّدُنا قتادہ اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ، کوفہ کے حضرت سیِّدُنا حماد بن ابو سلمہ اور مکہ مکرمہ کے حضرت سیِّدُنا ابو زبیر رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے حدیث کا سماع کیا۔

قیامت کی نشانیاں:

﴿8715﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے کہ میرے بعد کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو تمہیں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہے کہ میں نے یہ حدیث رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہوگی، شراب پی جائے گی، زنا عام ہوگا، مرد کم ہوں گے اور عورتیں اس قدر زیادہ کہ 50 عورتوں پر ایک مرد نگران ہوگا۔“[1]

﴿8716﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھا اور عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے خلاف دعائے ضرر فرمائی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے ترک فرمادیا۔[2]

نماز اطمینان سے پڑھو:

﴿8717﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1... بخاری، کتاب المحاربین، باب اثم الزناة، ۴/۳۳۷، حدیث: ۶۸۰۸

2... نسائی، کتاب التطبیق، ترک القنوت، ص۱۸۶، حدیث: ۱۰۷۶

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رکوع اور سجود اطمینان سے ادا کرو اور کوئی بھی کتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے۔“[1]

﴿8718﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔[2]

مالکِ کون ومکاں کا اختیاری تقویٰ:

﴿8719﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں جَو کی روٹی اور باسی چربی لے کر حاضر ہوا، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زِرہ جَو کے بدلے گروی رکھی تھی، اس وقت میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”آلِ محمد کی صبح وشام اس حال میں ہوئی ہے کہ ایک صاع جَو کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہیں حالانکہ اس وقت نو گھر تھے۔“[3]

﴿8720﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج وعمرہ کی ایک ساتھ تلبیہ کہی۔[4]

﴿8721﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر سردار سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس نے رعایا کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا حتّٰی کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی باز پُرس ہوگی۔“[5]

﴿8722﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بستر لپیٹ دیتے، کمر کس لیتے (یعنی عبادت میں اضافے کے لئے تیار ہو جاتے)، ازواج سے دور ہو جاتے اور ساری رات عبادت کرتے۔[6]

1 ...نسائی، کتاب الافتتاح، الاعتدال فی الرکوع، ص۱۷۷، حدیث: ۱۰۲۵

2 ...نسائی، کتاب قطع السارق، القدر الذی اذا سرقہ السارق قطعت یدہ، ص۷۸۸، حدیث: ۴۹۲۱

3 ...بخاری، کتاب الرھن، باب فی الرھن فی الحضر، ۲/۱۴۷، حدیث: ۲۵۰۸، دون ”یومئذ“

4 ...مسلم، کتاب الحج، باب فی الافراد... الخ، ص۶۴۷، حدیث: ۱۲۳۲

5 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، مسألۃ کل راع عما استرعی، ۵/۳۷۴، حدیث: ۹۱۷۴

6 ...معجم اوسط، ۴/۱۸۳، حدیث: ۵۶۵۳

ملائکہ رحمت اور جاندار کی تصاویر:

﴿8723﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کھانا تیار کیا تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب گھر میں نظر ڈالی تو واپس تشریف لے گئے۔ حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ واپس کیوں چلے آئے؟ ارشاد فرمایا: "میں نے تمہارے گھر میں ایک پردہ دیکھا جس پر تصویریں بنی ہوئی ہیں اور جس گھر میں تصویریں ہوں فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔"[1]

﴿8724﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جانِ دوجہاں، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تحفہ دے کر واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لے۔"[2]

انسان کا حقیقی مال:

﴿8725﴾... سیِّدُنا عبدُاللہ بن شخیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت سورۂ تکاثر کی تلاوت کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: "آدمی کہتا ہے: میرا مال، میرا مال۔ ارے آدمی! تیرا مال تو وہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔"[3]

وسوسے کس صورت میں معاف ہیں؟

﴿8726﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اُمّت کے دلوں میں پیدا ہونے والے خیالات کو معاف فرما دیا ہے جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کریں یا زبان سے نہ کہیں۔"[4]

---

1 ...ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب اذا رأى الضيف منكرا رجع، ۴/۵۲، حديث: ۳۳۵۹، مختصر
مسند ابی یعلی، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۲۵۴، حدیث: ۵۵۲

2 ...سنن کبری للنسائی، كتاب الهبة، ذكر اختلاف الفاظ... فی هبته، ۴/۱۲۳، حديث: ۶۵۲۶

3 ...مسلم، كتاب الزهد والرقائق، ص۱۵۸۲، حديث: ۲۹۵۸

4 ...مسلم، كتاب الايمان، باب تجاوز الله... الخ، ص۷۸، حديث: ۱۲۷

فتنوں سے پناہ کی دعا:

﴾8727﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت سیِّدُنا امام مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: وَفِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ یعنی اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“[1]

﴾8728﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”خدا کی قسم! میں تم سب سے بڑھ کر حضور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نماز جیسی نماز پڑھتا ہوں۔“

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ظہر، عشا اور فجر کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنے کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھتے اور مسلمانوں کے لئے دعا اور کفار پر لعنت کرتے[2]۔[3]

﴾8729﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے ایک دن یا دو دن قبل روزہ نہ رکھو سوائے اس شخص کے جو پہلے سے روزہ رکھتا ہو[4]۔[5]

---

1 ...بخاری، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، ۱/ ۴۶۴، حدیث: ۱۳۷۷

2 ...احناف کے نزدیک مذکورہ قنوت نازلہ منسوخ ہے۔ حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی جس میں عرب کے بعض قبائل کو دعائے ضرر دی پھر اسے ترک فرما دیا۔

(مسلم، کتاب المساجد و موضع الصلاۃ، باب استحباب القنوت... الخ، ص ۳۴۱، حدیث: ۶۷۷)

3 ...بخاری، کتاب الاذان، باب: ۱۲۶، ۱/ ۲۷۹، حدیث: ۷۹۷، مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۲۳۷، حدیث: ۸۴۵۳

4 ...مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۵۹۳، حدیث: ۱۰۶۶۷

5 ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 972 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اُسے روزہ رکھنا افضل ہے، مثلاً کوئی شخص پیر یا جمعرات کا روزہ رکھا کرتا ہے اور تیسویں اسی دن پڑی تو رکھنا افضل ہے۔ یوہیں اگر چند روز پہلے سے رکھ رہا تھا تو اب یَوْمُ الشَّک میں کراہت ☜

رمضان کے روزوں کی فضیلت:

﴿8730﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جس نے ایمان واخلاص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔[1]

﴿8731﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جو شب قدر میں ایمان واخلاص کے ساتھ رات کو عبادت کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔[2]

گھروں کو قبرستان نہ بناؤ:

﴿8732﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری قبر کو عید نہ بنانا[3]، اس قوم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہوئی جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ[4] بنالیا[5] اوران کی طرف نمازیں پڑھیں اور تم لوگ اپنے گھروں میں (نفل)

..... نہیں۔ کراہت اُسی صورت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو ۲ دن پہلے روزہ رکھا جائے یعنی صرف تیس ۳۰ شعبان کو یا اُنتیس ۲۹ اور تیس ۳۰ کو۔ اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں، بلکہ عوام کے لیے یہ حکم ہے کہ ضحوہ کبریٰ تک روزہ کے مثل رہیں، اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزے کی نیت کرلیں ورنہ کھا پی لیں۔ خواص سے مراد یہاں علما ہی نہیں، بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یَوْمُ الشَّکّ میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے، وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں۔

1... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح، ص ۳۸۲، حدیث: ۷۶۰

2... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح، ص ۳۸۲، حدیث: ۷۶۰

3... (یعنی) جیسے عید گاہ میں سال میں صرف دو بار جاتے ہیں ایسے میرے مزار پر نہ آؤ بلکہ اکثر حاضری دیا کرو یا جیسے عید کے دن کھیل کود کے لیے میلوں میں جاتے ہیں ایسے تم ہمارے روضہ پر بے ادبی سے نہ آیا کرو بلکہ باادب رہا کرو۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۱۵۲)

4... اس طرح کہ ان قبروں کی عبادت کرنے لگے یا ان کی طرف نمازیں پڑھنے لگے، پہلا کام شرک ہے دوسرا حرام۔ خیال رہے کہ اگر اتفاقاً مسجد میں قبر ہو تو نمازی اور قبر کے درمیان پوری آڑ چاہیے، جیسے مسجد نبوی شریف میں روضۂ اطہر ہے جس کے چاروں طرف نمازیں ہوتی ہیں مگر قبر انور کی چو طرفہ دیواروں کی آڑیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۴۶۲)

5... ابوداود، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، ۲/ ۳۱۵، حدیث: ۲۰۴۲۔ نسائی، کتاب الجنائز، اتخاذ القبور مساجد، ص ۳۴۴، حدیث: ۲۰۴۳

نمازیں پڑھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ[1]۔“[2]

لعنت کے مستحق لوگ:

﴿8733﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجڑا بننے والے مردوں پر لعنت فرمائی جو کہتے ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گے اور گوشہ نشین عورتوں پر لعنت فرمائی جو کہتی ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گی اور اکیلے جنگل میں سفر کرنے والے پر لعنت فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: گویا کہ یہ بات صحابۂ کرام پر بہت شاق گزری اور یہ بات اس سے بھی زیادہ شاق گزری جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اکیلے رات گزارنے والے پر لعنت فرمائی[3]۔[4]

نمازِ خسوف:

﴿8734﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شدید گرمیوں میں حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ میں سورج کو گہن لگا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھائی اور بہت طویل قیام فرمایا حتّٰی کہ لوگ گرنے لگے، پھر طویل رکوع کیا، پھر طویل قومہ کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر طویل قومہ کیا، پھر آپ نے دو سجدے کیے، پھر قیام فرمایا اور پہلی رکعت کی مثل ایک اور رکعت پڑھی یوں چار رکوع ہو گئے اور چار سجدے ہو گئے[5] اور آپ نماز کے دوران آگے ہوئے پھر پیچھے ہٹے، پھر نماز کے

1... یعنی گھروں میں مردے دفن نہ کرو باہر جنگل میں دفن کرو اپنے گھر میں دفن ہونا حضور کی خصوصیت ہے یا اپنے گھروں کو قبرستان کی طرح اللّٰہ کے ذکر سے خالی مت رکھو بلکہ فرائض مسجدوں میں ادا کرو اور نوافل گھر میں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۵۲)

2... مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب استحباب صلاة النافلة... الخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۷۷۷

3... حضرت علامہ ابن حجر ہیتمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے ائمہ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی تنہا سفر کو مکروہ قرار دیتے ہیں لہٰذا گناہ ہونے کے قول کو اس شخص پر محمول کرنا چاہیے جو تنہا سفر کرنے یا کسی ایک کے ساتھ سفر کرنے کی صورت میں ہونے والے سخت نقصان سے آگاہ ہو جیسے راستے میں نقصان پہنچانے والے وحشی درندے وغیرہ کا سامنا ہونے کے بارے میں علم رکھتا ہو۔

(الزواجر، الکبیرة التاسعة والتسعون: سفر انسان وحده، ۱/ ۳۲۴)

4... مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۱۳۹، حدیث: ۷۸۹۶

5... ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے۔ اس حدیث کی بنا پر امام شافعی نماز کسوف میں ہر رکعت میں دو رکوع مانتے ☜

بعد صحابہ کرام کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”مجھ پر جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا، جنت میرے قریب ہوئی حتّٰی کہ میں اس میں سے کوئی خوشہ لینا چاہتا تو لے لیتا لیکن میں نے اس سے ہاتھ کو روک لیا۔ پھر مجھ پر جہنم پیش کیا گیا تو میں اس ڈر سے پیچھے ہٹا کہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے، میں نے اس میں ایک لمبی کالی عورت کو دیکھا جسے بلی کی وجہ سے عذاب دیا جارہا تھا کہ اس نے ایک بلی کو قید کر دیا، نہ اسے کھانا کھلایا، نہ اسے پانی پلایا اور نہ ہی آزاد کیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔ اور میں نے جہنم میں ابو ثمامہ عمرو بن لحی کو دیکھا کہ اپنی آنتوں کو جہنم میں گھسیٹ رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سورج اور چاند کو کسی بڑی شخصیت کی موت کے سبب گہن لگتا ہے تو سن لو کہ سورج اور چاند اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں دکھاتا ہے تو جب تم انہیں گہن لگا دیکھو تو نماز پڑھو حتّٰی کہ گہن کھل جائے۔[1]

عمری کا حکمِ شرعی:

﴿8735﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

......ہیں، ہمارے امام صاحب کے ہاں ہر رکعت میں ایک رکوع ہوگا اور دو سجدے اس لیے کہ حاکم نے باسناد صحیح جو مسلم، بخاری کی شرط پر ہے حضرت ابو بکر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے روایت کی کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چاند سورج کے گرہن کے وقت دو رکعتیں پڑھیں جو عام نمازوں کی طرح تھیں، نیز حضرت عبدُ اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز گرہن پڑھی، پھر کچھ خطبہ فرمایا جس کے آخری الفاظ یہ ہیں ”فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا صَلَاةً كَمَا صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ یعنی جب تم گرہن دیکھو تو جیسے اور فرض نمازیں پڑھتے ہو اسی طرح اس وقت بھی نفل پڑھ لیا کرو۔“ حدیث قولی اور فعلی سے معلوم ہوا کہ گرہن کی نماز اور نمازوں کی طرح ہے، زیادہ رکوع والی احادیث سخت مُضْطَرِب ہیں۔ چنانچہ فی رکعت دو رکوع، تین رکوع، چار رکوع، پانچ رکوع احادیث میں آئے ہیں، لہٰذا ان میں سے کوئی حدیث قابلِ عمل نہیں، نیز زیادہ رکوع کی اکثر احادیث یا حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہیں یا حضرت عبدُ اللہ ابن عباس سے، حضرت عائشہ صدیقہ بی بی ہیں اور حضرت ابن عباس بچے تھے یہ دونوں نماز میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بہت دور رہتے تھے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رکوع سجدے جیسے اگلی صف والوں پر ظاہر ہوں گے ویسے ان پر نہیں ہو سکتے اور مردوں کی روایت ایک رکوع کی ہے، لہٰذا تعارض کے وقت ان کی روایت قوی ہوگی، نیز چند رکوع والی حدیثیں قیاس شرعی کے بھی خلاف ہیں اور ایک رکوع والی حدیث قیاس کے مطابق اس لیے تعارض کے وقت ایک رکوع والی حدیث کو ترجیح ہوگی، اس بناء پر امام صاحب نے ان روایتوں پر عمل نہ کیا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۷۹)

[1] ...مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ص ۴۵۰، حدیث: ۹۰۴

مسند طیالسی، ما اسند جابر بن عبد اللہ الانصاری، ص ۲۴۱، حدیث: ۱۷۵۴

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے گروہ انصار! اپنے مالوں کو روکے رکھو اور عُمریٰ[1] نہ کرو کہ جو شے زندگی بھر کے لئے کسی کو دی جائے وہ اس کی حیات میں بھی اسی کی ہے اور موت کے بعد بھی۔“[2]

کلالہ کی میراث:

﴿8736﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا تو حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری عیادت کرنے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”مجھے یقین ہے کہ تم اس بیماری میں نہیں مروگے، تمہاری بہنوں کا حصہ واضح ہو چکا ہے لہٰذا ان کے لیے دو تہائی کی وصیت کر دو۔“[3]

حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: یہ آیت مبارکہ میرے بارے میں نازل ہوئی:

فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَؕ ترجمۂ کنزالایمان: پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی۔ (پ۶، النسآء: ۱۷۶)

﴿8737﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی صماء[4] نہ کرے کہ ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے اور نہ ہی تم میں سے کوئی اُلٹے ہاتھ سے کھائے اور نہ ہی ایک جوتا پہن کر چلے اور ایک کپڑے میں حالتِ اِحْتِبَاء[5] میں نہ بیٹھے۔“[1]

---

[1]... عمریٰ جائز ہے۔ عمریٰ کے معنٰی یہ ہیں کہ مثلاً مکان عمر بھر کے لیے کسی کو دیدیا کہ جب وہ مر جائے تو واپس لے لے گا یہ واپسی کی شرط باطل ہے اب وہ مکان اُسی کا ہو گیا جس کو دیا جب تک وہ زندہ ہے اُس کا ہے اور مر جائے گا تو اُسی کے ورثہ لیں گے جس کو دیا گیا ہے۔ نہ دینے والا لے سکتا ہے نہ اس کے ورثہ۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱۴/ ۹۹)

[2]... نسائی، کتاب العمری، ص ۶۱۱، حدیث: ۳۷۳۵، ۳۷۳۶

[3]... ابو داود، کتاب الفرائض، باب من کان لیس له ولد وله اخوات، ۳/ ۱۶۵، حدیث: ۲۸۸۷، نحوه

مسند طیالسی، ما اسند جابر بن عبد اللہ الانصاری، ص ۲۴۰، حدیث: ۱۷۴۲

[4]... اشتمال صماء کی دو تفسیریں ہیں: ایک یہ کہ انسان اپنے بدن پر از سر تا پا ایک کپڑا اس طرح مضبوط لپیٹ لے کہ ہاتھ پاؤں جکڑ جائیں کھلنا مشکل ہو جائے، یہ بھی ممنوع ہے۔ دوسری تفسیر وہ ہے جو یہاں مذکور ہے کہ جسم پر صرف ایک کپڑا ہو وہ بھی اس طرح اوڑھا جائے کہ آدھا بدن ننگا رہے کہ جب ایک کندھا کھلا ہے تو اس طرف کا سارا بدن کھلا رہے گا، چونکہ یہ ننگا پہناوا ہے اس لیے ممنوع ہے، طواف میں جو احتباء کرتے ہیں وہاں ستر نہیں کھلتا کیونکہ تہبند بھی بندھا ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۷۰)

[5]... احتباء اُکڑوں بیٹھنے کو کہتے ہیں اس طرح کہ چوتڑ زمین پر لگے ہوں، دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور دونوں ہاتھ گھٹنوں کا حلقہ باندھے ہوں، اگر صرف ایک کپڑا اوڑھ کر احتباء کیا گیا ہو تو شرمگاہ برہنہ ہو جائے گی لہٰذا ممنوع ہے لیکن اگر تہبند بندھا ہو تو...

﴿8738﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں: "گویا میں دیکھ رہی ہوں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حالت احرام میں ہیں اور ان کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے۔"[2]

﴿8739﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی سیدھی اور الٹی جانب سلام پھیرتے حتّٰی کہ آپ کا بائیں جانب کا رُخسار مبارک نظر آجاتا۔[3]

حضور حقیقت حال جانتے ہیں:

﴿8740﴾... حضرت سیِّدُنا صفوان بن عَسّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص آیا جب آپ کی اس پر نظر پڑی تو ارشاد فرمایا: "خاندان کا بُرا بھائی۔" یا فرمایا: "بُرا شخص۔" جب وہ شخص قریب ہوا تو آپ بھی اس کے قریب ہو گئے پھر وہ اُٹھا اور چلا گیا۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم! جب آپ نے اسے دیکھا تھا تو ارشاد فرمایا تھا: "خاندان کا بُرا بھائی۔" یا فرمایا: "بُرا شخص۔" پھر آپ اس کے قریب بھی ہو گئے؟ ارشاد فرمایا: "وہ شخص منافق تھا اور میں اس سے اس کا نفاق دور کر رہا تھا، مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں وہ کسی دوسرے کو خراب نہ کر دے۔"[4]

﴿8741﴾... حضرت سیِّدُنا زر بن حُبَیۡش رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صَفْوان بن عَسّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: بے شک فرشتے طالب علم کی خوشی کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے عرض کی: کیا آپ نے محبت کے بارے میں کوئی بات سنی ہے؟ فرمایا: ایک سفر میں ہم حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی نے آپ کو اس طرح پکارا: اے محمد!۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے قریب بلا لیا۔ اعرابی نے عرض کی: آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی قوم سے محبت

......چونکہ ستر نہیں کھلتا لہٰذا جائز ہے۔ وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور کعبہ کے سایہ میں احتباء فرمائے بیٹھے تھے وہاں یہ دوسری صورت تھی لہٰذا یہ حدیث اس عمل شریف کے خلاف نہیں، دونوں حدیثیں حق ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۳۷۰)

1...مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن اشتمال الصماء... الخ، ص۱۱۶۲، حدیث: ۲۰۹۹

2...مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عن الاحرام، ص۶۰۸، حدیث: ۱۱۹۰

3...نسائی، کتاب السھو، کیف السلام علی الشمال، ص۲۲۷، ۲۲۸، حدیث: ۱۳۲۰، ۱۳۲۲

4...مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب مداراۃ من یتقی فحشہ، ص۱۳۹۷، حدیث: ۲۵۹۱، مختصر، عن عائشہ
مسند حارث، کتاب الادب، باب فی مداراۃ الناس، ۲/ ۷۹۲، حدیث: ۸۰۰

رکھے لیکن ان سے ملنے کی کوئی سبیل نہ ہو؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی کا انجام اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔“ حضرت سیِّدُنا زر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی ہم یہ گفتگو کر ہی رہے تھے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں ایک اور حدیث بیان کی: ”مغرب کی جانب توبہ کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہے اور وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو اور یہ وہ دن ہوگا کہ کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔“ میں نے عرض کی: کیا آپ مجھے موزوں پر مسح کے حوالے سے کوئی حدیث بیان نہیں کریں گے؟ میں اس بارے میں اپنے دل میں شک محسوس کرتا ہوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو موزوں اور عمامہ پر مسح فرماتے دیکھا ہے[1]۔“[2]

﴿8742﴾... سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارے پاس کوئی سالن ہے؟ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: جی ہاں! سرکہ موجود ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔“[3]

---

❶... حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے چہارم سر کا مسح کیا۔ یہ حدیث امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قوی دلیل ہے کہ مسح سر میں چہارم حصہ فرض ہے، زیادتی سنت۔ امام مالک کے ہاں پورے سر کا مسح فرض۔ اور امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک ایک بال کا چھو لینا بھی کافی ہے۔ یہ حدیث ان دونوں بزرگوں کے خلاف ہے کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چہارم سر سے کم مسح کبھی نہ کیا، اگر ایک بال کا مسح کافی ہوتا تو بیان جواز کے لیے کبھی حضور اس پر عمل فرماتے، کم سے کم مسح کی حدیث یہی ہے۔ اور اگر پورے سر کا مسح فرض ہوتا تو آپ اس موقعہ پر چہارم سر پر کفایت نہ فرماتے۔ خیال رہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس موقعہ پر عمامہ شریف پکڑ لیا تھا تاکہ گر نہ جائے، دیکھنے والے سمجھے کہ آپ عمامہ کا بھی مسح کر رہے ہیں اس لئے ایسی روایت کر دی عمامہ پر مسح کرنا قرآن شریف کی خلاف ہے فرماتا ہے: ”وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ۔“ لہٰذا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چہارم سر کا مسح کیا اور باقی عمامہ کا، نیز اگر عمامہ کا مسح ہوتا تو سر کے مسح کا نائب ہوتا اور نائب اور اصل جمع نہیں ہوسکتے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک پاؤں دھو لو اور ایک پاؤں کے موزے پر مسح کر لو یا آدھا وضو کر لو اور آدھا تیمم، نیز چمڑے اور موٹے سوتی موزوں پر مسح جائز ہے جب کہ بغیر باندھے پنڈلی پر ٹھہرے رہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۶)

❷... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ... الخ، ۵/ ۳۱۵، حدیث: ۳۵۴۶

نسائی، کتاب الطھارۃ، باب التوقیت فی المسح... الخ، ص۲۹، حدیث: ۱۲۶، ۱۲۷۔ مسند احمد، حدیث بلال، ۹/ ۲۳۹، حدیث: ۲۳۹۷۳

❸... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب فضیلۃ الخل والتادم بہ، ص ۱۱۳۴، حدیث: ۲۰۵۲

ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الائتدام بالخل، ۴/ ۳۴، حدیث: ۳۳۱۸

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گواہی سے داخلِ جنت:

﴾8743﴿... حضرت سیِّدُنا عَرابہ جُہَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے، جب ہم مقامِ کَدید یا قُدَید پر پہنچے تو لوگوں نے اپنے گھر جانے کی اجازت مانگنا شروع کر دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت دی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور کچھ نیکی والی بات کی پھر ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں درخت کا وہ حصہ جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کے قریب ہے دوسرے حصے سے زیادہ ناپسند ہے۔ یہ سن کر وہاں موجود سب لوگ رونے لگے، ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اب جو شخص اجازت مانگے گا وہ بے وقوف ہی ہو گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور کچھ نیکی والی بات کر کے ارشاد فرمایا: جو صدقِ دل سے توحید و رسالت کی گواہی دیتے ہوئے انتقال کر جائے اور پھر اسے جنت میں جانے سے روک دیا ہو تو میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کے حق میں گواہی دوں گا تو اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمّت کے 70 ہزار افراد کو بلا حساب وعذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ تم اور تمہاری نیک بیویاں اور اولاد جنت میں داخل نہ ہو جائے۔[1]

ختمِ قرآن کتنے دن میں ہو؟

﴾8744﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا: میں قرآن کتنے دن میں پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: "سات دن میں۔" حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں کمی کرواتا رہا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ایک دن اور ایک رات میں پڑھو اور اس سے زیادہ کمی نہ کرو۔"[2]



---

1 ... مسند طیالسی، رفاعۃ بن عرابۃ الجھنی، ص ۱۸۲، حدیث: ۱۲۹۱

مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث رفاعۃ بن عرابۃ الجھنی، ۵/۲۷۹، ۲۸۰، حدیث: ۱۶۲۱۵، ۱۶۲۱۸

2 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی القرآن، فصل فی آداب التلاوۃ، ۲/۱۴۰، حدیث: ۴۱۳۱

جعفر ضُبَعِی [1]

جعفر بن سلیمان ضبعی نے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی اور صالحین وزاہدین کے اقوال وحکایات کو نقل کیا۔

اس نے جن لوگوں کی صحبت اختیار کی ان میں سے چند بزرگ ہستیاں یہ ہیں: حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار، حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی، حضرت سیِّدُنا ابو تَیَّاح، حضرت سیِّدُنا فرقد سَبَخِی اور حضرت سیِّدُنا شُمیط بن عَجْلان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِین۔

﴿8745﴾... جعفر ضُبَعی کا کہنا ہے کہ میں 10 سال تک حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار اور 10 سال تک حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا کے پاس آتا جاتا رہا اور میں نے 10 سال تک عشا کی نماز حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار کے ساتھ پڑھی، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه روز مغرب میں سورۂ زلزال اور سورۂ عادیات کی قراءت کیا کرتے تھے۔

﴿8746﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار کو دو مرتبہ یہ فرماتے سنا: جادو گرنی سے بچو، جادو گرنی سے بچو (یعنی دنیا سے) کیونکہ یہ علما کے دلوں کو دھوکا دیتی ہے۔

دل کی سختی بڑی سزا ہے:

﴿8747﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے دلوں اور جسموں میں کچھ سزائیں ہیں مثلاً: روزی میں تنگی اور عبادت میں سُستی اور بندے کے لیے دل کی سختی سے بڑی کوئی سزا نہیں ہے۔

﴿8748﴾... جعفر بن سلیمان ضبعی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: دل غمگین نہ ہو تو ویران ہو جاتا ہے جیسے گھر میں کوئی مکین نہ ہو تو گھر ویران ہو جاتا ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے یہ بھی فرمایا کہ "اگر میرا دل کوڑا خانے پر بیٹھنے سے درست ہو تو میں کوڑا خانے پر جا بیٹھوں گا۔"

﴿8749﴾... (الف) جعفر بن سلیمان ضُبَعی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: جو جھوٹی تعریف سے خوش ہوتا ہے شیطان اس کے دل میں گُھس کر قبضہ جما لیتا ہے۔

[1]... اس شخص کے عقیدے کے متعلق علما کا اختلاف ہے۔ (علمیہ)

بُرے حاکم سے بدلہ:

﴿8749﴾...(ب) جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ بروزِ قیامت بُرے حاکم کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اے بُرے حاکم! تو نے دودھ پیا، گوشت کھایا مگر گمشدہ کو تلاش کیا نہ ٹوٹے ہوئے کو جوڑا اور نہ حکمرانی کا حق ادا کیا آج میں تجھ سے ان سب کا بدلہ لوں گا۔

﴿8750﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے کہ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: عالم جب اپنے علم پر عمل نہ کرے تو دلوں سے اس کی نصیحت ایسے نکل جاتی ہے جیسے صاف چکنے پتھر سے پانی کا قطرہ پھسل جاتا ہے۔

﴿8751﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے کہ جب میں اپنے دل میں سختی محسوس کرتا تو حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرے کو دیکھ لیتا۔ ان کا چہرہ اس ماں کے چہرے کی طرح تھا جس کا بچہ گم ہو گیا ہو۔

اِرادوں پر غور کرو:

﴿8752﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: مؤمنوں کے سینے نیک اعمال کو جوش دیتے ہیں اور کافروں کے سینے گناہوں کو جوش دیتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے اِرادوں کو دیکھ رہا ہے لہٰذا غور کرو کہ تمہارے ارادے کیا ہیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔

﴿8753﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: جب نیکوکاروں کا تذکرہ ہوتا ہے تو میں خود کو جھڑکتا اور تُف کہتا ہوں۔

﴿8754﴾... جعفر ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ داری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی نے فرمایا: اے مالک! اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جاننے اور اس کی بات ماننے والوں نے دنیا والوں سے راحت وسکون قبول کرنے سے انکار کیا ہے اور انہیں یقین ہے کہ یہ دنیا کا راحت وسکون نہ ان کے لائق ہے نہ ان پر اچھا لگے گا۔ مزید فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جاننے اور اس کی ماننے والے فرماتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی دل اور بدن کو راحت وسکون بخشتی ہے اور دنیا میں رغبت کرنا رنج وغم اور فکروں کو زیادہ کر دیتا ہے اور پیٹ بھر کر کھانا دل کو سخت اور بدن کو سست کر دیتا ہے۔

اچھے حافظِ قرآن:

﴿8755﴾... جعفر ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار لوگوں میں سب سے مضبوط حافظ قرآن تھے اور ہمیں روز ایک پارہ سنایا کرتے تھے یہاں تک کہ ختم قرآن مجید ہو جاتا، اگر ان سے کوئی حرف رہ جاتا تو فرماتے: یہ میرے کسی گناہ کی وجہ سے ہوا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

﴿8756﴾... جعفر ضُبَعِی کا بیان ہے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: فلاں بن فلاں کی حلاوت ختم کر دو۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حلاوت نکال دیتے ہیں، پھر وہ شخص انتہائی کرب وغم میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے جبریل! میں نے اس کا امتحان لیا تو اسے سچا پایا اب میں اسے اپنی جناب سے اور زیادہ عطا کروں گا۔

مومن کے لیے خوشخبری:

﴿8757﴾... جعفر ضبعی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۰)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

پھر فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب قیامت کے دن مردوں اور عورتوں کے سروں سے زمین ہٹے گی تو مومن اپنے دونوں محافظ فرشتوں کو دیکھے گا جو اس کے سر پر کھڑے اسے کہہ رہے ہوں گے: اے اللہ کے دوست! آج کے دن نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں، اے اللہ کے دوست! تمہیں خوشخبری ہو آج تم ایسا معاملہ دیکھو گے جیسا تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہو گا، اس معاملے سے تمہیں ہرگز گھبراہٹ نہیں ہو گی وہ تو تمہارے غیر (یعنی کفار وفجار) کے لیے ہے۔ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مزید فرماتے ہیں: قیامت کے دن بہت بڑی مصیبت لوگوں پر چھا جائے گی مگر وہ مومن کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہو گی اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دنیا میں ہدایت بخشی اور اس نے نیک اعمال کیے۔

﴿8758﴾... جعفر ضُبَعی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ایک عبادت گزار بندہ کہتا ہے: جب میں سو کر بیدار ہو جاؤں اور پھر سونے کی کوشش کروں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نہ سُلائے۔ جعفر ضُبَعی کا کہنا ہے: ہمارا خیال ہے کہ وہ عبادت گزار شخص حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی تھے۔

تمہارے سامنے ایک سخت زمانہ ہے:

﴿8759﴾... جعفر ضُبَعی کا بیان ہے کہ ہم جوانی میں حضرت سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے پاس جایا کرتے تھے اور وہ ہمیں سکھاتے اور ہماری تربیت کرتے تھے، وہ فرماتے ہیں: تمہارے سامنے ایک سخت زمانہ ہے، اپنے ازار اپنے پیٹ کے درمیان میں باندھ لو، لقمے چھوٹے لو اور خوب چباؤ، پانی چوس کر پیو جب تم میں سے کوئی کھائے تو اپنا ازار ڈھیلا نہ کرے کہ اس طرح آنتیں کشادہ ہو جائیں گی، جب کھانے بیٹھے تو سُرین کے بل بیٹھ کر اپنے گھٹنے اپنے پیٹ سے ملالے اور جب کھا کر فارغ ہو جائے تو بیٹھا نہ رہے بلکہ اِدھر اُدھر ٹہلے اور ہوشیار ہو جاؤ کیونکہ تمہارے سامنے بہت سخت زمانہ ہے۔

جعفر ضبعی کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضرت سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آیا اس وقت آپ کافی بوڑھے ہو چکے تھے، میں نے ان کے سامنے تُرش سرکہ رکھا ہوا دیکھا جس میں لقمہ لگاتے اور پھر تناول فرماتے۔ میں نے عرض کی: اے ابو یعقوب! آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا: تاکہ میری نکاح کی خواہش ختم ہو جائے۔

﴿8760﴾... جعفر ضُبَعی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا فرقد سبخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے وعظ میں فرمایا: دنیا کو دایہ اور آخرت کو ماں بنالو کیا تم بچے کو نہیں دیکھتے کہ اپنی دایہ کے پاس روتا رہتا ہے اور جب سمجھدار و عقلمند ہو جاتا ہے تو دایہ کو چھوڑ کر اپنے والدین کے پاس چلا جاتا ہے، سنو! آخرت تمہاری ماں ہے۔

﴿8761﴾... جعفر ضُبَعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوتَیّاح یزید بن حُمَید ضُبَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا: میں نے اپنے والد محترم اور بستی کے دوسرے بزرگوں کو دیکھا ہے کہ جب ان میں سے کوئی روزہ رکھتا ہے تو تیل لگاتا اور اچھا لباس پہنتا۔ ان میں ایسے بھی ہیں جو 20 سال تک عبادت کرتے رہے مگر ان کے پڑوسیوں کو خبر نہ ہوئی۔

﴿8762﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعی کا بیان ہے میں نے حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کی تو اسے سُن کر ایک شخص نے اپنی قمیص

پھاڑ ڈالی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اس قمیص والے سے کہو: ”میرے لیے اس کے دل میں جو جذبات ہیں انہیں ظاہر کرنے کے لیے اپنی قمیص نہ پھاڑے۔

کافروں کا قید خانہ:

﴾8763﴿...جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے آیت مبارکہ:

وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ﴿۸﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: یہاں ”حَصِیْر“ کا معنیٰ ہے ”سِجْن“ اور ”مَحْبَس“ یعنی قید خانہ۔

﴾8764﴿...جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب بھی کسی شخص کی طرف نظر کرتا ہے تو اس پر رحم فرماتا ہے، اگر وہ دوزخیوں کی طرف نظر کرے تو ضرور ان پر بھی رحم فرمائے لیکن اس کا فیصلہ ہے کہ وہ ان کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

ربّ تعالیٰ کی رضا و ناراضی کی علامت:

﴾8765﴿...حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! تیری رضا کے مقابلے میں تیرے غضب کی نشانی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جب میں تمہارے نیکوں کو تم پر حاکم بناؤں تو وہ میری رضا کی نشانی ہے اور جب میں تمہارے بُروں کو تم پر حاکم بناؤں تو وہ میرے غضب و ناراضی کی علامت ہے۔

﴾8766﴿...حضرت سیِّدُنا شُمَیط بن عَجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس آیت مبارکہ میں اپنی ذات کے متعلق ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا

وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ (پ۸، الاعراف: ۵۴)

سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔

﴿8767﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے ابو سلمان! اگر تمہاری زندگی رہی تو ہو سکتا ہے تمہیں کوئی غمخوار نہ ملے جو تمہارا غم دور کرے اور اگر تمہاری زندگی رہی تو ہو سکتا ہے تمہیں کوئی راہنما بھی نہ ملے۔

﴿8768﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: دنیا میں کوئی بھی چیز باجماعت نماز اور دوستوں کی ملاقات سے بڑھ کر لذیذ نہیں رہی۔



جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کی مرویات

جعفر بن سلیمان ضُبَعِی نے حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سیِّدُنا جعد بن دینار، حضرت سیِّدُنا یزید رِشک رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام، ابوہارون عَبْدی، نضر بن مَعْبد اور ابو طارق سَعدی وغیرہ سے احادیث روایت کیں۔

﴿8769﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جنابِ سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز میں جب ماں کے ساتھ آئے کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو چھوٹی سورت کی قراءت کرتے[1]۔[2]

---

[1]... حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں رونے والے بچوں کی ماؤں کے لئے بھی نماز میں اختصار فرمایا کرتے تھے چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں اور اسے دراز کرنا چاہتا ہوں کہ بچے کی رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کی ماں کو مشقت میں ڈالنا مجھے پسند نہیں۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب من احف الصلاۃ عند بکاء الصبی، ۱/ ۲۵۳، حدیث: ۷۰۷)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے عورتیں بھی نماز پڑھتی تھیں جو اپنے بچوں کو گھر سلا کر آتی تھیں، جب گھروں سے ان کے رونے کی آواز آتی تو سرکار ان کی ماؤں کے خیال سے نماز ہلکی کرتے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۰۳)

[2]... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ فی تمام، ص ۲۴۵، حدیث: ۴۷۰

﴿8770﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک راستے سے گزر رہے تھے کہ وہاں سے ایک سیاہ فام عورت کا بھی گزر ہوا، ایک شخص نے اسے کہا: ذرا راستے کی ایک طرف ہو جاؤ۔ وہ بولی: راستہ! راستہ تو بہت بڑا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شخص سے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہ سرکش ہے[1]۔[2]

زمین میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے گواہ:

﴿8771﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: عہدِ رسالت میں ایک شخص کا انتقال ہوا اور لوگوں نے اس کی تعریف کی تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر ایک اور شخص کا انتقال ہوا اور لوگوں نے اس کی بُرائی کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فلاں کی تعریف کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: "واجب ہو گئی۔" اور دوسرے شخص کے مرنے پر اس کی بُرائی کی گئی تو آپ نے فرمایا: "واجب ہو گئی۔" یہ کیا راز ہے؟ ارشاد فرمایا: (پہلے جنازے کی تم نے تعریف کی، اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور دوسرے کی تم نے برائی بیان کی، اُس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی،) تم زمین میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے گواہ ہو۔[3]

﴿8772﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شفیق و مہربان آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب انصار سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تو ان کے بچوں کو سلام کرتے، ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے لیے دعا فرماتے۔[4]

﴿8773﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... سنن کبرٰی للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، التطریق، ۶/۱۴۳، حدیث: ۱۰۳۹۱، عن ابی بردۃ عن ابیہ
مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/۱۹۷، حدیث: ۳۲۶۲

2... ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یارسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ مسکین عورت ہے، ارشاد فرمایا: تکبر اس کے دل میں ہے اگرچہ اس کا لباس مسکینوں والا ہے۔ (اختیار الأولٰی فی شرح حدیث اختصام الملا الاعلٰی لابن رجب حنبلی، ص۱۱۰) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چونکہ غیب کا علم تھا اس لیے آپ نے جان لیا کہ اس کے دل میں تکبر ہے۔

3... بخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت، ۱/۴۶۰، حدیث: ۱۳۶۷

4... سنن کبرٰی للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، التسلیم... الخ، ۶/۹۰، حدیث: ۱۰۱۶۱

وَسَلَّم کے ساتھ تھے کہ بارش شروع ہو گئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر نکلے اور کپڑا شریف ہٹا دیا یہاں تک کہ بارش آپ کے جسم اقدس پر برسنے لگی۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ارشاد فرمایا: یہ (پانی) ابھی اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس سے آرہا ہے[1]۔[2]

کفار کے لئے زیادہ تکلیف دہ:

﴿8774﴾... حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھتے ہوئے گزرے:

خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ ۔۔۔ اَلْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَاْوِیْلِہٖ

ضَرْبًا یُزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَقِیْلِہٖ ۔۔۔ وَیُذْھِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ

ترجمہ: اے کفار کی اولاد! نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راستہ چھوڑ دو آج ہم تمہیں قرآن کے حکم کے مطابق ایسی ماریں ماریں گے جو کھوپڑی کو اپنی جگہ سے دور کر دے گی اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی۔

حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے ابن رواحہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حرم میں اور وہ بھی حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے شعر کہہ رہے ہو؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ اشعار کفار پر تلوار کی مار سے زیادہ تکلیف دہ ہیں۔[3]

رحمت الٰہی اور عذاب الٰہی:

﴿8775﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص مرض الموت میں تھا، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی عیادت کے لئے گئے تو فرمایا: خود کو کیسا پاتے ہو؟ اس

---

1. ...مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، ص ۴۴۶، حدیث: ۸۹۸

2. ...حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سال کی پہلی بارش کے انتظار میں رہتے تھے اور اس وقت ازار کے علاوہ اپنا سارا لباس اتار دیتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، وکیع بن الجراح، ۸/ ۴۲۲، حدیث: ۱۲۷۶۴)

3. ...نسائی، کتاب المناسک، استقبال الحج، ص ۴۷۱، حدیث: ۲۸۹۰

نے عرض کی: رحمتِ الٰہی سے امید ہے اور عذابِ الٰہی سے خوفزدہ ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایسے موقع پر دو چیزیں بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتیں مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے وہ عطا فرماتا ہے جس کی اسے امید ہو اور اس سے امن عطا فرماتا ہے جس کا اسے ڈر ہو۔[1]

مردے کے عذاب کا ایک سبب:

﴿8776﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رافع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاسِع بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت سیِّدُنا صہیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو رو کر کہنے لگے: ہائے میرے بھائی! ہائے میرے بھائی! امیر المؤمنین نے فرمایا: صہیب چپ ہو جاؤ۔ کیا تم نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ "زندہ کے رونے کی وجہ سے میت کو اس کی قبر میں عذاب دیا جاتا ہے[2]۔[3]"

بندوں پر رب عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی:

﴿8777﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حدیثِ قدسی روایت کرتے ہیں کہ "بے شک تمہارا رب مہربان ہے، جو شخص نیکی کا ارادہ کرے مگر اسے کر نہ سکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر وہ نیکی کر لے تو اس کے لیے اس جیسی 10 سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو گناہ کا ارادہ کرے مگر گناہ نہ کر سکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر گناہ کر لے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے یا پھر اسے بھی مٹا دیا جاتا ہے اور عذاب میں وہی شخص مبتلا ہو گا جو دیدہ دلیری سے گناہ کرتا ہے۔"[4]

---

1 ...ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ۴/۴۹۶، حدیث: ۴۲۶۱

2 ...جُمہور عُلَما کا قول یہ ہے کہ یہ وعید اس شخص کے لئے ہے جس نے یہ وصیت کی ہو کہ میرے مرنے کے بعد مجھ پر نوحہ کرنا۔ پس حسبِ وصیت اس کی میت پر نوحہ کیا گیا تو اس شخص کو بعدِ مرگ نوحہ کئے جانے پر عذاب ہو گا کیونکہ یہی شخص اس فعل کا سبب ہے اور یہ فعل اسی کی طرف منسوب ہو گا۔ بہرحال جس شخص نے ایسی کوئی وصیت نہ کی ہو اور اُس کے مرنے کے بعد اس کے اہلِ خانہ اُس کی میت پر نوحہ کریں تو اس صورت میں اس شخص کو عذاب نہیں ہو گا۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الجنائز، ۶/۲۲۸)

3 ...مسلم، كتاب الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء اهله عليه، ص۴۶۱، حدیث: ۹۲۷

4 ...سنن كبرى للنسائى، كتاب النعوت، الرحيم، ۴/۳۹۶، حدیث: ۷۶۷۰

مسلم، كتاب الايمان، باب اذا هم العبد بحسنة... الخ، ص۸۰، حدیث: ۱۳۱

ندیاں پنج آبِ رحمت کی ہیں جاری:

﴿8778﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضور نبی اکرم، رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پیاس کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا پھر کچھ پانی منگوا کر اس پیالے میں ڈالا اور اس میں اپنی مبارک انگلیاں رکھ کر ارشاد فرمایا: "سیراب ہو جاؤ۔" میں نے پانی کو دیکھا، وہ آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح بہتا رہا یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔[1]

سلام کا انداز اور نیکیاں:

﴿80-8779﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: 10 (نیکیاں)۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا: 30 (نیکیاں)۔[2]

﴿8781﴾...[3]

﴿8782﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنتیوں اور جہنمیوں کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کی: پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ ارشاد فرمایا: ہر شخص جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔[4]

شانِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم:

﴿8783﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہ

1 ...دارمی، المقدمة، باب ما اکرم اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ، ۱/۲۷، حدیث: ۲۸

2 ...ابو داود، کتاب الادب، باب کیف السلام، ۴/۴۴۹، حدیث: ۵۱۹۵

3 ...اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

4 ...مسلم، کتاب القدر، باب کیفیة الخلق الآدمی ... الخ، ص ۱۴۲۴، حدیث: ۲۶۴۹

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس پر حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو امیر مقرر فرمایا، وہاں حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک کنیز کے ساتھ جماع کیا تو لشکر والوں کو ناگوار گزرا اور چار صحابہ نے عہد کرلیا کہ جب واپس جائیں گے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کے ایسا کرنے کی خبر دیں گے۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب وہ سفر سے لوٹتے تو پہلے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتے پھر گھروں کو جاتے۔ جب یہ لشکر واپس آیا تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر ان چار میں سے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت علی نے ایسا ایسا کیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے منہ پھیر لیا، پھر ان چار میں سے دوسرے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت علی نے ایسا ایسا کیا ہے۔ آپ نے اس سے بھی اِعراض فرمایا، یہاں تک کہ چوتھے نے بھی کھڑے ہو کر یہی عرض کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُر جلال چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تم لوگ علی سے کیا چاہتے ہو؟ پھر فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مؤمن کے ولی ہیں۔[1]

﴿8784﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم انصاری گروہ ہیں ہم منافقوں کو حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے بُغض رکھنے کے سبب پہچان لیتے ہیں۔[2]

پانچ بہترین اصول:

﴿8785﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ دو جہاں، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کون ہے؟ جو مجھ سے چند باتیں لے لے اور ان پر عمل کرے یا اسے بتائے جو ان پر عمل کرے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ہوں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں گنیں، فرمایا: (۱)... حرام چیزوں سے بچو سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے (۲)... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری قسمت میں جو لکھ دیا ہے اس پر راضی رہو سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۷، حدیث: ۳۷۳۲

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب: ۲۰، ۵/ ۴۰۰، حدیث: ۳۷۳۷

گے (۳)...جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کے لیے پسند کرو (کامل) مسلمان ہو جاؤ گے (۴)...اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو (کامل) مومن ہو جاؤ گے اور (۵)...زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔[1]

﴿8786﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہت زیادہ خون بہانے والے ہاتھ تمہیں حیرت و تعجب میں نہ ڈالیں بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کے لیے ایک قاتل ہے جو مرتا نہیں اور تمہیں اس آدمی پر تعجب نہ ہو جو حرام مال کماتا ہے کیونکہ اگر وہ اس مال سے خرچ یا صدقہ کرے گا تو اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اگر اپنے پاس رکھے گا تو اس میں برکت نہیں ہوگی اور اگر اس میں سے تھوڑا سا مال بھی پیچھے رہ گیا تو وہ اس کے لیے آگ کا توشہ ہوگا۔[2]

قریش کو گالی نہ دو:

﴿8787﴾... حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جناب محمد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قریش کو گالی نہ دو بے شک ان کا عالم زمین کو علم سے بھر دے گا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو نے قریش کے پہلے والوں کو سزا و تکلیف چکھائی ہے ان کے بعد والوں کو نعمتوں سے سرفراز فرما[3]۔[4]

مسخ ہونے والے لوگ:

﴿8788-89﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی غیب داں، رحمت عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس امت کے کچھ لوگ کھانے پینے اور موج مستی میں رات بسر کریں گے، جب صبح اٹھیں گے تو بندر اور خنزیر کی شکلوں میں مسخ کر دیئے گئے ہوں گے، وہ (یعنی اس اُمّت کے بعض) زمین میں دھنسنے اور آسمان سے پتھر برسنے کا ضرور شکار ہوں گے، حتّٰی کہ جب لوگ صبح کو اٹھیں گے تو کہیں

---

1 ...ترمذی، کتاب الزهد، باب من اتقی المحارم...الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۲۳۱۲

2 ...مسند طیالسی، ما اسند عبد اللہ بن مسعود، ص ۴۰، حدیث: ۳۱۰

3 ...امام بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے ائمہ کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ یہاں جس عالم کا ذکر ہے اس سے مراد امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہیں۔ (معرفۃ السنن والآثار، مقدمۃ المؤلف، ۱/ ۱۲۳)

4 ...مسند طیالسی، ما اسند عبد اللہ بن مسعود، ص ۳۹، حدیث: ۳۰۹

گے: رات بنو فلاں کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور فلاں کے گھر پر رات کو پتھروں کی بارش ہوئی، بے شک آسمان سے ان پر پتھر برسیں گے جیسے قومِ لوط کے قبیلوں اور گھروں پر برسے تھے اور ضرور ان پر تیز آندھی آئے گی جیسی قومِ عاد کے قبیلوں اور گھروں پر آئی تھی اس کا سبب یہ ہوگا کہ یہ لوگ شراب پیتے، ریشم پہنتے، گانے والیوں کو بلاتے (یعنی مُجرے کرواتے)، سود کھاتے اور رشتہ داری کاٹتے ہوں گے۔'' اس حدیث میں ایک اور خصلت کا ذکر بھی تھا جو راوی جعفر ضُبَعِی کو یاد نہیں رہی۔[1]

یتیم کے مال کا استعمال:

﴿8790﴾... حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرے پاس ایک یتیم ہے اس کے مال سے کیسے تجارت کروں؟ ارشاد فرمایا: جیسے اپنے بیٹے کے مال سے کرتے ہو نہ تو اس کے مال کے ذریعے اپنا مال بچاؤ اور نہ اس کے مال کی مدد سے اپنا مال بڑھاؤ۔[2]



حضرت سیِّدُنا ابنِ بَرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان اللّٰہ والوں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ربیع بن عبد الرحمٰن المعروف ابنِ بَرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جو دھوکے سے محفوظ رہنے والے، تکلیف واذیت سے بچنے والے اور نعمت وخوشی کا شوق رکھنے والے ہیں۔

صبر و شکر کی فضیلت:

﴿8791﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ربیع بن بَرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اے انسان! تو بدبو دار مردار تھا جب تجھے زندگی کی روح پر سوار کیا گیا تو تُو خوشبودار ہوگیا، اگر تجھ سے روح نکال دی جائے تو تجھے پھینکی ہوئی لاش، بدبودار مردار اور گرے پڑے جسم کی صورت میں ہوگا جو اپنی خوشبو کے بعد بدبودار ہوگیا اور اس سے اُنس ومحبت کے بعد اب اس کے قرب سے بھی وحشت

[1]... مسند طیالسی، احادیث ابی امامۃ الباھلی، ص ۱۵۵، حدیث: ۱۱۳۷

[2]... ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقۃ، ۶/ ۲۲۰، حدیث: ۴۲۳۰

ہونے لگی، اے انسان! بھلا تجھ سے زیادہ نادان اور تجھ سے بڑھ کر تعجب خیز اور کوئی مخلوق بھی ہوسکتی ہے؟ جبکہ تو جانتا ہے کہ تیرا انجام ایسا ہے اور مٹی تیری آرامگاہ ہے اس کے باوجود تو اپنی طویل جہالت کی وجہ سے دنیا سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر رہا ہے، کیا تو نے ربّ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ (پ۲۲، سبا: ۱۹)

ترجمۂ کنز الایمان: تو ہم نے انھیں کہانیاں کر دیا اور انھیں پوری پریشانی سے پراگندہ کر دیا بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے ہر بڑے شکر والے کے لیے۔

خدا کی قسم! تجھے اس لیے صبر وشکر پر اُبھارا جا رہا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنے دوستوں کے لیے صبر وشکر کا بہت بڑا ثواب ہے کیا تو نے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پ۱۳، ابراھیم: ۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

اے انسان! یہ دو مقام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بہت بڑے ثواب والے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے عطا فرمائے ہیں، اب اگر تو دن رات، صبح وشام دنیا سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہے اور جس چیز کی طرف تجھے تیرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ نے بلایا ہے اس سے منہ موڑ لے تو پھر دنیا میں تجھ سے بڑا غافل اور قیامت میں تجھ سے زیادہ حسرت زدہ بھلا کون ہوسکتا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کتنا ہی اچھا مولیٰ اور کتنا ہی اچھا مددگار ہے۔

مخلوق میں سے عقل مند لوگ:

﴿8792﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن بَرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے مخلوق پر تعجب ہے کہ وہ اس حق سے کیسے غافل ہوگئی جسے مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام لے کر آئے حالانکہ مخلوق کی آنکھوں نے اسے دیکھا اور ان کے دل اس پر کامل ایمان لائے اس کے باوجود وہ اس سے غافل ہو کر نشے کی حالت میں کھیل کود میں پڑے ہیں۔ خدا کی

قسم! یہ غفلت بھی ان کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور نعمت ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً ایمان والوں کی عقلیں بہک جاتیں، حواس باختہ ہو جاتے، دل حلق میں آجاتے، روحیں پرواز کر جاتیں اور موت کی یاد ہوتے ہوئے وہ کبھی بھی زندگی میں خوش نہ رہتے یہاں تک کہ انہیں موت آجاتی، مخلوق میں سے وہی لوگ عقلمند ہیں جو اپنے بادشاہ کے حضور پیش ہونے سے پہلے رغبت وشوق کے ساتھ ایسے اعمال میں جلدی کر رہے ہیں جو ان کی طرف سے ان کے بادشاہ کو خوش کر دیں، خدا کی قسم! گویا میں ایسے لوگوں کو خوش دیکھ رہا ہوں جو حتَّی المقدور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہوئے، فرشتے ان کے گرد ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انہیں یہ خوشخبری سنا رہے ہیں کہ ”سلامتی ہو تم پر جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا۔“

زندوں کے درمیان اجنبی:

﴿8793﴾... حضرت سیِّدُنا داوٗد بن مُحَبَّر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ہم جنازے کے لیے ایک میت کو تیار کر رہے تھے کہ ہمارے پاس سے حضرت سیِّدُنا ربیع بن برہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر ہوا تو انہوں نے پوچھا: تمہارے درمیان یہ اجنبی کون ہے؟ ہم نے کہا: یہ اجنبی نہیں بلکہ قریبی دوست ہے۔ فرمایا: زندوں کے درمیان مردہ سے بڑھ کر بھی کوئی اجنبی ہو سکتا ہے۔ یہ سن کر تمام لوگ رو پڑے۔

﴿8794﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن بَرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: متقین نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وعید کو اپنے سامنے رکھ لیا تو ان کے دلوں نے تحقیق وتصدیق کے ساتھ اس کی طرف دیکھا، خدا کی قسم! وہ دنیا میں بے کیف زندگی گزار رہے ہیں اور اس کے بعد نیک اعمال کے ثواب کے منتظر ہیں، ان کے دلوں کی نگاہیں جب اعمال کے ثواب کی طرف اُٹھتی ہیں تو دل اس ثواب کو حاصل کرنے کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں، خدا کی قسم! وہ دل دہلا دینے والی وعید اور سچے وعدے کے درمیان آخرت کو بڑے شوق سے دیکھ رہے ہیں، وہ وعید کے خوف میں رہتے ہیں یا پھر اُخروی نعمتوں کے شوق میں رہتے ہیں جن کا وعدہ کیا گیا ہے، وہ اسی حالت پر زندگی بسر کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ آجاتا ہے، پس وہ موت کی یاد میں مُرجھائے ہوئے ہیں اور ان کے لیے راحت وسکون مقرر کر دیا گیا ہے۔ اتنا کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے۔

﴿8795﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن عبد الرحمن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: امیدوں کی غفلت نے ہمیں موت کی تیاری سے محروم کر دیا، ہم دنیا میں ایسے حیران وپریشان ہیں کہ نیند سے بیدار ہوتے نہیں کہ ایک اور غفلت اس کے پیچھے آجاتی ہے، اے میرے بھائیو! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان رکھنے والے کسی ایسے مومن کو جانتے ہو جو اس قوم سے بڑھ کر ناواقف اور اس کے مقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سزا سے کم بچنے والا ہو جن پر شکست کے بعد دشمن پھر حملہ کر دے تو ان کے ہوش اُڑ جائیں اور اس عبرت انگیزی کو دیکھ کر ان کا صبر و تحمل ساتھ چھوڑ دے پھر وہ اس حال میں واپس پلٹیں کہ کچھ سمجھ پڑتی ہو نہ راستہ دکھائی دیتا ہو۔ کیا تم نے کسی عقل مند کو اپنے لئے اس حالت پر راضی ہوتے دیکھا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں خدا کی قسم! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے اس کی رضا تک ضرور پہنچ جاؤ گے یا پھر اس کی قابل برداشت آزمائشوں اور پے در پے ہونے والی نعمتوں کا انکار کر بیٹھو گے جنہیں تم جانتے ہو۔ اے انسان! اگر تو اس کے ساتھ بھلائی کرے گا تو وہ تیرے ساتھ بھلائی کرے گا اور اگر تو بُرا کرے گا تو اس کا عتاب خود تجھ پر ہی ہے۔ پس رجوع کر لے یقیناً راستہ واضح کر دیا گیا اور اس کے عذاب سے ڈرا دیا گیا لہٰذا رسولوں کے بعد لوگوں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کوئی حجت نہ رہی۔

وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۵۸﴾ (پ۶، النسآء: ۱۵۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اچھی معاشرت والے:

﴿8796﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک ساحل پر کسی کو حضرت سیِّدُنا ربیع بن برّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوئی تحریر سنا رہا تھا تو اس نے مجھ سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں برکت دے، آپ کتنا عرصہ ان کے ساتھ رہے اور انہوں نے آپ کی پسند کے مطابق آپ کے ساتھ سلوک رکھا؟ میں نے کہا: اتنا زیادہ کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔ اس نے پوچھا: کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے اپنی پریشانی کا تذکرہ ان سے کیا ہو اور انہوں نے آپ کو نامراد کیا ہو؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! کبھی نہیں، انہوں نے تو مجھ سے بھلائی کی اور میری مدد کی۔ اس نے پوچھا: کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے ان سے کچھ مانگا ہو اور انہوں نے نہ دیا ہو؟ میں نے کہا: بھلا انہوں نے کبھی مجھے منع بھی کیا ہے، میں نے تو جب بھی ان سے کچھ مانگا انہوں نے مجھے دیا اور جب بھی مدد کی درخواست

کی تو انہوں نے میری مدد کی۔ پھر اس شخص نے کہا: جب کوئی آدمی تمہارے ساتھ اتنا اچھا سلوک کرے تو تمہارے نزدیک اس کا کیا بدلہ ہونا چاہیے؟ میں نے کہا: میں تو ان احسانوں کا بدلہ دینے کی طاقت ہی نہیں رکھتا۔ پھر اس شخص نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم خود کو اس کی ان نعمتوں کے شکر میں لگادو جو تم پر ہو چکیں اور مزید ہو رہی ہیں اور ربّ تعالٰی کا شکر ادا کرنا بندے کے احسان کا بدلہ دینے سے زیادہ آسان ہے، اللہ تبارک وتعالٰی تو بندے سے اس پر بھی راضی ہو جاتا ہے کہ بندہ شکر کرتے ہوئے اس کی حمد بیان کر دے۔

ایک عابد کی مناجات:

﴿8797﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بَرّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عابد کو سنا کہ وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا: گناہوں پر دِیدہ دِلیری کی وجہ سے ہمارے دل رو پڑے، پھر آنکھیں اپنے کرتوتوں پر غم کرتے ہوئے نم ہو گئیں، اے اپنی رحمت سے جسے چاہے ڈھانپنے والے! کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کل میدانِ قیامت میں کون سا رونے والا تیری بارگاہ میں سب رونے والوں پر غالب آئے گا۔ اے رحیم وکریم! اگر تو نے توبہ قبول نہیں کی تو یقیناً ہمارے لیے وہ وقت آپہنچا کہ ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے رہیں اور اگر تو نے ہم سے اپنا وجہ کریم پھیر لیا تو بے شک تو نے ان لوگوں سے اعراض کیا جنہوں نے تجھ سے منہ موڑ لیا تھا اور اگر تو نے ہم پر اپنا احسان فرمایا حالانکہ تو نے مہلت دے کر بھی ہم پر احسان فرمایا ہے تو یقیناً تو ہمیشہ سے گناہ گاروں پر احسان فرمانے والا ہے۔ اس عابد نے مزید کہا: ہم پر مضبوطی سے گناہوں کی گرہیں لگ گئیں اور ہم دنیا میں ایسے حیران وپریشان ہوگئے کہ ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھلا دیا۔

﴿8798﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اپنے پیٹوں کو حرام کھانوں سے خالی رکھا اور گناہ کی طرف نظر کرنے سے اپنی پلکوں کو جھکائے رکھا، جب چاروں طرف سے تاریکیاں چھا گئیں تو وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اپنی آنکھوں کو کسی اور کام میں نہیں لائے اس امید پر کہ جب زمین انہیں اپنے اندر لے لے تو اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے دلوں کو منور فرما دے، وہ دنیا میں غمگین وافسردہ اور آخرت کی طرف نظریں جمائے ہوئے ہیں، جب ان کے دل کی نگاہیں پردہ غیب سے ملکوت تک پہنچیں تو انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ عظیم ثواب نظر آیا جس کی انہیں امید تھی، لہٰذا جس پر ان کی امیدیں

مشتمل تھیں دل کی آنکھوں سے اسے دیکھنے کے بعد وہ اور بھی زیادہ اس کی کوشش و جستجو میں لگ گئے، ان کے لیے دنیا میں کوئی راحت نہیں ہے ان کی آنکھیں کل ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے پاس دیکھ کر ٹھنڈی ہوں گی۔ اتنا کہنے کے بعد حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے حتّٰی کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

نفسِ مطمئنہ سے مراد:

﴿8799﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن برہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ (پ۳۰، الفجر: ۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان۔

پھر فرمایا: اس سے مراد مومن جان ہے جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے مطمئن اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس سے راضی ہے، وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ملاقات کو پسند کرتی ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی ملاقات کو پسند رکھتا ہے، وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے راضی ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس سے راضی ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتا، اس کی مغفرت فرماتا، اسے جنت میں داخل فرماتا اور اپنے نیک بندوں میں سے کر دیتا ہے۔

نوجوان کا خوفِ خدا:

﴿8800﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن برَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانہ میں ایک نوجوان تھا جو عبادت کرتا اور اکثر مسجد میں رہتا، ایک لڑکی کو اس سے عشق ہو گیا تو وہ اس کے پاس آئی اور سرگوشی سے اسے کچھ کہا۔ اس نوجوان نے خود کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے میرے نفس! تو اس سے بات کر کے اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے اس حال میں ملنا چاہتا ہے کہ تو نے زنا کیا ہو پھر ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا، اس کا چچا آیا اور اسے اُٹھا کر گھر لے گیا جب اس نوجوان کو ہوش آیا تو کہا: اے چچا! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملنا انہیں میرا سلام کہنا اور پوچھنا کہ جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اس کی جزا کیا ہے؟ اتنا کہہ کر ایک اور چیخ ماری اور انتقال کر گیا۔ پھر جب اس کے چچا نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جا کر ساری بات بیان کی تو انہوں

نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: اس کی جزا دو جنتیں ہیں، اس کی جزا دو جنتیں ہیں۔

﴿8801﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن برہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لمبی زندگی کو وہی پسند کرے جس کے لیے اس کی عمر غنیمت اور نیک اعمال میں اضافے کا سبب ہو اور جس کی زندگی دھوکے میں گزری ہو اور اس پر خواہشات کا سایہ ہو تو اس کے لیے لمبی زندگی میں کوئی فائدہ نہیں۔

سیِّدُنا ربیع بن بَرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴿8802﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمت عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہاد یہی نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی تلوار سے لڑا جائے بلکہ جہاد یہ بھی ہے کہ جو اپنے والدین اور اپنی اولاد کی کفالت کرے تو وہ بھی جہاد میں ہے اور جو اپنی کفالت کرے تاکہ لوگوں کا محتاج نہ ہو تو وہ بھی جہاد میں ہے۔[1]

﴿8803﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم، رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس سے اس کا مسلمان بھائی اِکْرَام کرے تو اسے چاہیے کہ اس کے اکرام کو قبول کرے کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اکرام ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اکرام کو رد نہیں کرنا چاہیے۔[2]



حضرت سیِّدُنا عَوْسَجَہ عُقَیْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

ان اللہ والوں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا عوسجہ عقیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی ہیں، آپ مشاہدات کرنے والے، مشقتیں جھیلنے والے، مشاہدے اور محبتِ الٰہی پر اُبھارنے والے اور گوشہ نشینی کی دعوت دینے والے تھے۔

﴿8804﴾... حضرت سیِّدُنا عَوْسَجہ عقیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ "میرا ایسا یقین رکھو جیسا تمہیں اپنے وجود کا یقین ہے، مجھے اپنی آخرت کے لیے ذخیرہ بناؤ، نوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرو میں تجھے قریب کرلوں گا، مجھ پر توکل کرو میں تمہیں

---

1 ...مسند فردوس، ۲/ ۲۱۰، حدیث: ۵۲۶۶

2 ...مکارم الاخلاق للخرائطی، باب ذکر حسن... الخ، ص ۱۵۴، حدیث: ۳۴۷

کافی ہوں گا، میرے غیر کی طرف مت پھرو ورنہ میں تمہیں رُسوا کر دوں گا، آزمائشوں پر صبر کرو اور میرے فیصلے پر راضی رہو، ایسے ہو جاؤ کہ میں تم سے خوش ہوں اور تمہارے بارے میں میری خوشی یہ ہے کہ میں تم سے کبھی اپنی نافرمانی نہ دیکھوں، مجھ سے قریب ہو جاؤ اور اپنی زبان کو میرے ذکر سے تر رکھو، اپنے سینے کو میری محبت سے لبریز رکھو، غفلت کے لمحوں سے ہوشیار رہو اور ذہانت کے ساتھ فیصلہ کرو، دنیا سے منہ موڑ کر میری رغبت رکھو، میرے ڈر و خوف سے اپنے دل کو مار ڈالو، رات کو عبادت کرو تاکہ میری خوشنودی حاصل ہو، میری بارگاہ سے سیرابی کے دن کے لیے دن کو روزہ رکھو، بھلائیوں میں اپنی پوری کوشش لگا دو، جہاں بھی جاؤ تمہیں نیکی کے ساتھ پہچانا جائے، میرے لیے میرے بندوں میں میری نصیحت کے ساتھ فیصلہ کرو، مخلوق میں میرا عدل وانصاف قائم کرو، یقیناً میں نے تم پر قلبی وساوس اور شیطانی امراض سے شفا دینے والی چیز اُتاری ہے، جو نگاہوں کو روشنی بخشتی اور تنگی و پریشانی کو دور کرتی ہے، کسی مُردہ پڑے شخص کی طرح مت ہونا حالانکہ تم زندہ سانس لے رہے ہو، اے عیسٰی ابنِ مریم! میں تم سے سچ کہتا ہوں: میری جو بھی مخلوق مجھ پر ایمان لائی وہ مجھ سے ڈری اور جو بھی مجھ سے ڈری اس نے میرے ثواب کی امید رکھی، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ وہ مخلوق جب تک میرے طریقے کو نہ بدلے وہ میرے عذاب سے محفوظ ہے، اے عیسٰی ابن مریم! اے کنواری بتول کے بیٹے! اپنی زندگی میں اپنے نفس پر اس شخص کی طرح آنسو بہاؤ جس کے سب گھر والے دنیا سے رخصت ہو گئے، دنیا اس کے ہاتھوں سے چلی گئی اور اس نے دنیا کی لذتوں کو دنیا داروں کے لیے چھوڑ دیا اور اب اس کی رغبت صرف اسی میں ہے جو اس کے خدا کے پاس ہے، جب نیکوکار بھی سو جائیں تو اس وقت بھی قیامت کے آنے والے معاملے اور ہولناکیوں کے ڈر سے جاگتے رہا کرو، جس وقت نہ گھر والے نفع دیں گے نہ اولاد اور نہ مال، جب سرکش لوگ ہنس رہے ہوں تو تم اپنی آنکھوں میں غم کی سلائی سے سُرمہ لگاؤ، اس شخص کے طرح روؤ جو اپنی شہ رگ سے قریب رہنے والے مہمان کو رخصت کرنے والا ہے اور اس سارے معاملے میں صبر کرتے رہو، خوشخبری ہے تمہارے لیے اگر تمہیں وہ کچھ مل جائے جس کا میں نے صبر کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے، اور روز بروز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رَختِ سفر باندھو اور جو تو کھا چکے اس کا ذائقہ اب کہاں باقی رہا؟ اور جو تمہیں نہیں ملے گا اس کی لذت کہاں سے آئے گی؟ حق بات تو یہ ہے کہ تمہارے لئے اتنا ہی ہے جتنی تم کوشش کرتے ہو، دن میں تمہیں دنیا کی خوشی بقدرِ ضرورت ہی کافی ہے اور دنیا

میں تمہیں معمولی غذا ہی کافی ہے، تم جانتے ہو کہ تمہیں کہاں لوٹنا ہے، جو کچھ تم نے پایا وہ تمہارے مقدر میں تھا تو تم کیسے (تقدیر سے) آزاد رہے؟ لہٰذا حساب کی تیاری کرو کہ تم سے سوال کیا جائے گا، اگر تم دیکھ لو کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے کیا انعامات تیار کئے ہیں تو ان کے حصول کے شوق میں تمہارا دل پگھل جائے اور جان نکل جائے۔"



حضرت سیِّدُنا ابو محمد خُزَیْمَہ عابد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد

ان اللہ والوں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ابو محمد خُزَیْمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جو عبادت گزار تھے، گھٹیا سے منہ موڑنے والے اور بلندی کی طرف بڑھنے والے تھے۔

﴿8805﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد خُزَیْمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو فرمایا: جتنی دنیا پر آپ راضی ہوئے ہیں میں نے اتنی سی دنیا پر راضی ہوتے کسی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: اے یعقوب! جو پوری دنیا کو آخرت کا عوض بنانے پر راضی ہو جائے یقیناً وہ تو مجھ سے بھی کم چیز پر راضی ہوا ہے۔

سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت:

﴿8806﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد خزیمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: میں تجھے دنیا و آخرت میں بادشاہ بننے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس شخص نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا۔

﴿8807﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد خزیمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں ایک شخص کسی زاہد کے پاس آیا تو زاہد نے اس سے پوچھا: کیوں آئے ہو؟ کہا: آپ کے زُہد کی شُہرت سن کر حاضر ہوا ہوں۔ زاہد نے کہا: کیا میں تمہیں اپنے سے بھی بڑا زاہد نہ بتاؤں؟ پوچھا: وہ کون؟ زاہد نے کہا: تم خود۔ وہ شخص حیران ہو کر بولا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ زاہد نے کہا: کیونکہ تم جنت اور اس میں تیار کی گئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شوق رکھتے ہو جبکہ میں تو دنیا سے اس لیے بے رغبت ہوں کہ یہ فنا ہونے والی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی مذمت فرمائی ہے لہٰذا تم مجھ سے بڑے زاہد ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے:

﴿8808﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو محمد خزیمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کوئی بھی دوست ملاقات کرنے آتا تو آپ اسے یہ دعا دیتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اور ہمیں اس شخص کے جیسا زُہد عطا فرمائے جس کے لیے تنہائی میں حرام کام اور دیگر گناہ کرنا آسان ہو مگر وہ یہ سوچ کر گناہ نہ کرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دیکھ رہا ہے۔



حضرت سَیِّدُنا خلیفہ عَبْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

ان اللہ والوں میں ایک بزرگ حضرت سَیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی ہیں جو عبادت اور غور و فکر سے لذت اُٹھانے والے اور آنسوؤں کے ذریعے مددِ الٰہی کے طلب گار تھے۔

﴿8809﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے بہت زیادہ عبادت کرنے والے حضرت سَیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو کہتے ہوئے سنا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت صرف دیکھ کر ہی کی جاتی تو اس کی عبادت کرنے والا کوئی بھی نہ ہوتا لیکن ایمان والے اس بات میں غور و فکر کرتے ہیں جب رات آتی ہے تو چار سُو پھیل جاتی اور ہر چیز کو ڈھانپ لیتی ہے، جب دن آتا ہے تو رات ختم ہو جاتی ہے، آسمان و زمین کے درمیان مُسَخَّر بادلوں میں غور کرتے ہیں، یونہی سردی و گرمی میں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تخلیق میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے دل ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ہونے کا یقین کر لیتے ہیں اور گویا وہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو دیکھ کر عبادت کرتے ہیں۔

طویل شب بیداری:

﴿8810﴾... حضرت سَیِّدُنا ہلال بن دارِم بن قَیْس دارِمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہمارے پڑوسی تھے، جب لوگ سو جاتے تو آپ اُٹھ کھڑے ہوتے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری بارگاہ میں تیرے پاس موجود بھلائیاں تلاش کرنے کھڑا ہوا ہوں۔ اس کے بعد گھر کی چھت پر چلے جاتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔

ایک بڑھیا کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ گھر میں رہتی تھی اور میں انہیں سجدوں میں یہ دعا کرتے سنتی تھی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے تواضع کرنے والے کا رجوع اور رجوع و توبہ کرنے والے کی تواضع عطا فرما، اپنی مخلوق میں مجھے اپنی فرمانبرداری سے زینت دے، اپنی بارگاہ میں اپنی اچھی عبادت کے ذریعے مجھے خوبصورتی عطا فرما اور جب متقین تیرے پاس حاضر ہوں تو مجھے عزت عطا فرما، تو ہی بہترین مقصود، بہترین معبود، بہترین محمود اور بہترین مشکور ہے۔

سیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مناجات:

﴿8811﴾... حضرت سیِّدُنا ہلال بن دارِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ گھر میں رہنے والی ایک بڑھیا نے مجھے بتایا کہ حضرت جب رات میں دعا کرتے تو میں سنتی تھی، ایک مرتبہ یوں دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بہادر لوگ عبادت کے لیے کھڑے ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا، ہم تیری بارگاہ میں تیرے جود و کرم کے لیے دامن پھیلائے ہوئے ہیں، کتنے ہی بڑے بڑے گناہ گاروں کے گناہوں سے تو نے درگزر کیا اور کتنے ہی بڑے بڑے مصیبت زدوں کی مصیبت تو نے دور کی، کتنے ہی کثیر نقصان والوں کا نقصان تو نے پورا کیا، تیری عزت کی قسم! پوری طرح گناہوں میں لپٹنے کے بعد تیری بارگاہ میں ہم نے دستِ سوال اس لیے دراز کیا کہ ہم تیرے جود و کرم کو جانتے ہیں پس ہر بھلائی کی اُمید تجھ ہی سے ہے اور ہر توبہ تائب ہونے والے کو تجھ ہی سے توقع ہے۔



حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان عبادت گزاروں میں سے میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جو پختہ عقل اور کامل عمل والے تھے۔

عبرت انگیز نصیحت:

﴿8812﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ

الْقَوِی سے عرض کی کہ ہمیں نصیحت فرمائیے تو انہوں نے فرمایا: تم میں سے جو تندرست ہے اسے بیماری لگے گی جو اسے مصیبت زدہ کر دے گی، جوان کو بڑھاپا آئے گا جو اسے فنا کر دے گا اور بوڑھے کو موت آجائے گی جو اسے ہلاک کر دے گی، کیا انجام ویسے نہیں جیسے تم سن رہے ہو؟ کیا کل روح جسم سے جُدا نہیں ہو گی؟ کیا بندہ اپنے اہل اور مال سے دور نہیں ہو گا؟ کیا کل کفن میں نہیں لپٹا ہو گا؟ کیا کل قبر میں نہیں ہو گا؟ کیا جن کے لیے بندہ کوشش کرتا رہتا اور غمگین ہوتا تھا ان دلوں سے اس کی یاد مٹ نہیں جائے گی؟ اے انسان! جب تجھے موت آئے گی تو کسی آنے والے کا استقبال کر سکے گا نہ کسی کی ملاقات کو جا سکے گا، کسی قریبی سے بات کر سکے گا نہ کسی پیارے کو پہچانے گا، تجھے پکارا جائے گا مگر تو جواب نہیں دے سکے گا، تو سنے گا مگر سمجھے گا نہیں، بے شک تیرے حق میں شہر ویران ہو گئے، گابھن اونٹنیوں کا کوئی رکھوالا نہ رہا، بچے یتیم ہو گئے، تیری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں، روح پرواز کر گئی، تیرے دانت جھڑ گئے، گھٹنے کمزور ہو گئے اور تیری اولاد دوسروں کے رحم و کرم پر ہو گئی۔

﴿8813﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر انسان جان لے کہ موت میں اس کے لیے کتنی راحت اور کشادگی ہے تو پھر بھی موت کا آنا اس پر شاق گزرے اس لیے کہ وہ اپنے لیے موت کی سختی اور شدت کو جانتا ہے پھر ایسی صورت میں کیا ہو گا جبکہ وہ اس بات سے لاعلم ہے کہ موت میں اس کے لیے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں یا پھر ہمیشہ کا عذاب۔

مخلوق کو خوش کرنا ممکن نہیں:

﴿8814﴾... حضرت سیِّدُنا مبارک بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: یہاں کچھ لوگ آپ کی گفتگو میں غلطی کی تلاش میں رہتے ہیں تاکہ آپ کی غیبت و مذمت کرنے کا کوئی بہانہ ان کے ہاتھ آئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس بات سے غمگین مت ہونا کیونکہ میں نے اپنے نفس کو ہمیشہ جنت میں رہنے کا شوق دلایا تو وہ اس کا شوقین ہو گیا، پھر میں نے اسے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں رہنے کا لالچ دیا تو یہ اس کا بھی شوقین ہو گیا پھر میں نے نفس کو لوگوں سے سلامت رہنے کا لالچ دلایا مگر مجھے اس کے لیے کوئی راستہ

نظر نہیں آیا کیونکہ میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ سے راضی وخوش نہیں ہوتے تو میں سمجھ گیا کہ یہ اپنے جیسی مخلوق سے کبھی بھی راضی وخوش نہیں ہوسکتے۔

رونے پر تنبیہ:

﴿8815﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک دن حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے وعظ فرمایا تو ایک شخص پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللہ تعالٰی تم سے ضرور پوچھے گا کہ اس طرح رونے سے تمہاری نیت کیا تھی؟

توکل کی تلاش میں سرگرداں:

﴿8816﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: عزت اور غنا توکل کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں جب کامیاب ہوتے ہیں تو انہیں قرار آجاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ اشعار کہے:

يَجُوْلُ الْغِنٰى وَالْعِزُّ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ　　لِيَسْتَوْطِنَا قَلْبَ امْرِءٍ اِنْ تَوَكَّلَا

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ كَانَ مَوْلَاهُ حَسْبَهُ　　وَكَانَ لَهُ فِيْمَا يُحَاوِلُ مَعْقِلَا

اِذَا رَضِيَتْ نَفْسِيْ بِمَقْدُوْرِ حَظِّهَا　　تَعَالَتْ وَكَانَتْ أَفْضَلَ النَّاسِ مَنْزِلَا

ترجمہ: غنا اور عزت ہر جگہ گھومتے ہیں تاکہ اس شخص کے دل میں گھر کریں جو توکل کرتا ہے۔ جو توکل کرتا ہے اس کا مولیٰ اسے کافی ہوتا ہے اور اس کی کوششوں کے لیے پناہ گاہ ہوتا ہے۔ جب میرا نفس اپنے لیے مقدر حصے پر راضی ہو جائے گا تو وہ بلند ہو کر تمام لوگوں سے افضل مرتبہ پر فائز ہو جائے گا۔

افضل ونیک:

﴿8817﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن ولید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه مسلمانوں کے افضل ونیک لوگوں میں سے ایک تھے۔

حضرت سیِّدُنا غسان بن مُفَضَّل غَلَابِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا:

حضرت سیِّدُنا ربیع بن صُبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک دوست کے ساتھ مقام اَہواز میں تھے کہ ایک عورت نے انہیں دیکھا اور ان کے پاس جاکر دعوت گناہ دی۔ حضرت سیِّدُنا ربیع بن صُبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رونا شروع کر دیا تو آپ کے دوست نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: اس نے ہم دو بوڑھوں جیسے اور بھی بوڑھے دیکھے ہوں گے جب ہی یہ ہم دو بوڑھوں میں رغبت کر رہی ہے۔

سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ربیع بن صُبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین اور حضرت سیِّدُنا یزید رَقاشی رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام وغیرہ سے احادیث روایت کیں۔

رمضان میں آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عبادت:

﴾8818﴿... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: ہم نے حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: اے ابو حمزہ! ہمیں شب قدر کے بارے میں کچھ بتایئے تو انہوں نے فرمایا: جب رمضان کا مہینا آتا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کو عبادت بھی کرتے اور آرام بھی فرماتے، جب چوبیسواں دن آتا تو پھر آپ ایک لمحہ بھی نیند نہ فرماتے۔[1]

راہِ خدا میں تیر پھینکنے کی فضیلت:

﴾8819﴿... حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک تیر پھینکا اور وہ درست نشانے پر لگا تو اس پھینکنے والے کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور جو ایک غلام آزاد کرتا ہے وہ جہنم سے اس کے لیے فدیہ بن جاتا ہے۔[2]

﴾8820﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی اکرم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رمضان المبارک میں اپنے دانتوں سے پٹھا چبایا اور اس سے اپنی کمان کی تانت کو مضبوط کیا۔[3]

1 ...الضعفاء، رقم ۱۴۱۰، عنبسة بن جبیر، ۳/ ۱۰۷۱۔

2 ...نسائی، کتاب الجھاد، ثواب من رمی بسھم فی سبیل اللہ، ص ۵۱۱، حدیث: ۳۱۳۹، ۳۱۴۲، عن عمرو بن عبسة

3 ...غریب الحدیث للخطابی، ۱/ ۲۰۰

جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے:

﴿8821﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن وضو کرے تو خیر اور اچھا ہے اور جو غسل کرے تو غسل کرنا افضل ہے۔[1]

نمازی کیسا ہو؟

﴿8822﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جب تم اذان سنو تو اس کا جواب دو اور اطمینان اختیار کرو، اگر (صف) میں خالی جگہ ہو تو وہاں چلے جاؤ اور اگر ایسا نہ ہو تو اپنے مسلمان بھائی پر تنگی نہ کرو اور نماز کو آخری سمجھ کر پڑھو، جب قراءت کرو تو اتنی آواز سے جسے تمہارے کان سن سکیں اور اپنے پڑوسی کو تکلیف مت دو۔[2]

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا:

﴿8823﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟[3] (یعنی ایک کپڑے میں بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔)

﴿8824﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب فتح خیبر ہوئی تو ہمارا گزر چند یہودیوں کے پاس سے ہوا جو اپنے جنگجو لوگوں کے لیے روٹی بنا رہے تھے، ہم نے انہیں روٹیوں سے دور بھگایا اور روٹیاں آپس میں تقسیم کر لیں، مجھے بھی ایک ٹکڑا ملا جس کا کچھ حصہ جلا ہوا تھا اور مجھے کسی نے یہ بات بتائی تھی کہ جو روٹی کھاتا ہے وہ موٹا ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے وہ ٹکڑا کھا لیا پھر اپنے دونوں پہلو دیکھنے لگا کہ کیا میں موٹا ہوا ہوں؟[4]

1 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک، ۲/۱۲، حدیث: ۱۰۹۱

2 ...معجم ابن الاعرابی، ۳/۸۹۳، حدیث: ۱۸۶۴

3 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی ثوب واحد وصفۃ لبسہ، ص ۲۶۳، حدیث: ۵۱۵

4 ...مستدرک، کتاب قسم الفیء، تنفیل الثلث بعد الخمس، ۲/۴۷۲، حدیث: ۲۶۴۸۔ غریب الحدیث للقاسم بن سلام، خبز، ۲/۲۸۳

شرعی ومعاشرتی آداب:

﴿8825﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ سے نکاح نہ کیا جائے، کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے[1] کہ اس کے برتن کو اپنے لیے کر دے، وہ عورت نکاح کرلے جو اس کے مقدر میں ہو گا وہ اسے مل جائے گا، کوئی شخص اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے اور نہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام دے۔[2]

نیت کا پھل:

﴿8826-27﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ساقی کوثر، شَفیعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی نیت آخرت چاہنے کی ہو گی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو غنی کر دے گا اور اس کی شیرازہ بندی فرمائے گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی، جس کی نیت طلبِ دنیا کی ہو گی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان محتاجی کو رکھ دے گا، اس کا شیرازہ بکھیر دے گا اور اسے وہی ملے گا جو اس کے لیے مقدر ہو چکا۔[3]

﴿8828﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سلطانِ دوجہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک پُرانے کجاوہ پر حج کیا جس پر موجود کمبل کی قیمت تین درہم تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ وہ حج ہے جس میں ریاکاری ہے نہ لوگوں کو سنانا۔[4]

کافروں کے بچوں کا ٹھکانا؟

﴿8829﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض

1... اگر کوئی بیوی والا شخص کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو یہ عورت یہ مطالبہ نہ کرے کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دو تب نکاح کروں گی لہٰذا بہن سے مراد سوکن بننے والی عورت ہے کیونکہ اسلامی بہن ہے اس میں اخلاق کی تعلیم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۳)

2... مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم الجمع... الخ، ص ۷۳۱، ۷۳۲، حدیث: ۱۴۰۸

3... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب: ۳۰، ۴/۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۳۔ معجم کبیر، ۵/۱۴۳، حدیث: ۴۸۹۱

4... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الحج علی الرحل، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۸۹۰

کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مشرکین کے بچے کہاں ہوں گے ان کے گناہ تو ہیں نہیں کہ جن پر پکڑ کر کے انہیں دوزخ میں ڈالا جائے اور نہ ہی ان کی نیکیاں ہیں جن کے بدلے وہ جنتی بادشاہوں میں سے ہو جائیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جنتیوں کے خادم ہوں گے۔[1]

﴿8830﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُحسنِ کائنات، فَخْرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عورت جب پانچ نمازیں پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔[2]

﴿8831﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔[3]

شیطان کا سُرمہ:

﴿8832﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شیطان کے پاس چاٹنے والی چیز، سرمہ اور ناک میں چڑھانے والی چیز بھی ہے، اس کی چاٹنے والی چیز جھوٹ، اس کا سرمہ ذکرِ الٰہی سے سُلانا اور اس کی ناک میں چڑھانے والی چیز غصہ ہے۔[4]

غیبت کی نحوست:

﴿8833﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ جب تک میں اجازت نہ دوں کوئی

1 ...مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص٢٨٢، حدیث: ٢١١١

2 ...مسند بزار، مسند انس بن مالک، ١٤/٤٦، حدیث: ٧٤٨٠۔ تنبیہ الغافلین للسمرقندی، باب حق الزوج علی زوجتہ، ص٢٧٩، حدیث: ٧٨٠

3 ...مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص٢٨٢، حدیث: ٢١٠٦

4 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب مکائد الشیطان، الباب الثانی، ٤/٥٥٠، حدیث: ٧٧

مساوی ءالاخلاق، باب ما جاء فی الکذب... الخ، ص٨٤، حدیث: ١٥٩

بھی افطار نہ کرے، چنانچہ لوگوں نے روزہ رکھا جب شام ہوئی تو لوگ ایک ایک کر کے حاضر خدمت ہوتے اور عرض کرتے: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں پورا دن روزے سے رہا اب مجھے اجازت دیجئے کہ میں افطار کرلوں۔ آپ اسے اجازت عطا فرمادیتے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی اُمّت کی دو لڑکیوں نے بھی پورا دن روزہ رکھا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں آنے سے شرم وحیا کر رہی ہیں ان کے لیے بھی اجازت عطا فرمادیجئے کہ وہ بھی روزہ کھول لیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا رُخِ انور پھیر لیا، اس شخص نے دوبارہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے روزہ نہیں رکھا، وہ روزہ دار کیسے ہو سکتا ہے جو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتا رہے، جاؤ اور انہیں کہو کہ اگر وہ روزے سے تھیں تو قے کریں، چنانچہ ان دونوں نے قے کی تو دونوں کی قے میں گوشت کا ایک ایک لوتھڑا نکلا۔ اس شخص نے بارگاہِ رسالت میں واپس آکر ماجرا سنایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ دونوں اسی حالت میں مَر جاتیں تو انہیں آگ کھاتی۔[1]

ظلم کی اقسام:

﴿8834﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ظلم تین طرح کا ہے ایک ظلم وہ ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ چھوڑے گا، ایک ظلم وہ ہے جو معاف کر دیا جائے گا اور ایک ظلم وہ ہے جو معاف نہیں کیا جائے گا، وہ ظلم جو معاف نہیں کیا جائے گا وہ شرک ہے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف نہیں فرمائے گا، وہ ظلم جو معاف کر دیا جائے گا وہ بندے کا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حق تلفی کرنا ہے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہے اور وہ ظلم جسے چھوڑا نہیں جائے گا (یعنی اس کا حساب لیا جائے گا) وہ بندوں کی حق تلفی ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے بعض کا بعض سے بدلہ لے گا۔[2]

﴿8835﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی غیب داں، رحمتِ عالَمیاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1... مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص ۲۸۲، حدیث: ۲۱۰۷

2... مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص ۲۸۲، حدیث: ۲۱۰۹

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھو اور مل کر کھڑے رہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں شیطانوں کو تمہاری صفوں کے درمیان بکری کے بچوں کی طرح پھرتا دیکھتا ہوں۔[1]

قبولِ دعا میں جلد بازی نہ کرے:

﴿8836﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ دو جہاں، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب تک جلد بازی نہ کرے بھلائی پر رہتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی جلد بازی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ کہتا ہے میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے بہت دعا کی مگر میری دعا قبول نہ ہوئی۔[2]

﴿8837﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کو بکری کے بچے کی طرح لایا جائے گا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اے ابنِ آدم! میں سب سے بہترین حصہ دار ہوں اپنے عمل کو دیکھ جو عمل تو نے میرے لیے کیا تھا اس کا بدلہ میں تجھے دوں گا اور اپنے اس عمل کو بھی دیکھ جو تو نے میرے غیر کے لیے کیا تھا تیرے اس عمل کا بدلہ اسی کے پاس ہے جس کے لیے تو نے عمل کیا تھا۔[3]

﴿8838﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے جو انصار کی بُرائی کرتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محض اِلزام تراشی پر پکڑ نہیں فرماتے تھے اور نہ ایک کے خلاف دوسرے کی بات قبول کرتے تھے۔[4]



---

1. ... مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص ٢٨٢، حدیث: ٢١٠٨
2. ... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ٤/ ٤٢٠، حدیث: ١٣١٩٧
   مسند حارث، کتاب الادعیۃ، باب کراھیۃ الاستعجال فی الدعاء، ٢/ ٩٦٤، حدیث: ١٠٦٥
3. ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ٣/ ٤٠٢، حدیث: ٤٢٠٧
4. ... الشفا، الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ، فصل واما عدلہ، ٢/ ١٣٦ عن الحسن مرسلا

حضرت سیِّدُنا علی بن علی رَفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

ان عبادت گزاروں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا علی بن علی رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی ہیں جنہیں حضرت سیِّدُنامالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار عرب کا راہب (یعنی تارکُ الدنیا) کہا کرتے تھے اور حضرت سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: چلو ہم اپنے سردار اور اپنے سردار کے بیٹے حضرت علی رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے پاس چلتے ہیں۔

لوگوں کو ہلاک کرنے والی اشیاء:

﴿8839﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن علی رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: اس اُمَّت کے ابتدائی زمانے میں دو شخص آپس میں لوگوں کے معاملے میں گفتگو کر رہے تھے کہ ایک نے دوسرے سے کہا: تمہیں کیا لگتا ہے کہ فقط ایمان کو کافی گمان کر لینے کے بعد لوگوں کو کیا چیز ہلاک کر رہی ہے؟ دوسرے نے کہا: لوگوں کو کمزوری، گناہ اور شیطان ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ پھر انہوں نے ایسی بہت سی چیزیں گنوانا شروع کر دیں جو آدمی کے دل کے موافق نہیں ہوتیں۔ دوسرے نے جب یہ سنا تو کہا: ہاں! ایمان کو کافی گمان کر لینے کے بعد اس چیز نے انہیں سُستی میں ڈال دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کو ظاہر رکھا اور آخرت کو غائب کر دیا، پس لوگوں نے ظاہر کو لے لیا اور غائب کو چھوڑ دیا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں عبداللہ بن قیس کی جان ہے! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کو ایک ساتھ ملا دیتا حتّٰی کہ لوگ دونوں کو دیکھ لیتے تو پھر لوگ کسی طرف پھرتے نہ کہیں اور مائل ہوتے۔

مَشَقَّت اُٹھانے والی مخلوق:

﴿8840﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن علی رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے اس آیت مبارکہ:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍؕ﴿۴﴾ (پ۳۰، البلد: ۴)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

کے بارے میں فرمایا: میں ایسی کسی مخلوق کو نہیں جانتا جو آخرت کے معاملے میں انسان سے زیادہ مشقت اُٹھانے والی ہو۔ ان کے بھائی حضرت سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِید نے فرمایا: انسان دنیا کی تنگی اور آخرت کی ہولناکیوں کی مشقت جھیلتا ہے۔

سیِّدُنا علی بن علی رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو مُتوکِّل ناجی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وغیرہ سے احادیث روایت کیں۔

انسان، موت اور اُمید:

﴿8841﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی، ایک لکڑی اس کے ساتھ اور ایک اس کے آگے گاڑ دی پھر ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: اَللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ قریب والی انسان ہے اس کے ساتھ والی موت ہے اور دور والی اُمید ہے انسان اُمید کی طرف بڑھتا ہے مگر اُمید کے بجائے موت اسے اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔[3]

دعا مانگنے کا فائدہ:

﴿43-8842﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ عالم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب دعا کرتا ہے اور وہ نہ قطع رحمی کی ہوتی ہے نہ کسی گناہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بدلے اسے تین خصلتوں میں سے ایک عطا فرماتا ہے: (۱)... وہ دعا جلد قبول کر لی جاتی ہے یا (۲)... اس کی آخرت کے لیے ذخیرہ کر دی جاتی ہے یا پھر (۳)... اس کی مثل اس سے کوئی بُرائی دور کر دی جاتی ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: اگر بندہ زیادہ دعا کرے تو؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی زیادہ عطا فرمائے گا۔[4]

---

❶... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۳۷، حدیث: ۱۱۱۳۲

❷... ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، باب فی انتظار الفرج وغیر ذلک، ۵/ ۳۳۴، حدیث: ۳۵۸۴، عن عبادۃ الصامت

مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۳۷، حدیث: ۱۱۱۳۳

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو نُعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بصرہ کے کئی بڑے بڑے بزرگوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ عبادت و گوشہ نشینی، دنیا سے کنارہ کشی اور آخرت کی تیاری کے حوالے سے انہیں یہ پسند تھا کہ نہ ان کا کلام نقل کیا جائے نہ ان کے اَحوال کتابوں میں درج کئے جائیں، ان بزرگوں میں سے بعض کا تذکرہ تو پیچھے گزر چکا اور بعض کا آگے آئے گا مثلاً: حضرت سیِّدُنا حسان بن عمران، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد اللہ بن ابو اسود اور حضرت سیِّدُنا معاویہ بن عبد الکریم رَحِمَہُمُ اللہ وغیرہ۔

50 صدیقین کا ثواب:

﴿8844﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایک مرتبہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ بغیر سیکھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے علم عطا فرما دے؟ ہدایت تلاش کئے بغیر اسے ہدایت عطا فرما دے؟ کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے نابینا پن کو ختم فرما کر اسے بینائی عطا فرما دے؟ سنو! جو دنیا کی رغبت اور دنیا کی لمبی امید رکھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی امید و رغبت کے برابر اس کے دل کو اندھا کر دے گا، جو دنیا سے کنارہ کش رہے گا اور دنیا میں اپنی امید چھوٹی رکھے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بغیر سیکھے علم اور ہدایت تلاش کئے بغیر ہدایت عطا فرما دے گا، خبردار! عنقریب تمہارے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کی بادشاہت قتل وغارت گری سے، مالداری فخر و تکبر اور بخل سے، محبت لوگوں کو دین سے دور کرنے اور خواہش کی پیروی کرنے سے ہی قائم رہے گی، سنو! تم میں سے جو بھی اس زمانے کو پائے تو عزت پر قادر ہونے کے باوجود فقر پر صبر کرے اور اس سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کی نیت رکھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے 50 صدیقین کا ثواب عطا فرمائے گا۔[1]



1... الزھد لابن ابی الدنیا، ص ۶۲، حدیث: ۱۰۵

حضرت سیِّدُنا ابراھیم بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان گوشہ نشین عبادت گزاروں میں سے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد اللہ بن ابو اَسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو بھیجا گیا مکتوب انہی سے مروی ہے۔

خلیفۂ وقت کو نصیحت بھرا مکتوب:

﴿8845﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو مکتوب لکھا کہ اما بعد! دنیا روانہ ہونے کا گھر ہے ہمیشہ رہنے کا گھر نہیں ہے، حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو دنیا میں بطورِ آزمائش اُتارا گیا تھا، اے امیر المؤمنین! اس دنیا سے بچیے، اس کا زادِ راہ اس کو چھوڑ دینا ہے اور اس میں فقر اختیار کرنا اس کی مالداری ہے، یہ ہر لمحہ کسی نہ کسی کو ہلاک کرتی ہے، جو اسے عزت دیتا ہے یہ اسے ذلیل کر دیتی ہے اور جو اسے جمع کرتا ہے یہ اسے فقیر بنا دیتی ہے، دنیا ایک زہر کی طرح ہے جسے نہ جاننے والا کھا کر ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے، آپ دنیا میں اس زخمی مریض کی طرح رہیں جو اپنے زخم کا علاج کرنے کے لیے پرہیز کرتا اور دوا کی کڑواہٹ برداشت کرتا ہے تاکہ بیماری میں اضافہ نہ ہو، آپ اس دنیا سے بچیں یہ غدار، فریبی اور اپنی زیب وزینت سے لوگوں کو دھوکا دینے والی، فتنوں میں مبتلا کرنے والی اور امیدیں دلا کر ہلاک کرنے والی ہے، یہ اپنے چاہنے والوں کے لیے دُلہن کی طرح سج دھج کر آراستہ ہوتی ہے، جس کی طرف نگاہیں اُٹھتی ہیں، دل فریفتہ ہوتے ہیں، لوگ عاشق ہو جاتے ہیں اور یہ دلہن اپنے ہر شوہر کو قتل کر دیتی ہے، آنے والے گزرے ہوئے لوگوں سے عبرت حاصل کرتے ہیں نہ ہی بعد والے پہلے والوں سے نصیحت پکڑتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت رکھنے والے دنیا کے تذکرے کی طرف کان نہیں دھرتے، دنیا کا عاشق اسے پا کر دھوکا کھا جاتا اور سرکش بن کر اپنی آخرت کو فراموش کر بیٹھتا ہے، وہ اس میں اس قدر منہمک ہو جاتا ہے کہ اس کے قدم ڈگمگانے لگتے ہیں، حسرت وندامت بڑھ جاتی ہے اور موت کی دردناک سختیاں اور دنیا چھوٹنے کی حسرتیں اس پر جمع ہو جاتی ہیں، اس کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے، جو

کچھ اس نے چاہا تھا وہ اسے کہیں نظر نہیں آتا اور نہ ہی وہ خود کو تھکاوٹ سے آرام دے پاتا ہے اور زادِ راہ کے بغیر بستر والی زمین کی طرف کوچ کر جاتا ہے۔

اے امیر المؤمنین! دنیا سے بچیے اور دنیا کی جو چیز زیادہ خوش کُن ہو اس سے زیادہ ڈریئے کیونکہ دنیا دار جب دنیا کی خوشی پر مطمئن ہو جاتا ہے تو وہ خوشی اسے ناخوشی کی طرف لے جاتی ہے، اس میں خوش ہونے والا دھوکے میں ہے، اس سے نفع اٹھانے والا کل کو نقصان اٹھائے گا، اس کا راحت وسکون مصیبتوں کے ساتھ ہے، اس کی بقا حقیقت میں فنا ہے، اس کی خوشی میں غموں کی ملاوٹ ہے، اس سے جو جا چکا وہ واپس نہیں آسکتا اور آنے والے کل کیا ہو گا یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کا انتظار کیا جائے، اس کی امیدیں جھوٹی اور آرزوئیں باطل ہیں، اس کی صفائی ونکھار گدلی اور اس کی زندگی منحوس وبے فیض ہے اور انسان ہر وقت خطرے سے دوچار ہے، اگر انسان سمجھے تو نعمتوں کے چھن جانے اور بلاؤں کے نازل ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔ اگر بالفرض خالق کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے دنیا کے متعلق خبر نہ دی ہوتی اور اس کے لیے مثالیں نہ دی ہوتیں تب بھی دنیا سونے والے کو جگانے اور غافل کو تنبیہ کرنے کے لیے کافی تھی، تو پھر معاملے کی اہمیت کیسی ہو گی جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے زجر وتوبیخ بھی فرمادی گئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دنیا کی کوئی قدر وقیمت نہیں اور جب سے ربّ تعالٰی نے اسے پیدا فرمایا ہے اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائی۔ حُضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیا کے خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں مگر آپ نے قبول نہ فرمائیں اگر آپ قبول کر بھی لیتے تب بھی ربّ تعالٰی کے خزانوں میں مچھر کے پَر برابر بھی کمی نہ آتی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا اس لیے کیا کہ آپ کو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی پسند نہ تھی اور یہ بھی پسند نہیں تھا کہ جس چیز کو ان کے خالق نے پسند نہیں کیا وہ اسے پسند کر لیں یا پھر اسے عزت دیں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حقیر کیا ہے۔ ربّ تعالٰی نے اپنے نیک بندوں کے امتحان کے لیے دنیا کو ان سے دور رکھا اور اپنے دشمنوں کے لیے اسے پھیلا دیا کہ وہ اس سے دھوکا کھاتے رہیں چنانچہ دنیا سے دھوکا کھانے والا خود کو معزز اور افضل سمجھنے لگا اور اس معاملے کو بھول گیا جب پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مبارک پیٹ پر پتھر باندھے تھے۔

اور یہ بھی منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: جب آپ مال

و دولت کو اپنی جانب آتا دیکھیں تو سمجھیں کہ یہ کسی غلطی کی جلد ملنے والی سزا ہے اور جب تنگدستی و فقر کو آتا دیکھیں تو کہیں کہ نیک لوگوں کی نشانی کو مرحبا۔

آپ کو پسند ہو تو میں حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی بات بھی بتاتا ہوں، وہ فرمایا کرتے تھے: میرا سالن بھوک، میرا شِعار خوف، میرا لباس اون، سردیوں میں میری انگیٹھی سورج کی کرنیں اور میرا چراغ چاند ہے، میری سواری میرے دونوں پاؤں ہیں، میرا کھانا اور میرے پھل وہ ہیں جو زمین اُگاتی ہے، میں اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور میں اس حال میں صبح کرتا ہوں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور زمین پر مجھ سے بڑھ کر مالدار کوئی نہیں ہے۔[1]



حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن عبد الکریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان گوشہ نشین عبادت گزاروں میں سے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بھی ہیں۔

زاہد کون؟

﴿8846﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس زُہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کے بارے میں گفتگو ہونے لگی، بعض نے کہا: زہد لباس میں ہے۔ بعض نے کہا: زہد کھانے میں ہے۔ بعض نے کچھ اور کہا جبکہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: تم میں سے کسی نے درست نہیں کہا: زاہد وہ ہوتا ہے جو ہر ایک کو خود سے افضل سمجھتا ہے۔[2]

سیِّدُنا مُعاوِیہ بن عبد الکریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین، حضرت سیِّدُنا ابو رجا عُطارِدی، حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی، حضرت سیِّدُنا عطاء اور حضرت سیِّدُنا قیس بن سعد رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

چھ پہاڑوں کی اُڑان:

﴿8847﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے (طور) پہاڑ پر تجلّی فرمائی تو اس کی عظمت وجلالت کی وجہ سے چھ پہاڑ وہاں سے اُڑے جن میں سے اُحد، وَرْ قان اور رَضوٰی مدینہ میں جبکہ ثَور، ثَبیر اور حراء مکہ مکرمہ میں جا گرے۔[1]

﴿8848﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندے نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ایک بہت اچھا ادب حاصل کیا ہے کہ جب بندے کو کشادگی دی جائے تو کھلے دل سے خرچ کرتا ہے اور جب تنگ دستی میں مبتلا کیا جائے تو ہاتھ روک لیتا ہے۔[2]

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا قول ہے جو انہوں نے درج ذیل آیت مبارکہ کے تحت کہا:

لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ۠ (پ۲۸، الطلاق:۷)

ترجمۂ کنزالایمان: مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللّٰہ نے دیا اللّٰہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اُسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے کہ اللّٰہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔



تبع تابعین کا بیان

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو نعیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بصری عبادت گزاروں کا ذکر مکمل ہوا اور ہم نے صحابۂ کرام اور تابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہدایت کے اماموں، زہد و تقویٰ کے پہاڑوں اور روشنی کے مناروں کا ایک حصہ بیان کیا، اب ہم ان کا تذکرہ کریں گے جو صحابہ و تابعین کے بہترین طریقے پر گامزن رہے لہٰذا ہم اپنے

1... اخبار مکہ للفاکہی، ذکر جبل ثور وفضلہ، ۴/۸۱، حدیث: ۲۴۱۴ ـ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبۃ، ما جاء فی جبل احد، ۱/۷۹

2... الزہد لاحمد، اخبار الحسن بن ابی الحسن البصری، ص۲۷۸، رقم: ۱۵۲۴ عن الحسن مرسلاً

الجلیس الصالح الکافی والانیس الناصح الشافی، المجلس السابع والعشرون، معنی المندوحۃ والمستاترین، ص۲۰۸

وقت کے اماموں اور زمانے کے محسنوں سے ابتدا کریں گے مثلاً: حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس، حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید، حضرت سیِّدُنا شُعبہ بن حجاج، حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام، حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد، حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ، حضرت سیِّدُنا داؤد طائی، حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح، حضرت سیِّدُنا علی بن صالح، حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض اور ان جیسے دیگر حضرات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تاکہ زمین کے مختلف گوشوں کے سورج وچاند جیسے ائمہ عظام کے ناموں سے کتاب جامع ہو جائے، پھر ہم ان کی اقتدا و پیروی کرنے والے چمکتے تاروں جیسے بزرگوں کا بیان کریں گے جو لوگوں کی پیشوائی کے لئے خلوت کے پردوں سے ظاہر ہوئے اور خود کو زجر وتوبیخ اور وعظ و نصیحت کے لیے مقرر کر دیا، وہ پیش آمدہ خرابیوں اور فتنوں سے پاک صاف رہے اور انعامات واحسانات کے ذریعے ان کی مدد کی گئی، ان کے رازوں کو محفوظ رکھا گیا، ان کی زندگیاں سلامتی سے گزریں، ان کے احوال کی تعریف کی گئی اور وہ شرعی حرمتوں کی رعایت اور عبادتِ الٰہی کی بجا آوری کر کے بلند مراتب پر فائز ہو گئے۔ غیروں سے ان کے باطن پاک ہیں اور نیکوکاروں میں ان کا چرچا ہوتا ہے، ان کے انوار مکمل ہو گئے، ان سے گندگیاں دور ہو گئیں، ان کے گناہ مٹ گئے اور ان کی نیکیاں ثابت رہیں، وہ سہارے اور سردار ہیں، وہ شہروں اور عبادت گزاروں کے ماتھے کا جھومر ہیں، لوگوں میں جس قدر ان کے احوال واقوال کا چرچا ہے ہم اس میں سے کچھ تھوڑے سے احوال اور اقوال نقل کریں گے۔



حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

ان بزرگوں میں سے ایک حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں جو امامُ الْحَرَمین تھے، شام وعراق اور حجاز مقدس میں مشہور و معروف تھے، مشرق و مغرب میں ان کا مذہب پھیلا، کامل عقل و بصیرت والے اور حدیث رسول کے وارث تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے احکام و اصولِ دین کا علم اس امت میں پھیلایا، فتنہ و آزمائش میں مبتلا کئے گئے مگر تقویٰ و پرہیزگاری پر ثابت قدم رہے۔

فتوے سے رجوع نہ کیا:

﴿8849﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن احمد بن راشد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو داوٗد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے

سنا کہ والی مدینہ جعفر بن سلیمان نے مکرہ (یعنی مجبور کیے گئے) کی طلاق کے مسئلے میں حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مارا۔ (ان کا فتوی یہ تھا کہ مجبور کیے گئے کی طلاق واقع نہیں ہوتی جبکہ خلیفہ وقت چاہتا تھا کہ یہ اعلان کریں کہ مجبور کی طلاق واقع ہو جاتی ہے) حضرت سَیِّدُنا ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مارا گیا پھر آپ کا سر مونڈھ کر ایک اونٹ پر سوار کیا گیا اور کہا گیا کہ آپ اپنے فتوے کے خلاف اعلان کریں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سنو! جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ سن لے کہ میں مالک بن انس بن ابو عامر اَصبحی ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ مجبور کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔[1] جب یہ بات جعفر بن سلیمان تک پہنچی کہ وہ تو اپنا فتوی بیان کر رہے ہیں تو اس نے کہا: جاؤ اور ان کو اُونٹ سے اتار دو۔

﴿8850﴾... حضرت سَیِّدُنا فضل بن زیاد قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کس نے مارا تھا؟ انہوں نے فرمایا: بعض حکومتی عہدہ داروں نے مارا تھا مگر میں ان کو جانتا نہیں ہوں، حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکرہ (مجبور) کی طلاق کو نافذ نہیں مانتے تھے چنانچہ اسی وجہ سے انہیں مارا گیا۔

70 علما کی گواہی:

﴿8851﴾... حضرت سَیِّدُنا مصعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے اس وقت تک فتوی نہیں دیا جب تک 70 علمائے کرام نے یہ گواہی نہ دے دی کہ میں فتوی دینے کا اہل ہوں۔

---

[1] ... احناف کے نزدیک: امام اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے ہاں مجبور کی طلاق ہو جاتی ہے، ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو امام محمد نے حضرت صفوان ابن عمر طائی سے روایت کی کہ مدینہ پاک میں ایک عورت اپنے خاوند سے سخت نفرت کرتی تھی ایک دن دوپہر کو خاوند سو رہا تھا، یہ چھری لے کر سر پر کھڑی ہو گئی اور بولی مجھے تین طلاقیں دو ورنہ ابھی ذبح کر دوں گی وہ بہت چیخا چلایا آخر کار تین طلاقیں دے دیں، پھر یہ مسئلہ بارگاہ رسالت میں پیش ہوا تو حضور نے فرمایا "لَا قَیْلُوْلَۃَ فِی الطَّلَاقِ" امام شمنی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام عقیل نے بھی اپنی کتاب میں نقل کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مجبور کی طلاق ہو جاتی ہے رہی وہ حدیث کہ "رُفِعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأُ وَالنِّسْیَانُ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ یعنی میری امت سے خطاء بھول اور مجبوری کی چیزیں اٹھائی گئیں۔" وہاں اخروی گناہ مراد ہے کہ ان چیزوں پر آخرت میں گناہ نہ ہوگا دنیاوی احکام جاری ہونا مراد نہیں، اگر کوئی کسی کو جبراً قتل کر دے تو اسے قاتل مانا جائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۱۱۶، ۱۱۵)

فتویٰ دینے کی اہلیت:

﴿8852﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن عمرو رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے سنا: میں نے اس وقت تک فتویٰ نہیں دیا جب تک اپنے سے بڑے علمائے کرام سے یہ نہ پوچھ لیا کہ کیا میں اس کا اہل ہوں؟ میں نے حضرت سیِّدُنا ربیعہ اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے فتویٰ دینے کا حکم دیا۔ حضرت سیِّدُنا خلف بن عمرو رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اے ابوعبد اللہ! اگر وہ حضرات آپ کو منع کر دیتے تو؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ مجھے منع کر دیتے تو میں بالکل فتویٰ نہ دیتا، کسی شخص کے لیے اپنے آپ کو کسی کام کا اہل سمجھنا اس وقت تک مناسب نہیں ہے جب تک وہ اپنے سے زیادہ علم والے سے نہ پوچھ لے۔

کرمِ مصطفٰے:

حضرت سیِّدُنا خلف رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: میرے مصلے یا (فرمایا:) میری چٹائی کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ میں نے دیکھا تو وہاں ایک مکتوب رکھا تھا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ اسے پڑھو، میں نے جب اسے پڑھا تو اس میں آپ کے ایک دوست کا خواب تحریر تھا جو اس نے آپ کے بارے میں دیکھا تھا، وہ خواب یہ تھا: ”میں نے دیکھا کہ پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنی مسجد میں جلوہ فرما ہیں اور لوگ آپ کے پاس جمع ہیں، آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے منبر کے نیچے تمہارے لیے علم چُھپا رکھا ہے اور میں نے مالک بن انس کو حکم دیا ہے کہ وہ اس علم کو لوگوں میں پھیلائیں، اس کے بعد لوگ وہاں سے یہ کہتے ہوئے اُٹھے کہ جب یہ بات ہے تو پھر مالک بن انس اسی بات کو جاری کریں گے جس کا حکم انہیں پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے دیا ہے۔“ یہ خواب سن کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه رونے لگے اور میں وہاں سے چلا آیا۔

بارگاہِ رسالت میں مقبولیت:

﴿8853﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے ایک عبادت گزار دوست کا بیان ہے کہ میں نے

خواب میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے بعد ہم کس سے پوچھا کریں؟ ارشاد فرمایا: مالک بن انس سے۔

﴿8854﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف فرما ہیں، لوگ آپ کے گرد جمع ہیں اور حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے سامنے دَسْت بَسْتہ کھڑے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے مشک رکھی ہوئی ہے اور آپ اس میں سے مٹھیاں بَھر بَھر کے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دے رہے ہیں اور امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسے لوگوں میں تقسیم فرما رہے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ آپ علم پھیلائیں گے اور سنت کی پیروی کریں گے۔

ہر رات دیدار مصطفٰے:

﴿8855﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں مجھے دیدارِ مصطفٰے نہ ہوتا ہو۔

﴿8856﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن رُمح تُجِیْبِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خواب میں مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے درمیان اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک اور حضرت سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا میں سے بڑا عالم کون ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مالک میرے علم کے وارث ہیں۔

حصولِ حدیث میں ادب:

﴿8857﴾... مدینہ منورہ کے قاضی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد اللہ بن قریم انصاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ وہاں سے حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گزرے اور آگے بڑھ گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے وہاں حدیث

کیوں نہ سنی؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے وہاں بیٹھنے کی کوئی جگہ نظر نہیں آئی اور میں کھڑے ہو کر حضور پُرنور، صاحبِ یوم النشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث سننا پسند نہیں کرتا۔

حدیث رسول کی تعظیم:

﴿8858﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو اویس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حدیث شریف کا درس دینے کا ارادہ کرتے تو پہلے وضو کرتے، اپنی داڑھی میں کنگھی کرتے، انتہائی اطمینان و وقار اور ادب کے ساتھ اپنی مسند پر بیٹھتے پھر حدیث بیان کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس اہتمام کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں حدیثِ رسول کی تعظیم کرنے کو پسند رکھتا ہوں اور اطمینان و سکون کے ساتھ باوضو ہو کر ہی حدیث بیان کرتا ہوں۔

آپ راستے میں کھڑے کھڑے یا جلد بازی میں حدیثِ مبارکہ بیان کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ آپ نے خود فرمایا کہ "مجھے یہ پسند ہے کہ میں جو بھی حدیثِ رسول بیان کروں اسے اچھی طرح سمجھ لوں۔"

باوضو حدیث بیان کرنا:

﴿8859﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مصعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حدیثِ رسول کی تعظیم کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ باوضو ہو کر حدیث بیان کرتے تھے۔

﴿8860﴾... حضرت سیِّدُنا معن بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث مبارکہ میں "یا" اور "تا" جیسی غلطی سے بھی بچتے تھے۔

درخشندہ ستارے:

﴿8861﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علما کے درمیان درخشندہ ستارے کی مثل ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: حضرت امام مالک اور حضرت سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک دوسرے کے ہم نشین ہیں۔

﴿8862﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خطہ زمین پر حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر حدیثِ رسول کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں رہا۔

منظوم تعریفی کلمات:

﴿8863﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یونس مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک مدنی دوست نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں یہ اشعار سنائے:

یَدَعُ الْجَوَابَ فَلَا یُرَاجَعُ هَیْبَةً　　وَالسَّائِلُوْنَ نَوَاکِسُ الْاَذْقَانِ

اَدَبُ الْوَقَارِ وَعِزُّ سُلْطَانِ التُّقٰی　　فَهُوَ الْمُطَاعُ وَلَیْسَ ذَا سُلْطَانِ

ترجمہ: (۱) ان کے جواب نہ دینے پر ہیبت کے سبب دوبارہ سوال نہیں کیا جاتا اور پوچھنے والے گردنیں جھکائے رکھتے ہیں۔ (۲) متقی بادشاہ کی طرح ان کا ادب واحترام، عزت اور اطاعت کی جاتی ہے حالانکہ وہ بادشاہ نہیں ہیں۔

﴿8864﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے ایک سال بعد میں مدینہ شریف گیا تو وہاں لوگ حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گرد جمع تھے۔

اہل مدینہ کے امام:

﴿8865﴾... حضرت سیِّدُنا قتیبہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیات میں مدینہ شریف گیا تو وہاں ایک غلہ فروش کے پاس جاکر پوچھا: تمہارے پاس شراب والا سرکہ ہے؟ اس نے تعجب سے کہا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حرم میں وہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد میں مدینہ شریف گیا اور لوگوں سے اس سرکہ کے بارے میں پوچھا تو اب کی بار انہوں نے انکار نہیں کیا۔

اہل سے حدیث لینے کی نصیحت:

﴿8866﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے جانے لگا تو میں نے عرض کی: اے ابو عبد اللہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور حدیثِ مبارکہ اس سے لینا جو اس کا اہل ہو۔

﴿8867﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علم ایک نور ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہاں چاہتا ہے رکھتا ہے یہ بہت زیادہ روایتیں کرنے سے نہیں آتا۔

لاعلاج بیماری:

﴿8868﴾... حضرت مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ لاعلاج بیماری کونسی ہے؟ فرمایا: دین میں خرابی۔

﴿8869﴾... حضرت سیِّدُنامالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بروز قیامت جو سوالات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے ہوں گے وہ علما سے بھی کئے جائیں گے۔

﴿8870﴾... حضرت سیِّدُنامالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی کہ آپ طلب علم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: علم طلب کرنا بہت اچھا ہے مگر تم یہ دیکھو کہ صبح سے شام تک تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے لہٰذا پہلے اس کا اہتمام کرو۔

﴿8871﴾... حضرت سیِّدُنامالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا: تم کھیلنے والے نہیں ہو لہٰذا اپنے دین سے ہرگز مت کھیلنا۔

﴿8872﴾... حضرت سیِّدُنامالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص دعا میں "یَاسَیِّدِیْ" کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرح دعا میں "یَا رَبَّنَا، یَا رَبَّنَا" کہے۔

حکمت کی کانیں:

﴿8873﴾... حضرت سیِّدُنامالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: حضرت محمد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں علما حکمت کی کانیں ہوں گے گویا وہ فقہ میں انبیا کی مانند ہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں وہ علما اس اُمّت کے ابتدائی زمانہ میں تھے (یعنی صحابۂ کرام و تابعین)۔

علم کی تذلیل:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: طالب علم کے لیے اطمینان و سکون، وقار اور خوفِ خدا کا ہونا ضروری ہے۔ جسے علم کی بھلائی نصیب ہوگئی اس کے لیے علم بہت اچھا ہے یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک تقسیم ہے لہٰذا اس کے ذریعے خود کو لوگوں سے بڑا مت جانو۔ آدمی کی بدبختی یہ ہے کہ وہ مسلسل غلطی کرتا رہے اور علم کی تذلیل و توہین یہ ہے کہ آدمی اس کے سامنے علمی بات کرے جو اس پر عمل کرنے والا نہ ہو۔

سیِّدُنا لقمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بیٹے کو نصیحتیں:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَکِیْم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! صحت سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں اور خوش دلی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، اے میرے بیٹے! لوگوں سے جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ اسے بہت دور سمجھتے ہیں حالانکہ وہ آخرت کی طرف بہت تیزی سے بڑھ رہے ہیں، جب سے تم پیدا ہوئے ہو کتنی زیادہ دنیا پیچھے چھوڑ چکے ہو کس قدر آخرت کی طرف بڑھ چکے ہو، بے شک وہ گھر جس کی طرف تم جا رہے ہو وہ اس گھر سے زیادہ قریب ہے جس سے تم جا رہے ہو۔

طویل مُدَّت تحصیل علم:

﴿8874﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک آدمی 30 سال تک ایک شخص کے پاس علم سیکھنے جاتا رہا ہے (یعنی امام مالک نے 30 سال حضرت سیِّدُنا ابنِ ھرمز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے علم حاصل کیا)۔

﴿8875﴾... حضرت سیِّدُنا نافع بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں 35 یا 40 سال تک صبح، دوپہر اور شام حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا، میں نے انہیں کبھی کسی کے سامنے کچھ پڑھتے ہوئے نہ سنا۔[1]

حضرت سیِّدُنا معن بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جو بھی حدیث حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان کرتا ہوں میں نے وہ حدیث 30 یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ اُن سے سنی ہوتی ہے۔

﴿8876﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس شخص میں اپنے لیے خیر خواہی نہ ہو اس میں لوگوں کے لیے بھلائی و خیر خواہی کبھی نہیں ہوتی۔

لوگوں کی زبانوں کے پیچھے چلنے سے پناہ:

﴿8877﴾... حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک عرصے تک احادیث بیان کرتے رہے بعد میں خود بیان کرنا چھوڑ دیا اب آپ کی مرویات آپ کے سامنے پڑھی جاتی تھیں۔ (ماخوذ از کتاب المجروحین، ۱/ ۴۴)

نے مجھ سے پوچھا: لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: جو دوست ہے وہ تعریف کرتا ہے اور جو دشمن ہے وہ بُرائی کرتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں جس کے دوست اور دشمن نہ ہوں لیکن ہم لوگوں کی زبانوں کے پیچھے چلنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتے ہیں۔

﴿8878﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں دینی معاملے میں صرف دو لوگوں کی پیروی کرتا ہوں، حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ان کے علم کی وجہ سے اور حضرت سیِّدُنا سلیمان بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ان کے ورع وتقویٰ کی وجہ سے۔

دین میں بڑا مقام:

﴿8879﴾... حضرت سیِّدُنا عبید اللہ بن عمر قواریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کی خبر آئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ابوعبد اللہ امام مالک پر رحم فرمائے، دین میں ان کا بہت بڑا مقام ومرتبہ تھا۔

وصال کی خبر سن کر غمگین ہونا:

﴿8880﴾... حضرت سیِّدُنا قَعْنَبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو وہ غمگین تھے، پتا چلا کہ انہیں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کی خبر پہنچی ہے جس پر وہ غمزدہ ہیں پھر حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: ان کے جیسا اب زمین پر کوئی نہیں رہا۔

﴿8881﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا تھا۔

﴿8882﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن عبد الرحمٰن بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا سے سنا کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے پاس ایسی احادیث بھی ہیں جنہیں میں نے کبھی بیان کیا نہ ہی مجھ سے کسی نے سنیں اور میں مرتے دم تک انہیں بیان بھی نہیں کروں گا۔

احادیث زُہری کے محافظ:

﴿8883﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: حضرت سیِّدُنا ابن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تو حضرت سیِّدُنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وہ احادیث بھی ہیں جنہیں آپ بیان نہیں کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں حضرت امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے سنی ہوئی تمام احادیث بیان کر دوں تو پھر میں انہیں ضائع کرنے والا ہوں گا۔

تفسیر بالرائے کا ناپسند جاننا:

﴿8884﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر قرآن پاک کی تفسیر کرنے والے پر مجھے غلبہ ہوتا تو میں اس کا سر پھاڑ دیتا۔[1]

﴿8885﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب (موطا امام مالک) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جس نے اس پر عمل کیا اس نے بہت اچھا کیا۔

﴿8886﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے فرمایا: جب حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت سے کوئی حدیث آئے تو اسے اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔

شک والی روایت چھوڑ دیتے:

﴿8887﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب کسی حدیث میں شک ہوتا تو اسے بالکل چھوڑ دیتے۔

﴿8888﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے فرمایا: اگر حضرت سیِّدُنا امام مالک اور حضرت سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نہ ہوتے تو حجاز مقدس سے علم رُخصت ہو جاتا۔

﴿8888﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ

[1]... امام ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہاں مراد تفسیر بالرائے ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، مالک الامام، ۷/ ۴۱۳)

تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث شریف اسی سے لیتے تھے جو اچھی طرح حدیث کا علم رکھنے والا ہو۔

﴿8889﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحتِ حدیث میں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔

حدیث لینے میں احتیاط:

﴿8890﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ المَنَّان فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کی خوب کانٹ چھانٹ کرتے تھے اور ہر ایک سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔

حضرت سیِّدُنا علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان لوگوں کے لیے ضمانت ہیں جن سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: علم اسی سے حاصل کیا جائے جسے معلوم ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

﴿8891﴾... حضرت سیِّدُنا اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ایسی احادیث بھی سنی ہیں جو ابھی تک بیان نہیں کیں۔ میں نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! ایسا کیوں ہے؟ فرمایا: ان پر عمل ممکن نہیں تھا چنانچہ میں نے انہیں چھوڑ دیا۔

﴿8892﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا عطاف بن خالد جیسے شخص سے بھی احادیث لکھی جاتی ہیں؟ میں نے اس مسجد میں کم و بیش 70 شیوخ کو پایا ہے مگر ان سے حدیث نہیں لکھی، حدیث مبارک تو حدیث کے اہل لوگوں سے لکھی جاتی ہے جن میں حدیث کا دور دورہ ہوتا ہے جیسے کہ حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عمر و اور ان جیسے دیگر حضرات عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ۔

﴿8893﴾... حضرت سیِّدُنا حبیب بن زریق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ نے تَوْئَمَہ کے آزاد کردہ غلام صالح، حزان بن عثمان اور عُفْرہ کے آزاد کردہ غلام عمر سے حدیث مبارکہ کیوں نہ لکھی؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اس مسجد میں 70 تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو پایا ہے مگر علم ان ہی لوگوں سے حاصل کیا ہے جو قابلِ اعتماد اور مامون تھے۔

﴿8894﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر میں حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرامین اپنی تختیوں پر لکھوانا چاہوں تو مجھے نہیں لگتا کہ میں انہیں پورا کر پاؤں گا۔

جواب دینے میں احتیاط:

﴿8895﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص چند دن تک حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہو کر ایک سوال کرتا رہا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا بالآخر ایک مرتبہ آیا اور عرض کی: اے ابو عبد اللہ! اب میں یہاں سے جانے والا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کافی دیر تک اپنا سر جھکائے رکھا پھر سر اٹھا کر کہا: مَاشَآءَ اللہ، اصل میں بات یہ ہے کہ میں صرف وہی گفتگو کرتا ہوں جس میں مجھے نیکی و بھلائی کا گمان ہو اور تمہارے اس سوال کا جواب میں اچھی طرح بیان کرنے پر قادر نہیں ہوں۔

﴿8896﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں اسے اچھی طرح بیان نہیں کر سکتا۔ اس شخص نے کہا: میں بہت دور فلاں جگہ کا رہنے والا ہوں اور آپ کے پاس صرف یہ مسئلہ پوچھنے ہی آیا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم اپنے علاقے میں پہنچو تو ان لوگوں کو بتا دینا کہ مالک بن انس نے کہا ہے میں اسے اچھی طرح بیان نہیں کر سکتا۔

﴿8897﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب بھی کوئی فتوٰی دیا تو میں نے آپ کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے سنا:

اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ (پ۲۵، الجاثیۃ: ۳۲)

ترجمۂ کنز الایمان: ہمیں تو یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں یقین نہیں۔

مسائل بتانے میں محتاط:

﴿8898﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوست اور بصرہ کے بزرگ حضرت سیِّدُنا عمرو بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: اے ابو عبد اللہ! لوگ مختلف شہروں سے آپ کے پاس آتے ہیں، اپنی سواریوں کو تھکاتے اور اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور مقصد صرف

یہ ہوتا ہے کہ وہ آپ سے سوال کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جو علم دیا آپ اس کے مطابق انہیں جواب دیں مگر آپ فرما دیتے ہیں کہ لَا اَدْرِیْ یعنی میں نہیں جانتا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! شامی شام سے، عراقی عراق سے اور مصری مصر سے میرے پاس آتے ہیں اور وہ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ شاید اس بارے میں جو جواب میں دے چکا ہوں اس کے علاوہ کوئی جواب میرے لیے ظاہر ہو جائے تو میں انہیں وہ جواب کہاں سے دوں؟ حضرت سَیِّدُنا عمرو بن یزید رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے آپ کی یہ بات حضرت لیث بن سعد رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتائی۔

سنتوں کی پیروی اور خلفا کے طریقے پر چلنا:

﴿8899﴾... حضرت سَیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حضرت سَیِّدُنا ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دین کے معاملے میں دیگر مضبوط و راسخ لوگوں کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَزِیْز کا بیان ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں اور آپ کے بعد آپ کے خلفا کے طریقوں پر چلنا قرآن پاک کی پیروی، مکمل اطاعت الٰہی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین پر مضبوطی ہے مخلوق میں سے کسی کے لیے بھی ان کو بدلنا یا ان کی مخالفت کی طرف نظر کرنا جائز نہیں ہے، جو ان کے راستے پر چلا وہ درست راہ چلنے والا ہے، جس نے ان کے طریقوں سے مدد چاہی اس کی مدد کی جائے گی اور جس نے ان کے طریقوں کو چھوڑا وہ مسلمانوں کی راہ سے ہٹ گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اسی طرف پھیر دے گا جس طرف وہ پھرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم میں پھینک دے گا اور جہنم کتنا بُرا ٹھکانا ہے۔

﴿8900﴾... حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب بھی ہمارے پاس بہت جھگڑالو شخص (یعنی بحث و مباحثہ کرنے والا) آئے تو اس کے جھگڑے کی وجہ سے کیا ہم اسے چھوڑ دیں جو حضرت سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لے کر آئے؟ (یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔)

طالبِ علم کے لئے کیا ضروری ہے؟

﴿8901﴾... حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: طالب علم کے لیے وقار، دلی سکون، خوفِ خدا اور اپنے اسلاف کی پیروی ضروری ہے۔

﴿8902﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب اہل رائے میں سے کوئی آتا تو آپ فرماتے: میرے پاس اپنے ربّ عَزَّ وَجَلَّ اور اپنے دین کے معاملے میں واضح دلیل ہے جبکہ تم شک کرنے والے ہو لہٰذا اپنے جیسے کسی شکی کے پاس جاؤ اور اسی سے بحث و مباحثہ کرو۔

گستاخِ صحابہ کے لئے آپ کا فیصلہ:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: جو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کو بُرا کہے میرے نزدیک مالِ غنیمت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

﴿8903﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن ابو مزاحم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ ہوا تو میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ابو حنیفہ نے دین کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا اور جو دین کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے وہ نا اہل ہے۔[1]

---

[1]... حضرت سیِّدُنا امام حافظ محب الدین ابنِ نجار بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس روایت کو ذکر کر کے فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی یہ روایت درست نہیں کہ آپ تو خود حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدّاح تھے جیسا کہ "تاریخ بغداد" میں ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کسی نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ نے امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں، اگر وہ تمہارے سامنے اس ستون کے بارے میں گفتگو کریں کہ یہ سونے کا ہے تو ضرور اس پر دلیل قائم کر دیں گے۔ (الرد علی الخطیب البغدادی، ۲۲/ ۷۰ ہامش "تاریخ بغداد")

حضرت سیِّدُنا امام محدث ابنِ دراوردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے مسجد نبوی شریف میں دیکھا کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ عشا کے بعد دینی مسائل میں مذاکرہ کر رہے تھے اور ایک دوسرے کو خطاکار ٹھہرائے بغیر بحث ہوتی رہی حتّٰی کہ صبح ہو گئی تو دونوں بزرگوں نے وہیں فجر کی نماز ادا کی۔ (اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص۸۱)

حضرت سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام ابو حنیفہ حضرت امام مالک عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ان کی بہت قدر کی پھر ان کے چلے جانے کے بعد ارشاد فرمایا: تم لوگ جانتے ہو یہ کون ہیں؟ حاضرین نے کہا: نہیں۔ فرمایا: یہ ابو حنیفہ نعمان ہیں اگر اس ستون کو سونے کا فرماتے تو ان کے کہنے کے مطابق سونے کا ثابت ہوتا اور فقہ ان کے لئے آسان کر دی گئی ہے۔ (اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص۸۱؛ الخیرات الحسان، ص۴۴)

ایک روایت میں ہے کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: بخدا! میں نے ان کی مثل نہ دیکھا۔ (الخیرات الحسان، ص۴۴)

﴿8904﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے شہر میں ابو حنیفہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا تذکرہ کیا جاتا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تمہارے شہر میں رہائش کی حاجت نہیں ہے۔

قرآن کو مخلوق کہنے والے کو قتل کا حکم:

﴿8905﴾... قابلِ اعتماد اور مسلمانوں کے عبادت گزاروں میں سے ایک عبادت گزار حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن خلف بن ربیع طرسوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابو عبد اللہ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو قرآن پاک کو مخلوق کہتا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لوگوں سے فرمایا: یہ بے دین ہے اسے قتل کر دو۔ اس شخص نے کہا: حضور والا! میں تو کسی سے سنی ہوئی بات آپ سے بیان کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "مگر میں نے تو صرف تم سے سنا ہے اور تو کسی سے نہیں سنا۔" مطلب یہ کہ آپ نے اس بات کو بہت زیادہ ناپسند جانا۔

قرآن مخلوق نہیں:

﴿8906﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: قرآن پاک اللہ عَزَّوَجَلَّ کلام ہے، یہ مخلوق نہیں ہے۔

﴿8907﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: قرآن پاک کلامِ الٰہی ہے اور کلامِ الٰہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صفت ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کوئی بھی صفت مخلوق نہیں ہے۔

﴿8908﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص شرک کے سوا سارے کبیرہ گناہ کر ڈالے پھر ان بدعات اور خواہشات (یعنی قرآن پاک کو مخلوق کہنے وغیرہ) سے دور رہے تو بالآخر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

بدعتی کو مجلس سے نکال دیا:

﴿8909﴾... حضرت سیِّدُنا جعفر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں شریک تھے کہ ایک شخص آیا اور ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ! رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے عرش پر استوا فرمایا ہے اس کا استوا کیسا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس کے اس سوال پر بہت غصہ آیا، آپ

نے زمین کی طرف سر جھکا لیا اور اپنے ہاتھ میں موجود لکڑی سے زمین کُریدنے لگے یہاں تک کہ آپ کی پیشانی پر پسینہ آ گیا پھر اپنا سر اُٹھایا اور لکڑی کو پھینکتے ہوئے فرمایا: رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے عرش پر استوا فرمانے کی کیفیت عقل میں آنے والی نہیں، وہ استوا ہمارے علم سے بالاتر ہے اور اس پر ایمان واجب ہے اور تمہارا سوال بدعت ہے، میرے خیال میں تم بدعتی ہو۔ پھر آپ کے حکم پر اسے باہر نکال دیا گیا۔

آخرت میں دیدارِ الٰہی:

﴿8910﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس فرمان باری تعالیٰ:

وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ﴿۲۳﴾ (پ۲۹، القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

کے بارے میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اپنے ثواب کو دیکھیں گے۔ پھر فرمایا یہ لوگ جھوٹے ہیں کیا انہوں نے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا کفار کے بارے میں یہ فرمان نہیں پڑھا کہ

كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۵)

ترجمۂ کنز الایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔(1)

﴿8911﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لوگ بروز قیامت اپنی آنکھوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کریں گے۔

تقدیر کے متعلق پوچھنے والے کو جواب:

﴿8912﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک شخص سے یہ کہتے سنا: تم نے کل مجھ سے تقدیر کے متعلق سوال کیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

---

(1)... اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدار الٰہی کی نعمت میسر آئے گی کیونکہ محرومی دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی ہے اور جو چیز کفار کے حق میں وعید وتہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو۔ حضرت امام مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔ (خزائن العرفان، پ۳۰، المطففین، تحت الآیۃ: ۱۵)

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَـٴَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾ (پ۲۱، السجدة: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر ہم چاہتے ہر جان کو اس کی ہدایت عطا فرماتے مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان جِنّوں اور آدمیوں سب سے۔

قدریہ کے متعلق رائے:

﴿8913﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: قدریہ کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اگر وہ توبہ کریں تو ان کی توبہ مان لی جائے اور اگر توبہ نہ کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔

قدریہ سے شادی کرنا:

﴿8914﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے قدریہ مذہب والوں کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ (پ۲، البقرة: ۲۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو۔

﴿8915﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے جواب میں کہا: حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس شخص نے کہا: آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ (پ۱۸، النور: ۶۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پڑے۔

اہل رائے سے بچو:

﴿8916﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اہل رائے سے بچو کیونکہ وہ سنت کے دشمن ہیں۔

﴿8917﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایمان قول اور عمل ہے جو گھٹتا بڑھتا ہے۔[1]

﴿8918﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو کسی بھی صحابی کی شان میں کمی کرے یا کسی صحابی کے لیے دل میں کینہ رکھے تو مسلمانوں کو ملنے والے مالِ غنیمت میں اس کا کچھ حق نہیں ہے، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان آیاتِ مبارکہ کی تلاوت کی:

مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْؕ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِۘ(۷) لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَۚ(۸) وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ

ترجمۂ کنزالایمان: جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہو جائے اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں اور جنھوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر

[1]... فقیہِ اعظم ہند شارحِ بخاری حضرت سیِّدُنا شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: ایمان کے سلسلے میں کثیر اختلافات ہیں۔ ان میں بنیادی اختلاف دو ہیں: اعمال و اقوال ایمان کے جز ہیں یا نہیں؟ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے یا نہیں؟ امام مالک، امام شافعی، امام احمد و جمہور محدثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز مانتے ہیں اور امام اعظم اور جمہور متکلمین و محققین محدثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز نہیں مانتے۔ اسی کی فرع ایمان کے گھٹنے بڑھنے کا بھی مسئلہ ہے۔ فریق اول کے نزدیک اعمال و اقوال کی زیادتی سے ایمان بڑھتا ہے اور کمی سے گھٹتا ہے اور فریق ثانی کے نزدیک ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ صحیح اور راجح یہی ہے کہ اعمال و اقوال ایمان کے جز نہیں اور ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ (نزہۃ القاری، ۱/ ۲۹۱)

يُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَۚ(۹) وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۠(۱۰) (پ۲۸، الحشر: ۷تا۱۰)

ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انھیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

لٰہذا جو کسی بھی صحابی کی شان میں گستاخی کرے یا پھر اس کے دل میں کسی صحابی کے لیے کینہ ہو تو مال غنیمت میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

﴿8919﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ (پ۲٦، الفتح: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے اور سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں۔

﴿8920﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انتہائی تعجب کی بات ہے کہ جعفر اور ابو جعفر بھی حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

عبادت وریاضت میں بڑھ کر:

﴿8921﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن وہب رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابہ پہلی مرتبہ ملک شام آئے تو ایک راہب سے سامنا ہوا، راہب نے انہیں دیکھ کر کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام کے حواری جنہیں سولی دی گئی اور آروں سے چیرا گیا وہ بھی مجاہدے میں اس مقام تک نہیں پہنچے جس مقام تک حضرت محمد عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ پہنچے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: آپ ان صحابہ کے نام بتا سکتے ہیں؟ تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح، حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرت سیِّدُنا بلال اور حضرت سیِّدُنا سعد بن عُبادہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام لیا۔

﴿8922﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضرت سیِّدُنا صالح بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی شام آئے تو انہوں نے لوگوں سے حضرت سیِّدُنا عمر بن العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی قبر کے بارے میں پوچھا مگر کسی کو کچھ معلوم نہ تھا بالآخر آپ کو کہا گیا کہ فلاں راہب کے پاس چلے جائیں تو وہ بتا سکتا ہے چنانچہ آپ نے راہب کے پاس جا کر اس سے پوچھا تو اس نے کہا: آپ صدّیق (یعنی بہت سچے) کی قبر کا پوچھ رہے ہیں؟ وہ فلاں کھیت میں ہے۔

دلوں کی سختی کا سبب:

﴿8923﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام فرمایا کرتے: ذِکْرُ اللہ کے علاوہ زیادہ گفتگو نہ کرو ورنہ دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہوتا ہے لیکن تمہیں خبر نہیں ہوتی، خود کو آقا سمجھتے ہوئے لوگوں کے گناہوں کو نہ دیکھو بلکہ خود کو غلام سمجھتے ہوئے ان میں نظر کرو کیونکہ لوگ دو طرح کے ہیں: (۱)... مصیبت زدہ اور (۲)... امن وعافیت والے۔ پس مصیبت زدہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رحم طلب کریں اور عافیت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالائیں۔

﴿8924﴾... حضرت سیِّدُنامالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام فرمایا کرتے: اے بنی اسرائیل! خالص پانی، زمینی سبزی اور جو کی روٹی کو تھام لو اور خبر دار! گندم کی روٹی سے بچو کیونکہ تم اس کا شکر ہرگز ادا نہیں کر سکتے۔

بلند مقام پر فائز ہونے کا سبب:

﴿8925﴾... حضرت سیِّدُنامالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم سے پوچھا گیا: آپ اس مقام و مرتبہ تک کیسے پہنچے؟ انہوں نے فرمایا: سچ کہنے، امانت ادا کرنے اور بیکار باتوں کو چھوڑ دینے سے۔

﴿8926﴾... حضرت سیِّدُنامالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں سفید لباس والے قاریِ قرآن کو دیکھنا پسند کرتا ہوں۔

دنیا سے مایوسی مالداری ہے:

﴿8927﴾... حضرت سیِّدُنامالک بن انس حضرت سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: لوگو! جان لو کہ (دنیا سے) مایوسی مالداری ہے کیونکہ جو شخص کسی چیز سے مایوس ہو جاتا ہے وہ اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی نصیحت:

﴿8928﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بے کار کاموں کے پیچھے مت پڑنا، دشمن سے اجتناب کرنا اور اپنے دوست سے بھی بچنا، لوگوں میں وہی شخص سردار ہوتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے، دوستی کے لئے صرف امانت دار شخص کا انتخاب کرنا کیونکہ امانت دار کے برابر قوم کا کوئی شخص نہیں ہوتا، فاسق و فاجر کی صحبت کبھی اختیار نہ کرنا کہ کہیں تم اس کے فسق و فجور کو اختیار نہ کر لو اور اپنا راز بھی اسے مت بتانا اور اپنے دینی مُعاملے میں اُن لوگوں سے مشورہ کرنا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔

بخل اور فضول گوئی کی آفت:

﴿8929﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِید بیان کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس عورتیں جمع تھیں کہ ان میں سے ایک عورت کہنے لگی: خدا کی قسم! میں ضرور جنت میں جاؤں گی کیونکہ میں مسلمان ہوں اور نہ میں نے کبھی زنا کیا ہے نہ کبھی چوری۔ پھر جب وہ رات کو سوئی تو خواب میں اسے کسی نے کہا: تو نے قسم کھائی ہے کہ تو ضرور جنت میں جائے گی بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ تو اضافی مال میں بخل کرتی ہے اور فضول باتیں کرتی ہے۔ جب وہ صبح کو اٹھی تو حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا خواب بیان کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: کل جن عورتوں کے سامنے تم نے بات کی تھی ان سب کو جمع کرو چنانچہ سب عورتوں کو بلوایا گیا تو سب جمع ہو گئیں پھر اس نے اپنا خواب سب کے سامنے بیان کیا۔

انگوٹھی کا نقش:

﴿8930﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انگوٹھی پر ”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل“ نقش تھا جب اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ

(پ۴، ال عمرٰن: ۱۷۳، ۱۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز تو پلٹے اللہ کے احسان اور فضل سے کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی۔

سیِّدُنا امام شافعی اور امام محمد عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ:

﴿8931﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: ہمارے اصحاب زیادہ علم والے ہیں یا آپ کے اصحاب؟ میں نے کہا: آپ آپس میں بڑائی والی بات چاہتے ہیں یا انصاف والی؟ انہوں نے فرمایا: انصاف والی۔ میں نے کہا: آپ کے نزدیک دلیل کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: قرآن پاک، حدیث، اجماع اور قیاس۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کے اصحاب قرآنِ پاک کا زیادہ علم رکھتے ہیں یا ہمارے؟ فرمایا: تمہارے۔ میں نے پوچھا:

آپ کے اصحاب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اقوال کو زیادہ جانتے ہیں یا ہمارے؟ انہوں نے فرمایا: تمہارے۔ میں نے کہا: اب قیاس کے علاوہ کچھ بچا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: جب یہ بات ہے تو پھر ہم آپ سے بڑھ کر قیاس کرنے والے ہیں کیونکہ قیاس اصول پر کیا جاتا ہے تب ہی قیاس کی پہچان ہوتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبد الحکم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: اپنے اصحاب کہنے سے حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی مراد حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔[1]

”موطا“ کی عظمت:

﴿8932﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی نے فرمایا: قرآن پاک کے بعد سب سے صحیح کتاب حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ”موطا“ ہے۔

﴿8933﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے بتایا کہ میں مسلسل تین سال اور کچھ ماہ تک حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت

1... یہ واقعہ ”تاریخ بغداد“ کے علاوہ دیگر ماخذ میں بھی مذکور ہے لیکن جملہ مصادر میں اس کا بیان راویوں اور الفاظ کے لحاظ سے مختلف ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعے کی صحت مشکوک ہے۔ اگر مان لیا جائے کہ یہ من گھڑت نہیں تو بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ واقعے کی اصل صورت بگاڑ کر اسے نقل کیا گیا ہے۔ چنانچہ امام قاضی ابو عاصم محمد بن احمد عامری اپنی کتاب ”مبسوط“ میں ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: امام مالک علم میں بڑے ہیں یا امام ابو حنیفہ؟ پوچھا: کس چیز میں؟ امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: علم قرآن میں؟ فرمایا: امام ابو حنیفہ۔ پھر امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے پوچھا: اچھا! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے کو کون زیادہ جانتے ہیں؟ فرمایا: امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ احادیث کے معانی کو زیادہ جانتے ہیں جبکہ امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ الفاظ احادیث کو خوب جانتے ہیں۔ (تانیب الخطیب، ص۳۵۴)

امام شمس الدین ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس روایت کو ذکر کر کے فرماتے ہیں: انصاف والی بات یہ ہے کہ امام اعظم و امام مالک عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ دونوں ہی قرآن پاک کا خوب علم رکھتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں اماموں سے راضی ہو۔ (سیر اعلام النبلاء، ۷/ ۴۲۲)

حقیقت تو یہ ہے کہ امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تو امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد اور ان کی فضیلت کے معترف ہیں۔ (الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ، ص۱۷۴) اور امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مداح ہیں۔ (انظر: الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ، ص۱۳۵) پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس طرح گفتگو کریں۔ خلاصۂ بحث یہ ہے کہ امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا روایت کردہ اور بعض مؤرخین سے نقل کردہ یہ واقعہ اپنے نقائص اور کمزوریوں کی بنا پر ناقابل تسلیم ہے۔

میں رہا اور میں نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے 700 سے زیادہ احادیث سنی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام محمد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه جب حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی سند سے حدیث بیان کرتے تو ان کا گھر بھر جاتا یہاں تک کہ لوگوں کے لیے جگہ تنگ ہو جاتی اور جب ان کے علاوہ کسی اور کی سند سے حدیث بیان کرتے تو بہت تھوڑے لوگ آتے۔ پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرمایا کرتے: اپنے اصحاب کے ساتھ بُرائی کرنے والا میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، جب میں تمہیں حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی سند سے حدیث بیان کرتا ہوں تو پورا گھر بھر جاتا ہے اور جب تمہارے ہی اصحاب کی سند سے حدیث بیان کرتا ہوں تو بے دلی سے میرے پاس آتے ہو۔[1]

زمین کے بڑے عالم:

﴿8934﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن ادریس شافعی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْكَافِی فرماتے ہیں: میں مکۂ مکرمہ میں اپنی پھوپھی کے گھر تھا کہ ایک صبح وہ مجھ سے کہنے لگیں: میں نے رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا: آپ نے کیا دیکھا ہے: کہنے لگیں: خواب میں مجھے کسی نے کہا کہ فلاں رات زمین کے سب سے بڑے عالم کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے اندازہ لگایا تو وہ وہی رات تھی جس میں حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا وصال ہوا تھا۔

﴿8935﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْكَافِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو ایک حدیث بیان کی تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: تم نے کس سے سنی ہے؟ اس نے منقطع سند بیان کی تو آپ نے فرمایا: حضرت عبد الرحمٰن بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے پاس جاؤ وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت نوح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی سند سے تمہیں یہ حدیث بیان کریں گے۔

علم سے پہلے ادب:

﴿8936﴾... حضرت سَیِّدُنا مالک بن اَنس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے قریش کے ایک نوجوان کو فرمایا: میرے بھتیجے علم سیکھنے سے پہلے ادب سیکھو۔

---

[1]... حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی مرویات با آسانی نہیں ملتی تھیں جبکہ کوفیوں کی مرویات با آسانی مل جاتی تھیں جبھی وہ لوگ دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ (ماخوذ از بلوغ الامانی، صلتہ بعد وین مذہب مالک... الخ، ص ۱۲)

اچھی خلوت والے:

﴿8937﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح بلند مرتبہ ہوتے کسی کو نہیں دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ نفلی نماز روزہ والے نہیں تھے، ہاں ان کی خلوت بہت اچھی تھی۔

﴿8938﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جو کچھ سیکھا اسے اچھی طرح محفوظ کر لیا۔ ایک دن میں نے چاہا کہ آپ آج مسجد نبوی میں مجھ پر مہربانی و شفقت کریں لہٰذا میں نے ان سے عرض کی: اے ابو عبد اللہ! میں اپنے گھر والوں سے دور ہوں نہ جانے میرے بعد ان پر کیا بیتی ہو گی؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسکرا کر فرمایا: میں بھی ابھی اپنے گھر والوں سے دور ہوں جبکہ وہ سب گھر میں ہیں اور مجھے بھی نہیں معلوم کہ ان پر کیا گزر رہی ہو گی۔

جنتی پھل کے مشابہ:

﴿8939﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیلے سے بڑھ کر کوئی بھی چیز جنتی پھلوں کے مشابہ نہیں ہے، تم سردی گرمی میں جب بھی چاہو گے یہ تمہیں مل جائے گا، پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

اُكُلُهَا دَآىٕمٌ (پ۱۳، الرعد: ۳۵) ترجمۂ کنز الایمان: اس کے میوے ہمیشہ۔

﴿8940﴾... حضرت سیِّدُنا ابو خلید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ٹھہرا اور چار دن میں انہیں موطا پڑھ کر سنا دی۔ انہوں نے فرمایا: ایک شیخ نے 60 سال میں اسے جمع کیا اور تم نے چار دن میں پڑھ لی؟ تم لوگ کبھی فقیہ نہیں بن سکتے۔

﴿8941﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم کی بلندی کو کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اس کی خاطر فقر کی تکلیف برداشت نہ کرے اور اپنی ہر ضرورت پر اسے ترجیح نہ دے۔

مدینہ شریف بھٹی ہے:

﴿8942﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُسْہِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کے پاس گھر ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ خلیفہ نے تین ہزار

دینار دیئے اور کہا: ان سے اپنے لیے گھر خرید لیجئے گا۔ پھر جب خلیفہ مدینہ منورہ سے جانے لگا تو حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ہمارے ساتھ چلیے میرا ارادہ ہے جس طرح امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو ایک ہی قرآن پاک پر جمع کیا ہے میں بھی لوگوں کو آپ کی موطا پر جمع کر دوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایسی کوئی صورت ممکن نہیں کیونکہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آپ کے صحابۂ کرام مختلف شہروں میں چلے گئے تھے اور انہوں نے احادیث بیان کیں تھیں، لہٰذا ہر شہر والوں کے پاس علم ہے۔ رہی آپ کے ساتھ جانے کی بات تو میرے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ”اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ یعنی مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں“[1] اور ایک فرمان یہ بھی ہے کہ ”اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِیْ خَبَثَهَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ یعنی مدینہ اپنے میل کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے[2]۔“[3] اور یہ رہے آپ کے دیئے ہوئے دینار چاہیں تو لے لیں چاہیں تو چھوڑ دیں۔

﴾8943﴿... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی روایتِ حدیث میں امام تھے اور حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قواعدِ اسلاف کے امام تھے اور حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دونوں میں امام تھے۔

سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی فراست:

﴾8944﴿... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خلیفہ ہارون الرشید نے تین باتوں میں مجھ سے مشورہ کیا: (۱)... موطا کو کعبہ شریف میں لٹکا دیا جائے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے پر اُبھارا جائے۔ (۲)... پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا منبر شریف شہید کر کے اسے سونے، چاندی اور ہیروں سے بنایا جائے اور

1... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، ص ۷۱۰، حدیث: ۱۳۶۳

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 216 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ زمین مدینہ کی تاثیر ہے کہ اس نے وہاں سے مشرکین و کفار کو یا تو مؤمن بنا دیا اور یا وہاں سے نکال دیا۔ چنانچہ اوس و خزرج تو مؤمن ہو گئے بنی قریظہ ہلاک اور بنی نضیر وہاں سے جلاوطن کر دیئے گئے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خبیث وہاں مر کر دفن بھی ہو جائے تو فرشتے وہاں سے اس کی نعش کسی دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں اور اگر کوئی وہاں کا عاشق دوسری جگہ دفن ہو جائے تو اس کی نعش مدینہ منورہ پہنچا دیتے ہیں، غرضیکہ زمین مدینہ بھی بھٹی ہے۔

3... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، ص ۷۱۶، ۷۱۷، حدیث: ۱۳۸۱، ۱۳۸۳

(۴)...امام نافع بن ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مسجد نبوی کا امام مقرر کر دیا جائے۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین! جہاں تک موطا کو کعبہ شریف میں معلق کرنے کی بات ہے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ کا کئی فروعی مسائل میں اختلاف ہے اور وہ زمین کے گوشے گوشے میں پہنچے ہیں اور ہر ایک کا طریقہ درست ہے۔ جہاں تک منبرِ رسول کو توڑ کر اس کی جگہ ہیرے جواہرات اور سونے چاندی کا منبر بنانے کی بات ہے تو میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہے کہ آپ لوگوں کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اثر و تبرک سے محروم کر دیں اور جہاں تک نافع کو مسجد نبوی کا امام بنانے کی بات ہے تو وہ قرا ٔت کے امام ہیں ہو سکتا ہے محراب میں کھڑے ہو کر وہ کوئی نادر قرا ٔت پڑھ لیں اور پھر وہی یاد کر لی جائے۔ خلیفہ نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے توفیق یافتہ ہیں۔

سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴿8945﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُبَّاء اور مُزَفَّت[1] میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔[2]

﴿8946﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لہسن، گُرَّاث (ایک قسم کی تیز بو والی سبزی) اور پیاز نہ کھاتے کیونکہ فرشتے آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے اور آپ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے گفتگو کرتے تھے۔[3]

راہِ خدا میں سب سے زیادہ تکلیف اٹھانے والے:

﴿8947﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا، تاجدارِ انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا اُوْذِیَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ فِی اللہِ یعنی راہِ خدا میں جتنی تکلیف مجھے دی گئی ہے اتنی کسی کو نہیں دی گئی۔[4]

---

1 ...اہلِ عرب شراب کے بڑے عادی تھے، جب اسلام میں شراب حرام کی گئی تو شراب بنانے رکھنے پینے کے برتنوں کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا تاکہ یہ برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آوے اور لوگ پھر سے شراب نہ پینے لگیں، بعد میں یہ حدیث منسوخ ہو گئی۔ پختہ کدو جو لمبا ہوتا ہے اسے کھکھل کر لیا جاتا تھا، اس سے جگ کی جگہ کام لیتے تھے کہ اسے دُبَّاء کہتے تھے۔ شراب پینے کا پیالہ جس میں تار کول لگا ہوتا اسے مُزَفَّت کہتے تھے یعنی زفت لگا ہوا روغنی پیالہ۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۸۳ ملتقطا)

2 ...مسلم، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن الانتباذ فی المزفت... الخ، ص ۱۱۰۱، حدیث: ۱۹۹۲، ۱۹۹۴

3 ...التمھید لما فی الموطأ من المعانی والاسانید، باب المیم، محمد بن شھاب الزھری، ۳/ ۱۹۳، تحت الحدیث: ۱۵۰

4 ...ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل سلمان وابی ذر والمقداد، ۱/ ۱۰۰، حدیث: ۱۵۱، نحوہ

﴿8948﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کم نیکیوں اور زیادہ گناہوں والے کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہر انسان خطا کار ہے، پس جس کی عادت میں عقلمندی اور یقین میں پختگی ہو گی اس کے گناہ اسے کوئی نقصان نہ دیں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہو گا؟ ارشاد فرمایا: کیونکہ وہ جب بھی گناہ کرے گا فوراً توبہ کرلے گا جو اس کے گناہ کو مٹا دے گی اور اس کے پاس فضل باقی رہ جائے گا جس کے سبب وہ جنت میں چلا جائے گا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری کرنے والے کے لیے عقل ایک آلہ ہے اور نافرمانی کرنے والے کے خلاف عقل دلیل و حجت ہے۔[1]

﴿8949﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان فرماتی ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے جب تک کہ قربانی نہ کرلے۔[2]

اہل جنت کے چراغ:

﴿8950﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عمر بن خطاب اہلِ جنت کا چراغ ہے۔[3]

﴿8951﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گوشت کے بدلے جانور کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے[4]۔[5]

---

1 ...الضعفاء للعقیلی، رقم ۱۸۷۲، میسرۃ بن عبد ربہ، ۴/۱۴۰۲، بتغیر قلیل

2 ...مسلم، کتاب الاضاحی، باب نھی من دخل... الخ، ص ۱۰۹۲، حدیث: ۱۹۷۷

3 ...الکامل لابن عدی، ۵/۳۱۵، رقم: ۱۰۰۳: عبد اللہ بن ابراھیم بن ابی عمرو الغفاری

4 ...دار قطنی، کتاب البیوع، باب الجعالۃ، ۴/۳۸، حدیث: ۳۰۵۶

5 ...مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس حدیث میں اُدھار بیع مراد ہے یعنی جانور کو گوشت کے عوض نقد بیچنا تو حلال ہے ادھار بیچنا حرام کہ جانور موٹا پتلا ہوتا رہتا ہے اور گوشت کا ادھار میں تعین مشکل ہوتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۵۶)

بہارِ شریعت میں ہے: گوشت کو جانور کے بدلے میں بیع کرسکتے ہیں کیونکہ گوشت وزنی ہے اور جانور عددی ہے وہ گوشت اُسی جنس کے جانور کا ہو مثلاً بکری کے گوشت کے عوض میں بکری خریدی یا دوسری جنس کا ہو مثلاً بکری کے گوشت کے بدلے میں گائے خریدی۔ یہ گوشت اُتنا ہی ہو جتنا اس جانور میں گوشت ہے یا اس سے کم یا زیادہ بہر حال جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱،۲/۷۷۲)

﴿8952﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مالکِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ مال میں بخل کرنے والے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ساتھ نہیں رکھے گا۔[1]

غصہ نہ کرنا:

﴿8953﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: لَا تَغْضَبْ غصہ نہ کرنا۔[2]

﴿8954﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے تم ایک بھی سواری کے قابل نہ پاؤ۔[3]

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا جنتی محل:

﴿8955﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے سونے کا ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: قریش کے ایک آدمی کا ہے۔ میں سمجھا وہ میرا ہے، پھر میں نے پوچھا: وہ آدمی کون ہے؟ فرشتوں نے کہا: عمر بن خطاب۔ پھر میں اندر داخل ہونے لگا تو اے ابو حفص! مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے اور عرض کی: میری یہ مجال، بھلا میں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں۔[4]

سب سے بُرے لوگ:

﴿8956﴾... حضرت سیِّدُنا عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: ایک شخص حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آیا تو آپ

---

1 ...مسند فردوس، ۵/ ۱۳۲، حدیث: ۷۷۱۹

2 ...بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، ۴/ ۱۳۱، حدیث: ۶۱۱۶

3 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب رفع الامانۃ، ۴/ ۲۴۶، حدیث: ۶۴۹۸، عن ابن عمر

4 ...بخاری، کتاب التعبیر، باب القصر فی المنام، ۴/ ۴۱۷، حدیث: ۷۰۲۴، بتغیر قلیل

نے فرمایا: اپنے قبیلہ کا بُرا شخص ہے۔ جب وہ اندر آچکا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ اسے تکیہ دو چنانچہ اسے تکیہ پیش کیا گیا، پھر جب وہ اُٹھ کر جا چکا تو سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: پہلے تو آپ نے یہ فرمایا کہ "اپنے قبیلہ کا بُرا شخص ہے۔" پھر آپ نے یہ بھی حکم دے دیا کہ "اسے تکیہ دو۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بُرے وہ لوگ ہیں جن کی عزت ان کے شر سے بچنے کے لیے کی جاتی ہے۔[1]

﴿8957﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حُدیبیہ کے دن سات افراد کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی۔[2]

گھریلو آداب:

﴿8958﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین سے بھلائی کرو تمہاری اولاد تم سے بھلائی کرے گی اور پاک دامن رہو تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی۔[3]

﴿8959﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا، شہنشاہِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گناہوں میں کچھ گناہ ایسے بھی ہیں جنہیں نماز، روزہ اور حج و عمرہ نہیں مٹا سکتے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر انہیں کیا چیز مٹاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: رزق کی تلاش میں غمگین ہونا۔[4]

موت سببِ راحت ہے:

﴿8960﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِ اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ راحت پا گیا یا اس سے راحت ہو

1... بخاری، کتاب الادب، باب لم یکن... الخ، ۴/۱۰۸، حدیث: ۶۰۳۲

2... مسلم، کتاب الحج، باب الاشتراک فی الھدی... الخ، ص ۶۸۴، حدیث: ۱۳۱۸

3... مستدرک، کتاب البر والصلة، بروا اٰباءکم تبرکم ابناؤکم، ۵/۲۱۴، حدیث: ۷۳۴۱

4... معجم اوسط، ۱/۴۲، حدیث: ۱۰۲

گئی۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: بندہ مؤمن انتقال کر کے دنیا کے دُکھ درد اور تکالیف سے نجات پا کر رحمتِ الٰہی میں راحت پاتا ہے جبکہ کافر اور فاجر مرتا ہے تو لوگ، شہر، درخت اور چوپائے اس سے نجات پا کر راحت حاصل کرتے ہیں۔[1]

70 انبیائے کرام کی جائے پیدائش:

﴿8961﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بِن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مشرق کی جانب اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب تم مِنٰی کے پاس دو پہاڑوں کے درمیان ہو تو یاد رکھنا وہاں سُرَر نامی ایک وادی ہے (جس میں ایک بڑا درخت ہے) اُس کے نیچے 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی ناف کاٹی گئی (یعنی وہ جگہ ان کی جائے پیدائش ہے)۔[2]

﴿63-8962﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو بکر ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ عرفہ کی طرف جا رہا تھا تو میں نے ان سے پوچھا: آپ حضرات اس دن جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہوتے تو کیا کرتے تھے؟ حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم میں سے کوئی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتا اور کوئی تکبیر (یعنی اَللہُ اَکْبَر) کہتا اور انہیں کوئی منع نہ کرتا تھا۔[3]

﴿8964﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، سردارِ مکہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نمازِ فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔[4]

﴿8965﴾... حضرت سیِّدَتُنا جُدَامَہ اَسَدِیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رحمتِ عالَم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ تھا کہ زمانۂ حمل میں بچے کو دودھ پلانے سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ اہلِ روم و فارس ایسا کرتے ہیں تو انہیں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔[5]

---

1. ...بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، ۴/۲۵۰، حدیث: ۶۵۱۲
2. ...سنن کبری للنسائی، کتاب الحج، ما ذکر فی منی، ۲/۴۱۷، حدیث: ۳۹۸۶
3. ...مسلم، کتاب الحج، باب التلبیۃ والتکبیر... الخ، ص۶۶۸، حدیث: ۱۲۸۵

   ابن حبان، کتاب الحج، باب الخروج من مکۃ الی منی، ۶/۵۹، حدیث: ۳۸۳۶
4. ...مسلم، کتاب المسافرین وقصرھا، باب الاوقات التی نھی... الخ، ص۴۱۳، حدیث: ۸۲۵
5. ...مسلم، کتاب النکاح، باب جواز الغیلۃ... الخ، ص۷۵۷، حدیث: ۱۴۴۲

﴿8966﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فجر کی دو سنتیں اتنی مختصر پڑھتے تھے کہ مجھے شک ہو جاتا کہ آپ نے ان میں اُمُّ القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) پڑھی بھی ہے یا نہیں۔[1]

بہتر گھر:

﴿8967﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جانِ جہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے گھروں میں بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس پر شفقت کی جاتی ہو۔[2]

مبارک لعاب کا معجزہ:

﴿8968﴾... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن نعمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن میری آنکھیں زخمی ہو کر میرے رخساروں پر بہہ گئیں تو میں دونوں آنکھیں لیے اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، آپ نے انہیں ان کی جگہ پر رکھ کر اپنا لعاب مبارک لگایا تو دونوں روشن ہو گئیں۔[3]

ایک دوسری روایت میں ''بدر'' کے بجائے ''اُحد'' کا ذکر ہے۔

نظر برحق ہے:

﴿8969﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو اُمامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سہل بن حنیف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نہر میں غسل کرنے گئے، اپنا جُبّہ اُتارا تو حضرت سیِّدُنا عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ انہیں دیکھ رہے تھے، حضرت سہل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گورے چٹے اور خوبصورت آدمی تھے، حضرت سیِّدُنا عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں دیکھا تو کہا: میں نے آج تک آپ جتنا حسین کسی کنواری لڑکی کو بھی نہیں دیکھا۔ بس اسی وقت حضرت سیِّدُنا سہل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شدید بخار ہو گیا، کسی نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض

1... مسلم، کتاب المسافرین وقصرھا، باب استحباب رکعتی... الخ، ص۳۶۵، حدیث: ۷۲۴

2... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ۴/ ۱۹۳، حدیث: ۳۶۷۹، عن ابی ھریرۃ

3... مسند ابی یعلی، مسند قتادۃ بن النعمان، ۲/ ۷۶، حدیث: ۱۵۴۲، نحوہ

کی کہ حضرت سہل کو بخار ہو گیا ہے اور ان میں آپ کے ساتھ سفر کرنے کی سکت نہیں ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود حضرت سہل کے پاس تشریف لے گئے تو آپ کو حضرت عامر والی ساری بات بتائی گئی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ تم نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ نظر برحق ہے لہٰذا اس کے لیے وضو کرو۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وضو کیا تو حضرت سیِّدُنا سہل بالکل تندرست ہو گئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ سفر کیا۔[1]

﴿8970﴾... ابراہیم بن عبد الرحمٰن کی اُمِّ ولد نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: میرا دامن لمبا ہے اور میں گندگی کی جگہ میں چلتی ہوں؟ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جواب دیا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: اسے بعد والی زمین پاک کر دے گی[2]۔[3]

پسندیدہ باغ وقف کر دیا:

﴿8971﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مدینہ منورہ میں بہت زیادہ باغات تھے اور آپ کو سب سے زیادہ اپنا بَیْرُحَا باغ پسند تھا جو کہ مسجد کے سامنے تھا، سرورِ انبیا، محبوب کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس میں جایا کرتے اور اس کا صاف ستھرا پاکیزہ پانی نوش بھی فرماتے، جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ (پ۴، آل عمران: ۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

1... موطا امام مالک، کتاب العین، باب الوضوء من العین، ۲/ ۲۲۸، حدیث: ۱۷۹۲

2... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 330 پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ حدیث محدثین کے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ ابراہیم کی اُمِّ ولد مجہول ہیں۔ علماء امت کا اس پر اجماع ہے کہ ناپاک کپڑا بغیر دھوئے پاک نہیں ہو سکتا۔ چونکہ یہ حدیث صحت کو پہنچتی ہی نہیں، نیز اجماعِ اُمّت بھی اس کے خلاف ہے۔ لہٰذا احادیث میں تاویل کی ضرورت نہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس حدیث میں سوکھی ناپاکی مراد ہو یعنی اگر کپڑے سے سوکھا گوبر وغیرہ لگ گیا تو آگے جا کر جدا ہو جائے گا کپڑا پاک ہو جائے گا۔

3... ابو داود، کتاب الطہارۃ، باب فی الاذی یصیب الذیل، ۱/ ۱۷۰، حدیث: ۳۸۳

توحضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے "تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔" اور میرا سب سے پیارا مال باغِ بیرحا ہے میں اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس اس کا ثواب اور ذخیرہ چاہتا ہوں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اسے وہاں خرچ فرمائیں جہاں ربّ تعالیٰ آپ کی رائے قائم فرمائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: خوب خوب، یہ تو بڑے نفع کا مال ہے جو تم نے کہا میں نے سن لیا میری رائے یہ ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں میں وقف کر دو۔ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے عزیزوں اور چچازادوں میں وہ باغ تقسیم کر دیا۔[1]

قیامت کی انوکھی تیاری:

﴿8972﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ ارشاد فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے محبت کرتے ہو۔[2]

﴿8973﴾...[3]

﴿8974﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی کام کی کوشش کرے گا وہ اس سے دور ہو جائے گا جس کی اسے اُمید ہے اور اس کے قریب ہو جائے گا جس سے وہ بچنا چاہتا ہے۔[4]

1... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، ۱/ ۴۹۳، حدیث: ۱۴۶۱

2... مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب المرء مع من احب، ص۱۴۱۸، حدیث: ۲۶۳۹

3... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

4... الفوائد لتمام رازی، الجزء الثالث، ۲/ ۸۴، حدیث: ۱۹۳

سحری میں برکت ہے:

﴿8975﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سحری کرو کہ سحری میں برکت ہے۔[1]

﴿8976﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ جب حضور پُر نور، صاحبِ یومُ النشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی کا وصال ہوا تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم غسل دے کر فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اطلاع کر دی، آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیتے ہوئے فرمایا: اسے اس کے کفن کے نیچے رکھ دو[2]۔[3]

بدن کے لیے تین مفید چیزیں:

﴿8977﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں جن سے بدن خوش ہوتا اور بڑھتا ہے: (۱)... خوشبو (۲)... نرم کپڑا اور (۳)... شہد پینا۔[4]

1... بخاری، کتاب الصوم، باب برکۃ السحور من غیر ایجاب، ۱/ ۶۳۳، حدیث: ۱۹۲۳

2... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 461 پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: میرا تہبند شریف ان کے جسم سے ملا ہوا رکھو اور کفن اوپر۔ یہ تہبند کفن میں شمار نہ تھا بلکہ برکت اور قبر کی مشکلات حل کرنے کے لیے رکھا گیا۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ بزرگوں کے بال، ناخن، ان کے استعمال کے کپڑے تبرک ہیں جن سے دنیا، قبر و آخرت کی مشکلات حل ہوتی ہیں، قرآن شریف میں ہے کہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قمیض کی برکت سے یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی نابینا آنکھیں روشن ہو گئیں۔ احادیث میں ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ، عمرو ابن عاص و دیگر صحابہ کرام نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ناخن، بال و تہبند شریف اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کے لیے محفوظ رکھے۔ دوسرے یہ کہ بزرگوں کے تبرکات اور قرآنی آیت یا دعا کسی کپڑے یا کاغذ پر لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں دفن کرنا جائز بلکہ سنت ہے۔ تیسرے یہ کہ ان چیزوں کے متعلق یہ خیال نہ کیا جائے کہ جب میت پھولے پھٹے گی تو ان کی بے حرمتی ہو گی، دیکھو سورۂ فاتحہ لکھ کر دھو کر بیمار کو پلاتے ہیں، یونہی آبِ زمزم برکت کے لیے پیتے ہیں حالانکہ پانی پیٹ میں پہنچ کر کیا بنتا ہے سب کو معلوم ہے۔

3... بخاری، کتاب الجنائز، باب غسل المیت... الخ، ۱/ ۴۲۵، حدیث: ۱۲۵۳

4... المجروحین لابن حبان، باب الیاء، ۲/ ۴۹۶، رقم: ۱۲۴۲: یونس بن ھارون الاردنی

درختوں پر پھلوں کی بیع:

﴿8978﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھلوں کی تجارت سے منع فرمایا حتّٰی کہ وہ رنگ پکڑ لیں۔ عرض کی گئی: رنگ پکڑنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: سرخ ہو جائیں۔ پھر ارشاد فرمایا: بتاؤ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ پھل روک لے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس کے عوض لے گا۔[1]

تمہارا گواہ کہاں ہے؟

﴿8979﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک انصاری مرد اور عورت کی شادی میں تشریف لے گئے تو ارشاد فرمایا: تمہارا گواہ کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارا گواہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دَف۔ چنانچہ دَف لایا گیا تو آپ نے حکم دیا: اسے اپنے ساتھی (دولھا) کے پاس بجاؤ۔[2] پھر کھانے کے تھال لاکر رکھے گئے، مگر لوگوں نے احترام نبوی میں کھانے کے لیے ہاتھ نہ بڑھائے، آپ نے فرمایا: یہ بُردباری بہت اچھی ہے مگر تم کھاتے کیوں نہیں؟ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا آپ نے ہمیں لوٹنے سے منع نہیں فرمایا تھا؟ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں جنگوں میں لوٹنے سے منع فرمایا تھا جبکہ یہ اور اس جیسی دعوتوں میں ایسا کرنے سے منع نہ کیا[3]۔[4]

---

1 ...بخاری، کتاب البیوع، باب اذا باع الثمار... الخ، ۲/۴۳، حدیث: ۲۱۹۸

2 ...بہار شریعت میں ہے: شادیوں میں دف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں، اس میں جھانج نہ ہوں اور قواعد موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی بے سری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۵۱۰)

3 ...معجم اوسط، ۱/۴۷، حدیث: ۱۱۸

4 ...بہارِ شریعت میں ہے: نکاح میں چھوہارے لٹائے جاتے ہیں ایک کے دامن میں گرے تھے اور دوسرے نے اُٹھا لیے اس کی دو صورتیں ہیں جس کے دامن میں گرے تھے اگر اُس نے اسی غرض سے دامن پھیلائے تھے تو دوسرے کو لینا جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔ (مزید ہے کہ) شادیوں میں روپے پیسے لٹانے کے لیے جس کو دیے وہ خود لٹائے دوسرے کو لٹانے کے لیے نہیں دے سکتا اور کچھ بچا کر اپنے لیے رکھ لے یا گرا ہوا خود اُٹھا لے یہ جائز نہیں۔ اور شکر چھوہارے لٹانے کو دیے تو بچا کر کچھ رکھ سکتا ہے اور دوسرے کو بھی لٹانے کے لیے دے سکتا ہے اور دوسرے نے لٹائے تو اب وہ بھی لوٹ سکتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/۴۷۹، ۴۸۰)

﴿8980﴾… حضرت سیِّدُنا ابو عشراء دارمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس جگہ سے ذبح کرنا چاہیے کھوپڑی سے یا حلق سے؟ ارشاد فرمایا: اگر تم اس کی ران میں بھی نیزہ مار دو تو کافی ہے[1]۔[2]

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا:

﴿8981﴾… حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور جانِ عالَم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود میں وفات پا رہے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، حضرت عبد الرحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ نے تو ہمیں رونے سے منع کیا ہوا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں اس طرح کے رونے سے منع نہیں کیا، اِنَّ هٰذَا رَحْمَةٌ، مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَم یہ تو رحمت (یعنی شفقت ومحبت) ہے۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔[3]

دنیا میں جنتی باغ:

﴿8982﴾… حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان،

1… مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 648 پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: سوال کا مقصد یہ ہے کہ کیا ذبح کی یہ ہی صورت ہے کہ گلے اور سینے کے درمیان ہو، اگر یہ ہی ذبح ہے تو جو جانور قبضہ میں نہ ہو اور مر رہا ہو اسے ذبح کیسے کیا جائے جیسے کنوئیں میں گری ہوئی بکری۔ یہ اضطراری ذبح کا ذکر ہے جب جانور قبضہ میں نہ ہو اور اس کا ذبح کرنا ضروری ہو تو جہاں کہیں نیزہ بھالا مار دیا جائے اور خون بہہ جائے ذبح ہو جائے گا جیسے بھاگی ہوئی گائے، کنوئیں میں گرا ہوا جانور اور تیر سے مارا ہوا شکار۔ یعنی کنوئیں میں گرا ہوا جانور جب اس کے نکالنے کی کوئی صورت نہ ہو اور اس کے مر جانے کا اندیشہ ہو تب اس طرح ذبح کر لیا جائے۔

2… ابو داود، کتاب الضحایا، باب ما جاء فی ذبیحۃ المتردیۃ، ۳/۱۳۷، حدیث: ۲۸۲۵

3… ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الرخصۃ۔۔۔ الخ، ۲/۳۰۶، حدیث: ۱۰۰۷

مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب الصبر والبکاء والنیاحۃ، ۳/۳۶۳، حدیث: ۶۷۰۱

المجروحین لابن حبان، ۲/۶۶، رقم ۶۵۴، عمر بن ایوب المزنی، ۲/۶۶

رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[1]

﴿8983﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بکری کا بازو تناوُل فرمایا پھر بغیر وضو کئے نماز پڑھی۔[2]

اعمال میں نیت کا کردار:

﴿8984﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ جنابِ سَیِّدُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دار مدار نیتوں پر ہے ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہوئی کہ اسے حاصل کرے یا عورت کی طرف ہوئی کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔[3]

رضائے رَبُّ الانام:

﴿8985﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا: اے جنتیو! وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ ہم حاضر ہیں۔ ربّ تعالٰی ارشاد فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ جنتی عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے تو ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں کسی کو نہیں دیا۔ ربّ تعالٰی ارشاد فرمائے گا: میں تمہیں اس سے بھی افضل دینے والا ہوں اور وہ یہ کہ میں تم سے راضی ہوں اور تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔[4]

﴿8986﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ صاحبِ عزت و وقار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم سیکھو اور علم کے لیے وقار سیکھو۔[5]

---

1 ...مسلم، کتاب الحج، باب ما بین القبر... الخ، ص۷۱۹، حدیث: ۱۳۹۰

2 ...مسلم، کتاب الحیض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، ص۱۹۱، حدیث: ۳۵۴

3 ...بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی... الخ، ۱/۵، حدیث: ۱، عن عمر بن الخطاب

4 ...مسلم، کتاب الجنۃ... الخ، باب احلال الرضوان... الخ، ص۱۵۱۷، حدیث: ۲۸۲۹

5 ...الزھد لاحمد، زھد عمر بن الخطاب، ص۱۴۸، حدیث: ۳۰ـ معجم اوسط، ۴/۳۴۲، حدیث: ۶۱۸۴

عقلمندی، ورع اور شرافت:

﴿8987﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ آقائے دوجہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رضائے الٰہی کے لیے غور وفکر کرنے سے بڑھ کر کوئی عقلمندی نہیں، سب سے بڑھ کر ورع یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیاء سے بچا جائے اور حُسنِ اخلاق سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں۔[1]

﴿8988﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے۔ ارشاد فرمایا: تمہیں بکری ذبح کرنے پر رحم آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی تم پر رحم فرمائے گا۔[2]

قبولیتِ دعا کا وقت:

﴿8989﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کُھل جاتے ہیں اور کوئی دعا رد نہیں کی جاتی، نماز کے وقت اور جب جہاد کے لیے لشکر آگے بڑھ رہا ہو۔[3]

﴿8990﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیابان میں دعا کی جستجو کرو اور تین موقعوں پر دعا رد نہیں ہوتی: (۱)...اذان کے وقت (۲)...راہِ خدا میں صف بندی کے وقت اور (۳)...بارش برسنے کے وقت۔[4]

دوسرے کے گناہ اپنے سر:

﴿92-8991﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جس پر مال یا زمین کی صورت میں اس کے

---

1 ... ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الورع والتقوى، ۴/۴۷۶، حديث: ۴۲۱۸، عن ابي ذر.
الترغيب والترهيب لقوام السنة، باب الخاء، باب في فضل... الخ، ۲/۸۵، حديث: ۱۲۰۷
2 ... مسند احمد، مسند المكيين، حديث معاوية بن قرة، ۵/۳۰۴، حديث: ۱۵۵۹۲
3 ... كتاب الدعاء، فضل الدعاء بين الاذان والاقامة، ص۱۶۷، حديث: ۴۸۹۔ معجم كبير، ۶/۱۵۹، حديث: ۵۸۴۷
4 ... ابو داود، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، ۳/۲۹، حديث: ۲۵۴۰

بھائی کا حق ہو اور وہ اس کے پاس جا کر معاف کروالے قبل اس کے کہ اس سے حساب لیا جائے کیونکہ اس دن (یعنی قیامت میں) درہم و دینار نہیں ہوں گے پس اگر (اس نے معاف نہ کروایا) اور اس کے پاس نیکیاں ہوئیں تو اس کی نیکیوں میں سے حقدار کو بدلہ دیا جائے گا اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو حقدار کے گناہ لے کر اس کے اوپر ڈال دیئے جائیں گے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت رکھنے والوں کا انعام:

﴿8993﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں رکھوں گا آج کے دن میرے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں۔[2]

شانِ عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿8994﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے زمین پر چلنے والے کسی شخص کے بارے میں یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت سے ہے سوائے حضرت عبد اللہ بن سلام کے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہی ہیں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ (پ۲۶، الاحقاف: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا۔[3]

﴿8995﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرورِ ذیشان، رحمتِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہاری نیند اور کھانے پینے کی لذت کو بھی تم سے روک دیتا ہے لہٰذا تم میں سے جب کوئی اپنا کام پورا کرلے تو جلدی سے اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ آئے۔[4]

---

1 ...بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب من كانت له مظلمة... الخ، ۲/۱۲۸، حدیث: ۲۴۴۹

2 ...مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فی فضل الحب فی الله، ص۱۳۸۸، حدیث: ۲۵۶۶

3 ...بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب عبد الله بن سلام، ۲/۵۶۳، حدیث: ۳۸۱۲

4 ...مسلم، کتاب الامارة، باب السفر قطعة... الخ، ص۱۰۶۳، حدیث: ۱۹۲۷

﴿8996﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی شخص کو یہ کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے، تو وہی ان میں سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: یا تو اس شخص نے لوگوں کو بے دین سمجھ کر اور خود کو ان سے بڑا جان کر یہ کہا یا پھر لوگوں میں دین سے دوری دیکھ کر اور نیک لوگوں کے دنیا سے چلے جانے پر غمگین ہوا اور یہ کہہ دیا۔ مجھے امید ہے اس صورت میں اس پر کوئی گناہ نہیں۔

مسلمان کی فسخ بیع کو قبول کرنے کا انعام:

﴿8997﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ شفیق و مہربان آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کی فسخ بیع قبول کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی غلطیاں معاف فرما دے گا[2]۔[3]

﴿8998﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدلہ نہیں دے سکتا مگر اس طرح کہ اسے غلام پائے تو خرید لے تاکہ آزاد کر دے[4]۔[5]

1... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب النھی من قول ھلک الناس، ص۱۴۱۲، حدیث: ۲۶۲۳

2... یعنی اگر خرید و فروخت مکمل ہو چکنے کے بعد خریدار چیز واپس کرنا چاہے یا بائع وہ چیز واپس لینا چاہے تو اگرچہ انہیں یہ حق تو نہیں مگر فریق آخر کو چاہیے کہ اسے منظور کرے اور سامنے والے پر مہربانی کرے جس کے بدلہ میں پروردگار اس کی خطائیں اور غلطیاں معاف فرمائے گا۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۸۴)

3... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، ۳/ ۳۶، حدیث: ۲۱۹۹

4... ماں باپ و دیگر خاص قرابتدار خریدتے ہی آزاد ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بیٹا اپنے باپ کی کتنی ہی خدمت کرے مگر اس کا حق ادا نہیں کر سکتا، اس کا حق ادا کرنے کی صرف یہ صورت ہے کہ اگر بیٹا آزاد اور مالدار ہو باپ غلام ہو تو بیٹا اسے خرید لے تاکہ وہ باپ اس کی ملکیت میں آتے ہی آزاد ہو جائے، یہ مطلب نہیں کہ پہلے باپ کو خرید کر اس کا مالک بن جائے پھر اپنے طور پر اسے آزاد کرے۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۱۸۷)

5... مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد، ص۸۱۲، حدیث: ۱۵۱۰

عقل مند کہلوانے کانسخہ:

﴿8999﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے ربّ کی فرمانبرداری کرو تمہیں عقلمند کہا جائے گا اور اپنے ربّ کی نافرمانی نہ کرو ورنہ تمہیں جاہل کہا جائے گا۔[1]

﴿9000﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب امام سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہو کیونکہ جس کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ مل گیا اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[2]

حیا اسلام کی فطرت ہے:

﴿9001﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیکر شرم وحیا، صاحب جود وسخا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ اَلْحَیَاءُ یعنی ہر دین کی ایک فطرت وعادت ہوتی ہے اور اسلام کی فطرت حیا ہے۔[3]

﴿9002﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: سفر و حضر میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھی پس سفر کی نماز تو وہی رہی البتہ حضر میں زیادہ کر دی گئی۔[4]

﴿9003﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن خالد جُہنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّہٗ یَدْعُوْ اِلَی الصَّلَاۃِ یعنی مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔[5]

---

1 ...مسند حارث، کتاب الادب، باب ما جاء فی العقل، ۲/۸۱۳، حدیث: ۸۲۱

2 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التسمیع والتحمید والتأمین، ص۲۱۷، حدیث: ۴۰۹

3 ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، ۴/۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱

4 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا، ص۳۴۷، حدیث: ۶۸۵

5 ...ابو داود، کتاب الادب، باب ما جاء فی الدیک والبھائم، ۴/۴۲۲، حدیث: ۵۱۰۱

﴿9004﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری کی نذر مانے وہ اس کی فرمانبرداری کرے۔[1]

﴿9005﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زید مازِنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[2]

بہترین گواہ:

﴿9006﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن خالد جُہَنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں حُضور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہترین گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ گواہ جو گواہی مانگنے سے پہلے ہی گواہی دے دے۔[3]

چاند دیکھ کر روزہ اور عید:

﴿9007﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے رسولِ خدا، شَفیعِ روزِ جزا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مہینہ 29 دن کا بھی ہوتا ہے لٰہذا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑو، اگر تم پر بادل چھا جائیں (یعنی آسمان پر بادل ہوں) تو (30 دن کی) مدت پوری کرو۔[4]

مزید ارشاد فرمایا: شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔[5]

مومن کم کھانے والا ہوتا ہے:

﴿9008﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے۔[6]

---

1 ...بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعۃ، ٤/٣٠٢، حدیث: ٢٦٩٦

2 ...مسلم، کتاب الحج، باب ما بین القبر... الخ، ص٧١٩، حدیث: ١٣٩٠

3 ...مسلم، کتاب الاقضیۃ، باب بیان خیر الشھود، ص٩٤٦، حدیث: ١٧١٩

4 ...مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان... الخ، ص٥٤٤، حدیث: ١٠٨٠

5 ...مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر... الخ، ص٥٩٢، حدیث: ١١٦٥

6 ...مسلم، کتاب الاشربۃ، باب المؤمن یأکل فی معی واحد... الخ، ص١١٤١، حدیث: ٢٠٦١

﴿9009﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۶﴾ (پ۳۰، المطففين: ۶)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن سب لوگ ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: (میدانِ محشر میں) لوگ کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ کوئی تو آدھے کان تک اپنے ہی پسینے میں کھڑا ہو گا۔[1]

﴿9010﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ غیبوں کی خبر دینے والے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مشرق کی جانب ارشارہ کیا اور فرمایا: سنو! فتنہ یہاں ہے، سنو! فتنہ یہاں ہے یہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[2]

﴿9011﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نمازِ مغرب دن کے وتر ہیں۔[3]

پسندیدہ بندہ اور پسندیدہ عمل:

﴿9012﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ بندہ کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں کو سب سے زیادہ نفع دینے والا۔ عرض کی گئی: کونسا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: مومن کے دل میں خوشی داخل کرنا۔ پوچھا گیا: مومن کو خوش کرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: بھوک میں اس کا پیٹ بھرنا، اس کا غم وتکلیف دور کرنا اور اس کا قرض ادا کرنا اور جس نے اپنے بھائی کے کسی کام میں اس کا ساتھ دیا گویا اس نے ایک مہینے کے روزے رکھے اور اعتکاف کیا، جو کسی مظلوم کی مدد کرنے کو بڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے قدموں کو اس دن ثابت رکھے گا جس دن قدم پھسل رہے ہوں گے، جس نے اپنے غصے کو قابو میں رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پردہ پوشی

---

1 ...مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب فی صفۃ یوم القیامۃ... الخ، ص۱۵۳۱، حدیث: ۲۸۶۲

2 ...مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب الفتنۃ من المشرق... الخ، ص۱۵۵۳، حدیث: ۲۹۰۵

3 ...ترمذی، کتاب السفر، باب ما جاء فی التطوع فی السفر، ۲/۶۷، حدیث: ۵۵۲ موقوفاً عن ابن عمر

فرمائے گا اور بے شک بُرے اخلاق اعمال کو ایسے خراب کر دیتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔[1]

دو رخے شخص کی مذمت:

﴿9013﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمت عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں بُرا وہ ہے جو دو چہروں والا ہے، ایک کے پاس ایک چہرہ لے کر اور دوسرے کے پاس دوسرا چہرہ لے کر آتا ہے۔[2]

بارگاہِ رسالت سے سلام کا جواب ملتا ہے:

﴿9014﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب میں جو بھی مسلمان مجھ پر سلام بھیجتا ہے میں اور میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے فرشتے اسے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ کسی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اہل مدینہ کا کیا حال ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک کریم شخص کے متعلق اپنے پڑوس اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا کیا گمان کیا جاتا ہے؟ یہ تو ایسی چیز ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے حکم دیا ہے۔[3]

﴿9015﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے[4]۔[5]

﴿9016﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم

1... موسوعة ابن ابي الدنيا، كتاب قضاء الحوائج، باب في فضل المعروف، ٤/١٦٨، حديث: ٣٦، نحوه

2... مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب خيار الناس، ص١٣٦٧، حديث: ٢٥٢٦

3... تخریج نہیں ملی۔

4... یہاں واجب تاکید کے لیے ہے شرعی واجب نہیں جس کے ترک پر گناہ ہو کیونکہ اس وقت لوگ محنت مزدوری کرتے تھے اور اون کا لباس پہنتے تھے، مسجد میں جگہ تنگ ہوتی تھی جس کے وجہ سے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن غسل لازمی کر لیا کرو تاکہ نماز میں ساتھ والوں کو پسینے کی بو کی وجہ سے تکلیف نہ پہنچے۔ (مرقاة المفاتيح، ٢/٢٣٦، تحت الحديث: ٥٣٨)

5... بخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة... الخ، ١/٣٠٢، حديث: ٨٧٩، عن ابي سعيد الخدري

موطا امام مالك برواية يحيي الليثي، كتاب الجمعة، باب العمل في غسل يوم الجمعة، ١/١٠٩، حديث: ٢٣١

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج افراد کیا تھا[1]۔[2]

﴿9017﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ رسول خدا، تاجدار انبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پاک کو صحیح طریقے سے پڑھا اس کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ایک مقبول دعا ہے چاہے تو وہ دعا اسے جلد ہی دنیا میں عطا فرما دے چاہے تو آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ فرما دے۔[3]

یتیم کی کفالت کا انعام:

﴿9018﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، رَسُوْلِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شہادت اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کیا اس طرح کہ دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا اور ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا (جنت میں) ایسے ہوں گے۔[4]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر کام میں نرمی پسند فرماتا ہے:

﴿9019﴾... اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔[5]

﴿9020﴾... ایک دن خلیفہ مامون الرشید نے اپنے دربان کو کہا: اپنے تمام کاموں میں نرمی برتنا تم پر لازم ہے۔

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 104 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: بعض راویوں نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے صرف عمرہ کی روایت کی ہے بعض نے صرف حج کی، بعض نے حج و عمرہ دونوں کی، حضرت ام المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے یہاں صرف حج کی روایت کی، وجہ یہ ہے کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قرآن کیا تھا لہٰذا آپ تلبیہ میں کبھی صرف حج کا نام لیتے تھے کبھی صرف عمرہ کا اور کبھی حج و عمرہ دونوں کا جیسا کہ قارن کو اختیار ہے، ہر راوی نے جو سنا اسی کی روایت کی لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں لہٰذا اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے افراد کیا تھا جیسا کہ شوافع نے سمجھا اور نہ یہ امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) کے خلاف ہے۔

2... مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام... الخ، ص۶۲۷، حدیث: ۱۲۱۱

3... معجم اوسط، ۵/۶۹، حدیث: ۲۶۰۶، عن جابر بن عبد اللہ

4... ابو داود، کتاب الادب، باب فی من ضم الیتیم، ۴/۴۳۶، حدیث: ۵۱۵۰، عن سھل

5... مسلم، کتاب السلام، باب النھی عن ابتداء... الخ، ص۱۱۹۳، حدیث: ۲۱۶۵

پھر اس نے دربان کو مذکورہ حدیث مبارکہ سنائی۔

﴿9021﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو زرد خضاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت:

﴿9022﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ یعنی دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔[1]

نہرِ حیات:

﴿24-9023﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لو، پس لوگ دوزخ سے اس حال میں نکلیں گے کہ وہ بالکل سیاہ ہو چکے ہوں گے پھر انہیں نہرِ حیات میں ڈالا جائے گا تو (ان کے گوشت پوست) ایسے اُگیں گے جیسے بہتے پانی کے کنارے سبزہ اُگتا ہے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔[2]

باجماعت نماز کی فضیلت:

﴿9025﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجہ افضل ہے۔[3]

﴿9026﴾... سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اذان سنے اور جیسا مؤذن کہتا ہے ویسا ہی کہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔[4]

1... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص۱۵۸۲، حدیث: ۲۹۵۶

2... بخاری، کتاب الایمان، باب تفاضل اھل الایمان فی الاعمال، ۱/۱۹، حدیث: ۲۲

3... مسلم، کتاب المساجد... الخ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ... الخ، ص۳۲۶، حدیث: ۶۵۰

4... جامع الاحادیث للسیوطی، ۷/۳۰۷، حدیث: ۲۲۶۱۷، نحوہ

نور کے صفحات میں اندراج:

﴿9027﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ملائکہ کو نور کے صفحات اور نور کے قلم دے کر بھیجتا ہے چنانچہ ملائکہ مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور نماز کھڑی ہونے تک ہر آنے والے کا نام لکھتے ہیں۔[1]

﴿9028﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظہر، عصر، مغرب، عشا (اور فجر) مِنٰی میں ادا فرماتے پھر اگلی صبح جب سورج طلوع ہو جاتا تو عَرَفہ تشریف لے جاتے۔[2]

نکاحِ شغار:

﴿9029﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے[3]۔[4]

﴿9030﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حمل کے حمل کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے[5]۔[6]

1... مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجير يوم القيامة، ص۴۲۶، حديث: ۸۵۰، نحوه عن ابی هريرة

2... ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الخروج الى منى، ۳/ ۴۶۲، حديث: ۳۰۰۴، ۳۰۰۵

3... شِغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہرِ مثل واجب ہو گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۷، ۲/ ۶۶)

4... مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح الشغار وبطلانه، ص۷۳۶، حديث: ۱۴۱۵

5... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 271** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اس جملہ شریف کے دو معنی ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ حمل بیچ یعنی کہ میری اونٹنی گیا بھن (گابھن) ہے اس کے پیٹ کی بچی جب جوان ہو کر بچی دے گی اس کی بیع میں آج کرتا ہوں یہ بیع باطل ہے کہ معدوم چیز کی بیع ہے، نہ معلوم اونٹنی کے پیٹ میں مادہ ہے یا نر، دوسری یہ کہ کسی تجارت میں حمل کے حمل کی پیدائش سے ادائے قیمت یا ادائے سامان کی مدت مقرر کی جائے کہ اس کی قیمت میں جب دوں گا جب اس اونٹنی کے پیٹ کی بچی بچہ دے گی، یہ بیع فاسد ہے کہ وقت ادا مجہول ہے۔

6... بخاری، كتاب البيوع، باب بيع الغرر وحبل الحبلة، ۲/ ۳۰، حديث: ۲۱۴۳

نجاشی کے جنازے پر چار تکبیریں:

﴿9031﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (نمازِ جنازہ میں) نجاشی پر چار تکبیریں کہیں۔(1)

﴿9032﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی چیز لائق وصیت ہو اسے یہ مناسب نہیں کہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔(2)

حیا ایمان سے ہے:

﴿9033﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم وحیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے فرمایا: اسے چھوڑ دو کہ حیا ایمان سے ہے۔(3)

﴿9034﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری امت سے خطا، بھول اور اس چیز کو معاف کر دیا ہے جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو۔(4)

﴿9035﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس کی طرف رجوع کرو جو شک میں نہ ڈالے، بے شک جس بھی چیز کو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر چھوڑو گے اس سے ہر گز محروم نہیں ہو گے۔(5)

1... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصلاۃ علی النجاشی، ۲/۲۳۷، حدیث: ۱۵۳۸

2... مسلم، کتاب الوصیۃ، ص۸۸۲، حدیث: ۱۶۲۷

3... بخاری، کتاب الایمان، باب الحیاء من الایمان، ۱/۱۹، حدیث: ۲۴

4... ابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب طلاق المکرہ والناسی، ۲/۵۱۳، حدیث: ۲۰۴۵، عن ابن عباس

5... تاریخ بغداد، برقم ۱۲۲۱، محمد بن عبد... ابوبکر السعدی التمیمی، ۳/۱۹۱

﴿9036﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے حرام ہے اور ہر نشہ آور شے شراب ہے۔[1]

مومن دنیا کی کمی سے نہیں گھبراتا:

﴿9037﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! بے شک دنیا مومن کا قید خانہ ہے، قبر اس کی امان گاہ ہے اور جنت اس کا ٹھکانا ہے، اے ابوذر! بے شک دنیا کافر کی جنت ہے، قبر اس کے لیے عذاب اور دوزخ اس کا ٹھکانا ہے، اے ابوذر! مومن دنیا کی کمی سے نہیں گھبراتا اور نہ اہلِ دنیا اور دنیا کی عزت کی پرواکرتا ہے۔[2]

مسلمان کی حاجت پوری کرنے کی فضیلت:

﴿9038﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ اکبر، شَفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا میں قیامت کے دن اس کے میزان کے پاس کھڑا رہوں گا اگر نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا تو ٹھیک ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔[3]

اُمّتِ محمدیہ کا افضل اور شریر:

﴿9039﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اپنی امت کے سب سے افضل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: جس کی عمر طویل ہو، عمل اچھا ہو، اس سے بھلائی کی امید ہو اور اس کی شر سے امن ہو۔ کیا میں تمہیں اپنی امت کے سب سے شریر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: جس کی عمر

1... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر... الخ، ص۱۱۰۹، حدیث: ۲۰۰۳

2... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص۱۵۸۲، حدیث: ۲۹۵۶، بدون: یااباذر، عن ابی ھریرۃ۔ مسند فردوس، ۲ / ۲۸۵، حدیث: ۸۳۲۴، ۸۳۲۵

3... التذکرۃ للقرطبی، ابواب المیزان، ص۲۹۹

طویل، عمل بُرا ہو، اس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے بے خوفی نہ ہو۔[1]

﴿9040﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی چیز کی قسم کھالے پھر اپنی قسم کا خلاف کرنے میں بہتری نظر آئے تو وہ بہتری والا کام کر لے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگے[2]۔[3]

دنیا میں جنتی باغ:

﴿9041﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مَکّہ مُکَرَّمہ، سردارِ مدینہ مُنَوَّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنتی باغوں کے پاس سے گزرو تو کچھ چن لیا کرو۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنتی باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے۔[4]

مُردے کہاں دفنائیں؟

﴿9042﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ محسنِ کائنات، فخر موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ میت کو برے پڑوسی سے ایسے ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے زندہ کو بُرے پڑوسی سے ہوتی ہے۔[5]

﴿9043﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین سفید سُحُولی کپڑوں میں کفن دیا گیا، جس میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا۔[6]

﴿9044﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی طول العمر للمؤمن، ۱۴۸/۴، حدیث: ۲۳۳۷، عن ابی بکرۃ
ترمذی، کتاب الفتن، باب: ۷۶، ۱۱۲/۴، حدیث: ۲۲۷۰، عن أبي ھریرۃ

2... یعنی کفارہ ادا کرنے کے بعد جیسا کہ دیگر کئی احادیث میں صراحت ہے کہ کفارہ ادا کرے۔ (علمیہ)

3... مسلم، کتاب الایمان والنذور، باب ندب من حلف یمینا... الخ، ص۸۹۸، حدیث: ۱۶۵۰، نحوہ

4... ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۸۲، ۳۰۲/۵، حدیث: ۳۵۲۱، عن انس

5... مسند فردوس، ۶۸/۱، حدیث: ۳۳۷

6... مسلم، کتاب الجنائز، باب فی کفن المیت، ص۴۶۹، حدیث: ۹۴۱

والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: کون سی گردن (آزاد کرنا) افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: زیادہ قیمتی اور اپنے مالک کے نزدیک بہت نفیس۔[1]

انصار کی فضیلت:

﴿9045﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھروں کا نہ بتاؤں؟ بنو نجّار پھر بنو عبدُالْاَشْہَل پھر بنو حارِث بن خزرج پھر بنو ساعِدہ اور پھر انصار کے سارے گھرانوں میں خیر ہے۔[2]

لذتوں کو ختم کرنے والی:

﴿9046﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یعنی لذتوں کو ختم کرنے والی کو زیادہ یاد کیا کرو۔ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! لذتوں کو ختم کرنے والی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: موت۔[3]

﴿9047﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمارے اسلام لانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمیں (ہنسنے پر) عتاب فرمانے کے درمیان چار سال[4] کا عرصہ ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس آیتِ مبارکہ کے ذریعے ہمیں عتاب فرمایا:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ اُن کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لیے۔

﴿9048﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دباغت کئے جانے کے بعد مردار کی کھال استعمال کرنے کی رخصت دی ہے۔ یا یہ

---

1 ...بخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، ۲/ ۱۵۰، حدیث: ۲۵۱۸، عن ابی ذر

2 ...بخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۳/ ۴۹۶، حدیث: ۵۳۰۰

3 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی ذکر الموت، ۴/ ۱۳۸، حدیث: ۲۳۱۴، عن ابی ھریرہ
تنبیہ الغافلین، باب الزجر عن الضحک، ص ۱۰۴، حدیث: ۲۴۰

4 ...حلیۃ الاولیاء میں اس مقام پر چار ماہ کا ذکر ہے جبکہ کتب تفاسیر واحادیث میں چار سال مذکور ہے، لہٰذا ہم نے یہی لکھ دیا ہے۔ (علمیہ)

فرمایا کہ ”وہ پاک ہو جاتی ہے۔“[1]

﴿9049﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن رشید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُذام میں مبتلا لوگوں کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے عافیت کیوں نہیں مانگتے۔[2]

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

ان بزرگوں میں ایک حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی ہیں۔ آپ قضائے الٰہی پر راضی رہنے والے اور روشن ورع و تقویٰ والے تھے۔ آپ کے اقوال خالص اور تفردات بہت بلند تھے، آپ کی امامت تسلیم شدہ اور سرپرستی مضبوط و مستحکم تھی، علم آپ کا دوست اور زُہد آپ کا غم خوار تھا۔

منقول ہے کہ ”معرفت میں کمال اور خوفِ خداوندی میں بلند مقام تک پہنچنے کا نام تصوف ہے۔“

﴿9050﴾... حضرت سیِّدُنا عبید اللہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: میں نے لوگوں میں سے چار حضرات کو امام پایا ہے: حضرت سیِّدُنا مالک بن انس، حضرت سیِّدُنا حماد بن زید اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ پھر آپ نے چوتھے کا ذکر کیا مگر میں ان کا نام بھول گیا شاید حضرت سیِّدُنا ابن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام لیا ہو ورنہ ان کے علاوہ تو میں کسی کو نہیں جانتا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث:

﴿9051﴾... حضرت سیِّدُنا امام شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث میں امیر المؤمنین ہیں۔

﴿9052﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا وصال ہوا تو میں بصرہ میں ہی تھا۔ حضرت کے انتقال والی رات کی اگلی صبح میں حضرت یزید بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: رات خواب میں مجھے کسی نے کہا کہ امیر المؤمنین کا انتقال ہو چکا

1... مسند طیالسی، احادیث النساء، ص۲۱۹، حدیث: ۱۵۶۸

2... مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/۱۹۰، حدیث: ۶۶۴۳، عن انس

ہے۔ میں نے اس کہنے والے سے پوچھا: کیا آج رات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا ہے ؟ اس نے کہا: ہاں آج رات ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ اسی رات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا وصال ہوا تھا اور ہمیں اس کے بارے میں کوئی خبر نہ تھی۔

﴿9053﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اکابر) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد لوگوں کے صرف تین امام ہیں: حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے زمانے میں، حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے زمانے میں اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے زمانے میں۔

اُمّتِ محمدیہ کے عالم اور عابد:

﴿9054﴾... حضرت سیِّدُنا مُثَنّٰی بن صَبَّاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ اس امت کے عالم اور عابد ہیں۔

﴿9055﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبید طنافسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو مفتی ہونے کی حیثیت سے ہی یاد رکھتا ہوں، میں 70 سال سے دیکھ رہا ہوں کہ ہم مدرسے میں ہوتے اور جب بھی کوئی مرد و عورت آتے تو وہ ہم سے حضرت سفیان ثوری کا ہی پوچھتے تاکہ اُن سے فتویٰ دریافت کریں اور وہ انہیں جواب ارشاد فرمائیں۔

لوگوں کے امام:

﴿9056﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہمارے نزدیک لوگوں کے امام تھے۔

﴿9057﴾... سیِّدُنا مبارک بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام عاصم بن ابو نَجُود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا کہ آپ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس فتویٰ پوچھنے آئے تو کہا: اے سفیان! جب ہم چھوٹے تھے تو تب بھی آپ کے پاس آتے تھے اور اب بڑے ہو کر بھی آپ ہی کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

﴿9058﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زمانہ پانے والوں کو عتاب کیا جائے گا، یوں کہ ان سے کہا جائے گا:

تمہارے درمیان حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کوئی نہ تھا (پھر بھی تم نے ان کی قدر نہ کی)۔

سب سے بڑے فقیہ:

﴿9059﴾... حضرت سیِّدُنا زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سب سے بڑے فقیہ تھے۔

﴿9060﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے علم میں زمین پر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے بڑا عالم کوئی نہیں۔

﴿9061﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے افضل کوئی نہیں دیکھا اور خود حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے بھی اپنے جیسا نہیں دیکھا ہوگا۔

قرآن وسنت پر قائم رہنے والے:

﴿9062﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر مجھ سے کہا جائے کہ کسی ایک شخص کو اختیار کرو جو قرآن وسنت دونوں پر قائم ہو تو میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو اختیار کروں گا۔

﴿9063﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب فرماتے ہیں: لوگوں نے اپنے دلوں کو امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت کے جام پلا رکھے ہیں اور وہ اس میں اس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ وہ کسی کو ان سے بڑا عالم نہیں مانتے جیسے شیعہ حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی محبت میں حد سے بڑھ گئے۔ حالانکہ خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑے عالم ہیں۔[1]

---

[1]... یہ روایت درست نہیں اس روایت کی سند میں ایک راوی محمد بن زنبور ہے جس پر کلام ہے۔ چنانچہ امام ابو احمد حاکم کبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روایت میں مضبوط نہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ خزیمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے ترک کیا ہے۔ امام ابن حبان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "کتاب الثقات" میں فرمایا: یہ کبھی خطا بھی کرتا ہے۔ (تھذیب التھذیب، ۷/ ۱۵۶)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مداح ہیں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا سعید بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فقیہ تھے، فقہ میں معروف، تقویٰ و پرہیزگاری میں مشہور اور اپنے پاس رہنے والوں پر احسان کرنے میں شہرت رکھتے تھے۔ علم سکھانے میں شب و روز مصروف رہنے والے، طویل خاموشی اختیار ...

﴿9064﴾... حضرت سیِّدُنا امام شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک شخص نے پوچھا: اے ابو بِسْطام! سعید بن مسروق کون ہیں؟ فرمایا: فقیہ سفیان ثَوری کے والد ہیں۔

سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ الرَّحْمَہ جیسا کوئی نہ دیکھا:

﴿9065﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن محمد شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جیسے کوئی نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: خود حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بھی اپنے جیسا نہیں دیکھا ہو گا۔

﴿9066﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو دیکھا جو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے واسطے سے احادیث بیان کر رہا تھا چنانچہ میری نظر میں اس کی قدر بڑھ گئی۔

﴿9067﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شخص کو دیکھتا جس نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی صحبت اختیار کی ہو تو وہ میری نظر میں عظیم ہو جاتا۔

﴿9068﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ملاقات کرو تو صرف ان کی رائے کے بارے میں پوچھا کرو۔

﴿9069﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مجالس بہت پسند ہیں میں جب بھی انہیں دیکھنا چاہتا تو کبھی ورع و تقویٰ کی حالت میں، کبھی نماز پڑھتے ہوئے اور کبھی فقہی مسئلے میں غور کرتے ہوئے دیکھتا جبکہ میں ایک اور مجلس میں شریک ہوتا ہوں تو میرے علم میں نہیں کہ انہوں نے اپنی مجلس میں کبھی حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھا ہو یہاں تک کہ وہ اپنے بحث و مباحثہ کی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔

.....کرنے والے، کم گو اور سلطان کے مال سے دور بھاگنے والے تھے۔ جب کسی مسئلے میں کوئی صحیح حدیث ملتی تو اس کی پیروی کرتے خواہ وہ صحابہ و تابعین سے کیوں نہ ہو ورنہ قیاس کرتے اور کیا ہی اچھا قیاس کرتے۔ (تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳۴۰)

حضرت سیِّدُنا امام یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑے عالم ہیں یا حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی؟ فرمایا: امام ابو حنیفہ۔ (تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳۴۲)

﴿9070﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑھ کر کسی کو اپنے علم پر عمل کرتے نہیں دیکھا۔

تاریخی واقعات سے واقفیت:

﴿9071﴾... حضرت سیِّدُنا ایوب بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے جب بھی حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو ان کے پاس ماضی میں اس کی کوئی نہ کوئی مثال یا اپنے سے پہلے کسی عالم دین کا واقعہ موجود پایا۔

﴿9072﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کعبہ شریف میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے ابو حنیفہ! کیا میں آپ کو حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں تعجب خیز بات نہ بتاؤں، میں نے انہیں صفا پر تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تمہارا بُرا ہو! جاؤ اور ان کی پیروی کرو، ان کے پاس اس بارے میں علم ہے جب ہی وہ صفا پر تلبیہ کہہ رہے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: یہ جواب سن کر اسے تعجب ہوا تو میں نے کہا: کیا تم نے حضرت سیِّدُنا مسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت نہیں سنی کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صفا پر تلبیہ کہا ہے۔

﴿9073﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حجت ہیں۔

﴿9074﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن داود خُرَیْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے افضل محدث کوئی نہیں دیکھا۔

بڑے زاہد و متقی:

﴿9075﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑا عالم، ان سے زیادہ متقی، ان سے بڑا فقیہ اور ان سے بڑھ کر دنیا سے بے رغبت کسی کو نہیں دیکھا۔

﴿9076﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

الْمَنَّان کے واسطے سے حضرت سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جو احادیث لکھی ہیں وہ مجھے ان روایات سے زیادہ پیاری ہیں جو میں نے بلاواسطہ حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنی ہیں۔

بے مثل و بے نظیر:

﴿9077﴾... حضرت سیِّدُنا ابواُسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو تمہیں یہ کہے کہ اس کی آنکھ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جیسا کوئی دیکھا ہے تو اس کی تصدیق نہ کرو۔

﴿9078﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ عقل مند اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔

﴿9079﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت یا حضرت اسماعیل زاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے سامنے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ ہوا تو وہ فرمانے لگے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ابو عبد اللہ سفیان ثوری پر رحم فرمائے! اے فقہا کی زینت! اے علما کے سردار! اے آنکھوں کی ٹھنڈک! آنکھیں آپ کی جُدائی پر ایسے آنسو بہاتی ہیں جیسے خون کے رشتہ داروں پر رویا جاتا ہے۔ پھر فرمایا: مسلمانوں کو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال پر بہت زیادہ صدمہ پہنچا تھا اور ہمیں اپنے زمانے میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی جُدائی کا بے حد صدمہ ہوا۔

مسلمانوں پر احسان:

﴿9080﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الکبیر بن مُعافی بن عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صورت میں مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے۔

﴿9081﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید سے لوگوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان اور حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بات طرف داری کی نہیں ہے اگر طرف داری کی بات ہوتی تو ہم حضرت شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سفیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مقدم رکھتے کیونکہ حضرت شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سے پہلے کے ہیں، حضرت سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کتابُ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جبکہ

حضرت شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسا نہیں کرتے، ہم نے دونوں حضرات کا اختلاف بھی دیکھا مگر معاملہ ویسا ہی ہوتا تھا جیسا حضرت سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے۔

﴿9082﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے برابر کسی کو نہیں مانتے تھے۔

زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حجت:

﴿9083﴾... حضرت سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین کو ایسی شخصیت سے خالی نہیں چھوڑتا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے بندوں پر حجت ہوتی ہے، ربّ عَزَّوَجَلَّ (بروزِ قیامت اسے بطورِ حجت پیش کرکے) فرمائے گا: تمہیں اس کے جیسا ہونے سے کیا چیز روکتی ہے؟ میرے خیال میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ان ہی لوگوں میں سے ہیں جو حجت ہوتے ہیں۔

نوجوانی میں شہرت:

﴿9084﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُثَنّٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے مَرْو میں لوگوں کو کہتے سنا کہ ثوری آئے ہیں۔ میں بھی ان کو دیکھنے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک نوجوان لڑکا ہے جس کی داڑھی ابھی نکل رہی ہے۔

﴿9085﴾... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: کوفہ سے ہمارے پاس حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے افضل کوئی نہیں آیا۔

رجالِ حدیث کا خوب علم رکھنے والے:

﴿9086﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرت سیِّدُنا شعبہ، حضرت سیِّدُنا امام مالک اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ان میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ مزید فرمایا کہ "حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ رِجالِ حدیث کا علم رکھتے تھے۔"

﴿9087﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

انسان جیسا کبھی کوئی نہیں دیکھا، میں انہی کی پیروی کرتا ہوں اور ان کی جدائی پر روتا ہوں۔

طلب حدیث سے قبل 20 سال عبادت:

﴿9088﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: بندہ اس وقت تک حدیث کا طلب گار نہ بنے جب تک پہلے 20 سال عبادت نہ کرلے۔

﴿9089﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب کوئی بندہ حدیث شریف لکھنا چاہے تو پہلے 20 سال تک ادب سیکھے اور عبادت کرے۔

﴿9090﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھ سے اس بات کی ضمانت لی کہ بندہ اس وقت تک حدیث کا طالب نہ بنے جب تک پہلے 20 سال عبادت نہ کرلے۔

﴿9091﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اپنے ذریعے علم کو زینت بخشو علم کے ذریعے خود کو زینت مت دو۔

بُرے اعمال بیماری ہیں:

﴿9092﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: بُرے اعمال بیماری ہیں اور علما اس کی دوا ہیں، جب علما ہی خراب ہوجائیں گے تو پھر بیماری کا علاج کون کرے گا؟

﴿9093﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم دین کا طبیب ہے اور درہم دین کی بیماری ہے، جب طبیب ہی بیماری کو اپنی طرف کھینچے گا تو پھر دوسرے کا علاج کیسے کرے گا؟

﴿9094﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب تک خوفِ خدا کی شدت نہ ہو عبادت کی طاقت اور عبادت پر مضبوطی کسی کو حاصل نہیں ہوسکتی۔

علم افضل کیوں ہے؟

﴿9095﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم اس لیے حاصل کیا جاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ڈر وخوف اور تقویٰ حاصل ہو اسی وجہ سے علم کو فضیلت دی گئی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ بھی

بقیہ تمام چیزوں کے طرح کوئی اہمیت نہ رکھتا۔

﴿9096﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم دیگر چیزوں پر اس لیے فضیلت رکھتا کیونکہ اس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرا جاتا ہے۔

اچھا ادب:

﴿9097﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: اچھا ادب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

﴿9098﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم سیکھو اور اس پر صبر و برداشت سے کام لو اور اس کے ساتھ ہنسی کو مت ملاؤ ورنہ دل پتھر ہو جائیں گے۔

علم کے درجات:

﴿9099﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ پہلے علم کا حصول ہے پھر اسے یاد کرنا پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے پھیلانا ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمانے لگے: جو باتیں انہوں نے فرمائی ہیں وہ مجھے سناؤ۔

﴿9100﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم کا سب سے پہلا درجہ خاموشی، دوسرا توجہ سے سننا اور یاد کرنا، تیسرا اس پر عمل کرنا اور چوتھا اسے پھیلانا اور اس کی تعلیم دینا ہے۔

﴿9101﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جو پوچھنے سے پہلے ہی حدیث بیان کر دے وہ ذلیل ہو جائے گا۔

﴿9102﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: فرائض کے بعد علم حاصل کرنے سے افضل عمل اور کوئی نہیں ہے۔

ہمیشہ علم سیکھنے کی تمنا:

﴿9103﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ہم ہمیشہ علم سیکھتے رہیں گے یہاں تک کہ ہمیں سکھانے والا کوئی نہ ملے۔

﴿9104﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حدیث شریف سونے چاندی سے زیادہ ہے مگر اسے حاصل نہیں کیا جاتا اور حدیث کی آزمائش بھی سونے چاندی کے فتنے سے زیادہ شدید ہے۔

﴿9105﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: حدیث کی آزمائش سونے چاندی کے فتنے سے زیادہ شدید ہے۔

﴿9106﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جس کا علم زیادہ ہوتا ہے اسے دکھ و غم بھی زیادہ ہوتا ہے۔

﴿9107﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر میں عالم نہ ہوتا تو مجھے غم سب سے کم ہوتا۔

﴿9-9108﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں حدیث کے معاملے سے ایسے نکل جاؤں کہ نہ میرے لیے کوئی انعام ہو نہ مجھ پر کوئی الزام ہو۔

﴿9110﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس تھے اور وہ ہمیں حدیث شریف بیان فرمارہے تھے پھر یک دم کھڑے ہوگئے اور فرمایا: دن گزرتا جارہا ہے۔

﴿9111﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جو شرماتا ہے اس کا عمل کم ہوجاتا ہے۔

﴿9112﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کو کبھی بھی علم یا طالب علم کو برا کہتے نہیں سنا۔ ان سے لوگ کہتے کہ آپ کے پاس آنے والوں کی نیت علم سیکھنے کی نہیں ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ان کا علم طلب کرنا ہی نیت ہے۔

روپوشی کی حالت میں وفات:

﴿9113﴾... حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی وفات روپوشی کے دوران ہوئی، آپ نے اپنی قمیص کو تھیلا بنا رکھا تھا جو کتابوں سے بھرا ہوا تھا۔

﴿9114﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: یہ حدیث دانی موت کی تیاری میں سے نہیں ہے۔

﴿9115﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم حدیث حاصل کرنا موت کی تیاری میں

سے نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں انسان مشغول رہتا ہے۔[1]

﴿9116﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر علم میں شیطان کا حصہ نہ ہوتا تو تم ہرگز اس کے لیے جمع نہ ہوتے۔

احادیث زیادہ حاصل کرو:

﴿9117﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: احادیث زیادہ حاصل کرو کیونکہ یہ ہتھیار ہیں۔

﴿9118﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن دلیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: ہم جب بھی حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ

1... امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ''تذکرۃ الحفاظ'' میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا یہ فرمان نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: خدا کی قسم! آپ نے سچ بات کہی کیونکہ طلبِ حدیث حدیث کے علاوہ چیز ہے جو عُرف میں اصل حدیث کی تحصیل سے زائد اُمُور کا نام ہے اور ان اُمُور میں سے کثیر علم تک لے جاتے ہیں جبکہ اکثر وہ اُمُور ہوتے ہیں جن میں مُحدِّث انتہائی دلچسپی لیتا ہے اور ان میں اس کی نفسانی اَغراض ہوتی ہیں، وہ رضائے الٰہی کے لیے کیے جانے والے اعمال نہیں ہوتے مثلاً نادِر نسخوں کو حاصل کرنا، عالی سندوں کی طلب میں رہنا، زیادہ شیوخ بنانا، اپنے اَلقابات اور تعریف پر خوش ہونا، روایتِ حدیث کے لیے طویل عمر کی تمنا کرنا، منفرد ہونا وغیرہ تو جب طلبِ حدیث میں یہ آفات ہیں تو تجھے ان آفات سے نجات کب ملے گی، کب تجھے اِخلاص حاصل ہوگا۔ (آگے چل کر فرماتے ہیں:) حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہی کا فرمان ہے: اگر نیت دُرست ہو تو طلبِ حدیث سے افضل کوئی عمل نہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ، ۱/۱۵۲، جزء ۱)

امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنی کتاب ''تاریخ الاسلام'' میں اس قول کے تحت لکھتے ہیں: طلبِ حدیث طلبِ علم سے زائد مقدار کا نام ہے اور یہ عُرف میں ایسے اُمُور کا لقب ہے جن کا علم میں عمل دخل کم ہوتا ہے، جب حدیثِ نبوی کے علم سے شمار ہونے والے فنون کا یہ عالم ہے تو جدل، عقلیات اور یونانی منطق کا علم حاصل کرنے سے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ آہ، واحسرتا ایسے لوگوں کی قلت پر جو دین اسلام کی کماحقّہ معرفت رکھتے ہیں، ہائے حسرت کہ یہ مخصوص قلیل لوگ بھی ختم ہوتے جا رہے ہیں، جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جیسا شخص علمِ حدیث کو بقدرِ ضرورت حاصل کرکے اس سے بچنے کی تمنا کر رہا ہے تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟ واغوثاہ۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، ۱۰/۲۳۳، دار الکتاب العربی، بیروت)

نیز اپنی کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' میں فرماتے ہیں: خاص حدیث سے محبت کرنا اور اس پر رضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا مطلوب شریعت اور توشۂ آخرت سے ہے لیکن اس کی روایت اور اس کی عالی سندوں سے محبت کرنا اور اس کی فہم و معرفت پر اِترانا قابلِ مذمت اور خطرناک ہے اور یہی وہ چیز ہے جس سے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور اہلِ مُراقبہ بزرگوں نے خوف کیا کیونکہ طلبِ حدیث میں کثیر ایسے اُمُور ہیں جو مُحدِّث پر وبال ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ۷/۱۹۴)

رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس جاتے تو اپنے پرانے کپڑوں میں جاتے۔

فقیروں کے لئے عزت والی مجلس:

﴿9119﴾... حضرت سیِّدُنا قبیصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی مجلس میں امیروں کو سب سے زیادہ ذلیل اور فقیروں کو سب سے زیادہ عزت والا دیکھا ہے۔

﴿21-9120﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان علم حدیث حاصل کرنے والوں کو فرمایا کرتے تھے: اے کمزور لوگو! آجاؤ۔

﴿9122﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے ایک بوڑھے شخص نے حدیث مبارک پوچھی تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، وہ بوڑھا شخص بیٹھ کر رونے لگا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے پاس گئے اور فرمایا: جو کچھ میں نے 40 سال میں حاصل کیا ہے وہ تم ایک ہی دن میں حاصل کرنا چاہتے ہو؟

﴿9123﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی تو میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: امت جب سے میری محتاج ہوئی ہے بیکار ہو گئی ہے۔

﴿9124﴾... حضرت سیِّدُنا ابو منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھ سے فرمایا: جب تم علم کی انتہا کو پہنچ جاؤ گے تو علم کا کیا کرو گے، سنو! تمہاری تمنا ہو گی کہ جس طرح میں اس میں داخل ہوا تھا اسی طرح اس سے نکل جاؤں۔

﴿9125﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جب کسی بوڑھے شخص سے ملتے تو اس سے پوچھتے: کیا تم نے کوئی علم کی بات سنی ہے؟ اگر وہ کہتا: نہیں۔ تو آپ کہتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ نہ دے۔

﴿9126﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: آدمی کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو علم حاصل کرنے پر مجبور کرے کیونکہ اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔

علم حدیث عزت ہی عزت ہے:

﴿9127﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: یہ علم حدیث عزت ہی عزت ہے، جو اس

کے ذریعے دنیا چاہے گا تو دنیا ملے گی اور جو آخرت چاہے گا تو آخرت ملے گی۔

﴿9128﴾... حضرت سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: لوگوں کے لیے حدیث سے بڑھ کر نفع مند کچھ بھی نہیں۔

﴿9129﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: مجھے کسی چیز کا خوف نہیں کہ وہ مجھے دوزخ میں داخل کروادے گی سوائے علم حدیث کے۔

﴿9130﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب میں قرآن پاک پڑھتا ہوں تو دل چاہتا ہے یہیں ٹھہر جاؤں اور اس کے علاوہ کسی چیز کی طرف نہ بڑھوں۔

طالبانِ حدیث اور سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ الرَّحْمَہ:

﴿9131﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر حدیث کے طالب میرے پاس نہ آتے تو میں خود ان کے گھروں میں ان کے پاس جاتا۔

﴿9132﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی اخلاصِ نیت کے ساتھ علم حدیث طلب کرنا چاہتا ہے تو میں ضرور اس کے گھر جا کر اسے حدیث سناؤں۔

﴿9133﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن حُباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: مذکورہ بات میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کئی مرتبہ سنی ہے۔

﴿9134﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا تو پوچھا: آپ نے کس چیز کو سب سے افضل پایا ہے؟ فرمایا: علم حدیث کو۔

علم حدیث اور نیت:

﴿9135﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: حدیث شریف سیکھنے سے بڑھ کر افضل عمل کوئی نہیں بشرطیکہ نیت درست ہو۔

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حَواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِریَابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی سے پوچھا: نیت کیا چیز ہے؟ فرمایا: تم علم حدیث سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور آخرت کا ارادہ کرو۔

شارحِ حدیث:

﴿9136﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی صحبت میں رہتے تھے اور ہم نے ان سے حدیث کا علم حاصل کرنے والوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے حدیث کی وضاحت وشرح سننا چاہتے ہیں۔

﴿9137﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کے مجمع میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: افسوس ہے! آپ تو اہل اسناد میں سے ہیں۔

﴿9138﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: علم تو ہمارے نزدیک پختہ علم والے سے رخصت کا ملنا ہے ورنہ سختی کرنا تو ہر انسان کو پسند ہے۔

عاجزی کے پیکر:

﴿9139﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عیسٰی حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی رملہ یا بیت المقدس آئے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے انہیں پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس تشریف لائیے اور ہمیں حدیثیں بیان کیجئے۔ کسی نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے کہا: اے ابو اسحاق! آپ جیسا شخص انہیں یہ پیغام دے رہا ہے؟ فرمایا: ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کی عاجزی وانکساری کیسی ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی آئے اور احادیث بیان کیں۔

﴿9140﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں جو دو رکعتیں پڑھتا ہوں مجھے علم حدیث سے زیادہ ان سے امید ہے۔

﴿9141﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسْباط عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: آپ نے کس عمل کو افضل پایا ہے؟ فرمایا: تلاوت قرآن کو۔ میں نے پوچھا: اور حدیث کو؟ تو انہوں نے اپنا منہ پھیر لیا اور گردن جھکا دی۔

صحابہ کے آثار وواقعات سیکھو:

﴿9142-43﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے آثار وواقعات

سیکھو اور جو اپنی رائے سے کوئی بات کہے تو کہو کہ میری رائے بھی تمہاری رائے کی طرح ہے۔

﴿9144﴾... حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم تو صحابۂ کرام کے آثار وواقعات میں ہے۔

﴿9145﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں نے علم حاصل کیا مگر میری کوئی نیت نہ تھی پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے نیت عطا فرمادی۔

﴿9146﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا: میں 10 لوگوں سے ایک ہی حدیث بیان نہیں کرتا۔ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے ان سے 20 ہزار حدیثیں لکھی ہیں اور مجھے حضرت اشجعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بتایا ہے کہ انہوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے 30 ہزار حدیثیں لکھی ہیں۔

﴿9147﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو ایسا عمل کرتے دیکھو جس میں علما کا اختلاف ہو اور اس کا عمل تمہارے علم کے خلاف ہو تو تم اسے منع نہ کرو۔

بہترین حافظہ:

﴿49-9148﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میرے کانوں میں جب بھی کوئی آواز پڑی وہ مجھے یاد ہو گئی، ایک مرتبہ میں ایک جولاہے کے پاس سے گزرا تو وہ کچھ گا رہا تھا میں نے فوراً اپنے کان بند کر دیئے کہ کہیں اس کے بول مجھے یاد نہ ہو جائیں۔

﴿9150﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے اپنے دل کو کبھی کوئی امانت نہیں دی تاکہ وہ مجھ سے خیانت نہ کرے۔

دنیا و آخرت کی بزرگی:

﴿9151﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ایک عربی شخص سے فرمایا: تمہارا برا ہو علم حاصل کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے نکل کر تمہارے غیروں کے پاس چلا جائے، علم حاصل کرو کیونکہ یہ دنیا و آخرت میں عزت و بزرگی ہے۔

﴿9152﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: علم حاصل کرو اور جب علم حاصل کر چکو تو اس کا منہ بند کر دو اور علم کے ساتھ ہنسی اور کھیل کو دمت ملاؤ ورنہ دل علم کو قبول نہیں کریں گے۔

عالم کی مثال طبیب کی طرح ہے:

﴿9153﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: عالم کی مثال طبیب کی طرح ہے کہ وہ بیماری کے مطابق ہی دوا دیتا ہے۔

﴿9154﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ مجھے حضرت ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر سب سے زیادہ خوف علم حدیث کا ہے۔ خود حضرت ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن پر سب سے زیادہ خوف علم حدیث کا ہے۔

﴿9155﴾... حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے تعجب ہوتا ہے کہ علم حدیث والا آسودہ حال کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ آفات بھی اس کی طرف تیزی سے بڑھتی ہیں اور وہ لوگوں کی زبانوں کا نشانہ بھی بنتا ہے۔

نا اہل کو علم حدیث نہ سکھاتے:

﴿9156﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نَبَطی (غیر عرب) اور گھٹیا لوگوں کو حدیث شریف نہیں سناتے تھے، جب کوئی آپ کے اس فعل کو ناپسند کرتے ہوئے آپ سے اس بارے میں بات کرتا تو آپ فرماتے: علم اہل عرب سے لیا گیا ہے جب یہ نَبَطی یا گھٹیا لوگوں کے پاس جائے گا تو وہ علم کو بدل دیں گے۔

﴿9157﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: علم طلب کرنے والے دن کو ہم فضیلت میں شمار نہیں کرتے کیونکہ تمام چیزیں کم ہو رہی ہیں اور وہ بڑھتا جارہا ہے، میں چاہتا ہوں میرے علم کا معاملہ برابر برابر ہو جائے، نہ میرے لیے کوئی انعام ہو نہ مجھ پر کوئی الزام ہو۔

علم کے لیے اخلاص ضروری ہے:

﴿9158﴾... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: جو علم آپ کے پاس ہے اگر آپ اسے پھیلائیں تو مجھے امید ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے اپنے کچھ بندوں کو نفع پہنچائے گا اور آپ کو اس

پر اجر ملے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: خدا کی قسم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اس علم کا طلبگار ہے تو میں خود چل کر اس کے گھر جاؤں اور یہ امید کرتے ہوئے اسے حدیثیں سناؤں کہ ان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نفع عطا فرمائے گا۔

﴿9159﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھ سے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ ایسا تو نہیں کہ حدیث طلب کرنا نیک اعمال میں سے نہ ہو کیونکہ ہر نیک عمل میں کمی ہوتی جارہی اور یہ عمل بڑھتا ہی جارہا ہے۔

حکمرانی سے بہتر:

﴿9160﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن عسقلان میں حدیث شریف بیان کرتے تو بعض اوقات تحدیثِ نعمت کے طور پر ابتدا ہی میں لوگوں سے فرماتے: (علم کا) چشمہ پھوٹنے لگا ہے، چشمہ پھوٹنے لگا ہے اور کبھی کسی ایک ہی شخص کو حدیث بیان کرتے وقت فرماتے: تمہارے لیے یہ عسقلان اور صُور کی حکمرانی سے بہتر ہے۔

﴿9161﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ایک شخص کو حدیث شریف لکھواتے ہوئے فرمارہے تھے: یہ تمہارے لیے "رَے" کے علاقے کی حکمرانی سے بہتر ہے۔

﴿9162﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو یمن کے علاقے صنعاء میں ایک بچے کو حدیث لکھواتے دیکھا ہے۔

طلبِ علم تو خوف و خشیت الٰہی کا نام ہے:

﴿9163﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم کی طلب یہ نہیں ہے کہ فلاں نے فلاں سے روایت کیا بلکہ طلبِ علم تو خوف و خشیت الٰہی کا نام ہے۔

﴿9164﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: منقول ہے کہ دنیا کے حریص ہرگز مت ہونا تمہارا حافظہ مضبوط ہو جائے گا۔

روایت بالمعنٰی:

﴿9165﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے عرض کی: ہمیں ایسے حدیث بیان کیجئے جیسے آپ نے سنی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں بالکل ویسے نہیں بیان کر سکتا، میں معنٰی بیان کر سکتا ہوں۔

﴿9166﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں تمہیں ایسے حدیث بیان کر رہا ہوں جیسے میں نے سنی ہے تو میری اس بات کا اعتبار مت کرنا۔

﴿9167﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میرے خیال میں اگر کوئی شخص جھوٹ بولنے کا ارادہ کرے تو وہ اس کے چہرے سے ہی پتا چل جاتا ہے۔

علم کی برکت جلدی حاصل کر لو:

﴿9168﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ابوزرقاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر مختلف نسخوں کا آپس میں دور کر رہے تھے کہ اتنے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے جوانو! اس علم کی برکت جلدی حاصل کر لو کیونکہ تم اس بات کو نہیں جانتے کہ ہو سکتا ہے تمہیں اس علم سے جو امید ہے تم وہاں تک نہ پہنچ سکو لہٰذا تمہیں چاہئے کہ ایک دوسرے کو فائدہ دو۔

﴿9169﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب میں نے علم حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے دعا کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے روزگار کے لیے ضروری ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ علم مٹتا جا رہا ہے تو میں نے خود کو طلبِ علم کے لیے فارغ کرنے کا ارادہ کر لیا اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کفایت اور علم میں مصروفیت کی دعا کی اس کے بعد سے آج تک وہی ہوا جو میں چاہتا تھا۔

﴿9170﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے غَیْرُاللہ کی خاطر اس علم کا ارادہ کیا تو اُس کا انجام دیکھ رہا ہوں۔

﴿9171﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس ہوتے تو ایسا محسوس کرتے گویا آپ کو حساب کتاب کے لیے کھڑا کیا گیا ہے۔ ہمارے

اندر آپ سے بات کرنے کی جراَت نہ ہوتی تھی چنانچہ ہم حدیث کا ذکر کرنے لگتے تو آپ کی ڈر وخوف والی حالت ختم ہو جاتی اور پھر آپ ہمیں حدیث بیان کرتے۔

قابلِ رشک اعمال:

﴿9172﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو چارپائی پر چادر اوڑھ کر بیٹھے دیکھا تو کہا: اے سفیان! مجھے آپ کی کثرتِ حدیث پر رشک نہیں آتا بلکہ مجھے آپ کے ان نیک اعمال پر رشک آتا ہے جو آپ نے آگے بھیجے۔

﴿9173﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا وصال ہوا تو بادشاہ وقت کے خوف کی وجہ سے ہم رات ہی میں انہیں وہاں سے لے کر نکل پڑے پس ہم نے رات کو دن سے الگ نہ سمجھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیٹ کا مرض تھا اور میں نے اس بیماری میں آپ کو فرماتے سنا کہ ”روپوشی چلی گئی روپوشی چلی گئی۔“

سینے پر آیت مبارکہ:

﴿9174﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھا تو ان کے سینے پر دو جگہ یہ آیت مبارکہ لکھی ہوئی تھی:

فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ (پ۱، البقرۃ:۱۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا۔

﴿9175﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو غسل دیا تو مجھے آپ کے جسم پر یہ آیت مبارکہ لکھی ہوئی نظر آئی:

فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ (پ۱، البقرۃ:۱۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا۔

وفات پر اشعار:

﴿9176﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ

رَحۡمَۃُ الۡمَنَّان کے دفن کے اگلے دن حضرت جریر بن حازم اور حضرت حماد بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا میرے پاس آئے اور کہا: ہمیں حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡمَنَّان کی قبر پر لے چلیے۔ چنانچہ ہم چلے تو راستے میں حضرت جریر بن حازم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے یہ شعر کہا:

مَنْ كَانَ يَبْكِيْ عَلٰى حَيٍّ لِمَنْزِلَةٍ ‏ ‏ بَكَى الْغَدَاةَ عَلَى الثَّوْرِيِّ سُفْيَانَا

ترجمہ: جو کسی زندہ پر اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے روئے گا وہ کل کو حضرت سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی پر بھی روئے گا۔

اتنے کہنے کے بعد حضرت جریر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ خاموش ہو گئے تو میں سمجھا شاید وہ اور اشعار تیار کر رہے ہیں مگر وہ خاموش رہے تو حضرت عبد اللّٰہ بن صَبَّاح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے یہ شعر کہا:

اَبْكِيْ عَلَيْهِ وَقَدْ وَلّٰى وَسُؤْدَدُهُ ‏ ‏ وَفَضْلُهُ نَاضِرٌ كَالْغُصْنِ رَيَّانَا

ترجمہ: میں ان پر رو رہا ہوں یقیناً وہ چلے گئے ہیں مگر ان کی عظمت اور ان کا فضل تازہ ٹہنی کی طرح تر و تازہ ہے۔

﴾9177﴿... حضرت سیِّدُنا ابو داود رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی کا وصال ہوا تو ان کا جنازہ اور کفن دفن بھی رات میں ہی ہو گیا، ہم ان کے جنازے میں شریک نہ ہو سکے البتہ اگلے دن ہم ان کی قبر پر گئے تو ہمارے ساتھ حضرت جریر بن حازم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بھی تھے، آپ نے قبر کے پاس کھڑے ہو کر پہلے دعا مانگی پھر شعر کہا۔ (اس سے آگے وہی ہے جو پچھلی روایت میں بیان ہوا)۔

سفیان ثوری عَلَیۡہِ الرَّحۡمَہ کے اشعار:

﴾79-9178﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی یہ اشعار کہا کرتے تھے:

اَظَرِيْفُ اِنَّ الْعَيْشَ كَدَرٌ صَفْوُهُ ‏ ‏ ذِكْرُ الْمَنِيَّةِ وَالْقُبُوْرِ الْهُوَّلِ

دُنْيَا تَدَاوَلَهَا الْعِبَادُ ذَمِيْمَةٌ ‏ ‏ شِيْبَتْ بَاكُرَهٍ مِنْ نَقِيْعِ الْحَنْظَلِ

وَبَنَاتِ دَهْرٍ لَا تَزَالُ مُعَلَّقَهُ ‏ ‏ وَلَهَا فَجَائِعُ مِثْلُ وَقْعِ الْجَنْدَلِ

ترجمہ: اے ہوشیار شخص! زندگی گدلی ہے اس کی صفائی موت اور قبر کی ہولناکی کو یاد کرنا ہے۔ لوگوں نے سوچ بچار کے بعد دنیا کو قابلِ مذمت ٹھہرایا ہے جو اندرائن کے پھل کی طرح اوپر سے خوبصورت اور اندر سے انتہائی کڑوی ہے۔ زمانے کے حوادثات ہمیشہ سے اس کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور اس کی مصیبتیں پتھروں پر بہتے تیز پانی کی طرح ہیں۔

﴿9180﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے یہ اشعار بھی کہے:

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَرْحَلْ بِزَادٍ مِنَ التُّقٰی وَلَاقَیْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنْ قَدْ تَزَوَّدَا

نَدِمْتَ عَلٰی اَنْ لَا تَكُوْنَ كَمِثْلِهٖ وَاَنَّكَ لَمْ تَرْصُدْ كَمَا كَانَ اَرْصَدَا

ترجمہ: جب تو دنیا سے تقویٰ کا توشہ لے کر نہیں جائے گا اور موت کے بعد ایسے شخص سے ملے گا جس نے تقویٰ کو اپنا توشہ بنایا تھا تو تجھے شرمندگی ہوگی کہ تو اس کے جیسا کیوں نہ ہوا اور تو نے ویسی تیاری کیوں نہ کی جیسی اس نے کی۔

﴿9181﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ایک موقع پر یہ شعر کہا:

يَسُرُّ الْفَتٰی مَا كَانَ قَدَّمَ مِنْ تُقًی اِذَا عَرَفَ الدَّاءَ الَّذِیْ هُوَ قَاتِلُهٗ

ترجمہ: جب آدمی اپنی جان لیوا بیماری کو پہچان جاتا ہے تو اسے آگے بھیجے ہوئے تقویٰ سے خوشی ہوتی ہے۔

﴿9182﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی یہ اشعار بھی کہا کرتے تھے:

سَيَكْفِيْكَ عَمَّا اُغْلِقَ الْبَابُ دُوْنَهٗ وَضَنَّ بِهِ الْاَقْوَامُ مِلْحٌ وَجَرْدَقُ

وَتُشْرَبُ مِنْ مَاءِ فُرَاتٍ وَتَغْتَدِیْ تُعَارِضُ اَصْحَابَ الثَّرِيْدِ الْمُلَبَّقِ

تَجَشّٰی اِذَا مَا هُمْ تَجَشَّوْا كَاَنَّمَا ظَلَلْتَ بِاَنْوَاعِ الْخَبِيْصِ تَفَتَّقُ

ترجمہ: جس چیز کو دینے سے دروازے بند کئے گئے اور لوگوں نے اس میں انتہائی کنجوسی کی عنقریب تمہیں اس سے کمتر چیز یعنی نمک اور موٹی روٹی کفایت کرے گی۔ ابھی تمہیں نہر فرات کا پانی پلایا جائے گا اور کل تم نرم ثرید کھانے والوں کے مقابل ہو گے۔ اُس وقت تم ڈکار لوگے جب یہ لوگ ڈکار نہ لے سکیں گے گویا تم کئی قسم کے حلوے اور مٹھائیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہو گے۔

تین دن کا فاقہ:

﴿9183﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا تھا اور آپ کو شدید بھوک لگی ہوئی تھی کہ آپ کا گزر ایک گھر کے پاس سے ہوا جس میں شادی ہو رہی تھی، نفس نے کہا کہ اندر چلے جاؤ مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محفوظ رکھا اور آپ اپنی بیٹی کے گھر چلے گئے، اس نے آپ کو روٹی کا ایک ٹکڑا دیا تو آپ نے وہ کھا کر پانی پیا اور ڈکار لی، پھر وہی اشعار پڑھے جو ماقبل روایت میں مذکور ہیں۔

﴿9184﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی یہ اشعار بھی کہا کرتے تھے:

اِنْ كُنْتَ تَرْجُو اللّٰهَ فَاقْنَعْ بِهٖ　　فَعِنْدَهُ الْفَضْلُ الْكَثِيْرُ الْبَشِيْرُ

مَنْ ذَا الَّذِيْ تَلْزَمُهُ فَاقَةٌ　　وَذُخْرُهُ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ

ترجمہ: اگر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھتا ہے تو اسی پر قناعت کر، اس کے پاس خوش کرنے والا بہت زیادہ فضل ہے۔ کون ہے جسے فاقوں نے گھیر لیا اور اس کا ذخیرہ سب سے بلند وبڑا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہو۔

﴿9185﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ایک مرتبہ ابن حِطّان کے یہ اشعار کہہ رہے تھے:

اَرٰى اَشْقِيَاءَ النَّاسِ لَا يَسْاَمُوْنَهَا　　عَلٰى اَنَّهُمْ فِيْهَا عُرَاةٌ وَجُوْعُ

اُرَاهَا وَاِنْ كَانَتْ قَلِيْلًا كَاَنَّهَا　　سَحَابَةُ صَيْفٍ عَنْ قَلِيْلٍ تَقَشَّعُ

ترجمہ: میں بدبخت لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دنیا سے اس بات پر نہیں اکتاتے کہ وہ اس میں بھوکے ننگے ہیں۔ دنیا اگرچہ تھوڑی ہے مگر میں اسے دیکھتا ہوں کہ گویا وہ گرمی کے پھٹے ہوئے بادل ہیں۔

﴿9186﴾... حضرت سیِّدُنا سالم خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کہا: ابو عبد اللہ! آپ میں ایک بڑی تعجب خیز بات ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: میرے بھتیجے! مجھ میں ایسی کونسی بات ہے جس سے تجھے تعجب ہوا؟ اس نے کہا: آپ ایک شہر سے دوسرے شہر سفر کرتے رہتے ہیں حالانکہ انسانوں کا بلکہ جانوروں کا بھی کوئی ایک ٹھکانا ہوتا ہے جہاں وہ ٹھہرتے ہیں مگر آپ کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: حضرت مغیرہ بن مِقْسَم ضَبِّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے آدمی تھے؟ اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید تو یہی ہے کہ وہ نیک آدمی تھے۔ آپ نے پوچھا: حضرت ابراہیم نَخَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کیسے آدمی تھے؟ اس نے کہا: واہ واہ! ان کی تو کیا بات ہے۔ آپ نے پوچھا: حضرت علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسے آدمی تھے؟ اس نے کہا: ان کے بارے میں تو پوچھیں مت (یعنی بہت عظیم الشان تھے)۔ آپ نے پوچھا: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کیسے آدمی تھے؟ اس نے کہا: بہت سچے، کھرے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: مجھے مغیرہ بن مِقْسَم نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے بتایا کہ "جنتیوں کے قبوں میں ایک نور داخل ہوگا اور ایسا لگے گا کہ وہ نور لوگوں

کی بینائی ہی اُچک لے، وہ نور جنتی حور کے دانت کا ہو گا جو اپنے شوہر کے سامنے مسکرائی ہو گی۔" لہٰذا تمہاری باتوں کی وجہ سے میں اتنی بڑی بھلائی کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اشعار کہے:

مَا ضَرَّ مَنْ كَانَتِ الْفِرْدَوْسُ مَسْكَنُهُ — مَاذَا تَجَرَّعَ مِنْ بُؤْسٍ وَاقْتَارٍ

تَرَاهُ يَمْشِيْ كَئِيْبًا خَائِفًا وَجِلًا — إِلَى الْمَسَاجِدِ يَمْشِيْ بَيْنَ اَطْمَارٍ

ترجمہ: جنت الفردوس جس کا ٹھکانا ہو اسے اس بات کی پروا نہیں ہوتی کہ وہ غریبی اور تنگدستی کے گھونٹ پی رہا ہے۔ تم اسے دیکھو گے کہ وہ شکستہ حال، ڈرتا کانپتا پھٹے پرانے کپڑے پہنے مسجد جا رہا ہو گا۔

پھر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

يَا نَفْسُ مَا لَكِ مِنْ صَبْرٍ عَلَى النَّارِ — قَدْ حَانَ اَنْ تُقْبِلِيْ مِنْ بَعْدِ اِدْبَارٍ

ترجمہ: اے نفس! تو آگ برداشت نہیں کر سکتا، عنقریب واپسی پر تجھے اس کا سامنا ہو گا۔

جنتی حور کی مسکراہٹ کا نور:

﴿9187﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں ایک نور پھیلے گا یہاں تک کہ وہ جنتیوں کے سروں سے بلند ہو جائے گا، وہ نور جنتی حور کے اگلے دانتوں کا ہو گا جو اپنے شوہر کے لیے مسکرائی ہو گی۔"(1)

حضرت سیِّدُنا محمد بن غالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک بجلی سی چمکے گی تو فرشتے بتائیں گے کہ جنتی حور اپنے شوہر کے لیے مسکرائی ہے۔

﴿9188﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فرمائش پر حضرت سیِّدُنا سری بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے یہ اشعار سنائے:

اَجَاعَتْهُمُ الدُّنْيَا فَجَاعُوْا وَلَمْ يَزَلْ — كَذٰلِكَ ذُو التَّقْوٰى عَنِ الْعَيْشِ مُلْجَمَا

اَخُوْ طَيِّئٍ دَاوُدُ مِنْهُمْ وَمِسْعَرٌ — وَمِنْهُمْ وُهَيْبٌ وَالْغَرِيْبُ ابْنُ اَدْهَمَا

وَحَسْبُكَ مِنْهُمْ بِالْفُضَيْلِ، وَبِابْنِهِ — وَيُوْسُفَ اِذْ لَمْ يَأْلُ اَنْ يَتَسَلَّمَا

(1)... تاریخ بغداد، رقم ۴۳۵۴، ابو احمد حبیب بن نصر المهلبی، ۸/ ۲۴۷

وَفِي ابْنِ سَعِيْدٍ قُدْوَةُ الْبِرِّ وَالنُّهٰى　　وَفِيْ وَارِثِ الْفَارُوْقِ صِدْقًا وَمَقْدَمَا

اُولٰئِكَ اَصْحَابِيْ وَاَهْلُ مَوَدَّتِيْ　　فَصَلّٰى عَلَيْهِمْ ذُو الْجَلَالِ وَسَلَّمَا

ترجمہ: انہیں دنیا نے ٹھکار کھا تو وہ بھوکے رہے اور متقی لوگ زندگی کو یونہی لگام ڈالے رہتے ہیں۔ میرے بھائی داؤد طائی، مسعر، وہیب اور مسافرت میں رہنے والے ابراہیم بن ادہم رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام یہ سب انہی میں سے ہیں۔ ان میں سے تمہیں فضیل، ان کے بیٹے اور یوسف (بن اسباط) اس معاملے میں کافی ہیں کہ انہوں نے سلامتی کے لئے کوئی کوتاہی نہ کی۔ اور ابن سعید (سفیان ثوری) کی زندگی میں بھلائی و عقلمندی اور وارثِ فاروق (عمر بن عبد العزیز) کی حیات میں صدق وپیشوائی کی راہنمائی ہے۔ یہ سب میرے دوست اور اہل محبت ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان پر رحمت و سلامتی نازل فرمائے۔ اٰمین

﴾9189﴿ ... حضرت سیِّدُنا سَری بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان حضرت سیِّدُنا **سفیان ثوری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے بہت محبت کرتے تھے، آپ نے ان کے لیے یہ اشعار کہے:

فَمَا ضَرَّ ذَا التَّقْوٰى تَضَاؤُلُ نِسْبَةٍ　　وَمَا زَالَ ذُو التَّقْوٰى اَعَزَّ وَاَكْرَمَا

وَمَا زَالَتِ التَّقْوٰى تُرِيْكَ عَلَى الْفَتٰى　　اِذَا مَحَّضَ التَّقْوٰى مِنَ الْعِزِّ مِيْسَمَا

ترجمہ: نسبت کا کمتر ہونا متقی کو کوئی نقصان نہیں دیتا اور متقی شخص کا عزت واحترام بڑھتا ہی رہتا ہے اور جب تقویٰ برتری سے خالی ہو تو وہ ہمیشہ مرد پر ایک نشانی بن کر نظر آئے گا۔

کثرت سے عبادت کرنے والے:

﴾9190﴿ ... حضرت سیِّدُنا غیاث بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے بہت زیادہ طواف کیا پھر بہت لمبی نماز پڑھی اور پھر لیٹ گئے، میں نے کہا: ان کا آرام یہی ہے۔ پھر تھوڑی دیر میں صبح ہو گئی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اٹھ کر اس پہاڑ کی طرف چل پڑے جس پر آپ ٹھہرتے تھے، چلتے ہوئے آپ کے پیر کے انگوٹھے پر پتھر لگا اور اس سے خون نکل آیا تو آپ وہیں لیٹ گئے اور فرمایا: اُف! یہ دنیا کتنی گدلی ہے؟ تعجب ہے اس پر جو اسے پسند کرے۔

﴾9191﴿ ... حضرت سیِّدُنا غیاث بن داود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ اِصْطَخْر کے رہنے والے تھے اور حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے ساتھیوں میں سے تھے وہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے وصال

کے بعد ایک شخص نے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے:

لَقَدْ مَاتَ سُفْيَانُ حَمِيْدًا مُبَرَّزًا عَلٰى كُلِّ قَارٍ هَجَنَتْهُ الْمَطَامِعُ

جُعِلْتُمْ فِدَاءً لِلَّذِىْ صَانَ دِيْنَهُ وَعِرْضَهُ حَتّٰى حَوَتْهُ الْمَضَاجِعُ

ترجمہ: یقیناً حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے اس حال میں وصال فرمایا کہ ان کی تعریف کی جاتی اور وہ ہر اُس عبادت گزار پر فوقیت لے گئے جسے خواہشات نے بے وقعت بنا دیا۔ تم سب اُن پر فدا جنہوں نے اپنے دین اور اپنی عزت کی حفاظت کی یہاں تک کہ انہیں قبر نے اپنے اندر سمو لیا۔

بادشاہوں کی دنیا سے بے پرواہو جاؤ:

﴿9192﴾... سیِّدُنا زکریا بن عدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے یہ اشعار کہے:

أَرَى رِجَالًا بِدُوْنِ الدِّيْنِ قَدْ قَنِعُوْا وَلَيْسَ فِيْ عَيْشِهِمْ يَرْضَوْنَ بِالدُّوْنِ

فَاسْتَغْنِ بِالدِّيْنِ عَنْ دُنْيَا الْمُلُوْكِ كَمَا اسْتَغْنَى الْمُلُوْكُ بِدُنْيَاهُمْ عَنِ الدِّيْنِ

ترجمہ: میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں نے دین کے علاوہ پر اکتفا کر لیا اور وہ اپنی زندگی میں اس کے علاوہ پر راضی نہیں ہوتے۔ پس تم دین لے کر بادشاہوں کی دنیا سے بے پرواہو جاؤ جیسے وہ اپنی دنیا لے کر دین سے بے پرواہو گئے۔

﴿94-9193﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا:

اِنِّيْ وَجَدْتُ فَلَا تَظُنُّوْا غَيْرَهُ أَنَّ التَّنَسُّكَ عِنْدَ هٰذَا الدِّرْهَمِ

أَبْلِ الرِّجَالَ اِذَا أَرَدْتَ اِخَاءَهُمْ وَتَوَسَّمَنَّ أُمُوْرَهُمْ وَتَفَقَّدِ

فَاِذَا وَجَدْتَ أَخَا الْأَمَانَةِ وَالتُّقٰى فَبِهِ الْيَدَيْنِ قَرِيْرَ عَيْنٍ فَاشْدُدِ

وَدَعِ التَّخَشُّعَ وَالتَّذَلُّلَ تَبْتَغِيْ قُرْبَ امْرِءٍ اِنْ تَدْنُ مِنْهُ يَبْعُدِ

ترجمہ: میں نے اس درہم کے پاس زُہد پایا ہے لہٰذا اسے زہد کا غیر مت سمجھنا۔ جب تم لوگوں سے بھائی چارہ چاہو تو اُن سے تعلق قائم رکھو اور ان کے معاملات کو پہچانو اور ان کا جائزہ لو۔ جب تمہیں امانت دار و متقی شخص مل جائے تو اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو دونوں ہاتھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لو اور اگر تم کسی شخص کا قرب چاہو اور وہ تمہارے قریب ہونے پر دور بھاگے تو تم اُس کے لیے گڑگڑانا اور عاجزی کرنا چھوڑ دو۔

نصیحتوں بھرا مکتوب:

﴿9195﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بھتیجے حضرت سَیِّدُنا حَفْص بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے حضرت سَیِّدُنا عَبَّاد بن عَبَّاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک مکتوب لکھا: امابعد! آپ ایسے زمانے میں ہیں جس سے صحابۂ کرام پناہ مانگا کرتے تھے حالانکہ ان کے پاس وہ علم تھا جو ہمارے پاس نہیں، وہ بہترین زمانے میں تھے جبکہ ہم اس میں نہیں ہیں، اب ہمارا کیا حال ہو گا جبکہ ہمارے پاس علم بھی کم، صبر بھی کم اور نیکی پر مدد کرنے والے بھی کم ہیں، لوگوں میں خرابی اور دنیا میں گدلا پن آچکا ہے، آپ پہلے لوگوں کے راستے کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور گمنام رہنا کیونکہ یہ گمنامی ہی کا زمانہ ہے، آپ پر ضروری ہے کہ لوگوں سے ملنا جلنا کم رکھیں اور گوشہ نشینی اختیار کریں، کیونکہ پہلے لوگ ایک دوسرے کو نفع پہنچانے کے لیے ملا کرتے تھے مگر اب وہ بات نہیں رہی، ہمارے خیال میں لوگوں کو چھوڑ دینے میں ہی بہتری و کامیابی ہے، حکمرانوں سے کبھی قریب مت ہونا کہیں ایسا نہ ہو ان کے کسی ظلم میں شریک ہو جاؤ، دھوکا کھانے سے بھی بچنا یوں کہ تمہیں کہا جائے کسی کی سفارش کر دو یا مظلوم کی مدد کر دو یا پھر کسی ناانصافی کو دور کر دو کیونکہ یہ شیطانی دھوکا ہے، اس کو فاسق اہل علم نے سیڑھی بنایا ہوا ہے، منقول ہے کہ جاہل عابد اور گناہ گار عالم کے فتنہ سے بچو کیونکہ یہ ہر کسی کے لئے فتنہ ہے۔ جب تمہیں کوئی مسئلہ اور فتویٰ معلوم ہو تو اسے غنیمت جاننا اور علما سے اس کے متعلق مقابلہ مت کرنا، اس شخص کی طرح مت ہونا جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی بات پر عمل کیا جائے، اس کی بات پھیلے یا اس کی بات کو سنا جائے کیونکہ جب اُس کے لئے ایسا کچھ نہیں ہوتا تب اُس کی حقیقت پتا چلتی ہے۔ کبھی ریاست کی چاہت مت کرنا کیونکہ آدمی کے لیے ریاست سونے چاندی سے زیادہ محبوب ہوتی ہے، یہ ایک پوشیدہ دروازہ ہے جسے باریک بین اصحابِ بصیرت علما ہی دیکھ سکتے ہیں، اپنے نفس کو مفقود کر دو اور خالص نیت کے ساتھ عمل کرو اور جان لو کہ لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جس میں آدمی مرنے کی خواہش کرے گا۔ وَالسَّلَام

حج کا خرچ 16 دینار:

﴿9196﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے خلیفہ مہدی سے پوچھا: آپ نے حج پر کتنا خرچہ کیا؟ اس

نے کہا: اتنا زیادہ کہ مجھے معلوم ہی نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مگر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کو معلوم تھا، انہوں نے حج پر صرف 16 دینار خرچ کئے تو انہیں یہ بھی بہت زیادہ لگے۔

حکمرانِ وقت سے نہ ڈرنا:

﴿9197﴾ ... خلیفہ مہدی مکہ مکرمہ آیا اس وقت حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی مکہ میں ہی تھے، خلیفہ نے آپ کو بلوایا تو وہاں موجود ایک وزیر آپ پر الزام تراشی کرنے لگا، آپ نے خلیفہ سے فرمایا: اس سے ہوشیار رہنا (یہ جھوٹا ہے)۔ پھر فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج کیا تو صرف 16 دینار خرچ کئے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلیفہ کو حضرت ایمن بن نابل مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی کی روایت کردہ حدیث شریف سنائی مگر ان کا نام لینے کے بجائے ان کی کنیت ابو عمران ذکر فرمائی۔ جب ان سے عرض کی گئی: آپ نے ان کا نام "ایمن" کیوں نہیں لیا تو فرمایا: اگر ان کا نام لیتا تو ممکن تھا کہ خلیفہ انہیں بلاتا اور خوفزدہ کرتا۔

﴿9198﴾ ... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں خلیفہ مہدی کے پاس گیا تو میں نے اس کی حج کی تیاری دیکھ کر کہا: یہ کیا ہے؟ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج کیا تو صرف 16 دینار خرچ کئے۔

حکمرانِ وقت کے سامنے حق گوئی:

﴿9199﴾ ... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں خلیفہ مہدی کے پاس گیا تو میں نے اس سے کہا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے حج میں صرف 12 دینار خرچ کئے تھے اور تم اتنا زیادہ خرچ کرنے پر تلے ہو۔ اس کو غصہ آگیا اور کہنے لگا: آپ چاہتے ہیں میں آپ کے جیسا ہو جاؤں؟ میں نے کہا: اگر میرے جیسے نہیں ہو سکتے تو جس حال میں ہو اس میں کچھ کمی تو کر سکتے ہو۔ اس نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ کی جو بھی تحریر میرے پاس آئی میں نے اس پر عمل کیا۔ میں نے کہا: میں نے تو تمہیں کبھی کوئی تحریر بھیجی نہیں۔

﴿9200﴾ ... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ خلیفہ مہدی نے مجھ سے کہا: اے ابو عبد اللہ!

آپ ہمارے ساتھ رہیں تا کہ ہم آپ سے حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر و حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی سیرت سیکھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر یہ لوگ تمہارے ہم نشیں ہیں تو پھر نہیں۔ اس نے کہا: آپ ہمیں اپنی حاجتیں لکھ بھیجتے ہیں اور ہم انہیں پورا کرتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تمہاری طرف کبھی کوئی تحریر نہیں بھیجی۔

آپ نے اس سے مزید فرمایا: اگر تم ساگ روٹی پر گزارہ کرو گے تو ان کی سیرت سے دور نہیں ہو گے۔

10ہزار درہم قبول نہ کئے:

﴿9201﴾... خلیفہ ہارون رشید نے اپنی بیوی زبیدہ سے کہا: میں تمہارے اوپر دوسری شادی کر رہا ہوں۔ زبیدہ نے کہا: میرے ہوتے ہوئے آپ کو دوسری شادی کرنا جائز نہیں ہے۔ اس نے کہا: کیوں جائز نہیں؟ زبیدہ نے کہا: جس سے چاہیں معلوم کر لیں۔ ہارون رشید نے کہا: حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے معلوم کرنے پر تم راضی ہو؟ زبیدہ نے کہا: ہاں۔ چنانچہ خلیفہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور کہا: زبیدہ کا کہنا ہے کہ میں اس کے ہوتے ہوئے دوسری شادی نہیں کر سکتا حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ (پ۴، النسآء: ۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔

اتنی آیت پڑھ کر خلیفہ خاموش ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آیت پوری پڑھو آگے یہ بھی تو ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (پ۴، النسآء: ۳)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔

اے خلیفہ! تم برابر نہیں رکھ سکتے۔ یہ فیصلہ سن کر خلیفہ ہارون رشید نے 10 ہزار درہم آپ کی خدمت میں پیش کئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لینے سے انکار کر دیا۔

پانچ عادل حکمران:

﴿9202﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: عدل وانصاف کرنے والے پانچ ہی حکمران

تھے: حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم، حضرت سیِّدُنا عثمان غنی، حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی اور حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، جس نے ان کے علاوہ کسی کا کہا اس نے زیادتی کی۔

﴿9203﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ثابت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی کو مکہ مکرمہ کے راستے میں دیکھا تو آپ کی جوتی سمیت آپ کے جسم پر موجود ہر چیز کی قیمت کا اندازہ کیا تو وہ ایک درہم اور چار دانق کی نکلی۔

حضرت سیِّدُنا محمد بن علی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ کو مجلس میں آگے آگے بیٹھے نہیں دیکھا، آپ دیوار کے ساتھ ہو کر اپنے گھٹنے سمیٹ کر بیٹھا کرتے تھے۔

﴿9204﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی سے پوچھا کہ کیا میں یہود و نصاری سے مصافحہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں پاؤں کے ساتھ کر سکتے ہو (مطلب یہ ہے کہ ان سے مصافحہ نہیں کر سکتے)۔

﴿9205﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی سے پوچھا: جب میں ناقوس کی آواز سنوں تو کیا پڑھوں؟ فرمایا: جب تم گدھے کے رینکنے کی آواز سنتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ (یعنی وہی پڑھو)۔

بادشاہ کو بھلائی کا حکم کون دے؟

﴿9206﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: بادشاہ کو بھلائی کا حکم وہی کرے جو یہ علم رکھتا ہو کہ کس چیز کا حکم دینا ہے اور کس چیز سے منع کرنا ہے اور کسی بھی چیز کا حکم دینے میں نرمی اور انصاف سے کام لے۔

﴿9207﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تمیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی سے کہا: ابو عبد اللہ! لوگ تو (گھوڑوں) پر آگے چلے گئے اور ہم زخمی پیٹھ والے گدھوں پر سوار ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اگر یہ سواریاں راستے پر ہوں تو کتنی اچھی ہیں۔

﴿9208﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی بیان فرماتے ہیں کہ ایک عقلمند شخص نے کہا: لوگ ہم سے سبقت کرتے ہوئے آگے نکل گئے اور ہم زخمی پیٹھ والے گدھوں پر پیچھے رہ گئے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان

ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس آدمی سے فرمایا: ''اگر تم راستے پر رہے تو تمہارا معاملہ ٹھیک ہو گا۔''

پختہ ارادے پر مواخذہ:

﴿9209﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے پوچھا: کیا ارادے پر بھی مواخذہ ہو گا؟ فرمایا: اگر ارادہ پختہ ہوا تو ہو گا۔

﴿9210﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کعبہ شریف کے گرد بنی ہوئی عمارتوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ان کی طرف مت دیکھو یہ اسی لیے بنائی گئی تا کہ انہیں دیکھا جائے۔

اس گھر کی طرف مت دیکھو:

﴿9211﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن متوکل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ میرا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو مضبوط اور خوبصورت گھر بنا رہا تھا، حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھے فرمایا: اس گھر کی طرف مت دیکھو۔ میں نے عرض کی: اے ابو عبد اللہ! آخر کیوں؟ فرمایا: ایسے گھر اسی لیے بنائے جاتے ہیں تا کہ انہیں دیکھا جائے اگر ہر گزرنے والا انہیں دیکھنا چھوڑ دے تو پھر ایسے گھر بنائے ہی نہ جائیں۔

﴿9212﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: صرف اسی کی دعوت قبول کرو جس کے بارے میں تم یہ سمجھو کہ اس کے کھانے سے تمہارے دل ٹھیک رہیں گے۔

ایک بوڑھے کاتب کو نصیحت:

﴿9213﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی محمد نے مجھے بتایا: ایک بوڑھا کوفی جو کہ کاتب تھا، حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس سے گزرا تو آپ نے فرمایا: اے بوڑھے انسان! فلاں حاکم بنا تو تم اس کے لیے لکھتے رہے پھر وہ معزول ہوا اور دوسرا حاکم بنا تو تم اس کے لیے لکھتے رہے پھر وہ معزول ہوا اور ایک اور حاکم بنا تو تم اس کے لیے لکھتے رہے یاد رکھو! قیامت کے دن تمہارا حال ان حکمرانوں سے بھی برا ہو گا، پہلے حاکم کو بلا کر پوچھ گچھ ہو گی تو اس کے ساتھ تمہیں بھی بلایا جائے گا کہ تم نے اس

کے لیے کیا کیا لکھا، پھر وہ چلا جائے گا اور تم وہیں کھڑے ہو گے کہ دوسرے کو بلا کر پوچھا جائے گا اور تم سے بھی پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کے لیے کیا کیا لکھا پھر وہ بھی چلا جائے گا اور تم وہیں کھڑے رہو گے یہاں تک کہ تیسرا خلیفہ آئے گا اس سے اس کے اعمال کے بارے میں باز پرس ہو گی اور تم سے بھی پوچھا جائے کہ تم نے اس کے لیے کیا کیا لکھا پس قیامت کے دن تمہارا حال ان سے بھی بُرا ہو گا۔ اس بوڑھے نے کہا: اے ابوعبداللہ! پھر اپنے اہل و عیال کا کیا کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس کی سنو اس کے کہنے کا مطلب ہے کہ ”جب یہ ربّ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اس کے عیال کو روزی دی جائے گی اور جب فرمانبرداری کرے گا تو اس کا عیال ہلاک ہو جائے گا۔“ پھر آپ نے فرمایا: عیالدار شخص کی پیروی نہ کرو کیونکہ کسی بھی صاحب عیال کو جب عتاب کیا جائے گا تو اس کا عذر یہی ہو گا کہ میرے بیوی بچے تھے۔

دنیا سے محبت کرنے والے کا حشر:

﴿9214﴾... حضرت سَیِّدُنا بشیر بن ابو سری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا سفیان اور حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سُلَیم عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ کے ساتھ مقامِ حِجْر یا پھر حطیم میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سَیِّدُنا ابنِ منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ایک روایت سنائی کہ ”اگر بندہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام فرائض وواجبات ادا کئے ہوں مگر وہ دنیا سے محبت کرنے والا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ندا کرنے والے کو حکم دے گا کہ تمام مخلوق کے سامنے یہ ندا کرے: سنو! یہ فلاں بن فلاں ہے اس نے اس چیز کو پسند کیا ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ناپسند رکھا۔“

تجارت میں شرکت:

﴿9215﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حکمرانوں کے پاس جانے والے اکثر لوگ اپنے عیال اور ضروریات کی وجہ سے ان کے پاس جاتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دوست کے ساتھ تجارت میں شراکت دار تھے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے: اس زمانے سے بڑھ کر کسی زمانے میں مال جمع کرنا بہتر نہیں۔

﴿9216﴾... حضرت عیسیٰ بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں میری حضرت سَیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے

ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے فرمایا: کسی عیال دار سے دھوکا مت کھانا، اکثر عیال دار ملاوٹ کرتے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابوعبد اللہ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی ملکیت میں دو سو دینار کا سامانِ تجارت ہے جس سے آپ کے لیے تجارت کی جاتی ہے پھر میں وہاں سے بندر گاہ چلا گیا اور جب میری واپسی ہوئی تو میں حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس بھی گیا، انہوں نے مجھے کہا: تمہیں معلوم ہے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کا انتقال ہو چکا ہے لہٰذا مجھے راحت مل گئی ہے۔ آپ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام سعید تھا آپ اسی کے انتقال کی خبر دے رہے تھے۔

﴿9217﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: عیالدار سے کبھی اُکتانا نہ کبھی دھوکا کھانا۔

مال چھوڑ کر مرنا محتاجی سے بہتر:

﴿9218﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگوں کا محتاج ہونے سے بڑھ کر مجھے یہ پسند ہے کہ میں 10 ہزار درہم وراثت میں چھوڑ جاؤں جن پر میرا حساب لیا جائے۔

﴿9219﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: گزشتہ زمانہ میں مال ناپسندیدہ تھا مگر آج وہ مومن کی ڈھال ہے۔

سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور درہم و دینار:

﴿9220﴾... ایک شخص حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبد اللہ! آپ بھی اپنے پاس دینار رکھتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: چپ ہو جا۔ اگر یہ دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں اپنے ہاتھوں کا رومال بنا لیتے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مزید فرمایا: جس کے پاس درہم و دینار ہوں وہ انہیں اور زیادہ کرے کیونکہ یہ ایسا زمانہ ہے کہ جب بندہ محتاج ہوتا ہے تو سب سے پہلے اپنا دین خرچ کرتا ہے۔

ایک شخص نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی: میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ایسے شخص کے ساتھ سفر مت کرنا جو تم پر احسان کرے کیونکہ اگر تم خرچ کرنے میں اس کی برابری کرو گے تو تمہیں نقصان ہو گا اور اگر اس نے تم سے زیادہ خرچ کیا تو وہ تمہیں حقیر سمجھے گا۔

حلال کماؤ اور عیال پر خرچ کرو:

﴿9221﴾... حضرت سیِّدُنا سَلَّام بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ بہادروں والا کام کرو حلال کماؤ اور اپنے عیال پر خرچ کرو۔

آپ کو جب کسی کی تجارت پسند آتی تو فرماتے: بہت اچھا آدمی ہے بشرطیکہ اسے جلد صلہ مل جائے۔

﴿9222﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: کسی عیال دار سے دھوکا نہ کھانا۔

کسب کی ترغیب:

﴿9223﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں بصرہ گیا تو وہاں حضرت یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں جا بیٹھا۔ میں نے وہاں لوگوں کو ایسے بیٹھے دیکھا گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں تو میں نے کہا: اے قراء کے گروہ! سروں کو اٹھاؤ، راستہ بالکل واضح ہے، کام کاج کرو اور لوگوں کے سہارے پر مت جیو۔ یہ سن کر حضرت یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سر اٹھایا اور سب کو کہا: اٹھ جاؤ اور میرے پاس اس وقت تک کوئی بھی نہ آئے جب تک وہ خود اپنی روزی نہ کمالے۔ چنانچہ سب لوگ چلے گئے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کے بعد میں نے ان کے پاس لوگوں کو نہیں دیکھا۔

﴿9224﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: اے قراء کے گروہ! اپنے سروں کو اٹھاؤ، جتنا خشوع و خضوع دلوں میں ہے تم اس سے زیادہ عاجزی مت دکھاؤ، راستہ واضح ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، میانہ روی کے ساتھ کسبِ مَعاش کرو اور مسلمانوں پر بوجھ مت بنو۔

تین باتوں کی نصیحت:

﴿9225﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَرْب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مجھے فرمایا: اے ابو صالح! مجھ سے تین باتیں یاد کر لو: (۱)... اگر تمہیں کھانے سے صرف پیٹ بھرنے کی حاجت ہو تو اس کے لئے سوال مت کرو (۲)... اگر تمہیں نمک کی حاجت ہو تو سوال مت کرو اور یہ جان لو کہ جو روٹی تم نے کھانی ہے نمک ملا کر اس کا آٹا گوندھ دیا گیا ہے اور (۳)... تمہیں پانی کی حاجت ہو تو

اپنے ہاتھوں کا استعمال کرو یہ پانی کے برتن کا کام دیں گے۔

﴿9226﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: حلال فضول خرچی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

خواب میں وصال کی خبر:

﴿9227﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا وصال ہوا تو میں بصرہ میں تھا، آپ کے وصال والی رات کی اگلی صبح میں حضرت یزید بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملا تو انہوں نے مجھے کہا: مجھے خواب میں کسی نے کہا کہ امیر المؤمنین کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا انتقال ہوا ہے؟ کہا: ہاں وہ رات کو وصال فرما گئے۔ حضرت یزید بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس خواب سے پہلے ہمیں ان کے انتقال کا علم نہیں تھا۔

﴿9228﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بِشْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عیسٰی زاہد اَصْبَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی میرے پاس آئے اور کہا: میں نے خواب میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: سفیان کی کتاب "الجامع" کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

بارگاہِ رسالت سے تصدیق:

﴿9229﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَکِیْم بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار ہوا تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ کی امت میں سفیان ثوری نامی ایک شخص ہے اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے عرض کی: انہوں نے آپ کے حوالے سے ہمیں بتایا ہے کہ آپ نے شب معراج آسمان میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

﴿9230﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار ہوا تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی امت میں سفیان ثوری نامی ایک شخص ہے اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج

نہیں۔ میں نے عرض کی: انہوں نے ابو ہارون سے اور ابو ہارون نے ابو سعید سے ہمیں حدیث معراج بیان کی ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ثوری نے سچ کہا، ابو ہارون نے سچ کہا اور ابو سعید نے سچ کہا۔

﴿9231﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا تو آپ کے سامنے کئی لوگوں کا نام لیا مگر مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے آپ انہیں ناپسند فرما رہے ہوں بالآخر میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے کس کے ساتھ ہونے کا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: سفیان ثوری کو لازم پکڑ لو۔

خواب میں نصیحت:

﴿9232﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو دیکھا تو عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم رکھو۔

﴿9233﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو دیکھا تو عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: لوگوں سے میل جول کم رکھو۔ میں نے عرض کی: مزید فرمایئے۔ فرمایا: عنقریب آؤ گے تو جان لوگے۔

﴿9234﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَعْیَن بَجَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی سرخ اور زرد تھی۔ میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: میں سَفَرَہ کے ساتھ ہوں۔ میں نے پوچھا: سفرہ کیا ہے؟ فرمایا: نیک اور پاکیزہ لوگ۔

بخشش ہوگئی:

﴿9235﴾... حضرت سیِّدُنا زائدہ بن ابو رُقاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اس نے مجھے جنت میں داخل کیا اور مجھ پر کشادگی فرمائی۔ پھر اپنی آستین کی طرف اشارہ کرکے فرمانے لگے: میں نے لوگوں کی دنیا سے اس ٹکڑے جتنا ہی لیا ہے اور جو کچھ ہمیں ملا ہے دنیادار اس سے محروم ہیں۔

﴿37-9236﴾... حضرت سیِّدُنا بُدیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: مجھے معاف کردیا یہاں تک کہ میرے طلبِ حدیث کو بھی۔

﴿9238﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اے ابوعبد اللہ! آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: میری بخشش فرما دی۔ میں نے پوچھا: اے ابوعبد اللہ! آپ حضرت سیِّدُنا محمد عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ سے ملے ہیں؟ کہا: ہاں ملا ہوں۔

﴿9239﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو دیکھا تو پوچھا: آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملا ہوں۔

جنت میں اڑان:

﴿9240﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں خواب میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اُڑ کر ایک درخت سے دوسرے درخت پر جا رہے ہیں اور یہ آیتِ مبارکہ پڑھ رہے ہیں:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًاؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ(۸۳) (پ۲۰، القصص: ۸۳)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ آخرت کا گھر ہم اُن کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

﴿9241﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن نُفَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ کو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا کچھ علم ہے کہ وہ کہاں ہیں؟ کیونکہ وہ بھلائی اور بھلائی کرنے والوں کو بہت پسند کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرائے اور فرمایا: بھلائی نے انہیں بھلائی کرنے والوں کے درجات تک پہنچا دیا ہے۔

انبیا، صدیقین اور صالحین کا ساتھ:

﴿9242﴾... حضرت سَیِّدُنا صَخْر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: کیا آپ کی وفات نہیں ہوگئی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں۔ میں نے کہا: آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اس نے میرے سارے گناہ معاف فرما دیئے۔ میں نے پوچھا: حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہاں ہیں؟ فرمایا: واہ واہ ان کی تو کیا بات ہے وہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انعام فرمایا یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ لوگ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

زبانِ نبوت سے تعریف:

﴿9243﴾... حضرت سَیِّدُنا سیف بن ہارون بُرجُمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں خود کو ایسی جگہ دیکھا جو دنیا میں سے نہیں تھی، اچانک ایک شخص نظر آیا، اتنا خوبصورت شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں یوسف بن یعقوب (عَلَیْہِمَا السَّلَام) ہوں۔ میں نے عرض کی: میں آپ جیسے شخص سے ملنا چاہتا تھا تاکہ کچھ پوچھ سکوں۔ فرمایا: پوچھو۔ میں نے پوچھا: رافضی کون ہیں؟ فرمایا: یہودی۔ میں نے پوچھا: اَباضِیہ کون ہیں؟ فرمایا: یہودی۔ میں نے عرض کی: ہمارے ہاں کچھ لوگ ہیں جن کی ہم صحبت اختیار کرتے ہیں وہ کیسے ہیں؟ پوچھا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: حضرت سفیان ثوری اور ان کے ساتھی۔ فرمایا: وہ اسی راستے پر بھیجے گئے ہیں جس راستے پر ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ہم گروہِ انبیا کو مبعوث فرمایا ہے۔

﴿9244﴾... حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن مِقْدام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں۔ یہی بات ان کے نیک ہونے کے لیے کافی ہے۔ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے ہیں: اچھا راستہ ہے۔

﴿9245﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن سَمَّاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَہَّاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی کو خواب میں زمین وآسمان کے درمیان ایک تخت پر دیکھا تو پوچھا: اے ابوعبداللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا: آپ کی کوئی ایسی بات جو اسے ناپسند آئی ہو؟ فرمایا: ہاں انگلیوں سے اشارہ کرنا۔ حضرت سیِّدُنا ابو العباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی لوگوں کا اشارہ کرکے یہ کہنا کہ دیکھو یہ سفیان ثوری ہیں۔

﴿9246﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی کو خواب میں دیکھا تو کہا: اے سفیان! کیا آپ کو قدریوں کے درمیان دفن کیا گیا ہے؟ چنانچہ مجھے غور کرنے پر پتا چلا کہ وہ بنو حنیفہ کی مسجد شَبَّہ کے پاس فرقہ قَدَرِیَّہ کے ایک گروہ کے بیچ مدفون ہیں۔

مال کو مال کہنے کی وجہ:

﴿9247﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی نے فرمایا: مال کو مال اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ دلوں کو مائل کرتا ہے۔

﴿9248﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی نے مکہ مکرمہ میں فرمایا: لوگوں کی رضامندی کی ایسی انتہا ہے جس تک نہیں پہنچا جاسکتا اور طلبِ دنیا کی بھی ایک انتہا ہے مگر اس تک بھی رسائی نہیں ہوسکتی۔

زُہد کیا ہے؟

﴿9249﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی نے فرمایا: دنیا میں چھوٹی امید والا ہونا زہد ہے، موٹی غذا کھانے اور چوغا پہننے کا نام زہد نہیں۔

﴿52-9250﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی نے فرمایا: بدمزہ کھانا کھانا اور کھردرا لباس پہننا دنیا سے بے رغبتی نہیں بلکہ دنیا سے بے رغبتی تو امیدوں کا چھوٹا ہونا ہے۔

﴿9253﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو اور سو جا۔

﴿9254﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی نے اپنے بھائی کو لکھا: جاہ ومنزلت کی محبت سے بچنا

کیونکہ اس سے منہ موڑنا دنیا سے منہ موڑنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

﴿9255﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جب موت کا تذکرہ کرتے تو کئی دن تک آپ سے علمی استفادہ نہ کیا جاسکتا، جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے: میں نہیں جانتا، میں نہیں جانتا۔

﴿9256﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب تم کسی عالم کو بادشاہ کے دروازے کی پناہ لیتے دیکھو تو سمجھ جاؤ وہ چور ہے اور جب کسی عالم کو کسی امیر کے در کی پناہ لئے دیکھو تو سمجھ جاؤ وہ ریاکار ہے۔

﴿9257﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی سے اپنی نظر رحمت پھیر دیتا ہے تو اسے بادشاہوں کے در پر پھینک دیتا ہے۔

بادشاہوں سے دوری:

﴿9258﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب بادشاہ تمہیں بلائیں کہ آکر سورۂ اخلاص ہی سنادو تو پھر بھی ان کے پاس مت جانا۔

﴿9259﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں اپنی بینائی جانے پر راضی ہو جاؤں یا ان بادشاہوں سے اپنی آنکھوں کو خیرہ کروں تو میں بینائی چلے جانے کو اختیار کروں گا۔

﴿9260﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک سپاہی گزرا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسے اور پھر ہمیں دیکھنے لگے اور فرمایا: جب کوئی بیمار، معذور یا خستہ حال شخص تمہارے سامنے سے گزرتا ہے تو تم اسے دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت مانگتے ہو حالانکہ ایسے لوگوں کو ان بلاؤں پر اجر دیا جاتا ہے اور جب اس سپاہی جیسے لوگ تمہارے سامنے سے گزرتے ہیں تو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال نہیں کرتے۔

مالدار کا زُہد:

﴿9261﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے پوچھا گیا: کیا مالدار بھی زاہد (دنیا سے بے رغبت) ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں، جب مصیبت پر صبر کرے اور نعمت پر شکر کرے۔

﴿9262﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: امیروں کا فقیروں کے پاس ذلیل ہونا کتنا اچھا ہے اور فقیروں کا امیروں کے سامنے ذلیل ہونا کتنا برا ہے۔

ہر بُرائی کی جڑ:

﴿9263﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے اور مال اس میں بہت بڑی بیماری ہے۔ عرض کی گئی: یا رُوْحَ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! اس کی بیماری کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا نہ کرنا۔ عرض کی گئی: اگر حق ادا کر دیا جائے تو؟ فرمایا: پھر بھی بندہ فخر و تکبر سے بچ نہیں سکتا۔ عرض کی گئی: اگر فخر و تکبر سے بھی بچا رہے تو؟ فرمایا: مال کی طلب اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کر دے گی۔

کھانا کھلانے کی نیت خراب نہ ہو جائے:

﴿9264﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن طہمان اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ طائف گئے تو ان کے پاس ایک توشہ دان بھی تھا، ان حضرات نے کھانا کھانے کے لیے توشہ دان اپنے سامنے رکھا تو قریب میں چند دیہاتی نظر آئے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن طہمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں پکار کر کہا: بھائیو! یہاں آجاؤ۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے پکارا: بھائیو! مت آنا۔ پھر آپ نے حضرت ابراہیم سے کہا: اس میں سے جو بھی کھانا ہمیں پسند ہے وہ لیں اور جا کر انہیں دے دیں اگر وہ کھا کر سیر ہو گئے تو انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سیر کیا اور اگر سیر نہ ہوئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سب سے بہتر جانتا ہے۔ میں نے ایسا اس لیے کیا کیونکہ مجھے خوف تھا کہ اگر انہوں نے یہاں آکر ہمارا سارا کھانا کھا لیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری کھانا کھلانے کی نیت خراب ہو جائے اور ہمارا اجر ضائع ہو جائے۔

﴿9265﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ مسجد حرام میں تھا کہ آپ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کعبہ کے ربّ کی قسم! گوشہ نشینی جائز ہو گئی ہے۔

﴿9266﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: ہم عیالدار آدمی کی عبادت کو کسی گنتی میں نہیں لاتے۔

گمنامی کی خواہش:

﴿9267﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں میں ایسی جگہ ہوں جہاں پہچانا جاؤں نہ رسوا کیا جاؤں۔

﴿9268﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں اپنی چپل اٹھاؤں اور ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں مجھے کوئی نہ پہچانتا ہو پھر سر اٹھایا اور فرمایا: نہ ہی مجھے رسوا کیا جائے۔

﴿9269﴾... حضرت سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم رکھو تمہاری برائی کم ہوگی۔

تین چیزیں صبر ہیں:

﴿9270﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: تین چیزیں صبر ہیں: (۱)... اپنی مصیبت کو بیان مت کرو (۲)... اپنے درد کو بیان مت کرو اور (۳)... اپنی صفائی مت دو۔

﴿9271﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد حرام میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو اہل مکہ کے (ایک پیمانہ) مُدْ کی مقدار ستو کا شربت پیش کیا گیا جس میں ایک تہائی شکر اور دو تہائی ستو تھے، آپ نے اسے نوش فرما کر اپنا ازار کچھ ڈھیلا کیا اور پھر اسے مضبوطی سے باندھتے ہوئے فرمایا: "ستو نے حبشی (نفس) کو سیراب کر دیا۔" اس کے بعد آپ نے نفس کو یوں تھکایا کہ رات کی ابتدا سے لے کر صبح تک عبادت کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: اہل مکہ کا مد حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مد کے مقابلے میں چار گناہ بڑا تھا۔

﴿9272﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے کھا لیا، پھر کھجور اور پنیر پیش کیے گئے تو وہ بھی کھا لیے پھر زوالِ شمس سے لے کر عصر تک نماز پڑھتے رہے۔ پھر فرمایا: حبشی (یعنی نفس) کے ساتھ بھلا کرو اور اسے تھکا دو۔

﴿9273﴾... حضرت سیِّدُنا ابو منصور واسطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مقام واسط میں مجھ سے ملاقات کی تو میں نے انہیں ثرید پیش کیا جو انہوں نے کھالیا پھر میں بھنا ہوا کھانا لایا تو وہ بھی تناول فرمالیا پھر میں نے انہیں تازہ کھجوریں پیش کیں تو انہوں نے وہ بھی کھالیں، اس کے بعد انگور دیئے وہ بھی کھالیے، پھر انار پیش کیا تو وہ بھی تناول فرمالیا، جب مجھے دیکھا کہ میں انہیں حیرت سے دیکھ رہاہوں تو فرمایا: اے ابو منصور! یہ تو ایک دفعہ کا کھانا ہے جب میں کھاتا ہوں تو سیر ہو جاتا ہوں۔[1]

دنیا سے بے رغبتی کا فائدہ:

﴿9274﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب بندہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل میں حکمت بھر دیتا ہے پھر اس حکمت کو اس کی زبان پر جاری فرماتا ہے اور اسے دنیا کے عیوب، اس کی بیماریاں اور ان بیماریوں کا علاج بھی دکھا دیتا ہے۔

﴿9275﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن توبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مجھے فرمایا: جب رات آتی ہے تو میں خوش ہو جاتا ہوں اس وجہ سے نہیں کہ میں آرام کروں گا بلکہ اس وجہ سے کہ لوگ مجھے نہیں دیکھ سکیں گے یوں مجھے راحت مل جائے گی۔

﴿9276﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب تمہیں اپنے نفس کی پہچان ہو جائے گی تو پھر تمہیں اپنے بارے میں کی جانے والی باتیں کوئی نقصان نہیں دیں گی۔

ہر دشمنی کی جڑ:

﴿9277﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: کمینے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے کو ہم نے ہر دشمنی کی جڑ پایا ہے۔

﴿9278﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب کسی کو امام بننے کا حریص وخواہشمند دیکھو تو اسے پیچھے کر دو۔

---

[1]... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیٹ بھر کر کھانے میں عبادت کی نیت ہوتی تھی، چنانچہ جب آپ رات کو پیٹ بھر کر کھاتے تو شب بیداری فرماتے اور دن میں سیر ہو کر کھاتے تو اس کے بعد نمازیں پڑھتے اور ذکر واذکار کرتے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ احیاء العلوم جلد 3، صفحہ 293 میں مذکور ہے۔

﴿9279﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر میں نماز میں ہوں اور میرے سامنے سے کوئی مسکین گزرے تو میں اُسے چھوڑ دوں گا اور اچھے لباس میں ملبوس کوئی چہل قدمی کرتا گزرے تو اُسے گزرنے نہیں دوں گا۔

﴿9280﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: لَا تَتَكَلَّمْ بِلِسَانِكَ مَا تَكْسِرُ بِهِ اَسْنَانَكَ یعنی اپنی زبان سے ایسی بات نہ نکالو جو تمہارے دانت تڑوادے۔

﴿9281﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جو بھوکا ہوا اور اس نے کھانا نہ مانگا یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے مر گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔[1]

﴿9282﴾... حضرت سیِّدُنا ابو شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا پھر کھڑا ہوا اور نماز پڑھنے لگا ابھی ایک رکعت پڑھی تھی کہ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو شہاب! تمہارا کوئی اجر نہیں ہے، تم اس حال میں نماز پڑھ رہے ہو کہ لوگ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔

تین باتوں کا عہد:

﴿9283﴾... حضرت سیِّدُنا ابو وہب محمد بن مُزاحم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے تین باتیں خود پر لازم کر رکھی تھیں: (۱)... کوئی ان کی خدمت نہیں کرے گا (۲)... ان کے لیے کپڑا نہیں بچھایا جائے گا اور (۳)... وہ کبھی اینٹ پر اینٹ نہیں رکھیں گے (یعنی گھر نہیں بنائیں گے)۔

﴿9284﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: یہ عُمومیت کا نہیں بلکہ خصوصیت کا زمانہ ہے بندہ خاص اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو اور عام لوگوں کو چھوڑ دے۔

﴿9285﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: مجھے اپنی موت سے بڑھ کر کسی کی موت پسند نہیں اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں مر جاتا۔

[1]... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت، حصہ 16، جلد3، صفحہ 373 پر ہے: بعض صورت میں کھانا فرض ہے کہ کھانے پر ثواب ہے اور نہ کھانے میں عذاب۔ اگر بھوک کا اتنا غلبہ ہو کہ جانتا ہو کہ نہ کھانے سے مر جائے گا تو اتنا کھا لینا جس سے جان بچ جائے فرض ہے اور اس صورت میں اگر نہیں کھایا یہاں تک کہ مر گیا تو گنہگار ہوا۔

بھائی کو نصیحتوں بھرا خط:

﴿9286﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حماد مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بھائی کو ایک خط لکھا تھا جو پند و نصائح اور دینی باتوں پر مشتمل تھا۔ چنانچہ اس میں لکھا تھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے ہمیں اور تمہیں دوزخ سے بچائے، میں تمہیں اور خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں، میں تمہیں علم کے بعد جہالت، بصیرت و بصارت کے بعد ہلاکت اور راستہ واضح ہو جانے کے بعد اسے چھوڑ دینے سے ڈراتا ہوں اور اس بات سے بھی ڈراتا ہوں کہ دنیاداروں کے دنیا کمانے، دنیا کی لالچ کرنے اور دنیا جمع کرنے سے دھوکا مت کھانا کیونکہ ہولناکی شدید ہے، خطرہ بہت بڑا ہے اور آخرت کا معاملہ قریب ہے جو ہو چکا سو ہو چکا اب خود بھی فارغ ہو جاؤ اور اپنے دل کو بھی فارغ کر لو، پھر نیکیوں میں خوب کوشش کرو، جلدی کرو جلدی کرو گناہوں سے بھاگو اور آخرت کی طرف سفر کرو اس سے قبل کہ تمہیں اٹھا کر لے جایا جائے، اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے فرشتوں کا استقبال کرو، اپنی کمر کس لو قبل اس کے کہ موت آئے اور تمہارے اور تمہاری چاہت کے درمیان حائل ہو جائے، میں تمہیں وہ نصیحت کر رہا ہوں جو میں نے خود کو کی ہے۔ توفیق دینے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور توفیق کی چابی تو دعا، عاجزی و انکساری اور اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی ہے، ان رات و دن میں جو تمہارا حق ہے اسے ضائع مت کرنا، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اور ہمیں ہمارے نفسوں کے حوالے نہ کرے اور ہم سے وہ کام لے جو اس نے اپنے اولیا اور دوستوں سے لیا ہے، ہاں! اس چیز سے بچنا جو تمہارے عمل کو برباد کر دے اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ عمل کو برباد کرنے والی چیز ریاکاری ہے اگر یہ نہ بھی ہو تو خود پسندی عمل کو برباد کر دیتی ہے وہ اس طرح کہ تم خود کو اپنے بھائی سے افضل سمجھنے لگو گے حالانکہ ہو سکتا ہے جو نیک عمل اس نے کئے ہوں ان تک تم پہنچے بھی نہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیاء سے تم سے بڑھ کر پرہیز کرنے والا اور تم سے زیادہ صاف ستھرے عمل والا ہو، اگر تم میں خود پسندی بھی نہیں ہے تو پھر لوگوں کی تعریف کے طلبگار مت ہونا اور لوگوں کی تعریف یہ ہے کہ تم ان کی طرف سے اپنے عمل پر عزت افزائی چاہو، ان کے سینوں میں اپنے لیے عزت و بزرگی اور قدر و منزلت چاہو یا پھر کئی معاملات میں تمہیں ان سے حاجت ہو کہ وہ پوری کر دیں، تم اپنے عمل سے صرف آخرت کا ارادہ کرو اس کے سوا

کوئی ارادہ نہ کرو، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی رغبت پیدا کرنے کے لیے موت کی یاد کافی ہے اور خوفِ خدا کا کم ہونا لمبی امیدوں اور گناہوں پر دلیر بنادیتا ہے اور جو علم تو رکھتا ہو مگر عمل نہ کرتا ہو تو اس کی سزا کے لیے بروزِ قیامت حسرت وندامت ہی کافی ہوگی۔

سب سے بڑھ کر خوف خدا رکھنے والے:

﴿9287﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے بڑھ کر خوفِ خدا رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿9288﴾... حضرت ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حجت ہیں۔

﴿9289﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں نے عمارت تعمیر کرنے کے لیے کبھی ایک درہم بھی خرچ نہیں کیا۔

﴿9290﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا کہ دورِ اسلاف میں کہا جاتا تھا: اے حاملین قرآن! قرآن پاک کے نفع کی جلدی مت کرو اور اگر خواہش پوری کرنا ہی چاہو تو تھوڑی کرو۔

﴿9291﴾... سیِّدُنا عبد اللہ بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو بے شمار مرتبہ یہ دعا مانگتے سنا کہ "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سلامت رکھ ہمیں سلامت رکھ، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس دنیا سے ہمیں سلامتی کے ساتھ جنت تک لے جا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دنیا و آخرت میں عافیت عطا فرما۔"

﴿9292﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو دعا دی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ مقدر ہو چکی ہے تم میرے لیے درستی کی دعا کرو۔

چوپایوں کو اگر موت کا علم ہوتا...!

﴿9293﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جس طرح تمہیں موت کا علم ہے اگر اس طرح چوپائیوں کو بھی ہوتا تو تمہیں کوئی بھی موٹا تازہ جانور کھانے کو نہ ملتا۔

﴿9294﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عِصام بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اس طرح غور و فکر میں مشغول ہو جاتے کہ دیکھنے والا آپ کو مجنون سمجھتا۔

﴿9295﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے ابو جعفر منصور کے دور میں عرض کی گئی: اگر آپ کچھ دعائیں کرلیں تو کتنا اچھا ہو۔ فرمایا: گناہوں کو چھوڑنا ہی دعا ہے۔

﴿9296﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: مومن کی حفاظت اس کی قبر ہی کرسکتی ہے۔

کس کی دعوت قبول نہ کریں؟

﴿9297﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: جو تمہیں دعوت دے اور تمہیں خوف ہو کہ وہ تمہارے دل یا دین کو خراب کردے گا تو اس کی دعوت قبول نہ کرو۔

﴿9298﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی جب کھانا کھالیتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانَا الْمَئُوْنَۃَ وَاَوْسَعَ عَلَیْنَا فِی الرِّزْقِ یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے غذا کے معاملے میں ہماری کفایت فرمائی اور رزق کو ہم پر کشادہ فرمادیا۔

﴿9299﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں پانی پینے کا ارادہ کروں پھر ایک شخص مجھ سے پہلے اٹھ کر جائے اور وہ پانی مجھے پلا دے تو گویا اس نے میری پسلی توڑ دی کیونکہ میں اس کی اس خدمت کا بدلہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔



مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوک شریف

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: "رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی لگاتار دو دن تک سیر ہو کر جَو کی روٹی نہیں کھائی حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما گئے۔" (ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی معیشۃ النبی واھلہ، ۴/ ۱۵۹، حدیث: ۲۳۶۴)

تصوُّف کی تعریفات

اِمام حافظ ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تصوُّف کی ایک تعریف بیان کرتے ہیں

چھٹی جلد میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	بلند مقام کے حصول کی طرف راہ نمائی کرنے اور اس میں رُکاوٹ بننے والے اُمور کی طرف اشارہ کرنے کا نام تصوف ہے۔	73
02	معاہدوں کی رعایت کرنے اور موجود شے پر قناعت کرنے کا نام تصوف ہے۔	84
03	زیادہ کی جستجو اور موجود میں دِھیان دینے کا نام تصوف ہے۔	264
04	معرفت میں کمال اور خوف خداوندی میں بلند مقام تک پہنچنے کا نام تصوف ہے۔	494



قرض بہت ہی بڑا بوجھ ہے

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں نماز پڑھانے کے لئے جنازہ لایا گیا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اس مرنے والے پر کوئی قرض تو نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں، اس پر قرض ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اس نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے کہ جس سے یہ قرض ادا کیا جاسکے؟ عرض کی گئی: نہیں۔ تو حضور جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھوں گا)۔ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے یہ دیکھ کر عرض کی: یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میں اس کے قرض کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آگے بڑھے اور نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے۔ اور تیری جان بخشی ہو جیسے تو نے اپنے اس مسلمان بھائی کے قرض کی ذمہ داری لے کر اس کی جان چھڑائی۔ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرے مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کو رہائی بخشے گا۔

(سنن کبری للبیہقی، کتاب الضمان، باب وجوب الحق بالضمان، ۶/ ۱۲۱، حدیث: ۱۱۳۹۸)

مُبَلِّغِین کے لئے فہرست

﴿13﴾... متفرقات



...حدیثِ پاک: جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (جنّت کا) ضامن ہے۔(معجم اوسط، ۳/ ۴۲، حدیث: ۳۸۲۲)

تفصیلی فہرست



…حدیثِ پاک: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالٰی اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔

(مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، ص۸۴۵، حدیث ۱۵۶۳)

متروکہ عربي عبارات

﴿7699﴾...حدثنا أبو أحمد محمد بن أحمد ثنا أحمد بن موسى العدوي ثنا إسماعيل ابن سعيد الكسائي ثنا عبد العزيز محمد الدراوردي عن محمد بن عبد الله ابن أخي الزهري عن عمه ابن شهاب عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث عن جزء بن جابر الخثعمي أنه سمع كعبا يقول كلم الله موسى بالألسنة كلها قبل لسانه فقال له موسى يا رب هذا كلامك فقال الله لو كلمتك بكلامي لم تكن شيئا قال موسى يا رب هل من خلقك شيء يشبه كلامك قال لا وأقرب خلقي شبها بكلامي أشد ما يسمع من الصواعق.

﴿7749﴾...حدثنا أبو بكر بن مالك ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ثنا محمد عبيد ابن حساب ثنا جعفر بن سليمان ثنا أبو عمران الجوني عن نوف قال قال عزير فيما يناجي ربه عز وجل تخلق خلقا فتضل وتهدي من تشاء قال فقيل يا عزير أعرض عن هذا لتعرضن عن هذا أو لأمحونك من النبوة إني لا أسأل عما أفعل وهم يسألون.

﴿7754﴾...أخبرنا أبو أحمد محمد بن أحمد بن إبراهيم في كتابه ثنا محمد بن أيوب ثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد بن سلمة عن أبي عمران الجوني عن نوف أن نبيا أو صديقا ذبح عجلا بين يدي أمه فتخبل فبينا هو ذات يوم تحت شجرة وفيها وكر طائر وفيه فرخ فوقع الفرخ وفغرفاه وجعل يصيء فرحمه فأعاده في وكره فأعاد الله إليه قوته.

﴿7988﴾...حدثنا سليمان بن أحمد ثنا أبو زرعة الدمشقي ثنا أبو مسهر ثنا يحيى ابن حمزة عن ثور بن يزيد عن حبيب بن عبيد عن عتبة بن عبد السلمي قال كنت جالسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء أعرابي فقال يا رسول الله أسمعك تذكر شجرة في الجنة لا أعلم في الدنيا أكثر شوكا منها يعني الطلح فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجعل مكان كل شوكة مثل خصوة التيس الملبود يعني الخصي فيها سبعون لونا من الطعام لا يشبه لون لون الآخر رواه عبد الله بن المبارك عن يحيى بن حمزة مثله.

﴿8781﴾...حدثنا محمد بن إسحاق بن أيوب ثنا أحمد بن زنجويه ثنا محمد بن المتوكل ثنا عبد الرزاق ثنا جعفر بن سليمان عن عوف عن أبي عثمان النهدي عن عمران بن حصين قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يبغض ثلاث قبائل بني حنيفة وبني مخزوم وبني أمية غريب من حديث جعفر عن عوف عن أبي عون تفرد به عبد الرزاق ورواه هشام بن حسان عن الحسن عن عمران بن حصين.

﴿8973﴾...حدثنا علي بن حميد الواسطي ثنا أسلم بن سهل ثنا محمد بن صالح بن مهران ثنا عبد الله بن محمد بن عمارة القداحي ثم السعدي قال سمعت هذا من مالك بن أنس سماعا يحدثنا به عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس قال بعثتني أم سليم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بطير مشوي ومعه أرغفة من شعير فأتيته به فوضعته بين يديه فقال يا أنس ادع لنا من يأكل معنا من هذا الطير اللهم آتنا بخير خلقك فخرجت فلم تكن لي همة إلا رجل من أهلي آتيه فأدعوه فإذا أنا بعلي بن أبي طالب فدخلت فقال أما وجدت أحدا قلت لا قال انظر فنظرت فلم أجد أحدا إلا عليا ففعلت ذلك ثلاث مرات ثم خرجت فرجعت فقلت هذا علي بن أبي طالب يا رسول الله فقال ائذن له اللهم وال اللهم وال وجعل يقول ذلك بيده وأشار بيده اليمنى يحركها غريب من حديث مالك وإسحاق رواه الجم الغفير عن أنس وحديث مالك لم نكتبه الا من حديث القداحي تفرد به.

ماخذومراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	❀...❀...❀
نام کتاب	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
تفسیرالرازی	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
تفسیرالثعلبی	امام ابو اسحاق احمد المعروف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
تفسیر ابن رجب	امام عبد الرحمٰن بن شہاب الدین ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۹۵ھ	دار العاصمۃ ریاض ۱۴۲۲ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ لاہور پاکستان
الاتقان فی علوم القرآن	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار المصطفٰی دمشق ۱۴۲۹ھ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
شرح معانی الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
السنۃ	امام حافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ
سنن کبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
الموطا	امام مالک بن انس اصبحی حمیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت

المسند	امام ابویعلیٰ احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	امام حافظ حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
معرفۃ السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
غریب الحدیث للخطابی	ابو سلیمان حمد بن محمد بن ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۸ھ	دار الفکر ۱۴۰۳ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
الترغیب فی فضائل الاعمال	امام ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	دار ابن الجوزی ۱۴۱۵ھ
جزء من حدیث ابن شاہین	امام ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	اضواء السلف ریاض ۱۴۱۸ھ
البعث والنشور	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مرکز الخدمات والابحاث الثقافیۃ
المعجم	امام حافظ ابوبکر محمد بن ابراھیم اصبہانی ابن المقرئ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
معجم ابن الاعرابی	امام ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد ابن بشر رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن الجوزی ۱۴۱۸ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الزھد	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزھد	امام ابوعبد الرحمن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
المصنف	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مسند فردوس	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
نوادر الاصول	ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
سنن دارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ

کتاب الفتن	حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۸ھ	مکتبۃ التوحید القاہرہ ۱۴۱۲ھ
فتح الباری	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۵ھ
اختیار الاولی	امام زین الدین عبد الرحمن بن احمد ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۹۵ھ	مکتبہ دار الاقصیٰ کویت ۱۴۰۶ھ
نزھۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۰ھ	برکاتی پبلشرز کھارادر کراچی
اتحاف السادۃ المتقین	علامہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۹ء
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
الشفا	قاضی ابو الفضل عیاض یحصبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا
التمہید	یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
حدیث ابی الفضل الزہری	ابو محمد حسن بن علی جوہری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	اضواء السلف ریاض ۱۴۱۸ھ
معجم الصحابہ	ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۷ھ	دار البیان کویت
الزھد	امام وکیع بن جراح رؤاسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۹۷ھ	مکتبۃ الدار ۱۴۰۴ھ
الزھد الکبیر	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ ۱۴۱۷ھ
الزھد	امام احمد بن ابو بکر بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۸ھ
الامالی	یحیی بن حسین بن اسماعیل حسنی شجری جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۹۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
بلوغ الامانی	امام حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	المکتبۃ الاسلامی بیروت ۱۴۱۲ھ
الاحاد والمثانی	امام احمد بن ابو بکر بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار الرایۃ ۱۴۱۱ھ
الترغیب والترہیب	امام قوام السنہ حافظ ابو القاسم اسماعیل بن محمد اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۳۵ھ	دار الحدیث قاہرہ ۱۴۱۴ھ
مشکل الآثار للطحاوی	ابو جعفر احمد بن محمد بن سلمہ مصری حنفی متوفّٰی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۵ھ
شمائل ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی
العظمۃ	ابو محمد عبد اللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۴ھ
الموسوعۃ	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
الفوائد	امام ابو القاسم تمام بن محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۴ھ	مکتبۃ الرشد ۱۴۱۲ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
شرح صحیح مسلم	امام محیی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ

کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مکارم الاخلاق	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
تاریخ مدینہ دمشق	حافظ ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
لسان المیزان	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۶ھ
سیر اعلام النبلاء	امام حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر ۱۴۱۷ھ
تانیب الخطیب	محمد زاہد بن حسن کوثری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۷۱ھ	۱۴۱۰ھ
کتاب الضعفاء	امام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی عقیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۲۲ھ	دار الصمیعی ریاض ۱۴۲۰ھ
تہذیب التہذیب	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا ھند
طبقات المحدثین	امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۹ھ	مؤسسۃ الرسالۃ
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المجروحین	امام حافظ ابو حاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۵۴ھ	دار الصمیعی ریاض ۱۴۲۰ھ
تاریخ بغداد	حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
تذکرۃ الحفاظ	امام حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۴۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
تاریخ الاسلام	شمس الدین محمد بن احمد عثمان ذہبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۴۸ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ
الخیرات الحسان	ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
اخبار مکۃ	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق فاکہی رحمۃ اللہ علیہ متوفی بعد ۲۷۲ھ	دار خضر بیروت ۱۴۱۹ھ
تاریخ المدینۃ المنورۃ	ابو زید عمر بن شبہ نمیری بصری رحمۃ اللہ علیہ متوفی بعد ۲۶۲ھ	دار الفکر ۱۴۱۰ھ
اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ	قاضی ابو عبد اللہ حسین بن علی صیمری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۳۶ھ	عالم الکتب ۱۴۰۵ھ
التذکرۃ	علامہ ابو عبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۷۱ھ	دار السلام قاہرہ ۱۴۲۹ھ
الزواجر	ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
منح الروض	علامہ علی بن سلطان محمد قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱۴ھ	دار البشائر الاسلامیہ ۱۴۱۹ھ
تعظیم قدر الصلاۃ	امام محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۹۴ھ	مکتبۃ الدار ۱۴۰۶ھ
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۰ھ
اعتلال القلوب	محمد بن جعفر بن خرائطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۲۷ھ	نزار مصطفی الباز ۱۴۲۰ھ

عمل الیوم واللیلۃ	امام ابوبکر احمد بن محمد دینوری ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۴ھ	دار ارقم بیروت ۱۴۱۸ھ
البحر المدید	امام علامہ ابو العباس احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۲۴ھ	المکتبۃ التوفیقیۃ
التوحید	امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	مکتبۃ الرشد ۱۴۱۴ھ
المتجر الرابح	حافظ ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن بن شرف دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۰۵ھ	دار خضر ۱۴۲۲ھ
الجلیس الصالح	ابو الفرج معافی بن زکریا بن یحیی المعروف ابن طرار جریری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۹۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
الاستغناء فی فضائل الثلاثۃ	امام حافظ ابو عمر یوسف بن عبد البر اندلسی	پروگریسو بکس
فتاوی خانیہ	علامہ قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۲ھ	پشاور پاکستان
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ۔	مکتبۃ المدینہ
فتاوی فیض الرسول	فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۲ھ۔	شبیر برادرز لاہور
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ۔	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
وقار الفتاوی	مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ	ناشر بزم وقار الدین
ملفوظات اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ۔	مکتبۃ المدینہ
فیضان سنت	علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ



دوسروں کو بدگمانی سے بچائیے

حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں (معتکف) تھے۔ اور آپ کے پاس ازواجِ مطہرات موجود تھیں وہ اپنے کمروں کو چلی گئیں تو آپ نے حضرت سیّدتنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ٹھہرو میں بھی (تھوڑی دور تک) تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ چلے تو دو انصاری صحابہ ملے جو آپ کو دیکھ کر آگے بڑھ گئے۔ آپ نے ان دونوں کو بُلا کر اِرشاد فرمایا: "یہ (میری زوجہ) صفیہ بنت حیی ہے۔" انہوں نے عرض کی: "سُبْحَانَ اللہ! یارسولَ اللہ (یعنی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم آپ سے بدگمانی کریں؟)۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "شیطان، انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو میں نے خوف محسوس کیا کہ کہیں وہ تمہارے دِل میں کوئی وَسْوَسہ نہ ڈال دے۔"

(بخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارۃ المرأۃ... الخ، ۱/ ۶۶۹، حدیث: ۲۰۳۸)

مجلس المدینۃ العلمیہ اور دیگر مجالس کی طرف سے پیش کردہ 452 کُتُب و رسائل

﴿شعبہ فیضانِ قرآن﴾

01... تفسیر صراط الجنان جلد:1 (کل صفحات:524)
02... تفسیر صراط الجنان جلد:2 (کل صفحات:495)
03... تفسیر صراط الجنان جلد:3 (کل صفحات:573)
04... تفسیر صراط الجنان جلد:4 (کل صفحات:592)
05... تفسیر صراط الجنان جلد:5 (کل صفحات:617)
06... تفسیر صراط الجنان جلد:6 (کل صفحات:717)
07... تفسیر صراط الجنان جلد:7 (کل صفحات:619)
08... تفسیر صراط الجنان جلد:8 (کل صفحات:674)
09... تفسیر صراط الجنان جلد:9 (کل صفحات:619)
10... تفسیر صراط الجنان جلد:10 (کل صفحات:899)
11... معرفۃ القرآن جلد:1 (پارہ 1 تا 5، کل صفحات:404)
12... معرفۃ القرآن جلد:2 (پارہ 6 تا 10، کل صفحات:376)
13... معرفۃ القرآن جلد:3 (پارہ 11 تا 15، کل صفحات:407)
14... معرفۃ القرآن جلد:3 (پارہ 11 تا 15، کل صفحات:407)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

01... فیضان ریاض الصالحین جلد:1 (کل صفحات:656)
02... فیضان ریاض الصالحین جلد:2 (کل صفحات:688)

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)
02... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)
03... فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاء لِاٰدَابِ الدُّعَاء مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)
04... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)
05... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)
06... حدائق بخشش (کل صفحات:446)
07... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات:41)
08... اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة (کل صفحات:46)
09... الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)
10... فیضانِ خطبات رضویہ (کل صفحات:24)
11... شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء) (کل صفحات:57)
12... بیاض پاک حُجَّةُ الْاِسْلَام (کل صفحات:37)
13... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيّ) (کل صفحات:100)
14... اعتقاد الاحباب (دس عقیدے) (کل صفحات:200)
15... ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (کل صفحات:60)
16... کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)
17... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)
18... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)
19... ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)
20... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات:31)

عربی کُتُب:

21... جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں) (کل صفحات:4000)
22... اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة (کل صفحات:93)
23... اَجْلَى الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

24...اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَة(کل صفحات:62) 25...اِقَامَةُ الْقِیَامَة(کل صفحات:60) 26...کِفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَاهِم(کل صفحات:74)

27...تَمْهِیْدُ الْاِیْمَان(کل صفحات:77) 28...اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِی(کل صفحات:46) 29...اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی(کل صفحات:458)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

01...سایۂ عرش کس کس کو ملے گا۔۔۔؟(تَمْهِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش)(کل صفحات:88)

02...مدنی آقا کے روشن فیصلے(اَلْبَاهِر فِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر)(کل صفحات:112)

03...نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں(قُرَّةُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن)(کل صفحات:142)

04...نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیث رسول(اَلْمَوَاعِظ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّة)(کل صفحات:54)

05...جنت میں لے جانے والے اعمال(اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح)(کل صفحات:743)

06...جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد:1)(اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر)(کل صفحات:853)

07...جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد:2)(اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر)(کل صفحات:1012)

08...امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی وصیتیں(وَصَایَا اِمَام اَعْظَم عَلَیْہِ الرَّحْمَہ)(کل صفحات:46)

09...دین و دنیا کی انوکھی باتیں(اَلْمُسْتَطْرَف فِیْ کُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف، جلد:1)(کل صفحات:552)

10...اصلاح اعمال(جلد:1)(اَلْحَدِیْقَةُ النَّدِیَّة شَرْحُ طَرِیْقَةِ الْمُحَمَّدِیَّة)(کل صفحات:866)

11...مختصر منہاج العابدین(تَنْبِیْهُ الْغَافِلِیْن مُخْتَصَر مِنْهَاجِ الْعَابِدِیْن)(کل صفحات:281)

12...نیکی کی دعوت کے فضائل(اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَر)(کل صفحات:98)

13...اللہ والوں کی باتیں(جلد:1)(حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:896)

14...اللہ والوں کی باتیں(جلد:2)(حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:625) 15...شَرْحُ الصُّدُوْر(مترجم)(کل صفحات:572)

16...اللہ والوں کی باتیں(جلد:3)(حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:580) 17...76کبیرہ گناہ(الکبائر)(کل صفحات:264)

18...اللہ والوں کی باتیں(جلد:4)(حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:510) 19...قوت القلوب(مترجم جلد:1)(کل صفحات:826)

20...اللہ والوں کی باتیں(جلد:5)(حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:571) 21...قوت القلوب(مترجم جلد:2)(کل صفحات:784)

22...اللہ والوں کی باتیں(جلد:6)(حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:586) 23...بیٹے کو نصیحت(اَیُّهَا الْوَلَد)(کل صفحات:64)

24...فیضان مزارات اولیاء(کَشْفُ النُّوْر عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر)(کل صفحات:144) 25...آنسوؤں کا دریا(بَحْرُ الدُّمُوْع)(کل صفحات:300)

26...دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی(اَلزُّهْد وَقَصْرُ الْاَمَل)(کل صفحات:85) 27...حُسنِ اخلاق(مَکَارِمُ الْاَخْلَاق)(کل صفحات:102)

28...عاشقانِ حدیث کی حکایات(اَلرِّحْلَة فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْث)(کل صفحات:105) 29...152رحمت بھری حکایات(کل صفحات:326)

30...احیاء العلوم(جلد:1)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:1124) 31...آدابِ دین(اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن)(کل صفحات:63)

32...احیاء العلوم(جلد:3)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:1290) 33...شاہراہ اولیاء(مِنْهَاجُ الْعَارِفِیْن)(کل صفحات:36)

34...احیاء العلوم(جلد:2)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:1393) 35...عُیُوْنُ الْحِکَایَات(مترجم حصہ دوم)(کل صفحات:413)

36...احیاء العلوم(جلد:4)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:911) 37...عُیُوْنُ الْحِکَایَات(مترجم حصہ اول)(کل صفحات:412)

38... احیاء العلوم (جلد:5) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:814)
39... احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْیَاء) (کل صفحات:641)
40... ایک چُپ سو سُکھ (حُسْنُ السَّمْت فِی الصَّمْت) (کل صفحات:37)
41... شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات:122)
42... راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)
43... اچھے برے عمل (رِسَالَةُ الْمُذَاکَرَة) (کل صفحات:122)
44... حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق) (کل صفحات:649)
45... فیضانِ علم و علما (فَضْلُ الْعِلْمِ وَ الْعُلَمَاء) (کل صفحات:38)

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

01... دیوان المتنبی مع الحاشیة المفیدۃ اتقان الملتقی (کل صفحات:104)
02... کتاب العقائد (کل صفحات:64)
03... الجلالین مع حاشیة انوار الحرمین المجلد الاول (کل صفحات:400)
04... الحق المبین (کل صفحات:131)
05... الجلالین مع حاشیة انوار الحرمین المجلد الثانی (کل صفحات:374)
06... فیضانِ سورۂ نور (کل صفحات:128)
07... ریاض الصالحین مع حاشیة منهاج العارفین (کل صفحات:124)
08... نصاب النحو (کل صفحات:285)
09... شرح مئة عامل مع حاشیة الفرح الکامل (کل صفحات:147)
10... فیضان تجوید (کل صفحات:161)
11... تلخیص المفتاح مع شرحه الجدید تنویر المصباح (کل صفحات:229)
12... نصاب المنطق (کل صفحات:161)
13... منتخب الابواب من احیاء علوم الدین (عربی) (کل صفحات:178)
14... نصاب الادب (کل صفحات:200)
15... دیوان الحماسة مع شرح اتقان الفراسة (کل صفحات:325)
16... انوار الحدیث (کل صفحات:466)
17... قصیدة البردة مع شرح عصیدة الشهدة (کل صفحات:317)
18... نصاب التجوید (کل صفحات:85)
19... التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات:458)
20... تعریفاتِ نحویة (کل صفحات:53)
21... مراح الارواح مع حاشیة ضیاء الاصباح (کل صفحات:182)
22... شرح مائة عامل (کل صفحات:38)
23... شرح العقائد مع حاشیة جمع الفرائد (کل صفحات:385)
24... نصاب الصرف (کل صفحات:352)
25... نور الایضاح مع حاشیة النور و الضیاء (کل صفحات:392)
26... خلفائے راشدین (کل صفحات:352)
27... الاربعین النوویة فی الأحادیث النبویة (کل صفحات:155)
28... المحادثة العربیة (کل صفحات:104)
29... شرح الجامی مع حاشیة الفرح النامی (کل صفحات:429)
30... نصاب اصولِ حدیث (کل صفحات:95)
31... هدایة النحو مع حاشیة عنایة النحو (کل صفحات:288)
32... تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات:144)
33... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:306)
34... الکافیه مع شرح ناجیه (کل صفحات:259)
35... مئة عامل منظوم (فارسی مع ترجمہ و تشریح) (کل صفحات:28)
36... خاصیات ابواب الصرف (کل صفحات:141)
37... مقدمة الشیخ مع التحفة المرضیة (کل صفحات:117)
38... تیسیر مصطلح الحدیث (کل صفحات:194)
39... فیض الادب (مکمل حصہ اوّل، دوم) (کل صفحات:228)
40... خلاصة النحو (حصہ اول و دوم) (کل صفحات:214)
41... دروس البلاغة مع شموس البراعة (کل صفحات:242)
42... قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات:22)
43... نخبة الفکر مع شرح نزهة النظر (کل صفحات:175)
44... شرح الفقه الاکبر (للقاری) (کل صفحات:231)
45... صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:64)
46... المرقاة مع حاشیة المشکاة (کل صفحات:106)
47... نحو میر مع حاشیة نحو منیر (کل صفحات:205)

﴿شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ﴾

﴿شعبہ تخریج﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

01...فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد اول) (کل صفحات:864)
02...فیضانِ امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)
03...فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد دوم) (کل صفحات:856)
04...فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:32)
05...حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:132)
06...حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ عَنْہ (کل صفحات:60)
07...حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:89)
08...فیضانِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:720)
09...حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)
10...حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:72)

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

01...بارگاہِ رسالت میں صحابیات کے نذرانے (کل صفحات:48)
02...فیضانِ حضرت آسیہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا) (کل صفحات:36)
03...فیضانِ بی بی ام سلیم (کل صفحات:60)
04...صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول (کل صفحات:144)
05...صحابیات اور پردہ (کل صفحات:56)
06...فیضانِ بی بی مریم (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا) (کل صفحات:91)
07...شانِ خاتونِ جنت (کل صفحات:501)
08...صحابیات اور عشقِ رسول (کل صفحات:64)
09...فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ (کل صفحات:84)
10...فیضانِ امہات المؤمنین (کل صفحات:367)
11...فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات:608)

﴿شعبہ اصلاحی کُتُب﴾

01...اعرابی کے سوالات عربی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جوابات (کل صفحات:118)
02...تکبر (کل صفحات:97)
03...حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات (کل صفحات:590)
04...حسد (کل صفحات:97)
05...غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106)
06...بدگُمانی (کل صفحات:57)
07...40 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)
08...حرص (کل صفحات:232)
09...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ سوم) (کل صفحات:352)
10...ریاکاری (کل صفحات:170)
11...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ دوم) (کل صفحات:104)
12...فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
13...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ اول) (کل صفحات:60)
14...بغض و کینہ (کل صفحات:83)
15...اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
16...بدشگونی (کل صفحات:128)
17...نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات:696)
18...بہتر کون؟ (کل صفحات:139)
19...فیضانِ اسلام کورس (حصہ دوم) (کل صفحات:102)
20...فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)
21...فیضانِ اسلام کورس (حصہ اول) (کل صفحات:79)
22...تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
23...محبوبِ عطار کی 122 حکایات (کل صفحات:208)
24...عشر کے احکام (کل صفحات:48)
25...نیکیاں برباد ہونے سے بچایئے (کل صفحات:103)
26...نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
27...نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39)
28...ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

21... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
22... اجنبی کا تحفہ (کل صفحات:32)
23... اوباش دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟ (کل صفحات:32)
24... چمکدار کفن (کل صفحات:32)
25... میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات:32)
26... کینسر کا علاج (کل صفحات:32)
27... غریب فائدے میں ہے (بیان1) (کل صفحات:30)
28... روحانی منظر (کل صفحات:32)
29... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات:220)
30... نادان عاشق (کل صفحات:32)
31... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)
32... غافل درزی (کل صفحات:36)
33... جوانی کیسے گزاریں؟ (بیان2) (کل صفحات:32)
34... جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
35... اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا؟ (کل صفحات:32)
36... خوشبودار قبر (کل صفحات:32)
37... مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)
38... شرابی کی توبہ (کل صفحات:33)
39... چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات:32)
40... بھیانک حادثہ (کل صفحات:30)
41... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)
42... بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
43... تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط2) (کل صفحات:48)
44... دلوں کا چین (کل صفحات:32)
45... تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط4) (کل صفحات:49)
46... بابرکت روٹی (کل صفحات:32)
47... نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32)
48... مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
49... والدہ کا نافرمان امام کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
50... آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)
51... نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
52... مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)
53... بد اطوار شخص عالم کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
54... کفن کی سلامتی (کل صفحات:32)
55... والدین کے نافرمان کی توبہ (کل صفحات:32)
56... اسلحے کا سوداگر (کل صفحات:32)
57... تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط1) (کل صفحات:49)
58... باکردار عطاری (کل صفحات:32)
59... بریک ڈانسر کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
60... ہیروئنچی کی توبہ (کل صفحات:32)
61... معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
62... بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)
63... عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
64... سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات:32)
65... قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات:32)
66... ڈاکوؤں کی واپسی (کل صفحات:32)
67... ڈانسر بن گیا سنتوں کا پیکر (کل صفحات:32)
68... حیرت انگیز گلوکار (کل صفحات:32)
69... ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)
70... بری سنگت کا وبال (کل صفحات:32)
71... اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)
72... بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)
73... ڈانسر نعت خوان بن گیا (کل صفحات:32)
74... راہِ سنّت کا مسافر (کل صفحات:32)
75... ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)
76... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
77... خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32)
78... میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)

﴿شعبہ اولیا و علما﴾

﴿شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی﴾

مجلس المدینۃ العلمیہ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کُتُب

﴿مجلسِ افتاء﴾

01...ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی میں) (کل صفحات:34)

02تا09...فتاوی اہلسنّت (آٹھ حصے)

10... فتاوی اہلسنّت احکام روزہ واعتکاف (کل صفحات:34)

11...عقیدۂ آخرت (کل صفحات:41)

12...مالِ وراثت میں خیانت مت کیجئے (کل صفحات:42)

13...فتاوی اہلسنّت احکامِ زکوٰۃ (کل صفحات:612)

14...بنیادی عقائد و معمولات اہلسنت (کل صفحات:135)

15...کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام (کل صفحات:34)

﴿مرکزی مجلسِ شوریٰ﴾

01...اجتماعی سنتِ اعتکاف کا جدول (کل صفحات:195)

02...کامل مرید (کل صفحات:48)

03...مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (کل صفحات:73)

04...وقفِ مدینہ (کل صفحات:86)

05...گستاخِ رسول کا عملی بائیکاٹ (کل صفحات:52)

06...12 مدنی کام (کل صفحات:72)

07...اللہ والوں کا اندازِ تجارت (کل صفحات:68)

08...عشقِ رسول (کل صفحات:54)

09...فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (کل صفحات:56)

10...مقصدِ حیات (کل صفحات:60)

11...صحابی کی انفرادی کوشش (کل صفحات:124)

12...جنت کا راستہ (کل صفحات:56)

13...یہ وقت بھی گزر جائے گا (کل صفحات:39)

14...فیضانِ مرشد (کل صفحات:46)

15...رسائل دعوت اسلامی (کل صفحات:422)

16...موت کا تصور (کل صفحات:44)

17...شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟ (کل صفحات:47)

18...بیٹی کی پرورش (کل صفحات:72)

19...پیر پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:59)

20...موت کا تصور (کل صفحات:44)

21...علما پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:34)

22...پیارے مرشد (کل صفحات:48)

23...تنظیمی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:50)

24...علم و علما کی شان (کل صفحات:51)

25...ایک زمانہ ایسا آئے گا (کل صفحات:51)

26...جامع شرائط پیر (کل صفحات:87)

27...ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ (کل صفحات:116)

28...صدائے مدینہ (کل صفحات:32)

29...گناہوں کی نحوست (کل صفحات:112)

30...سیرتِ ابو درداء (کل صفحات:75)

31...ایک آنکھ والا آدمی (کل صفحات:48)

32...صدقے کا انعام (کل صفحات:60)

33...سود اور اس کا علاج (کل صفحات:92)

34...غیرت مند شوہر (کل صفحات:47)

35...احساسِ ذمہ داری (کل صفحات:50)

36...برائیوں کی ماں (کل صفحات:112)

37...چوک درس (کل صفحات:36)



جلد 7



اللہ والوں کی باتیں



مؤلف: امام ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی المتوفی ۴۳۰ھ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ
شعبہ تراجم کتب



الله

صلّوا علی الحبیب!

صلّی اللّٰہُ علٰی محمّد

"مالِ حلال بھی صرف اُتنا ہی جَمع کرو جس کا قیامت کے روز حساب دے سکو!!!"



المدینہ

البقیع

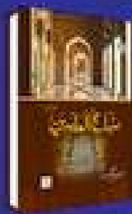
١٧ محرم الحرام ١٤٣٧ھ

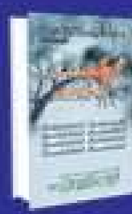
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

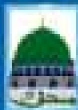
نیک نمازی بننے کیلئے

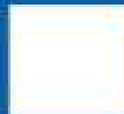
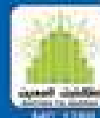
ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لئے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ





فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net